

إِنَّ مِنَ الْبَيَانَ لَسِحْرًا (الحديث)

بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ

# خطبات علاء الدين بن عسك

جلد دوم

تقریب

مولانا محمد یوسف ماما

نظارت

مولانا منور حسین سورتی  
مولانا عبداللطیف طاہر لدھیانوی

عالی مجلس تحفظِ ختمِ نبوتِ ملتان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابنِ أَحَدٍ مِنَ رِجَالِكُمْ وَالْكَرِيمِ وَاللَّهِ بِمَا لِلْمُؤْمِنِينَ

# درس و سیاتِ ختمِ نبوت

حضرت مولانا اللہ و سیایہ زکاء

۱۳ اگست تا ۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء کو بائلی میں ردّ قادیانیت  
کے موضوع پر دیئے گئے لیکچرز کا مجموعہ

مؤلف: مولانا مُحَمَّدُ يُونُسُ مَامَا أستاذ الحديث بائلي

مترجم: مولانا مُنَوَّرُ حَسِينِ سُورَتِي أستاذ تحفيظ القرآن  
جامع مسجد بالسر لندن

عالمی مجلس تحفیظِ ختمِ نبوت

حضورى باغ روڈ، ملتان - فون 061-4783486

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب: دروس و بیانات ختم نبوت

مرتب: (حضرت مولانا) محمد یوسف ماما (صاحب دامت برکاتہم)

نظر ثانی: (حضرت مولانا) منور حسین سورتی (صاحب دامت برکاتہم)

اشاعت دوم: ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۱۵ء

صفحات: ۳۳۶

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضورِ ماغ روڈ ملتان

Ph: (061) 4783486

## نگاہ اولین!

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم . اما بعد!

فقیر کا برطانیہ کا پہلا سفر ۱۹۸۵ء کی پہلی ختم نبوت کانفرنس و پہلے ہال لندن میں شرکت کے لئے ہوا۔ کانفرنس سے فراغت کے بعد پوری قیادت کی حج اور پھر وہاں سے وطن واپسی ہوئی۔ فقیر کی دو ماہ مزید وہاں قیام کے لئے ڈیوٹی لگی۔ اس موقع پر بائلی میں چند روز عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی عقائد و نظریات کے حوالہ سے دروس و بیانات ہوئے جو ریکارڈ کر لئے گئے۔

اللہ رب العزت اپنی شایان شان جزائے خیر دیں۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف ماما مدظلہ استاذ الحدیث بائلی کو آپ نے ٹیپ ریکارڈ سے انہیں قلمبند کیا۔ پھر کمپوز کیا۔ یہ اتنا جانکسل مرحلہ ہوتا ہے جو حضرات اس وادی کے مسافر ہیں وہ جانتے ہیں کہ مولانا موصوف نے کتنی عرق ریزی اور سعی مشکور سے اسے سرانجام دیا۔ ان کے کمپوز شدہ مسودہ پر خطیب اسلام حضرت مولانا منور حسین سورتی مدظلہ نے نظر ثانی فرمائی۔ عنوانات قائم کئے اور اس مسودہ کو اشاعت کے قابل کر دیا۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے صدر مدرس حضرت مولانا علامہ غلام رسول دین پوری مدظلہ نے آخری بار پروف پڑھا اور کتاب کا نوک پلک درست کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو بہت ہی جزائے خیر نصیب فرمائیں کہ ان حضرات کی محبت بھری محنت سے یہ کتاب تیار ہوگئی۔

فقیر راقم بخدا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میرے دروس یا بیانات چھپیں گے۔ ان حضرات کی اس محنت کو خالصتاً انعام الہی اور عطیہ قدرت خداوندی سمجھتا ہوں۔ حضرت مولانا محمد یوسف ماما مدظلہ اس کتاب کے مرتب ہیں۔ ان کا تعارف شامل ہے۔ وہ آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ مولانا منور حسین سورتی صاحب مدظلہ بہت ہی زیادہ شکر یہ کے مستحق ہیں کہ ان کے دم قدم سے یہ کتاب اشاعت پذیر ہوئی۔ حق تعالیٰ انہیں دارین میں اس کی جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

محتاج دعا..... فقیر اللہ وسایا

مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

## فہرست دروس ختم نبوت

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۸	قلبی تاثرات	۱
۲۰	تعارف مرتب (حضرت مولانا محمد یوسف ماما صاحب مدظلہم کا مختصر تذکرہ)	۲
۲۴	قبل ازیں گویم	۳
۲۵	پہلا درس: تعارف و تاریخِ فتنہ قادیانیت	۴
۲۶	حضرت حاجی امداد اللہ کا پیر مہر علی شاہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنا	۵
۲۷	حضرت حاجی امداد اللہ نے مرزا کے دعویٰ نبوت کی پیشینگوئی کر دی تھی	۶
۲۷	حضرت شاہ عبدالرحیم کا حکیم نور الدین کو متنبہ کرنا	۷
۲۸	قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید	۸
۲۸	برطانوی حکومت کی مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی عیارانہ چال	۹
۲۹	بقول تھانویؒ مولوی کا کام مسئلہ بتانا ہے..... الخ	۱۰
۲۹	برطانوی حکومت کو ایک جھوٹے ظلی نبی کی ضرورت تھی	۱۱
۲۹	جھوٹے نبی مرزا غلام احمد کے بے شمار استاذ تھے	۱۲
۳۰	برطانوی حکومت نے مرزا غلام احمد کو جھوٹا نبی بننے کے لئے منتخب کر لیا	۱۳
۳۰	قادیانی پہلے سے طے شدہ باتوں کو نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں	۱۴
۳۱	مرزا بشیر کا ایک پُر لطف ڈرامہ	۱۵
۳۱	جھوٹے نبی کے منی آڈر بغیر نام کے ہوتے تھے	۱۶
۳۱	جھوٹے نبی کی ہر بات میں تضاد سوائے دو باتوں کے	۱۷
۳۲	جھوٹے نبی کی نظر میں نمک حرام ہوں گے، بدخواہ ہوں گے	۱۸
۳۲	جھوٹا نبی ابتداءً مبلغ اسلام کی حیثیت سے ظاہر ہوا تھا	۱۹
۳۲	مرزا کی پہلی کتاب بُراہین احمدیہ دیکھ کر..... الخ	۲۰
۳۳	قادیانیوں کے ایک سوال کا جواب	۲۱

۳۴	آخر کار جھوٹے نبی نے نبوت کا دعویٰ کر ہی دیا	۲۲
۳۴	مرزائیوں کے قرآن کا نام ”تذکرہ“ ہے	۲۳
۳۴	مرزائیوں کی حدیث کی کتاب کا نام ”سیرۃ المہدی“ ہے	۲۴
۳۵	مرزائیوں کی حدیث کی کتاب ”سیرۃ المہدی“ غلاظتوں سے بھرپور	۲۵
۳۵	ایک مبالغہ سے مرزا کے جھوٹ کا ثبوت	۲۶
۳۶	مرزا کے آخری وقت کے احوال	۲۷
۳۶	مرزا کی احمقانہ تاویل	۲۸
۳۶	دوز درنگ کی چادروں سے مراد..... الخ	۲۹
۳۷	جھوٹے مسیح کا منارہ اور دجال کے گدھے کا ذکر	۳۰
۳۷	جھوٹے نبی کے دجال کے گدھے پر ہی جھوٹے نبی کا آخری سفر	۳۱
۳۸	شاہ عبدالرحیم کی پیشینگوئی کے مطابق مرزا کا سب سے پہلا خلیفہ حکیم نور الدین بنا	۳۲
۳۸	حکیم نور الدین کے مرنے کے بعد مرزا کے خلیفہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا	۳۳
۳۸	مرزا کے لڑکے کی شادی کے بارے میں مرزا کی دلچسپی	۳۴
۳۸	مرزا کی پسند کی لڑکی	۳۵
۳۹	دین کے ساتھ جتنا بدترین مذاق اس جماعت نے کیا شاید ہی کسی اور نے کیا ہو	۳۶
۳۹	مولوی محمد علی لاہوری کے اختلاف کی وجہ سے قادیانی دو جماعت میں تقسیم ہو گئے	۳۷
۳۹	جس مسیح موعود کا فرشتہ منافق ہو	۳۸
۴۰	مرزا کے جھوٹے فرشتہ کا نام ”ٹیچی ٹیچی“ تھا	۳۹
۴۱	لاہوری قادیانی جماعت ایک دوسرے کو لعن طعن کرنے میں مصروف	۴۰
۴۱	بقول سید عطاء اللہ شاہ بخاری ”خنزیر خنزیر ہی ہوتا ہے	۴۱
۴۲	مولوی محمد علی لاہوری خلافت نہ ملنے کی وجہ سے..... الخ	۴۲
۴۲	حقیقت میں لاہوری دو گئے کافر ہیں بقول مرزا	۴۳
۴۲	بقول مرزا بشیر الدین ”قادیان دار الامان“ ہے	۴۴

۴۳	سیالکوٹ میں قادیانیوں کی آبادی کیوں زیادہ ہے؟	۴۵
۴۳	باطل کو جس وقت موقع ملتا ہے تو وہ اکثر تباہی	۴۶
۴۴	بلوچستان کو ”احمدیہ صوبہ“ بنانا چاہتے ہیں	۴۷
۴۴	عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دس ہزار شہیدوں کا خون بہا	۴۸
۴۴	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے عدالت میں قبول کیا کہ..... الخ	۴۹
۴۵	۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد اسلام و کفر ممتاز ہو گیا	۵۰
۴۵	بقول مرزا بشیر الدین مال و دولت کا لالچ دے کر انقلاب لاؤ	۵۱
۴۵	۱۹۷۰ء کے انتخاب میں قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا	۵۲
۴۶	مرزائیوں کا محکمہ تعلیم پر قبضہ کرنے کا خواب تھا	۵۳
۴۶	نشر میڈیکل کالج کے طلباء کے ساتھ قادیانیوں کا ظالمانہ و درندانہ رویہ	۵۴
۴۷	بعض امور تکوینی ہوتے ہیں	۵۵
۴۸	۱۹۷۳ء کی تحریک چلی اور بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم قرار دیئے گئے	۵۶
۴۹	مرزا ناصر احمد کی خوشیوں پر اللہ تعالیٰ نے کالک لگا دی	۵۷
۴۹	ہمارے بزرگوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے ایک ایک کے پاؤں پکڑے	۵۸
۵۰	مرزا بشیر الدین بڑے بڑے علماء کے بارے میں متکبرانہ زبان استعمال کرتا تھا	۵۹
۵۱	مرزا طاہر کس قسم کا شخص تھا	۶۰
۵۱	مرزا ناصر کی شادی کا شرمناک واقعہ	۶۱
۵۲	مولانا اللہ وسایا (حفظہ اللہ) کا ایک تہلکہ خیز خطاب	۶۲
۵۲	بد بخت نے مرنا قبول کیا مگر ہمارے حوالوں کو..... الخ	۶۳
۵۳	مرزا ناصر کی سب اولاد ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھیں	۶۴
۵۳	جھوٹے نبی کے پوتے مبارک احمد نے خلافت کو مال و دولت کے بدلے قربان کر دیا	۶۵
۵۳	ایم ایم قادیانی بجائے صدر بننے کے ہاسپٹل پہنچ گیا	۶۶
۵۴	کبھی کبھی کوئی شر سر اٹھاتا ہے مگر اس میں خیر مقدر ہوتی ہے	۶۷

۵۴	”مولانا اسلم قریشی“ کے انواء سے ہمارے بہت سے مطالبے پورے ہو گئے	۶۸
۵۵	”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے وفد اور علماء کی قربانی سے بہت فائدہ پہنچا	۶۹
۵۶	مولانا انور شاہ کشمیری کی بے چینی و بے قراری	۷۰
۵۶	کہاں ان کا دبدبہ اور کہاں ان کی بے کسی و بے بسی؟	۷۱
۵۶	بہت جلد قادیانیوں کا اختتام و زوال ہو گا ان شاء اللہ	۷۲
۵۶	ہر فتنے کے چار دور ہوتے ہیں	۷۳
۵۷	قادیانیت کے فتنے سے امت کو محفوظ رکھنا ہم سب کا مشترکہ کام ہے	۷۴
۵۷	ختم نبوت کا کام بہت مقدس کام ہے	۷۵
۵۸	بقول مولانا راپوری ”ختم نبوت کی تبلیغ سب وظیفوں اور تسبیحات سے بڑھ کر ہے	۷۶
۵۸	بقول حضرت راپوری ”چوتھی پشت پر جا کر مرزائیت کا خاتمہ ہو جائے گا	۷۷
۵۹	دوسرا درس: تعارف مرزائی عقائد و نظریات	۷۸
۶۰	قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین	۷۹
۶۱	ختم نبوت اور بزرگان امت	۸۰
۶۱	مرزائیوں کے عقائد	۸۱
۶۲	مرزائی یہ کہتے ہیں: ہمیں مرزائی نہ کہا جائے اس کا جواب	۸۲
۶۳	مرزائیوں کو ”احمدی“ کہنا رسول اللہ ﷺ کی توہین ہے	۸۳
۶۳	مسلمانوں سے اختلاف	۸۴
۶۴	مسلمانوں سے ان کا ہر بات میں اختلاف ہے	۸۵
۶۴	مرزائیوں کے یہاں خدا کا تصور	۸۶
۶۴	میں عورت ہوں، اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ..... الخ	۸۷
۶۵	مرزائی خود اپنی ہی کتاب سے خائف ہیں	۸۸
۶۵	میں خدا ہوں (نعوذ باللہ)	۸۹
۶۶	اس زمانہ میں خدا سنتا ہے، بولتا نہیں!	۹۰

۶۶	کیا کوئی مشرک بھی نبی بن سکتا ہے	۹۱
۶۶	جو حرام مال کھاتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، کیا وہ نبی بن سکتا ہے؟	۹۲
۶۷	مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب	۹۳
۶۷	خداوند تعالیٰ کو وصول کرنا ہے اور امت کو ادا کرنا ہے	۹۴
۶۸	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پانچ دو اور پچاس لو مرزا کہتا ہے: پچاس دو پانچ لو!	۹۵
۶۸	کیا اللہ تعالیٰ کی زبان پر مرض لاحق ہو گیا ہے؟	۹۶
۶۸	مرزائیوں کے یہاں تصور نبوت	۹۷
۶۹	جھوٹے نبی کے دعویٰ میں تضاد دیکھئے!	۹۸
۶۹	نبوت وہی ہے کسی نہیں	۹۹
۶۹	چند اشکالات کے تشفی بخش جوابات	۱۰۰
۷۰	جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانے گا وہ جہنم میں جائے گا	۱۰۱
۷۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک ہی سانس میں..... الخ	۱۰۲
۷۱	جھوٹے نبی نے ایک ہی عبارت میں چھ جھوٹ بولے	۱۰۳
۷۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے	۱۰۴
۷۲	قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو حیثیتیں ہوں گی	۱۰۵
۷۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیماری یا کسی بُرائی عادت کی وجہ سے شراب پیا کرتے تھے	۱۰۶
۷۳	مرزا خود کہتا ہے: انجیل کی رو سے شراب پینا ناجائز ہے	۱۰۷
۷۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین نانیاں اور دایاں..... الخ	۱۰۸
۷۴	جھوٹے نبی مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار کیا	۱۰۹
۷۵	مرزا کا تصور قرآن	۱۱۰
۷۵	ساری کائنات کی کتابیں مل کر بھی قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتیں	۱۱۱
۷۶	جھوٹے نبی مرزا کی وحی، کشف، روایا اور الہامات کے مجموعہ کا نام ”تذکرہ“ ہے	۱۱۲
۷۶	تذکرہ، قرآن مجید کا غیر معروف نام ہے	۱۱۳

۷۶	مرزائیوں کا تصور صحابہ رضی اللہ عنہم	۱۱۴
۷۷	مرزا جھوٹے نبی کا قرآن ”مجموع مرکب“ ہے	۱۱۵
۷۷	بے شرمی و بے حیائی کی حد کردی	۱۱۶
۷۷	مرزائیوں کا تصور صحابہ رضی اللہ عنہم	۱۱۷
۷۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی توہین و تنقیص	۱۱۸
۷۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کی توہین	۱۱۹
۷۹	اجماع امت کے متعلق مرزائی تصور	۱۲۰
۷۹	بزرگان امت کے متعلق مرزائی تصور	۱۲۱
۷۹	مرزا کی پیشینگوئیاں (یہ ایک مستقل موضوع ہے)	۱۲۲
۸۰	جھوٹے نبی کی ایک جھوٹی پیشینگوئی	۱۲۳
۸۱	یہ عجیب تشابہات!	۱۲۴
۸۱	اپنے جھوٹ پر کس طرح پردہ ڈالتے ہو؟	۱۲۵
۸۱	مرزا کا حدیث کے بارے میں تصور	۱۲۶
۸۲	مرزائیت امت سے ہٹ کر کوئی اور چیز ہے	۱۲۷
۸۲	مولانا اللہ وسایا (حفظہ اللہ تعالیٰ) کے قیام برطانیہ کا مقصد و وسیاد	۱۲۸
۸۳	قادیانی جعل ساز و دھوکہ باز ہیں	۱۲۹
۸۵	تیسرا درس: مرزا غلام قادیانی کی سیرت و کردار	۱۳۰
۸۶	جھوٹے نبی کی ذاتی سیرت	۱۳۱
۸۶	جھوٹے نبی کے دعاوی کی فہرست	۱۳۲
۸۷	جھوٹا نبی مرزا مجموع مرکب تھا	۱۳۳
۸۸	مرزا کی وحی مدار نجات	۱۳۴
۸۸	مرزا قرآن مجید کی بے شمار آیتوں کو خود اپنی ذات پر چسپاں کرتا تھا	۱۳۵
۸۹	میں بھی صاحب شریعت ہوں	۱۳۶

۸۹	نجات صرف ان لوگوں کی ہوگی جو مجھ پر ایمان لائیں گے	۱۳۷
۹۰	دنیا کے تمام مسلمان جو مرزا کو نبی نہیں مانتے وہ سب جہنم میں جائیں گے	۱۳۸
۹۰	”مرزائی“ کا لفظ ان کا پسندیدہ اور ”احمدی“ کہنے کا حق ہم ان کو نہیں دیں گے	۱۳۹
۹۱	جھوٹے نبی کے پہلے خلیفہ نے مرزائی کا لفظ اپنے لئے پسند کیا تھا	۱۴۰
۹۱	مرزا کی دو بعثتیں ہیں: ایک مکہ میں اور دوسری قادیان میں	۱۴۱
۹۲	ان کے گھر کا مسئلہ ہے جو فیصلہ کریں: باپ سچا یا بیٹا؟	۱۴۲
۹۳	مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق اور کردار کے متعلق..... الخ	۱۴۳
۹۵	جھوٹا مرید کہتا ہے: مجھے لمبے منہ والی پسند ہے	۱۴۴
۹۵	پورے واقعہ پر غور کرو اور خود ہی فیصلہ کرو	۱۴۵
۹۶	مرزا غلام احمد کے چند اشعار	۱۴۶
۹۶	آخر انگریز جج نے بھی کہہ دیا: یہ کوئی انسان تھا یا !	۱۴۷
۹۷	اُلو کے پٹھے کے اشعار	۱۴۸
۹۸	مرزائی ان اشعار کی تاویل کرتے ہیں ان کا جواب	۱۴۹
۹۹	مرزا کبھی کبھی زنا کر لیتا تھا مگر خلیفہ..... الخ	۱۵۰
۹۹	جھوٹا نبی شراب کا رسیہ تھا	۱۵۱
۱۰۰	جھوٹا نبی اپنے آپ کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کرتا تھا	۱۵۲
۱۰۰	انسان کی شرم والی جگہ دو ہوتی ہیں	۱۵۳
۱۰۱	ہمیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ پر ہے	۱۵۴
۱۰۱	اچھا جی! دو تین چیزیں عرض کرنی ہیں	۱۵۵
۱۰۲	جھوٹے نبی کے خلیفہ نے اپنی سگی بہن کے ساتھ منہ کالا کیا	۱۵۶
۱۰۲	عقل کے مارے ہوئے نے اپنا گھر صاف کرنے کی خاطر	۱۵۷
۱۰۳	بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ!	۱۵۸
۱۰۳	کیا یہ نیگی ہیں؟	۱۵۹

۱۰۴	ایک اور حوالہ آپ کو سنا تا ہوں	۱۶۰
۱۰۴	حضرت! رات یہ تماشا دیکھئے گیا تھا	۱۶۱
۱۰۵	مرزائیوں کا مسلمانوں پر جہنمی اور کافر ہونے کا فتویٰ	۱۶۲
۱۰۵	جو مسلمان مرزا قادیانی کو نبی نہیں تسلیم کرتے..... الخ	۱۶۳
۱۰۶	جھوٹے نبی کا کہنا خود اپنی ذات پر ہی ثابت ہو گیا	۱۶۴
۱۰۶	شیطان کی آنت کی طرح اس کی تعلیم ہے	۱۶۵
۱۰۷	چوتھا درس: مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا نبی	۱۶۶
۱۰۸	اپنی ہی عمر کے بارے میں پیشینگوئی جھوٹ ثابت ہوئی	۱۶۷
۱۰۸	انبیاء (علیہم السلام) ہر اعتبار سے قدرت کے مظہر اتم ہوتے ہیں	۱۶۸
۱۰۸	مرزا آٹھویں جماعت میں فیل ہو گیا	۱۶۹
۱۰۹	مولانا عبدالرحیم سہارنپوریؒ کی فراست ایمانی	۱۷۰
۱۰۹	جھوٹے نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا نہیں بلکہ کرایا گیا	۱۷۱
۱۰۹	جہاد کو منسوخ کرنے کے لئے انگریز نے مرزا کو نبی بنایا	۱۷۲
۱۱۰	حکیم نور الدین کو کیا ابتلاء پیش آیا؟	۱۷۳
۱۱۰	حضرت مولانا نور شاہ کشمیریؒ کا دعویٰ	۱۷۴
۱۱۰	مرزا غلام احمد کی شکل خنزیر جیسی ہے	۱۷۵
۱۱۱	سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا	۱۷۶
۱۱۱	خدا کی تائید میرے ساتھ..... الخ	۱۷۷
۱۱۱	مرزا کے خیال میں ایک فرضی مسیح کی توہین	۱۷۸
۱۱۲	قرآن کریم سے استدلال کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	۱۷۹
۱۱۲	مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل تھا	۱۸۰
۱۱۳	رسول اللہؐ نے جس غلبہ کا مدد دین کا وعدہ کیا وہ اس کو اپنے اوپر چسپاں کرتا ہے	۱۸۱
۱۱۳	مرزا کا الہام گویا قرآن کریم کے لئے ناخ ہے	۱۸۲

۱۱۴	مسلمانوں پر کافر اور جہنمی ہونے کا فتویٰ	۱۸۳
۱۱۴	چند اہم سوالوں کے جوابات	۱۸۴
۱۱۵	دین کے کسی ایک مسئلہ کا انکار بھی کفر ہے	۱۸۵
۱۱۵	اور اس کی دلیل	۱۸۶
۱۱۵	ہمارا کلمہ اور ہے اور مرزائیوں کا کلمہ اور ہے	۱۸۷
۱۱۷	مرزا کا منکر کافر ہی نہیں بلکہ پکا کافر	۱۸۸
۱۱۷	مرزائی مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے	۱۸۹
۱۱۷	بقول مرزا بشیر الدین قادیانی مسلمانوں کے بچے کی جنازہ میں..... الخ	۱۹۰
۱۱۷	مرزائیوں کی شرعی حیثیت آپ حضرات سے بیان کرنا چاہتا ہوں	۱۹۱
۱۱۸	زندیق کی توبہ بھی قابل قبول نہیں	۱۹۲
۱۱۸	مرزائیوں نے شریعت محمدیہ کی ایسی تاویلیں کیں..... الخ	۱۹۳
۱۱۸	مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ قانونی تھا، شرعی مطالبہ نہیں تھا	۱۹۴
۱۱۹	اسلام کا مطالبہ وہی ہے جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو کذاب.... الخ	۱۹۵
۱۱۹	بین الاقوامی قانون ہے کہ باغی کی سزا موت ہے	۱۹۶
۱۱۹	اپنی ذات پر زد پڑتی ہے تو تنگ نظری نظر آتی ہے	۱۹۷
۱۲۰	مرزا غلام احمد کی قابلیت	۱۹۸
۱۲۰	مکہ و مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے	۱۹۹
۱۲۱	ملت اسلامیہ مڑا ہوا گوشت اور دودھ ہے	۲۰۰
۱۲۱	علامہ اقبال کے بے شمار حوالہ جات	۲۰۱
۱۲۱	علامہ اقبال کے والد کو کہا گیا..... الخ	۲۰۲
۱۲۲	جیسی روح ویسے فرشتے	۲۰۳
۱۲۳	میرے مرید جانوروں سے بھی بدتر ہیں	۲۰۴

۱۲۳	مرزائیوں کی بد اخلاقی کے چند نمونے	۲۰۵
۱۲۴	برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے	۲۰۶
۱۲۴	چور جس وقت آئے گا نرمی کے ساتھ آئے گا	۲۰۷
۱۲۴	مرزائی جس کو اخلاق کہتے ہیں	۲۰۸
۱۲۵	مرزا غلام احمد کے جھوٹے ہونے کی ایک دلیل	۲۰۹
۱۲۵	مرزا غلام احمد کے فرشتوں کے اسماء گرامی	۲۱۰
۱۲۵	گندگی آپ کے دماغ کو ماؤف کرے گی..... الخ	۲۱۱
۱۲۶	سچے و جھوٹے نبی کا فرق	۲۱۲
۱۲۶	بقول مولانا در خواستی خدا جب ناراض ہوتا ہے	۲۱۳
۱۲۷	کینسر لا علاج مرض اسی طرح..... الخ	۲۱۴
۱۲۷	جس نبی کا فرشتہ جھوٹا ہو وہ نبی کتنا مقدس ہوگا	۲۱۵
۱۲۸	خواب میں سوائے روپے پیسے کے اور کچھ نظر نہیں آیا	۲۱۶
۱۲۸	بقول مرزا جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے	۲۱۷
۱۲۹	جھوٹے نبی نے بخاری کی طرف نسبت کر کے جھوٹ بولا	۲۱۸
۱۲۹	حضرت مسیح چودھویں صدی کے شروع میں..... الخ	۲۱۹
۱۲۹	مرزائیوں کی چند باطل تاویلیں	۲۲۰
۱۳۰	جس وقت دجال آئے گا تو وہ دنیا کے تمام خزانوں پر قابض ہوگا	۲۲۱
۱۳۰	مرزائی معراج نبوی ﷺ کے منکر ہیں	۲۲۲
۱۳۱	معراج نبی اگر خواب ہوتا تو مشرکین کو سوال و اعتراض کرنے کی کیا ضرورت تھی	۲۲۳
۱۳۲	قادیانیوں کے بہت سارے اعتراضوں کا خوب جواب	۲۲۴
۱۳۳	سچا مسیح جھوٹے نبی کے منہ میں پیشاب کرتا ہے	۲۲۵
۱۳۳	رسول اللہ ﷺ جس گلی سے گذرتے تھے وہ گلی معطر ہو جاتی تھی	۲۲۶
۱۳۴	جھوٹا نبی مرزا دن میں سو سو بار پیشاب کرتا تھا	۲۲۷

۱۳۴	جھوٹا نبی جدھر سے گذرتا گیا پیشاب کرتا گیا	۲۲۸
۱۳۴	حضور ﷺ اصل تھے اور میں اس کا ظل ہوں	۲۲۹
۱۳۵	پانچواں درس: قرآن پاک کا دیا ہوا نقشہ نبوت..... الخ	۲۳۰
۱۳۶	صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ابتدا و انتہا سے پاک ہے	۲۳۱
۱۳۶	قرآن کریم کے اسلوب بیان پر غور و فکر کریں	۲۳۲
۱۳۷	عیسیٰ علیہ السلام کا دور آتا ہے تو قرآن کا انداز بدل جاتا ہے	۲۳۳
۱۳۷	عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک آئیں گے، یہ ہے قرآن مجید کا انداز بیان	۲۳۴
۱۳۸	مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا کہ جو حضور ﷺ پر ایمان لائے..... الخ	۲۳۵
۱۳۹	قرآن مجید میں نقشہ نبوت	۲۳۶
۱۴۰	عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو وہاں برسول، میرے بعد صرف ایک آئے گا	۲۳۷
۱۴۰	قادیانی عذر لنگ پیش کرتے ہیں: اس کا جواب	۲۳۸
۱۴۱	حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو قرآن میں اس کا ذکر ہوتا	۲۳۹
۱۴۱	حضور ﷺ کے بعد نبوت نہیں بلکہ قیامت ہے	۲۴۰
۱۴۲	ما قبل انبیاء (علیہم السلام) پر ایمان لانے کا ذکر مختلف آیتوں میں	۲۴۱
۱۴۳	یہ تمام آیات بھی ختم نبوت کی دلیل ہیں	۲۴۲
۱۴۳	میرے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو وہ اسلام سے خارج ہے	۲۴۳
۱۴۴	مرزائیوں سے سوال کریں کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہے یا..... الخ	۲۴۴
۱۴۴	مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: میں اللہ کے نوروں میں سے آخری نور ہوں	۲۴۵
۱۴۴	قادیانی دھوکہ دیتے ہیں: دعویٰ خاص اور دلیل عام ہو تو کوئی حجت ہوا نہیں کرتی	۲۴۶
۱۴۵	قادیانیوں کے نزدیک نبوت کے اقسام	۲۴۷
۱۴۶	اگر مرزائیوں کے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا جائے..... الخ	۲۴۸
۱۴۶	کیا چودہ سو سال میں ایک فرد نے بھی کامل اتباع نہ کی سوائے مرزا کے	۲۴۹
۱۴۷	رسول اللہ ﷺ کی امت خیر امت ہے یا..... الخ	۲۵۰

۱۴۷	ایک عاشق رسول ﷺ کا قصہ	۲۵۱
۱۴۷	دوسرا قصہ	۲۵۲
۱۴۸	جہاں رسول اللہ ﷺ کا فرمان آجائے تو وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی سرنگوں ہو جاتے تھے	۲۵۳
۱۴۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خوب نقل اتاری	۲۵۴
۱۴۹	کیا سچے عاشقوں و کامل متبعین کو نبوت نہیں ملی؟	۲۵۵
۱۴۹	ہمارے مطالبات کا جواب قیامت تک کوئی مرزائی پیش نہیں کر سکتا	۲۵۶
۱۴۹	بسا اوقات مرزائی امکان کی بحث چھیڑ دیتے ہیں	۲۵۷
۱۵۰	یہ ہے قادیانیوں کے نزدیک نبوت کا معیار	۲۵۸
۱۵۰	عصمت نبوت کی دلیل	۲۵۹
۱۵۱	ان وضاحتوں کے بعد قادیانیوں کے دجل و فریب کاریاں	۲۶۰
۱۵۲	رفاقت سے مراد قیامت کے دن کی رفاقت ہے	۲۶۱
۱۵۲	باقی قادیانیوں کا یہ کہنا کہ صدیقین و صالحین اور شہید کو کیوں جاری مانتے ہو؟	۲۶۲
۱۵۳	جہاں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت کا ذکر نہیں	۲۶۳
۱۵۴	وہ آیات جن میں درجات ملنے کا ذکر ہے	۲۶۴
۱۵۴	مرزائیوں نے ہر چند رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی	۲۶۵
۱۵۵	میں خدا کے نوروں میں سے آخری نور ہوں	۲۶۶
۱۵۵	نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا تو ہزاروں اٹخ	۲۶۷
۱۵۵	مرزا کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے سب مرزائی تھے	۲۶۸
۱۵۶	بقول مرزائیوں صدی کے مجدد حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ تھے	۲۶۹
۱۵۷	چھٹا درس: خاتم النبیین کون؟	۲۷۰
۱۵۸	ما قبل کے درس سے ربط	۲۷۱
۱۵۹	حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی بن کر آنا نہیں ہے	۲۷۲
۱۵۹	ہمارے یہاں ہر قسم کی نبوت بند ہے	۲۷۳

۱۶۰	آیت سے غلط استدلال	۲۷۴
۱۶۱	جھوٹا نبی مرزا کہتا ہے: پوری امت میں صرف میں ہی نبوت کے لئے... الخ	۲۷۵
۱۶۱	بچے کو وجود کے لئے کسب ہے لیکن وہب میں قطعاً دخل نہیں	۲۷۶
۱۶۲	جھوٹا نبی مرزا تو پورا تا بعد از بھی نہیں تھا	۲۷۷
۱۶۲	جھوٹا نبی مرزا، حضور ﷺ کے دین کا حلیہ بگاڑنے والا تھا	۲۷۸
۱۶۲	ایک علمی بحث ”مع“ کے معنی کے بارے میں	۲۷۹
۱۶۳	مرزائیوں کا ذہنی افتراء ہے	۲۸۰
۱۶۳	”خاتم المهاجرین“ سے بھی غلط استدلال	۲۸۱
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کی شان شیعہ تفسیر میں بھی کوئی سند نہیں	۲۸۲
۱۶۳	مرزا کے نزدیک اقوال سلف و خلف کوئی مستقل حجت نہیں	۲۸۳
۱۶۵	پہلے اللہ رب اعزت نبی بنا تے تھے یہ محکمہ رسول اللہ کی طرف منتقل ہو گیا (نعوذ باللہ)	۲۸۴
۱۶۵	خاتم کے معنی آخری، خود مرزا نے تسلیم کیا ہے	۲۸۵
۱۶۶	خاتم کے معنی قرآن و حدیث اور اہل لغت سب کے نزدیک آخر کے معنی میں... الخ	۲۸۶
۱۶۷	ایک سوال کا جواب	۲۸۷
۱۶۷	خاتم کا مفہوم	۲۸۸
۱۶۸	عیسائی حضرات فارقلیط کا مصداق رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے	۲۸۹
۱۶۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ ﷺ کے پیرو بن کر نزول فرمائیں گے	۲۹۰
۱۶۸	تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے، صرف ایک دین اسلام باقی رہے گا	۲۹۱
۱۶۹	حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا	۲۹۲
۱۷۰	ہمارا علم محدود ہے، اللہ تعالیٰ کا علم یقینی اور غیر محدود	۲۹۳
۱۷۱	جہاں حقیقی معنی مراد لینا دشوار ہو وہاں مجازی معنی مراد لیا جاتا ہے	۲۹۴
۱۷۲	ماضی کے احوال کی حکایات ہیں	۲۹۵
۱۷۳	یہ اللہ کا وعدہ تھا	۲۹۶

۱۷۳	مرزا غلام احمد قادیانی تو بنی آدم میں شامل نہیں	۲۹۷
۱۷۴	کرم خاکی کوئی کسر نفسی ہے	۲۹۸
۱۷۴	کرم خاکی کہہ کر بھی جھوٹ کا اظہار و متکبرانہ انداز اختیار کیا	۲۹۹
۱۷۴	بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ!	۳۰۰
۱۷۵	جھوٹے نبی نے ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور مقابلہ کیا	۳۰۱
۱۷۶	ایک حوالہ کا جواب	۳۰۲
۱۷۶	مضارع کے صیغے کا استعمال بھی غلط	۳۰۳
۱۷۷	یہ قول کفار اگر اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا تو ہمارے عقیدہ کے خلاف ہوتا	۳۰۴
۱۷۸	آپ معمولی جدوجہد کریں گے تو کوئی قادیانی آپ کے سامنے ٹک نہیں سکتا	۳۰۵
۱۷۸	تشکر و امتنان	۳۰۶
۱۸۱	ضمیمہ: کذاب و دجال زمانہ کی مصنوعی نبوت کی تردید دلائل و واقعات کی روشنی میں	۳۰۷
۱۸۳	قادیانی کے بارے میں چند بزرگوں کے مکاشفات	۳۰۸
۱۸۳	لوح مزار کی شہادت	۳۰۹
۱۸۳	مرزا قادیانی کا منہ اور بھینسے کی دم	۳۱۰
۱۸۴	راجہ کی خدمت چھوڑ کر کذاب کے قدموں میں	۳۱۱
۱۸۴	مکہ مکرمہ میں بیٹھے ہوئے قادیانی کے متعلق ایک اہل اللہ کی پیشین گوئی	۳۱۲
۱۸۵	حضرت مولانا نانو توئیؒ کی پیشین گوئی	۳۱۳
۱۸۵	ایک دیوبندی عارف باللہ کا واقعہ	۳۱۴
۱۸۶	میری تعلیم کے پیچھے قادیانیوں نے پچاس ہزار روپے خرچ کئے	۳۱۵
۱۸۶	قادیانیت سے توبہ کرنے کی وجہ	۳۱۶
۱۸۷	مرزا قادیانی نے کہا: میں تو یہاں برے حال میں ہوں، تم یہاں کیوں آئے؟	۳۱۷
۱۸۷	گمراہی کی رسی کٹی، جھٹکا لگا اور ہدایت نصیب ہوئی	۳۱۸
۱۸۸	آخر صداقت نمایاں ہوگئی	۳۱۹

## قلبی تاثرات

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده . اما بعد!

قادیانیت کے فتنہ میں اب کوئی دم خم نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لگ بھگ ایک صدی قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس فتنہ کی ابتداء کے وقت سے آج تک خصوصی طور پر علماء دیوبند ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں نظر آ رہے ہیں۔ یہ ایسی تاریخی حقیقت ہے جو کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ حقیقت میں قادیانیت، عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک بڑی سازش ہے۔ جس کا مقابلہ تمام مسلمانوں خصوصاً علماء کرام کی بنیادی ذمہ داری اور اہم مذہبی حق ہے۔ واقع میں اس ذمہ داری کا احساس اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلق و نسبت کا اثر ہے۔ جس دن مرزا قادیانی نے لدھیانہ میں اپنی نبوت و مہدویت و مجددیت کا اعلان کیا اسی دن سے اس کا تعاقب شروع ہو گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ آج تک جاری و ساری ہے۔ مختلف علماء کرام نے مختلف اسالیب میں قادیانیت اور مرزا قادیانی کی ذاتی زندگی، عادات و اخلاق پر ایک پر داد تحقیق کی، اور ایسے ایسے پہلو اجاگر کئے علماء نے مرزا قادیانی کی ہی تحریروں سے یہ ثابت کر دکھایا کہ مرزا قادیانی اپنے ہی بنے ہوئے پھندوں میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ کوئی مرزائی اس کو نکال باہر کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ ایک جگہ کسی بات کو نہایت زور دار انداز میں قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے ثابت کرتا ہے تو دوسری جگہ پہلے سے بھی زیادہ زور لگا کر کچھ اس انداز سے اس کے خلاف لکھ دیتا ہے کہ اس کی پہلی ساری تحقیقات پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اس کی باتیں مصحکہ نیز بن جاتی ہیں۔ اگر قادیانیوں کو دین کی ذرا بھی سمجھ داری ہوتی۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ سے کچھ بھی تعلق اور آخرت کی رتی برابر بھی فکر ہوتی تو وہ اس کی کتابوں کو پڑھ کر اور مرزا کی ذاتی زندگی کی خامیوں، گندگیوں اس کے افعال و کردار اور اس کی تحریروں کی علمی بے حیثیتی، اختلافات، تضادات زبان درازی مثلاً کذبات مرزا، مغالطات مرزا، کفریات مرزا وغیرہم کو دیکھ کر اس لمحہ اسی وقت قادیانیت سے توبہ کر لیتے۔ اسی عقیدہ ختم نبوت پر ہمارے اسلاف و اکابرین، اصاغرین حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر آج تک برابر کام کر رہے ہیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب زادہ اللہ شرفا و کرامتہ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں ایسی تاثیر مرحمت فرمائی ہے اور تفہیم کا ایسا جوہر عطاء فرمایا ہے جو وہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ نقش کا لہجر ہو جاتی ہیں۔

مولانا موصوف عقیدہ ختم نبوت و رد قادیانیت پر ایک تبحر جہاں دیدہ شخصیت ہیں۔ جن

کے قلم و زبان سے بیشمار بندگان خدا کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی رہنمائی ملی۔ مولانا موصوف کا برطانیہ کا پہلا سفر ۱۹۸۵ء میں ہوا۔ اس کے بعد بیشمار مواقع پر ان کے دروس و خطبات و بیانات سننے کا موقع ملا۔ نیز غالباً ۱۹۸۷ء میں لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنٹر کے لئے جگہ کی تلاش کرنے کے لئے مولانا عبدالرحمان باوا صاحب مولانا اللہ وسایا صاحب کا طویل قیام بندہ کی مسجد بالہم میں رہا۔ اس وقت مولانا سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا سے نجی مجالس میں بھی اس موضوع پر بہت کارآمد باتیں سننے کا موقع ملا۔ واقع میں مولانا موصوف رقدیانیہ کے مضامین کو نہایت بسط کے ساتھ عبرت انگیز طور پر پیش کرتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مولانا، قادیانیت کی تردید بھی زیادہ تر مرزائی لٹریچر سے کرتے ہیں۔ خشک سے خشک مضمون کو ظرافت اور مزاح کے انداز میں پیش کرنے کا پورا ملکہ رکھتے ہیں۔ جیسے ان کی کتب و رسائل و خطبات سے قارئین کرام محسوس فرمائیں گے۔ مولانا کی پوری زندگی تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف ہے۔ جس کی وجہ سے مولانا اس فن کے بڑے ماہر، تجربہ کار، صاحب بصیرت امام مانے جاتے ہیں۔ مولانا صاحب کا پہلا سفر برطانیہ ۱۹۸۵ء میں ہوا۔ اس وقت دن میں باٹلی میں ڈیویز بری و اطراف و اکناف کے بڑے بڑے علماء و مدرسین کو قادیانیت کا درس دیتے تھے اور شام عصر یا مغرب کے بعد عوام الناس میں خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ وہ سارے دروس و خطبات و بیانات و مجالس ٹیپ ریکارڈ کر لی تھیں اور ہمارے محبت مکر مخدم و محترم مولانا محمد یوسف ماما صاحب ٹیپ سے صفحہ قرطاس پر منتقل فرما کر بہت سے علماء کو اس کی کاپی عنایت فرماتے تھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف ماما سے گزارش کی اگر یہ دروس کتابی شکل میں منظر عام پر آجائیں تو اس کا فائدہ متعدد ہو جائے گا۔ مولانا محمد یوسف ماما صاحب سے مسودہ لے کر پڑھا۔ اس پر جلی عنوانات لگانا تھے۔ بندہ نے یہ چھوٹے سے کام کے لئے حامی بھر لی اسے تیار کر لیا۔ اصل اس کے مرتب مولانا محمد یوسف ماما ہی ہیں۔ مرتب کے حالات سے بندہ ناواقف تھا۔ اس کے لئے مولانا مرغوب احمد لاجپوری صاحب، زید مجدہ کو مکلف بنایا۔ مولانا مرغوب احمد صاحب بہت قلیل وقت میں صاحب مرتب دروس و خطبات حضرت مولانا محمد یوسف ماما کے حالات قلمبند کر کے بندہ کو روانہ کئے۔ بندہ مولانا مرغوب کا ہی مضمون بعینہ نقل کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا صاحب و مرتب مولانا محمد یوسف ماما صاحب اور سب کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں اور ان خطبات و دروس کو مقبولیت عامہ نصیب فرمائیں اور فیض رساں بنائیں۔  
احقر الناس: منور حسین سورتی غفرلہ

## تعارف مرتب

حضرت مولانا محمد یوسف ماما صاحب مدظلہم کا مختصر تذکرہ

حضرت مولانا کی پیدائش ضلع سورت کے ایک چھوٹے سے قریہ ”کفلیتہ“ میں ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ والدہ کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے مادری شفقت سے محرومی کی پرورش اور آزمائشی دور میں طفلی زمانہ گزرا۔

ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہوئی۔ ساتھ ہی گجراتی زبان کی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ ڈابھیل میں تین سال رہ کر حفظ قرآن مجید کی تکمیل کی۔ حفظ کے بعد گجرات کی ایک قدیم دینی درسگاہ ”مفتاح العلوم تراج“ میں داخلہ لیا اور تین سال رہ کر عربی سوم تک کی کتابیں پڑھیں۔ یہاں آپ کو فخر گجرات حضرت مولانا محمد علی تراجوی رحمہ اللہ کی زیر نگرانی حصول تعلیم کی سعادت و صحبت غیر مترقبہ بھی نصیب ہوئی۔ موصوف نے حضرت کی صحبت سے خوب فائدہ اٹھایا۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور پانچ سال کا عرصہ گزار کر شعبان ۱۳۸۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۵ء میں سند فراغت حاصل کی۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی، حضرت مولانا فخر الدین صاحب، حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری اور مولانا محمد سالم صاحب قاسمی مدظلہم جیسے اساطین علم سے اکتساب فیض کا موقع میسر ہوا۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم، حضرت مولانا ولی رحمانی مدظلہم جیسے اصحاب علم و فضل مولانا کے رفقاء میں شامل ہیں۔

فراغت کے بعد دو سال ”نوساری“ میں تدریسی خدمت انجام دی۔ پھر مدرسہ ”مفتاح العلوم تراج“ میں دو سال تک درس نظامی کی کتابیں پڑھائیں۔ ۱۹۷۱ء میں مولانا اہل بائلی کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے اور جمعہ مسجد بائلی میں ۷/۸ سال تک امامت و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔

ایک طویل عرصہ برطانیہ کے مشہور قصبہ ڈیوز بری تبلیغی مرکز کے ادارہ میں تدریسی خدمات بھی انجام دیں۔ ان سالوں میں شرح وقایہ، شرح تہذیب، تیسر المنطق، مختصر المعانی، موطا وغیرہ کا درس دیا۔ مولانا مرکز کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب سواری کے اس قدر انتظامات بھی نہیں تھے جو آج ہیں۔ اس لئے بڑی مشقت و محنت سے بس کا سفر کر کے اور کئی

دفعہ دو، دو مرتبہ بس تبدیل کر کے پہنچتے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ ناظم کتب خانہ کی حیثیت سے بھی مولانا کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ سالہا سال مولانا نے اس خدمت کو بھی بحسن و خوبی نبھایا۔ پھر امتحانات کے نگران اعلیٰ کے منصب پر بھی فائز رہ کر اس مشکل ترین ذمہ داری کو جس محنت و مشقت اور اپنے اوقات کی قربانی کے ساتھ موصوف نے انجام دیا۔ اس کے مناظر راقم کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ مجھے مولانا کے زمانہ میں مرکز پر ایک سال طالب علمی کا زمانہ اور چھ سال مدرس کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا۔ راقم نے خود دیکھا کہ موصوف رات میں اپنے کام سے فارغ ہو کر مرکز تشریف لاتے اور امتحان کے پرچے، رجسٹر وغیرہ کا محنت طلب کام اپنے قیمتی اوقات میں بڑے اشہاک اور ذوق شوق سے انجام دیتے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو ان خدمات کا دارین میں بہترین بدلہ عطاء فرمائے۔

مولانا طبعاً خوش مزاج ہیں۔ اس لئے طلبہ آپ سے خوب مانوس ہو جاتے۔ آپ کا درس خشک درس ہی نہ تھا۔ بلکہ لطائف، حکایات، نصائح اور تجربہ کے بے شمار دلچسپ واقعات سے بھرا ہوا اور معلومات افزا ہوتا تھا۔ اس وقت بھی لڑکیوں کے ایک مدرسہ میں آپ کو جلالین شریف، اور بخاری شریف کچھ حصے، وغیرہ جیسی اہم کتابوں کی تدریس کی سعادت عظمیٰ حاصل ہے۔

راقم الحروف کو مولانا کے ساتھ ایک طویل عرصہ سے سفر و حضر میں معیت کے مواقع ملے، بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ طبیعت میں انتہائی سادگی، مثالی تواضع، بڑائی کا نام و نشان نہیں، راقم نے بہت کم آپ جیسے بے ضرر انسان دیکھے۔ ہمیشہ اپنے چھوٹوں کو آگے بڑھانے کا جذبہ اپنے اندر پایا۔ جس مجلس میں آپ موجود ہوتے۔ اس کا رنگ ہی نرالا ہوتا۔ گاہے گاہے اہل مجلس کو عجیب چٹکے سے ہنسا کر مجلس کو باغ و بہار بنا دیتے۔ بکثرت مولانا کی زبان سے یہ دعائیہ مجلسوں میں سنی گئی۔ ”اللہم انی اسئلك الخیر كله و اعدوك من الشر كله“ دنیا کے حالات سے بھی مولانا برابر باخبر رہتے ہیں۔ اردو کے بہترین ادیب ہیں۔ ساتھ ہی گجراتی زبان پر بھی اتنا عبور ہے کہ گجراتی زبان کا ماہر پروفیسر بھی جب آپ سے ملتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ اردو و گجراتی تحریر پر بھی آپ کو بڑی قدرت حاصل ہے۔

مولانا کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ذہانت سے نوازا ہے۔ محنت و توجہ سے دور طالب علمی

گزارا، عمدہ استعداد کے مالک ہیں۔ کلام اللہ شریف بھی بہت پختہ یاد ہے۔ روزانہ بلا ناغہ تلاوت کا معمول اب تک جاری ہے۔ مختلف زبانوں کے لغات کی تحقیق مولانا کا خاص ذوق ہے۔ کبھی کبھی اس موضوع پر بات فرماتے ہیں تو سامعین حیران ہو کر مولانا کا چہرہ نکلتے رہ جاتے ہیں۔

مولانا نے بڑی محنت سے حضرت مولانا علی میاں صاحب ندویؒ کی مقبول زمانہ کتاب ”قصص التبيين“ کے پانچوں حصوں کا اردو میں ترجمہ فرمایا۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ بین القوسین ایسے الفاظ اس عمدگی سے شامل کئے گئے ہیں۔ جو مضمون کے سمجھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس ترجمہ نے لفظی و محاورہ دونوں کی رعایت کی ہے۔ بہت کم ترجمے اس کے طرح کے دیکھنے کے ملے۔ جن میں دونوں وصف آگئے ہوں۔ راقم الحروف نے حضرت مولانا کے حکم پر پانچوں حصوں کے ترجمہ پر گہری نظر ڈالی اور کئی مواقع پر ترمیم و اضافہ بھی کیا۔ موصوف کی وسعت ظرفی ہے کہ راقم کی ترمیمات کو بلا کسی رد و قدح کے قبول فرمایا۔ اللہ کرے کہ وہ ترجمہ جلد از جلد شائع ہو کر امت کے ہاتھوں میں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دلی دعا ہے کہ وہ بے نیاز ذات اپنے خزانہ سے اس کی اشاعت کا فیعی نظام فرمادے۔

(یہاں بطور جملہ معترضہ اس بات کا اظہار بھی مناسب ہی نہیں ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری قوم اپنوں کے کارناموں کو اجاگر کرنے میں بخیل سے بخیل تر واقع ہوئی ہے۔ جن جگہوں پر خرچ کی نہ ضرورت اور نہ ان کو محتاجگی، ایسی جگہوں پر دل کھول کر خرچ کریں گے۔ ہمارے بعض علماء اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے نہ اپنے کاموں کا راگ گاتے پھرتے ہیں، نہ اشتہار بازی، نہ ہر مجلس میں اپنی تعریف، نہ زبانی سوال، نہ حرص و طمع، ایسے حضرات کے پیشتر علمی کارنامے کاغذوں میں پڑے ہوئے ہیں یا دیمک کی نظر ہو چکے ہیں۔ راقم کو اس کا بڑا تجربہ ہوا اور برابر ہو رہا ہے۔ کچھ تو مجھے عوام سے زیادہ اپنے علماء سے بھی اس کی شکایت کرنی ہے کہ آپ حضرات اپنے معتقدین و احباب کو بہت سی جگہوں پر خرچ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کیا کبھی آپ کے ذہن میں ان مخلص علماء کے کاموں کا خیال نہیں آتا، یا آتا تو ہے مگر؟)

حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھلوی مدظلہم کے فتاویٰ ”فتاویٰ دیدیہ“ کے نام سے پانچ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اسکی ترتیب و کمپوزنگ وغیرہ کا اہم ترین اور دقت

طلب کام موصوف نے بڑے عمدگی سے پورا فرمایا۔ یقیناً (انشاء اللہ) یہ فتاویٰ بھی مولانا کے لئے ذخیرہ آخرت ہیں۔

مولانا موصوف نے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم کے وہ دروس و خطبات جو موصوف نے ۱۹۸۵ء برطانیہ کے سفر میں علماء کی مجلس میں دیئے تھے کو کیسٹ کے ذریعے بڑی محنت سے کاغذ پر منتقل فرمایا۔ راقم الحروف کو مولانا کے حکم سے اس مسودہ کے مطالعہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ وہ خطبات و دروس ”ماقل ودل“ کا صحیح مصداق اور علماء و طلبہ کے لئے خلاصے کی چیز ہے۔ مولانا منور حسین سورتی ان کے رفقاء و رہنماء کی طرف سے اس کی اشاعت کا انتظام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ! یہ کتاب اپنے موضوع پر مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔ بڑا اچھا ہوا کہ حضرت مولانا منور حسین سورتی صاحب مدظلہم نے اس پر نظر ثانی فرما کر عنوانات سے مزین کر کے اس سے استفادے کو آسان سے آسان تر بنادیا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو حضرات کو دارین میں بہتر سے بہتر بدلہ نصیب فرمائے۔ آمین!

رفیق محترم حضرت مولانا منور حسین صاحب سورتی مدظلہم (صاحب بزم منور) کا حکم ہوا کہ میں مختصر اہی سہی حضرت مولانا محمد یوسف ماما صاحب مدظلہم کے کچھ حالات لکھ کر جلد از جلد ارسال کروں۔ موصوف کے حکم کی تعمیل میں مختصر حالات بعجلت لکھے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاچپوری، ڈیوڑی بری

یکم ر شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ، مطابق ۲۲ جون ۲۰۱۲ء بروز جمعہ المبارک  
نوٹ: بندہ تمام معاونین کا شکر گزار ہے جنہوں نے یہ علمی تحفہ منظر عام پر لانے کے لئے جس طرح بھی ساتھ دیا۔

## قبل ازیں گویم! (کچھ باتیں کتاب سے پہلے)

طالب علمی کے زمانہ میں اساتذہ کرام وغیرہم سے اس فتنہ قادیانیت کے متعلق بار بار سنتے رہتے تھے مگر یہ اتنا بار آور ہوگا ایسا سمجھنے سے ہم قاصر تھے، اس لئے کہ مرزا سے پہلے بھی کافی لوگوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تھا مگر وہ جلدی ہی ختم ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت فیوضہم کا بہت ہی بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ایک استاذ اور مربی کی طرح شفقت سے پڑھایا اور سمجھایا کہ یہ تو اتنا بڑا درخت بن گیا کہ اس کا کاٹنا بھی مشکل لگ رہا ہے۔ مگر اللہ کا فضل رہا کہ آ رہ چلنا شروع ہو چکا ہے، انشاء اللہ یہ بھی ختم ہو جائے گا، یا نیم مردہ ہو جائے گا، اس میں کوئی سکت نہیں رہے گی۔

یہاں پر مجھے مختصر سوانح اور ان کے مناظرانہ کارناموں کا ذکر کرنا تھا مگر مجھے اس وقت ان کے متعلق کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی، بس! مولانا اس فن کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے کہ ہمیں ان کی خدمت کرنا چاہئے تھی مگر وہ ہماری خدمت پر بضد تھے۔ دوسری بات یہ کہ کھانا بھی بالکل سادہ، یہ ہم گجراتیوں کے لئے بڑے اچھے اور پریشانی کی بات تھی۔ کیونکہ ہمارا دسترخوان اتنا لمبا اور چوڑا ہوتا ہے کہ الامان و الحفیظ خیر!

حضرت موصوف جب تشریف لائے تھے تو ایک ٹوٹی پھوٹی صندوق میں قادیانیوں کی کتابیں لے کر آئے تھے ہمارے بعض ساتھیوں نے جب نئی صندوق لا کر دی تو لینے سے انکار کر دیا اور کہا: ”ایسے صندوق میں اس مردود کی کتابیں رکھنا اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے۔ اور اوپر سے یہ کہا ایسے صندوق میں تو حضرت اقدس تھانوی اور اس سلسلہ کے دیگر علماء کرام کی کتابیں رکھنی چاہئیں۔“ بد بخت قادیانی کتب اور یہ صندوق! نعون باللہ۔“

سادگی کے باوجود حضرت کا بیان قابل ستائش و تعریف، کلام کا انداز ایسا سادہ اور قابل رشک کہ سامع سنتا ہی رہے بلکہ سمجھانے کا کچھ ایسا طریقہ اختیار کئے ہوئے کہ خالی الذہن کو بات سمجھ میں آجائے، اور جرح ایسی کہ جیسے قینچی چل رہی ہو۔ اس وقت ہمارے سامنے مولانا کی پوری سوانح اور خدمات کا تذکرہ نہیں ہے ورنہ اس کا اختصار یہاں پیش کیا جاتا کہ قاری و ناظر کتاب ہذا کو مولانا کے سوانحی خاکہ سے کچھ نہ کچھ اندازہ ہو جاتا کہ حضرت نے قادیانیت کے خلاف کیا کیا جدوجہد کی ہے۔ بس یہ چند الفاظ مولانا کے ساتھ رہنے کی بنا پر قاری کے سامنے پیش کئے ہیں۔

بروز جمعرات ۱۷ صفر ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۲۰۱۲ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَوَّاهُ لِلَّهِ وَاللَّهِمَّ لِلَّذِينَ

# دروس ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

پہلا درس ”تعارف و تاریخ فتنہ قادیانیت“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۱۲/۱۲/۱۴۰۵ھ مطابق ۳۱/۱۰/۱۹۸۵ء کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلر اسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

تَرْجِمَانُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ يُّوسُفُ مَامَا أَسْتَاذُ الْحَدِيثِ بَائِلَسِ

تَرْجِمَانُ مَوْلَانَا مَنُورٌ حُسَيْنٌ سُوْرَتِي أَسْتَاذُ تَحْفِظِ الْقُرْآنِ  
جامع مسجد بالسہ لندن

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء، وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . واتقوا فتنة لا تصيبن اللذين ظلموا منكم خاصة واعلموا ان الله شديد العقاب . قال النبي ﷺ: بادروا بالاعمال فتناً كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمناً ويمسى كافراً ويمسى مؤمناً ويصبح كافراً يبيع دينه بعوض من الدنيا . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

میرے عزیز بھائیو! دوستو اور بزرگو! میں قطعاً اس لائق نہیں کہ آپ حضرات کو خطاب کر سکوں۔ آپ حضرات کی شفقت و محبت اور آپ حضرات کی سرپرستی نے مجھے اتنا بے تکلف کر دیا ہے کہ میں آپ حضرات کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ کل سے آپ حضرات کا غدو قلم لے کر مجلس میں شریک ہوں تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پندرہ بیس عقیدے اور قادیانیوں کے موٹے موٹے اعتراضات مع جوابات قلم بند کر دئے جائیں تاکہ ہمیشہ کے لئے وہ محفوظ ہو جائیں اور جب کبھی قادیانیوں سے آپ کا سابقہ پڑے تو وہ آپ کے کام آسکیں۔

آج چونکہ آپ حضرات کو بھی پیشگی اطلاع نہ تھی اور میں بھی اپنی کاپی ساتھ نہیں لایا۔ اس لئے آج کی مختصر مجلس میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ابتدائی حالات و واقعات اور اس کے دعویٰ نبوت کا پس منظر اور اس کے سیاسی عزائم سے لے کر آج تک کے جو حالات ہیں جو لکھنے کی بجائے سننے سے متعلق ہیں۔ ان کی قدرے تفصیل آپ حضرات کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ کل سے میرے اللہ کو جو منظور ہو گا وہ ہو گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ کا پیر مہر علی شاہؒ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنا ہمارے سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی جو مکہ میں مقیم تھے۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ پنجاب کے ایک معروف گدی نشین تھے۔ وہ جب حاجی صاحبؒ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت حاجی صاحبؒ نے ان کو بیعت کیا۔ خلافت دی اور ساتھ ہی پیر صاحبؒ کو حضرت

حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا: ”در ہندوستان عنقریب ایک فتنہ ظہور کند، شہا ضرور در ملک خود واپس بر وید و اگر بالفرض شہاد ہند خاموش نشستہ باشد تا ہم آں فتنہ ترقی نہ کند و در ملک آرام ظاہر شود۔“  
(ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶، تاریخ مشائخ چشت ص ۱۳، ۷۱۴)

”آپ ہندوستان واپس تشریف لے جائیں۔ وہاں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے۔ اللہ رب العزت آپ سے اس فتنہ کے خلاف کام لیں گے۔ اگر آپ کام نہ کریں گے۔ صرف خاموش بیٹھے رہیں گے تو بھی آپ کا وجود اس فتنہ کے سدباب میں معین و مؤثر ثابت ہوگا۔“

پیر صاحب کہتے ہیں: ”میں حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہو کر جب واپس آیا تو قطعاً میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مستقبل کے کون سے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔ حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تب بھی میری توجہ اس طرف مبذول نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ حضور (ﷺ) کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی۔ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”پیر مہر علی شاہ!“

”مرزا غلام احمد بمقراض الحاد احادیث من را پارہ پارہ می کرد و تو خاموش نشستہ ای“ ترجمہ: مرزا غلام احمد بے دینی کی قینچی سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش بیٹھا ہے۔“ پیر صاحب کہتے ہیں: ”اس کے بعد میں نے فتنہ قادیانی کے خلاف کام شروع کیا۔“

حضرت حاجی امداد اللہ نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی پیشین گوئی کر دی تھی میرے بھائیو! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت حاجی صاحب نے مرزا غلام احمد کے دعوائے نبوت سے پہلے ہی انہوں نے یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے۔ آپ کے اور میرے مخدوم حضرت مولانا (محمد ایوب صاحب کھولوڈیا (المعروف بہ السورتی دامت برکاتہم مراد ہیں) نے ایک واقعہ سنایا: (جو پہلے بھی بزرگوں سے سنا ہے۔ ”ہمارے حضرت رائے پوری کے جد اعلیٰ شاہ عبدالرحیم جن سے شاہ عبد القادر رائے پوری بیعت تھے۔ (ان کے پیر تھے وہ دوسرے شاہ عبد الرحیم صاحب سہارنپوری ہیں)

حضرت شاہ عبد الرحیم سہارنپوری کا حکیم نور الدین کو متنبہ کرنا اور وہ یہ ہے کہ ان کی خدمت میں حکیم نور الدین (جو بھیرہ ضلع سرگودھا کا رہنے والا

تھا) ایک مرتبہ حضرت کی مجلس میں گیا۔ تو حضرت سہارنپوریؒ نے حکیم نور الدین کو کہا: مرزا غلام احمد نامی ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہے۔

یہ حکیم نور الدین اس وقت حضرت سے ارادت و بیعت کا سلسلہ رکھتا تھا۔ حضرت کی خدمت میں اصلاح اور مسائل پوچھنے کی غرض سے اور حضرت سے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے آیا ہوا تھا۔

حضرت ان سے ارشاد فرماتے ہیں: ”نور الدین تجھے سوال پوچھنے کی عادت ہے۔ مختلف مجلسوں اور محفلوں میں جاتا ہے۔ ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہے۔ تو علم کی پیاس بجھانے کے لئے اس کے پاس بھی جائے گا اور وہاں تو گرفتار ہو جائے گا۔ وہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے گا تو اس کا خلیفہ بنے گا“۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔

### قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فتنہ قادیانیت کے رونما اور ظہور پذیر ہونے سے قبل ہی اس زمانہ کے اہل اللہ اور اہل باطن کی چشم بصیرت و فراست ایمانی نے اس فتنہ کی ہولناکی اور اس کے دور رس خطرناک نتائج و اثرات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہوئے بطور پیشین گوئی اپنے مخصوص متعلقین کو آگاہ کر کے اس کی سرکوبی اور استیصال کے لئے متوجہ کر دیا تھا۔ محکمہ موسمیات والے اپنے اس علم سے جو انہوں نے پڑھا ہے وہ اور ان آلات سے موسم کے تغیرات کو پہلے سے اندازہ کر کے پیشین گوئی کر دیتے ہیں کہ فلاں جگہ بارش ہوگی، فلاں جگہ آندھی آئے گی اور فلاں جگہ برف باری ہوگی۔ تو اہل اللہ نے اپنی فراست ایمانی سے پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ ایک فتنہ اٹھنے والا اور رونما ہونے والا ہے۔

برطانوی حکومت کی مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی عیارانہ چال برطانوی گورنمنٹ نے (متحدہ) ہندوستان پر اپنا قبضہ مکمل کرنے کے بعد یہ سوچا کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے یا پیدا کر دی جائے جس سے مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کی جاسکے۔ باقی دوسری قوموں پر حکومت کرنا ان کے لئے آسان تھا۔ مسلمانوں پر حکومت کرنا ان کے لئے اس لئے مشکل تھا کہ ان کا خیال تھا کہ یہ جو علماء ہیں! جس وقت جہاد کا مسئلہ بتاتے ہیں تو مسلمان قوم جہاد کے جذبہ سے سرشار ہو جاتی ہے۔ پھر ان کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مرجائیں گے تو شہید ہوں گے۔ مار دیں گے تو غازی ہوں گے۔ یہ جذبہ جہاد جب ان

میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کسی غاصب حکومت کی پرواہ نہیں کرتے۔ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کیا جائے۔

بقول حضرت تھانویؒ مولوی کا کام مسئلہ بتانا ہے، مسئلہ بنانا نبی کا کام ہے حضرت اقدس تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ”مولوی کا کام مسئلہ بتانا ہے مسئلہ بنانا نبی (ﷺ) کا کام ہے۔“ نبی (ﷺ) کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مسئلہ بنا لیں۔“ پہلے تین نمازیں تھیں نبی (ﷺ) نے آ کر پانچ کر دیں۔ خدا نہ کرے فی الواقع حقیقت میں اگر کسی نبی نے آنا ہو تو وہ پانچ کی بجائے ایک کر دے تو بھی اس کو اختیار ہے اور پانچ کے بجائے دس کر دے تو بھی اس کو اختیار ہے اس لئے کہ اللہ کا نبی ہے۔ انہوں (انگریز گورنمنٹ) نے ایک وفد بھیجا کہ تم جا کر سر دے کرو اور واپس آ کر رپورٹ دو تا کہ اس کے پیش نظر کوئی ایسی شکل اختیار کی جائے کہ جس سے مسلمانوں کے دل سے جذبہ جہاد کو ختم کیا جاسکے۔

”The Arrivel British Empire in India“ نامی ایک رپورٹ یہاں سے چھپ چکی ہے جو برٹیش انڈیا لائبریری سے حاصل کی سکتی ہے۔ اس میں یہ تمام حالات درج ہیں۔

برطانوی حکومت کو ایک ظلی جھوٹے نبی کی ضرورت تھی

میرے عزیز بھائیو! میں آپ دوستوں کی خدمت میں اس کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ”برطانوی گورنمنٹ کا ایک وفد گیا۔ واپس آ کر برطانوی پارلیمنٹ میں اس وفد کے سربراہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا: ”ہمیں ایک عدد حواری نبی کی ضرورت ہے۔ ظلی نبی کی، جو بتدریج نبوت کا دعویٰ کرے۔ نہ کہ پہلے دن سے۔ ورنہ مسلمان بدک جائیں گے۔ برطانوی گورنمنٹ اس کی پشت پر ہو۔ اس کا تعاون کیا جائے۔ جس وقت وہ لوگوں میں مقبول ہو جائے تو کیونکہ وہ نبوت کی بنا پر مسئلہ تبدیل کرنے کا حقدار ہوگا اور وہ اعلان کر دے گا کہ اب جہاد کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ اور اب وہ حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ تب جا کر مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کرنا ممکن ہوگا۔“

جھوٹے نبی مرزا غلام احمد کے بے شمار استاذ تھے

جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ میں ایک معمولی درجہ کا DC آفس میں کلرک تھا۔ گل علی نامی ایک شیعہ اس کا استاد تھا۔ یہ ان کے پاس ٹیوشن پڑھتا رہا۔ گھر پر اس نے عربی

فارسی کی تھوڑی بہت تعلیم حاصل کی۔ بہر حال اس کے استادوں کی طویل فہرست ہے۔ (جو کتاب البریہ ص ۱۳۸ تا ۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۹ تا ۱۸۱ میں موجود ہے) حالانکہ آپ دوستوں کو معلوم ہے کہ نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ نبی براہ راست اللہ جل شانہ سے تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے بیشمار استاد تھے۔ ان کے پاس اس نے تعلیم حاصل کی۔ مختاری کا امتحان دیا۔ اتفاق سے فیل ہو گیا۔ جی! ان دنوں لمبی چوڑی پڑھائی نہ ہوتی تھی اس لئے مڈل فیل کو بھی انہوں نے ملازم رکھ لیا تھا۔ جو نیر فتم کا کلرک تھا۔

برطانوی حکومت نے مرزا غلام احمد کو جھوٹا نبی بننے کے لئے منتخب کر لیا

یہاں سے ایک پادری گیا۔ اس رپورٹ کے مطابق پانچ نام منتخب کئے گئے تھے کہ ان آدمیوں سے رابطہ قائم کر کے انہیں آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ نبوت کا دعویٰ کرے۔ مرزا غلام احمد کو منتخب کیا گیا۔ ان کے پاس ڈپٹی کمشنر کا نمائندہ اور ایک پادری نے جا کر ملاقات کی۔ جب وہ واپس چلے گئے تو مرزا غلام احمد قادیانی ملازمت سے استعفیٰ دے کر گھر چلا آیا۔ کئی دن یہ اپنی کتابوں کے مطالعہ میں گم سم حالت میں رہتا تھا تو اس کے باپ نے اس کو کہا: ”تو ملازمت چھوڑ کر آ گیا ہے۔ ملازمت کرنی چاہئے۔ وہاں تیرا دل نہیں لگتا تو کہیں اور ملازمت کرادیں؟“ تو اس نے جواب دیا کہ کہیں ملازمت کرانے کی ضرورت نہیں۔ میری ملازمت ہو چکی ہے۔ (یہ ان کی کتابوں میں چھپی ہوئی بات ہے کہ ”میری ملازمت ہو چکی ہے“) (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۸)

قادیانی پہلے سے طے شدہ باتوں کو اپنے جھوٹے نبی کی

نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں

کچھ دنوں بعد اس زمانہ کے سات سو روپے کی رقم کا منی آرڈر اس کے نام آیا اور منی آرڈر کی تفصیل بھی بڑی دلچسپ ہے۔ ایک دفعہ بیٹھا بیٹھا کہتا ہے: ”آج کیا تاریخ ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ ”تیرہ“ (۱۳) کہتا ہے: ”اچھا، کل چودہ، پندرہ اور پرسوں سولہ تاریخ کو منی آرڈر آجائے گا۔“ اور سولہ کو منی آرڈر آ گیا۔ تو یہ بدھواب ایسی مضحکہ خیز بات کو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کر کے اپنی جماعت کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ: ”اس نے چار دن پہلے پیشین گوئی کی تھی کہ فلاں تاریخ کو منی آرڈر آئے گا۔“ حالانکہ معلوم ہے کہ یہ ساری باتیں پہلے سے طے شدہ تھیں۔

## مرزا بشیر کا ایک پُر لطف ڈرامہ

ایک دفعہ ”مرزا بشیر الدین محمود“ ایک مجلس میں بیٹھا تھا اس کے پاس اس کے پندرہ بیس حواری بیٹھے تھے۔ مجلس میں بیٹھا بیٹھا کہتا ہے کہ: ”اوہو! فلاں کنواں جو ہے۔ اس میں کچھڑا گر گیا ہے۔ اٹھو وہاں چلتے ہیں۔“ جس وقت یہ سارے حضرات پیدل روانہ ہوئے۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور جو مسلمان تھا۔ اس نے ٹیکسی دوڑائی اور آگے پہنچ گیا تو ”مرزا بشیر الدین“ کے چند مریدل کر کچھڑے کو کنوئیں میں گرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نے دور سے ہاتھ ہلا کر کہہ دیا کہ مت گراؤ! پروگرام تبدیل ہو چکا ہے۔

جب ”بشیر الدین محمود“ وہاں پہنچا تو وہ اپنے مریدوں کو دیکھ کر اشاروں میں کہتا ہے: ”گرانے کو کہا تھا گرایا نہیں“ تو وہ ٹیکسی ڈرائیور کی طرف دیکھ کر کہتا ہے: ”اس نے روک دیا تھا“۔ بہر حال اس قسم کی سازش کرنے میں یہ حضرات بڑے ماہر تھے۔ اور میں یہ جتنے واقعات عرض کرتا ہوں مجھہ تعالیٰ طبع شدہ مواد ہے۔ چھپی ہوئی چیز ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے خود یہ واقعہ سنایا ہے۔

## جھوٹے نبی کے منی آرڈر بغیر نام کے ہوتے تھے

تو حضور والا: مرزا غلام احمد قادیانی کو منی آرڈر آنا شروع ہو گئے۔ اور ان منی آرڈر پر بھیجنے والے کا نام نہیں ہوتا تھا۔ یہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ آپ حضرات یہ ساری کڑیاں ملا کر بہ آسانی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ۸۰ (اسی) کتابیں ہیں اور یہ ۸۰ ساری کی ساری (الحمد للہ) میں نے پڑھی ہیں۔ اگر کوئی خوبی ہے تو بھی، اگر کوئی عیب ہے تو بھی۔ بہر حال یہ (پڑھنا) میرے کھاتے میں جاتا ہے۔ اس بد بخت کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔

## جھوٹے نبی کی ہر بات میں تضاد سوائے دو باتوں کے

آپ حضرات حیران ہوں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی ایک بات ایسی نہیں پیش کی جاسکتی کہ جس میں کوئی تضاد نہ ہو۔ پہلے دن سے لے کر مرنے تک۔ جس طرح کہتے ہیں: ”دروغ گورا حافظہ نہ باشد“۔ آج کچھ کہہ دیا کل کچھ اور کہہ دیا۔ ایک وقت کچھ دوسرے وقت کچھ، صبح کچھ شام کچھ، ناشتہ پر کچھ روٹی پہ کچھ۔ اس کی ہر بات کا تضاد اس کی کتابوں میں طبع شدہ

ہے۔ کوئی اس کی ایسی بات پیش نہیں کی جاسکتی جس میں تضاد نہ ہو۔ اس کی ہر بات کے اندر تضاد ہے سوائے دو باتوں کے۔ اس میں کبھی تضاد واقع نہیں ہوا۔ ایک یہ کہ: ”انگریزوں کی اطاعت فرض ہے“ اور دوسری یہ کہ ”جہاد حرام ہے“۔ پہلے دن سے لے کر آخر وقت تک اپنی ان دو باتوں پر قائم رہا۔ باقی اس کی ہر بات میں تضاد رہا۔ اور اس نے یہ کہہ دیا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال  
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڈویہ ص ۴۱، خزائن ج ۷ ص ۷۷، ۷۸)

جھوٹے نبی کی نظر میں ”نمک حرام ہوں گے و بدخواہ ہوں گے“

اس نے بڑی شد و مد کے ساتھ کہا: ”نمک حرام ہوں گے۔ بدخواہ ہوں گے۔“ اور غلام احمد قادیانی نے انگریزوں سے جہاد کو فرض اور ضروری قرار دینے والوں کو اپنی تحریرات میں ”نمک حرام، بدخواہ وغیرہ القاب“ سے نوازا ہے۔

جھوٹا نبی ابتداءً مبلغ اسلام کی حیثیت سے ظاہر ہوا تھا

پتہ نہیں کیا کیا بدزبانی کی گئی ان لوگوں کے لئے جو مسلمان مجاہدین جہاد کرنا چاہتے تھے۔

میرے عزیز بھائیو! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انگریز نے اپنی مصلحتوں کی خاطر اور جذبہ جہاد کو مسلمانوں کے دل سے ختم کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹی نبوت سے نواز کر حضور (ﷺ) کی ختم نبوت سے کھیلنے کے گر سکھلائے۔ ابتداءً مبلغ اسلام کی حیثیت سے ابھرا۔ مناظرہ کے لئے لوگوں کو چیلنج دئے۔

مرزا کی پہلی کتاب ”براہین احمدیہ“ کو دیکھ کر ”علمائے لدھیانہ“

نے کفر کا فتویٰ لگا دیا تھا

اس کی پہلی کتاب جس کا نام ”براہین احمدیہ“ ہے اور آپ حضرات حیران ہوں گے کہ اس پہلی کتاب کو پڑھ کر علماء لدھیانہ نے کہہ دیا تھا کہ: ”یہ کتاب ٹھیک نہیں۔ اگرچہ یہ شخص فی الحال اسلام کا اپنے آپ کو پیروکار کہتا ہے۔ خدمت اسلام کا اپنے اندر جذبہ رکھتا ہے اور اس کا دعویٰ بھی یہی ہے۔ لیکن اس کی تحریروں سے اس کے بلند بانگ دعووں سے یہ پتہ چلتا ہے

کہ یہ شخص آگے چل کر فتنہ کا باعث ثابت ہوگا۔ اس لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بار بار اس کتاب میں کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ!“

ہمارے حضرات علماء جو تکفیر کے بارے میں بڑے محتاط واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے اچھی طرح تحقیق و تنقیح تک تکفیر کو ملتوی کر دیا۔ تحقیق کے بعد تکفیر سے اتفاق کیا اور یہ علماء لدھیانہ جو تھے۔ انہوں نے پہلے دن سے ہی کہہ دیا کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے۔ پھر اس کا کفر جب زیادہ آشکارا ہوا تو ساری دنیا اس کے کفر پر مجتمع ہو گئی۔

کیونکہ قادیان سے لدھیانہ زیادہ قریب ہے۔ اس لئے یہ حضرات اس کے حالات سے زیادہ واقف تھے۔

یہ اس کے حالات و واقعات ہیں۔ اس کی پیشین گوئی، اس کی زبان، اس کی گفتگو، اس کے عقائد، اس کے عزائم، اس کے خدائی دعوے، اس کے نبوت کے دعوے، اس کی تحریرات جو انبیاء (علیہم السلام) کی توہین کے متعلق ہیں۔ اس کا امت مسلمہ کی تکفیر کا دعویٰ کرنا اور یہ جتنے اس کے دعوے اور تحریرات ہیں انشاء اللہ! کل سے لکھنا شروع کریں گے۔

## قادیانیوں کے ایک سوال کا جواب

قادیانی اعتراض: اس نے آخری ایک تقریر کی: مرزائی ہمیشہ اکثر یہ کہا کرتے ہیں: ”مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس کے پہلے دن سے لے کر نبوت کے دعویٰ تک تیس (۲۳) سال زندہ رہا تو کوئی مدعی نبوت جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا وہ تیس سال کا عرصہ نہیں گذار سکتا اس لئے کہ قرآن مجید میں ہے کہ ولو تقول علينا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین . ثم لقطعنا منه الوتین (الحاقہ: ۴ تا ۶) اگر کوئی نبی ہمارے اوپر افتراء کرے تو ہم اس کی شہ رگ کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور یہ تو تیس سال سے زیادہ زندہ رہا۔“

جواب..... (۱) ایک تو بالکل اس کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ ”یہ آیت حضور سرور کائنات (ﷺ) کے متعلق ہے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میرا سچا نبی ہو کر اگر مجھ پر افتراء کرے تو ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیتے ہیں۔“ تو یہ آیت جھوٹے نبی کے متعلق ہے ہی نہیں۔ اس لئے کہ جھوٹے بیشمار اتنے نبوت کے دعویدار ہیں کہ جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور صرف تیس سال نہیں ساڑھے تین سو سال ان کی حکومت رہی۔ ان کے پیروکاروں کی، ان کے خاندان کی۔ جھوٹے

مدعیان نبوت نے بڑی لمبی لمبی عمر پائی۔ تو آیت مذکورہ جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق ہے ہی نہیں۔ سچے نبی کے متعلق ہے کہ نبی ہو کر خدا پر افتراء کرے۔“ اللہ تعالیٰ یہ فرمانا چاہتا ہے: ”میرا سچا نبی مجھ پر افتراء نہیں کرتا۔ اگر کرے تو ہم اس کے سر کو تن سے جدا کر دیں گے۔ اس طرح کاٹ دیں گے۔“ قرآن کا منشاء یہ ہے۔

جواب ..... (۲) لیکن جو ابناہم مرزائیوں سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ”مرزا غلام احمد قادیانی پہلے دن سے لے کر آخری دن تک ہمیشہ ہی ایک دن نبوت کا دعویٰ کیا دوسرے دن انکار کیا، تیسرے دن دعویٰ کیا چوتھے دن انکار کیا۔ ہمیشہ اس چور کی طرح جو اگر کھڑکھڑا ہٹ ہوتی ہے تو دیکھتا ہے کہ لوگ جاگ اٹھے ہیں تو چار قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ لوگ خراٹے لے رہے ہیں تو چار قدم آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے چور والی پالیسی اپنائی تھی اور اس پر عمل پیرا تھا۔“

### آخر کار جھوٹے نبی نے نبوت کا دعویٰ کر ہی دیا

”۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے آخری خط لکھا کہ لوگ کہتے ہیں: ”تو نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں کیا؟“ تو میری تحریرات کے اندر آپ حضرات کو میری مختلف باتیں ملیں گی۔ وہ میری مختلف کیفیتیں ملیں گی۔ اب میں آخری بات کہتا ہوں: ”میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنے دعویٰ نبوت میں اس وقت تک قائم ہوں تا وقتیکہ دنیا سے رخصت نہ ہو جاؤں۔“

یہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے کہا اور ۲۶ مئی کو ”اخبار عام“ میں یہ بیان چھپا۔ جس دن اس کا بیان اخبار میں چھپا اسی دن اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کی موت واقع ہونے کی تفصیلات اس کے اپنے لڑکے نے حقیقۃ النبوة میں لکھی ہے:

مرزائیوں کے قرآن کا نام ”تذکرہ“ ہے

(تذکرہ: مرزائیوں کی ایک کتاب کا نام ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات، کشوف اور وحی کو جمع کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی قرآن مجید کا ایک معروف نام ہے۔ تذکرہ! اس کے سرورق پر لکھا ہوا ہے ”وحی مقدس“ مجموعہ کشوف والہام جناب مرزا غلام احمد قادیانی:

مرزائیوں کی حدیث کا نام ”سیرۃ المہدی“ ہے

اور اس کی تفصیلات ان کی ایک اور کتاب جس کا نام ”سیرت المہدی“ ہے اس کے

اندر ہے۔ مرزائیوں کا قرآن ”تذکرہ“ ہے اور ان کی حدیث کی کتاب ”سیرۃ المہدی“ ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں: ”حدثنا فلان عن فلان“ مرزائی بھی اسی طرح کہتے ہیں: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ روایت کیا مجھ سے عبداللہ سنوری نے، جس طرح ہمارے یہاں کہتے ہیں: ”روایت کیا ابو ہریرہ نے“ بس اسی طرح نقل اتارتے ہیں۔ ہم روایت کرتے ہیں کہ: ”امہات المؤمنین نے یہ روایت کی ہے۔“ وہ بھی اسی طرح کہتے ہیں: ”حضرت صاحب کی اہلیہ روایت کرتی ہے۔“

مرزائیوں کی ایک کتاب ”سیرۃ المہدی“ ہے اس میں ایسی باتیں جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جو دیکھنے والے تھے ان کو یہ صحابہ کہتے ہیں۔ ان سے روایات جمع کر کے ایک کتاب مرتب کی ہے اور اس کتاب کا نام سیرۃ المہدی ہے اس کی تین جلدیں ہیں۔

مرزائیوں کی حدیث کی کتاب ”سیرۃ المہدی“ غلاظتوں سے بھر پور آپ حضرات حیران ہوں گے کہ متحدہ ہندستان کے زمانے میں وہ کتاب چھپی۔ تقسیم ہند کے بعد اس کتاب کو چھاپنے کی ہمت و جرأت کبھی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ جتنی غلاظت اس کتاب میں ہے اور مرزائیوں کی تردید کے لئے جتنی وہ ہمیں مفید ہے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری کتاب ہمیں مفید نہیں۔

مرزائیوں کو اس کتاب کے چھاپنے کی ہمت نہ ہوئی کیونکہ یہ کتاب کہیں مخالفین کے پاس نہ چلی جائے اور اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قادیانی جان چھڑانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کسی طرح ان سے گلو خلاصی ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ ان کے حلق کا کاشنا بن چکی ہے۔

اس ”سیرۃ المہدی“ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی سے خود مرزا غلام احمد کا اپنا لڑکا اپنی والدہ سے خود روایت کرتا ہے: ”خود مرزائی امہات المؤمنین نے (معاذ اللہ) یہ صورت بیان فرمائی: ”حضرت مسیح موعود نے وفات کی۔“

ایک مبالغہ سے مرزا کے جھوٹ کا ثبوت

اس سے پہلے مرزا غلام احمد نے مولانا ثناء اللہ امرتسری سے کہا: مولانا آپ سے میرے بے شمار مناظرے ہوئے۔ ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پائے۔ تو اب اچھی شکل یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ جو سچا ہوگا اس کی زندگی میں جھوٹا مر جائے گا۔ یہ خط بھی اس نے شائع

کردیاتھا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸، ۵۷۹) حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے ضلع سرگودھا میں) کی وفات ۱۹۴۹ء میں ہوئی۔ اور مرزا غلام احمد ۱۹۰۸ عیسوی میں مر گیا تھا۔ خود اس نے کہا تھا: ”جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔“ مرزا غلام احمد چونکہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا تھا۔ اس لئے وہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی زندگی میں مر گیا۔

## مرزا کے آخری وقت کے احوال

خود مرزا قادیانی کا بیٹا سیرۃ المہدی میں لکھتا ہے۔ (دیکھئے ج ۱ ص ۱۱ روایت نمبر ۱۲) ”مرزا صاحب کو پہلے قے ہوئی، پھر دست آیا، پھر قے ہوئی، پھر دست آیا، پھر قے آئی، اس کیفیت کو چہرہ بار لکھا۔“ اس کو ملنے کے لئے ان کا خسر میر نواب ناصر گیا (حیات ناصر نامی ان کی ایک کتاب ہے۔ جس کی اصل ہمارے پاس ہے۔ اس کتاب میں (ص ۱۴ پر) وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا آخری جملہ نقل کرتا ہے) میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس گیا۔ آخری وقت تھا۔ تو مرزا صاحب نے مجھے دیکھ کر کہا: ”میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔“ اور یہ جملہ کہنے کے بعد مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ: ”مرزا صاحب کو اور کوئی بات کہنے کی توفیق نہیں ہوئی۔“ تو اس حالت ہیضہ میں مرزا غلام احمد کا انتقال ہوا۔ جو خود اس کے خسر نے بیان کیا ہے۔

مرزا غلام احمد نے چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ: ”دجال کون ہے؟“ تو اس نے اس کی بھی تاویل کی (وہ مستقل ایک بحث ہے)

## مرزا کی احمقانہ تاویل

حضور (ﷺ) نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی علامتیں اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ اس کی مرزا غلام احمد قادیانی نے کافرانہ طور پر (استغفر اللہ استغفر اللہ) جو تاویل کی ہے۔ بلکہ تحریف کی ہے بدترین تحریف۔ مثلاً: حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”جب عیسیٰ (علیہ السلام) آئیں گے تو ان کے جسم پر دوزر درنگ کی چادریں ہوں گی۔“

دوزر درنگ کی چادر سے دو بیماریاں مراد ہیں

مرزا غلام احمد کہتا ہے: ”در اصل دوزر درنگ کی چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں: ایک جسم کے تحتانی حصہ کی اور ایک جسم کے فوقانی حصہ کی۔ اوپر کے حصہ کو مجھے مراق لگا ہوا ہے، اور

نیچے کو مجھے سلسلہ البول کی بیماری ہے۔“ (دیکھئے حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰) تو حضور (ﷺ) نے جو فرمایا: ”جو مسیح آئے گا، ان کی دوز درنگ کی چادریں ہوں گی“، میرا یہ پیشاب اور مرق دوز درنگ کی چادریں ہیں۔ اس طرح کہہ کر حضور (ﷺ) کے ساتھ اور حدیث رسول (ﷺ) کے ساتھ بدترین مذاق کیا۔ مثلاً:

جھوٹے مسیح کا منارہ اور دجال کے گدھے کا ذکر بھی ملاحظہ ہو

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا: ”میں مسیح ہوں“، لوگوں نے کہا: ”مسیح علیہ السلام تو دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینار پر نازل ہوں گے اگر تو مسیح ہے تو مینارہ کہاں ہے؟“ تو اس نے کہا: ”اچھا! مینار نہیں ہے تو اب مینار بنالیں، چندہ اکٹھا کرو!“۔ اسے کہا گیا: تو مسیح ہے تو بتا کہ دجال بھی آئے گا؟ تو جواب دیا کہ ”یہ پادری جو پھر رہے ہیں سب دجال ہیں“۔

حضرات اندازہ لگائیے کہ حضور (ﷺ) نے تو شخص معین کے بارے میں فرمایا: حضور (ﷺ) نے دجال کی شکل و شبابہت و علامات اور نشانیاں بیان فرمائیں، جس وقت وہ آئے گا عراق و شام کے درمیانی راستہ سے نکلے گا، جی! اس کی یعنی دجال کی مستقل نشانیاں بیان فرمائی ہیں، لیکن یہ شخص کہتا ہے: ”دجال سے مراد متعین شخص نہیں بلکہ جماعت مراد ہے۔“ جماعت سے مراد پادریوں کی جماعت ہے۔“

تو لوگوں نے پوچھا کہ اچھا! ”اگر یہ دجال ہیں تو دجال کے پاس تو گدھا بھی ہوگا، تو گدھا کونسا ہے؟ کہاں ہے؟“ تو جواب دیا: ”یہ ریل گاڑی جو چل رہی ہے وہ دجال کا گدھا ہے۔“ گفتگو کے طرز کا اندازہ لگائیے۔

دجال کے گدھے پر ہی جھوٹے نبی کا سفر آخرت

مرزا غلام احمد نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور جب مراد تو اس کی لاش کو جسے یہ دجال کا گدھا کہہ رہا تھا اس پر لا کر قادیان لے گئے۔ یہ اچھا مسیح (دجال) ہے جو گدھے پر سواری کر کے آخرت کو جا رہا ہے۔ بہر حال وہ وہاں دفن ہوا۔ یعنی قادیان میں حالانکہ نبی کی جہاں جس جگہ وفات ہوتی ہے۔ وہاں دفن ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی بقول مرزائیوں کے اگر نبی تھا تو اسے وہاں دفن کرنا چاہئے تھا۔ جہاں وہ مرا ہو۔ یعنی لاہور اور قضاے حاجت کی جگہ! خیر مرزا قادیانی آنجہانی ہو گیا۔

شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ کی پیشین گوئی کے مطابق سب سے

اول حکیم نور الدین مرزا قادیانی کا جانشین و خلیفہ بنا

اس کے بعد حضرت شاہ عبدالرحیمؒ کی پیشین گوئی کے مطابق حکیم نور الدین (جو بھرے کارہنے والا تھا) غلام احمد قادیانی کا پہلا نام نہاد جانشین منتخب ہوا۔ چونکہ مرزا کی اپنی اولاد چھوٹی تھی۔ جناب والا (اللہ رب العزت آپ علماء حضرات کا سایہ تادیر قائم رکھیں) اس حکیم نور الدین کے بعد غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر الدین جو سترہ اٹھارہ سال کا تھا جب اس کا نمبر آیا تو مرزائی جماعت میں اختلاف ہو گیا۔

حکیم نور الدین کے مرنے کے بعد مرزا کے خلیفہ بنانے میں اختلاف ہو گیا اختلاف یہ ہوا کہ مولوی محمد علی جو مرزا غلام احمد کا مرید تھا وہ ان کی جماعت کا سینئر آدمی تھا، اس کا خیال تھا کہ خلافت اب مجھے ملے گی، وہ مرزا کے خاندان سے نہیں تھا، اور مجھے بعض باتیں بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ کوئی شریف آدمی بیان نہیں کر سکتا۔

مرزا کے مرید کی شادی میں مرزا کی دلچسپی

یہ مرزا کے ایک مرید میاں ظفر احمد کی شادی کا جب وقت آیا، مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: ”شادی کرو گے؟“

تو انہوں نے کہا: جی! ”کرنی ہے“۔ تو مرزا غلام احمد نے کہا: ”آج میرے گھر چند مریدوں کی نوجوان لڑکیاں آئی ہوئی ہیں، تو یہاں کھڑکیوں میں کھڑے ہو جاؤ! میں ان کو سامنے سے گذارتا ہوں، پردہ ہٹا کر ذرا اس طرح کر کے دیکھ لینا، جو پسند آئے اس کی کوئی نشانی یاد رکھنا، جیسے لال دوپٹے والی، کالے دوپٹے والی وغیرہ۔ فلاں بالوں والی، تو میں تمہاری ان کے ساتھ شادی کر دوں گا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۵۹) چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔

مرزا کے پسند کی لڑکی

جن مریدوں نے مرزا غلام احمد کو مسیح موعود نبی سمجھ کر تربیت دینے کے لئے ان کے گھر پر اپنی لڑکیاں بھیجی تھیں، یہ ان کو منڈی کا مال بنا کر ان بد معاشوں کے سامنے سے گذارتا ہے اور

جب واپس آئے تو پوچھا: دیکھا؟ کونسی پسند آئی؟ تو مرزے کے مرید نے کہا: 'جو لمبے منہ والی ہے۔ تو کہتا ہے: "بے وقوف! تمہیں پتہ ہی نہیں ہے کہ لمبے منہ والی جب بیمار ہوتی ہے تو چہرہ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ جو گول منہ والی ہے وہ تمہیں رکھنی چاہئے۔" (سیرۃ المہدی) یہ مرزا کے مریدوں کی بات ہے۔

آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ اس کردار کا یہ گروہ تھا۔ یہ اس کردار کے آدمی تھے۔ ایسے بداخلاق اور غلیظ انسان اور دعویٰ یہ کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) سے بڑھا ہوا ہے۔ استغفر اللہ۔

دین کے ساتھ جتنا بدترین مذاق اس جماعت نے کیا ہے شاید ہی کسی اور

### جماعت نے کیا ہو

میں کہتا ہوں: "دین کے ساتھ جتنا بدترین مذاق اس گروپ، جماعت اور فتنہ نے کیا ہے،" شاید و بایا اس کائنات میں اس فتنہ سے بڑھ کر کوئی اور فتنہ نے رسول اللہ (ﷺ) کی گستاخی کی ہو۔"

مولوی محمد علی لاہوری کے اختلاف کی وجہ سے قادیانی دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے تو میں عرض کر رہا تھا کہ محمد علی یہ سمجھتا تھا کہ خلافت مجھے ملے گی، مرزا غلام احمد کا خاندان اور مرزا کے پنجابی مرید (اس لئے کہ اہل پنجاب کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ پیر پرست ہوتے ہیں) کہتے تھے: مرزا کی اولاد کا حق بننا چاہئے، اور یہ مرزا بشیر الدین کا حق ہے۔ تو خلافت کے مسئلہ میں ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔

دو گروپ بن گئے، ایک مولوی محمد علی لاہوری کا، یہ حضرات لاہور آ گئے، اور لاہوری کہلائے اور دوسرا گروپ مرزا بشیر الدین کا جو قادیان پر قابض ہوئے۔

جس مسیح موعود کا فرشتہ منافق ہو اس نبی کی شان کیا ہوگی؟

یہاں ایک دلچسپ بات بیان کرتا چلوں، اور وہ یہ ہے کہ جس وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا: "میں مسیح موعود ہوں۔" تو لوگوں نے کہا: "حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے: "جس وقت حضرت مسیح (علیہ السلام) اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو دو فرشتوں کے

کندھوں (پروں) پر آپ نے ہاتھ رکھے ہوں گے تو تیرے دو فرشتے کون ہیں؟ تو اس نے دو آدمیوں کے متعلق کہہ دیا کہ ”یہ میرے دو فرشتے ہیں۔ بدھو مرید تھے کہہ دیا: ”ٹھیک ہے۔“

جس وقت ان کا اختلاف ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک وہ مرید جس کو مرزا غلام احمد نے فرشتہ کہا تھا وہ مولوی محمد علی کے ساتھ مل گیا، مرزا بشیر الدین محمود نے کہا: ”لاہوری گروپ کے ساتھ جو ملا ہوا ہے وہ منافق اور بے ایمان ہے۔“ تو ایک مرید نے کہا: اس میں حضرت صاحب کافرشتہ بھی ہے تو مرزا بشیر الدین نے کہا: ”ہے تو حضرت صاحب کافرشتہ مگر منافق ہو گیا ہے۔“ تو آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ جس نبی کافرشتہ منافق ہو اس نبی کی شان کیا ہوگی۔

حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب (اللہ ان کی قبر پر لاکھ لاکھ رحمتیں نازل فرمائے) وہ حقیقۃ الوحی کا حوالہ دیتے تھے (حقیقۃ الوحی، بھی ہمارے پاس اصلی موجود ہے) آپ حضرات اصلی کتابیں دیکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں! حضرات علماء کرام کم از کم ان (کتابوں) کی فوٹو کاپی کرائیں۔

## مرزا کے جھوٹے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی تھا

تو (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶) میں اس کا ایک دلچسپ حوالہ ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: ”میرے پاس ایک فرشتہ آیا، میں نے اس سے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا: میرا نام کچھ نہیں! تو میں نے کہا: آخر کچھ تو ہوگا، تو اس نے کہا: میرا نام ٹیچی ٹیچی (ٹیچی ٹیچی)، ہے۔ آگے خود کہتا ہے کہ ٹیچی (ٹیچی) کے معنی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا یعنی جب مجھے ضرورت ہوتی ہے ہر وقت پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام ٹیچی (ٹیچی) ہے۔“ مولانا لال حسین اختر فرمایا کرتے تھے: ”جس وقت اس نے ابتداء اپنے فرشتے سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: کچھ نہیں، جب دوبارہ پوچھا کہا: کچھ تو ہوگا؟ کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا نام ٹیچی (ٹیچی) ہے۔“ مولانا فرماتے ہیں: ”نام کچھ نہیں تھا تو اس نے اپنا نام ٹیچی (ٹیچی) کیوں بتایا؟ اگر نام ٹیچی (ٹیچی)، تھا تو پہلے یہ کیوں بتایا کہ میرا نام کچھ نہیں۔ یا پہلے جھوٹ بولا یا بعد میں جھوٹ بولا، دو باتوں میں سے ایک جھوٹ ہے، مولانا لال حسین اختر فرمایا کرتے تھے: ”اس نبی پر قربان جائیے کہ جس کے فرشتے بھی جھوٹ بولا کرتے ہیں۔“

لاہوری قادیانی گروپ ایک دوسرے کو گرانے میں اور لعن طعن کرنے میں مصروف تو حضور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پھر ان کے دو گروپ بن گئے، ایک لاہوری اور ایک قادیانی۔ اللہ معاف فرمائے پھر آپس میں ایک دوسرے پر جتنے الزام لگائے، غلیظ کردار کے اتنے غلیظ الزام، جتنی غلاظت ان کے اندر پوشیدہ تھی وہ سب ان کے اختلاف کے باعث دنیا کے سامنے کھل کر آ گئی۔

انہوں نے کہا: یہ منافق، تو انہوں نے کہا: یہ منافق، انہوں نے کہا: یہ بددیانت! تو انہوں نے کہا: یہ مال کھانے والا! انہوں نے کہا: یہ حرام کاری کرنے والے ہیں۔ تو انہوں نے بھی یہ کہا: یہ بھی ایسے ہیں، اور فلاں غلطی میں مبتلا ہیں۔

میرے بھائی! میں خانہ خدا میں بیٹھا ہوں، مجھ سے عمر میں چھوٹے میرے معصوم بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں تفصیل نہیں بتا سکتا، پھر کتنے گھناؤنے الزام انہوں نے آپس میں ایک دوسرے پر لگائے کہ (الامان والحفیظ)! الحمد للہ! وہ لٹریچر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے کہا: ”تم کیا کرتے ہو سوائے چندہ کھانے کے؟ میرے مبلغ وہ ہیں جو لندن جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔“ تو جواب میں لاہوری گروپ نے کہا: ”تمہارے مبلغ جو تبلیغ کیا کرتے ہیں وہ ہمیں پتہ ہے؟ تمہارے تین مبلغ فلاں وقت فلاں ہوٹل میں خنزیر کھا رہے تھے۔“ خوب بہت خوب آپس میں ایک دوسرے پر کافی غلاظتیں پھینکیں۔ ان کے دو گروپ بن گئے تھے۔

بقول حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری خنزیر خنزیر ہی ہوتا ہے

(”سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! لاہوری مرزائی اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے؟ تو شاہ صاحب نے فرمایا: ’بھائی خنزیر خنزیر ہی ہوتا ہے چاہے وہ گورا ہو یا کالا‘!“)

وہ جو لاہوری مرزائی ہیں: اب وہ بیچارے! بیچارے میں اس لئے کہتا ہوں: یہ اتنے محروم قسمت لوگ ہیں کہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے، کہتے ہیں: ”ہم اسے مجدد مانتے ہیں۔“

مولوی محمد علی لاہوری خلافت نہ ملنے کی وجہ سے مرزا کو مجدد مانتا ہے حالانکہ ”مولوی محمد علی لاہوری“ اس سے پہلے اپنی تحریروں میں نبی کا لفظ لکھ چکا تھا۔ جس وقت خلافت پر اختلاف ہوا تو اپنے اختلاف کو عقائد کے اختلاف کا سبب قرار دینے کے لئے اس نے کہہ دیا کہ ہم مجدد مانتے ہیں، نبی نہیں مانتے، حالانکہ وہ پہلے نبی مانتے تھے۔ اصل اختلاف ان کا گدی کا تھا۔ تو مولوی محمد علی وغیرہ (مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مانتے ہیں) پھر جتنے مرزا غلام احمد کی نبوت کے دعوے ہیں ان میں تاویل کرتے ہیں۔

حقیقت میں لاہوری ڈبل (دو گنے) کافر ہیں

تو مرزا قادیانی کے نزدیک لاہوری گروپ کافر ہے، اس لئے کہ وہ غلام احمد قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں، اور مسلمانوں کے نزدیک بھی وہ لاہوری گروپ کافر ہے اس لئے کہ وہ ایک مدعی نبوت کو کافر نہ قرار دینے کی بنا پر کافر ہیں۔ تو وہ ڈبل کافر ہیں۔ یہ ہیں محروم القسمہ لوگ! قادیانی جماعت کو تقسیم ملک کے بعد ”جس وقت ۱۹۵۳ عیسوی کی تحریک چلی تھی، آگے چل کر اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں“ اس وقت مختصر وقت میں قادیانی جماعت کے سیاسی عزائم عرض کرنے ہیں۔

۱۹۵۳ عیسوی کی تحریک کی انکوائری کے لئے جج مقرر کئے گئے تھے، ایک جسٹس مسٹر کیانی اور ایک جسٹس مسٹر منیر، انہوں نے اپنی رپورٹ کے اندر لکھا ہے: ”مرزائی جماعت کے عقائد اور ان کے مسائل اور عزائم یہ بتاتے ہیں اور ان کی تحریر یہ بتاتی ہے کہ مرزائیوں کو اس بات کا یقین تھا اور توقع وابستہ تھی کہ جس وقت انگریز برصغیر سے جائے گا تو اس وقت اقتدار ہمارے سپرد کر کے جائے گا، یہ حضرات اپنے آپ کو اس حد تک مستحکم کر چکے تھے۔“ لیکن ایسا نہ ہوا۔

بقول مرزا بشیر الدین ”قادیان دارالامان“ ہے، جو شخص یہاں سے نکلے گا

وہ منافق ہوگا، پھر خود اس نے کیا کیا تھا؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود نے یہ کہا: ”قادیان دارالامان ہے، اس سے جو شخص نکلے گا وہ منافق ہوگا“، لیکن جس وقت حالات بدلے یہ مجبور ہوا، سارے اس کے ماننے والے مرید قادیان میں رہ گئے، خود رات کی تنہائی و تاریکی میں برقعہ پہن کر اپنی چند

خواتین کے ساتھ کار میں بیٹھ کر فرار ہوا، اور لاہور جا کر اس نے پناہ لی۔ اور بعد میں اس نے کہا: ”میں اپنے مریدوں کو بھی کہتا ہوں: ”یہاں پر واپس آ جاؤ“!۔ چنانچہ بعد میں دھکے کھاتے کھاتے وہ بھی پاکستان پہنچے۔

سیالکوٹ میں قادیانیوں کی کیوں زیادہ آبادی ہے؟

جنرل موڈی اس وقت پاکستان میں پنجاب کا گورنر تھا، جنرل موڈی کو کہہ کر ضلع جھنگ میں سینکڑوں ایکڑ اراضی چند ٹکے فی ایکڑ کے عوض اپنی جماعت کے نام پر حاصل کی، (دو پیسے فی مرلہ کے حساب سے ایک ایکڑ کے دس آنے اس زمانے میں بنتے تھے۔ اور وہاں پر (ربوہ موجودہ چناب نگر) شہر بسانا شروع کر دیا۔ یہ ایم ایم قادیانی جو آج کل قادیانی جماعت کا لیڈر ہے، اور ذوالفقار علی بھٹو نے جس وقت ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا تو وہ وہاں سے احتجاجاً مستعفی دیکر آ گیا تھا۔ اور اب وہ عالمی بینک کے اندر ہے۔

یہ ایم ایم قادیانی غلام احمد کا پوتا اور مرزا بشیر احمد ایم اے کا لڑکا ہے۔ یہ ایم ایم قادیانی ان دنوں سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر لگا ہوا تھا، جس وقت ملک تقسیم ہوا، گورداسپور اور سیالکوٹ کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں، تو گورداسپور سے قادیانی منتقل ہو کر سیالکوٹ میں آ کر آباد ہو گئے۔ چنانچہ اس وقت پاکستان میں ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے بعد سب سے زیادہ آبادی قادیانیوں کی سیالکوٹ میں ہے۔

اسلم قریشی کے اغوا کا جو واقعہ اور سانحہ ہوا ہے۔ وہ بھی سیالکوٹ کے اندر رونما ہوا۔ ان کی تفصیل بھی مختصر الفاظ میں آگے چلکر عرض کروں گا۔ تو اس طرح کر کے کچھ سیالکوٹ میں آباد ہو گئے، اور کچھ ربوہ (چناب نگر) میں اور انہوں نے پر پرزے نکالنے شروع کئے۔

باطل کو جس وقت موقع ملتا ہے تو وہ اکڑتا ہے

۱۹۵۲ عیسوی میں مرزا بشیر الدین محمود کوئٹہ میں تقریر کرنے گیا تو ان کی رعوت کا اندازہ لگائیے ہمیشہ باطل جس وقت ڈھیل ملتی ہے وہ اکڑتا ہے، اور جب اس کو ٹخنہ میں کسنے کا وقت آتا ہے اور مصیبت کا وقت آتا ہے تو فوراً دفاعی کارروائی شروع کر دیتا ہے۔ اپنی مصیبت کے ساتھ سمجھوتے پر مجبور ہو جاتا ہے، یہ ہمیشہ سے باطل کی عادت رہی ہے۔ اکڑ کر اس طرح کہا: ”میرے

احمدی دوستو! ۱۹۵۲ عیسوی نہ گذرنے پائے اور ۱۹۵۳ عیسوی نہ آنے پائے کہ بلوچستان کے صوبہ کو احمدی صوبہ بنا لو، میں اگلی تفصیل بعد میں عرض کرتا ہوں۔

بلوچستان صوبہ کو احمدی صوبہ بنانا چاہتے ہیں مگر وہاں سے چُن چُن کر نکالے گئے یہاں ایک بات اور عرض کرتا ہوں۔ جسوقت مرزا بشیر الدین محمود نے یہ کہا کہ ”بلوچستان کے صوبہ کو احمدی صوبہ بنا لو“۔ اللہ کی شان اسی صوبہ کے شہر ژوب سے (مولانا ٹمس الدین شہید ہمارے بلوچستان اسمبلی کے سپیکر بھی رہے ہیں) مرزائیوں کو ضلع بدر کیا گیا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا ضلع ہے جہاں سے قادیانیوں کو چن چن کر نکالا گیا۔ اور یہ ضلع بلوچستان میں ہے، جس بلوچستان کے متعلق مرزا بشیر الدین احمدی سٹیٹ کا خواب دیکھتا تھا، قدرت نے اس کا جواب یہ دلوا لیا کہ ”جس شہر کو اور جس صوبہ کو احمدی سٹیٹ بنانا چاہتے تھے وہاں سے ان کو چن چن کر نکالا گیا۔“

عقیدہ ختم نبوت کے لئے دس ہزار مسلمانوں کا خون بہا

جس دن مرزا بشیر الدین نے یہ تقریر کی اسی رات سرگودھا میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی تقریر تھی، شاہ صاحب نے کہا: ”۱۹۵۲ عیسوی تیرا ہے تو ۱۹۵۳ عیسوی میرا ہے۔ پھر ۱۹۵۳ عیسوی کی تحریک چلی اس تحریک میں گورنمنٹ کے اعداد و شمار کے مطابق دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔“

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے عدالت میں قبول کیا کہ دس ہزار

شہیدوں کے خون کی دنیا و آخرت میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں

جسٹس منیر نے کہا: ان کے خون کی ذمہ داری شاہ صاحب! کس پر؟ تو شاہ صاحب عدالت میں کھڑے ہو گئے اور کہا: ”ان دس ہزار شہیدوں کا وارث عطاء اللہ شاہ ہے۔ دنیا میں بھی جواب دہ ہوں اور آخرت میں بھی جواب دہ ہوں گا۔“ اور جواب بھی آخرت میں یہی ہوگا: ”حضور سرور کائنات (ﷺ) سے عرض کروں گا کہ ”مسلمہ کے ساتھ جو جنگ ہوئی تھی، جن شہیدوں نے، جن صحابہ نے مسلمہ کے ساتھ جنگ کی تھی اور وہ حضرات شہید ہوئے اسی صف میں ان ۱۹۵۳ عیسوی کے شہیدوں کو بھی شامل کر لیا جائے، وہ بھی آپ (ﷺ) کے ناموس پر

قربان ہوئے تھے اور ان کو بھی آپ ﷺ کے ناموس پر قربان کر کے آیا ہوں۔

۱۹۵۳ کی تحریک کے بعد اسلام و کفر ممتاز ہو گیا

شاہ صاحبؒ نے عدالت میں اس کا اقرار کیا۔ بات بڑی تلخ ہے مگر حقیقت بہر حال حقیقت ہے۔ مولانا مودودی صاحب نے اسی ۱۹۵۳ عیسوی کی تحریک میں ”باوجودیکہ ہمارے بزرگوں کے ساتھ تھے“ عدالت میں کہہ دیا کہ ”میں شہیدوں کے خون کا وارث نہیں؛ شاہ صاحبؒ نے بڑی بہادری کے ساتھ بھری عدالت میں کہہ دیا کہ ”میں شہیدوں کے خون کی دنیا و آخرت میں اخلاقی طور پر ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔“

تو حضور: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۵۳ کی تحریک میں دس ہزار آدمیوں کے شہید ہونے کے باوجود ہمارے جو خصوصی و مخصوص مطالبات تھے ان میں سے ایک بھی اس وقت تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن اس تحریک کا فائدہ یہ ہوا کہ مرزائیوں کا کفر پوری دنیا پر آشکارا ہو گیا۔ وہ جا جا کر اسلام کے نام پر لوگوں کو جو دھوکہ دیتے تھے، اب اسلام اور کفر کے درمیان تمیز کر دی گئی۔ اور قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھ دیا گیا۔

بقول مرزا بشیر الدین نوکریوں و رشتوں

اور مال و دولت کا لالچ دے کر انقلاب لاؤ!

چنانچہ ”مرزا بشیر الدین محمود“ نے اعلان کر دیا: ”اب مسلمانوں کے غضب کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے اب انڈر گراؤنڈ چلے جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ اپنی بچیوں کو غیر احمدیوں کو دو، غیر احمدیوں کو اپنے مذہب میں لاؤ۔ ان کی شادیاں کرو، اور ان کو نوکری کا لالچ دو، رشتوں کا لالچ دو، پیسہ کا ان کو لالچ دو، گورنمنٹ کے جو مختلف شعبے ہیں: فوج کا شعبہ ہے اور دوسرے جتنے اہم شعبے ہیں ان کے اندر اپنے آدمیوں کو بھرتی کرو،“ اس قسم کے حالات پیدا ہو جائیں تو دو ٹوٹوں کے ذریعہ ہم اقتدار میں نہیں آ سکتے، انقلاب کے ذریعہ تو آ سکتے ہیں۔“

۱۹۷۰ء کے انتخاب میں قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن

ان کی سازش اس طرح کامیاب ہوئی کہ ایک وقت آیا کہ پاکستان کی فوج میں جنرلوں کی ڈار کی ڈار قادیانیوں کی ہو گئی تھی۔ بے شمار سیکرٹری قادیانی تھے۔ وزارت تعلیم اور

دوسرے محکموں میں قادیانی تھوک کے حساب سے بھرے پڑے تھے۔ ۱۹۷۰ء کا جو انتخاب ہوا اس میں قادیانیوں نے چالیس لاکھ روپے ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کے لئے خرچ کئے۔ (قادیانی جماعت کی جو نیم فوجی تنظیم ہے اس کو وہ خدام الاحمدیہ کہتے ہیں اور جوڑکیوں کی جو تنظیم ہے اس کو لجنة اماء اللہ کہتے ہیں) وہ لجنہ اور خدام والوں نے ملکر ذوالفقار علی بھٹو کے انتخاب میں حصہ لیا۔ ووٹ ڈلوئے، پیسہ خرچ کیا، دن رات اس کے لئے کام کیا، جس وقت ذوالفقار علی بھٹو برسر اقتدار آگئے تو مرزا طاہر احمد (یہ مرزا ناصر احمد اور ذوالفقار علی بھٹو کے درمیان رابطہ کا کام دیتا تھا) ذوالفقار علی بھٹو کے پاس گیا اور اس نے جا کر (ان کے مقابلہ میں ہمارے علماء نے جو کوشش کی وہ یہ کہ مناظرہ مجادلہ اور مباحثہ کے میدان میں قادیانیوں کو شکست دی۔ اور ہمارے بزرگوں نے اعلان کر دیا کہ جس سیٹ پر مرزائی کھڑے ہوں گے ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ کی وجہ سے صرف تین مرزائی کامیاب ہوئے۔ (۱) اعظم خاں (۲) راجہ منور، چکوال کا (۳) بشیر انور ضلع شیخوپورہ کا۔ یہ راجہ منور نے بعد میں توبہ کر لی تھی۔ دو بکے قادیانی اسمبلی میں پہنچے) محکمہ تعلیم کی وزارت مانگی، ہم نے اتنے پیسے خرچ کئے، یہ کیا وہ کیا؟

مرزائیوں کا محکمہ تعلیم پر قبضہ کرنے کا خواب مگر بھٹو نے پورا کرنے سے انکار کر دیا اب یہ محکمہ (وزارت) تعلیم ہمیں دے دو۔ اس لئے کہ مرزائی یہ سمجھتے تھے کہ محکمہ تعلیم میں نصاب اپنی مرضی کا بنا کر پوری آنے والی پاکستانی نسل کو قادیانیت کی صف میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ مرزائی ذوالفقار علی بھٹو کو اپنے ہاتھ کی چھڑی، جیب کی گھڑی، یا اپنے گھڑے کی مچھلی سمجھا کرتے تھے کہ جب چاہیں گے مسٹر بھٹو کو استعمال کر لیں گے۔ بھٹو ذہین آدمی تھا، اور وہ اپنے اقتدار کی خاطر بڑی سے بڑی دوستی کو بھی قربان کر دیتا تھا۔ اور بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ بھی اقتدار کی خاطر سمجھوتے کرنے والا آدمی تھا۔ جب مرزا طاہر نے کہا کہ ہم اس طرح کر رہے ہیں، ہمیں وزارت تعلیم دے دو۔ تو مسٹر بھٹو نے کہا: سوچیں گے، دیکھا جائے گا۔

نشر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے ساتھ قادیانیوں کا ظالمانہ و درندانہ سلوک اسی دوران نشر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کا انتخاب شروع ہوا، اس میں مرزائی طلباء بھی کھڑے ہوئے اور اس کا مقابلہ ہمارے مسلمان طلباء نے کیا، مرزائی طلباء انتخاب میں شکست کھا گئے، وہ طلباء یونین چناب ٹرین کے ذریعہ پشاور جا رہے تھے، ربوہ سے اس ٹرین کو گزرنا تھا،

اور ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں مرزائیوں کی اجازت کے بغیر پتہ بھی نہیں مل سکتا تھا اور ان کی اجازت کے بغیر ربوہ میں چڑیا پر تک نہیں ہلا سکتی تھی۔ مرزائیوں نے ربوہ میں کئی قتل کئے، ان کا مقدمہ تو اپنی جگہ گواہی دینے والا بھی کوئی نہ تھا۔ اور آج تک ان کے گوشت پوست کا ٹکڑا بھی نہ ملا کہ وہ کہاں گئے؟ اس طرح کی یہ ظالمانہ سفاکانہ قادیانیوں کی تنظیم تھی۔ ربوہ کا پورا ایک ماحول تھا، ربوہ پر ان کا کنٹرول تھا۔ ربوہ سے جونہی ٹرین کوئی بھی گزرتی تھی مرزائی جا کر ان کو اپنا لٹریچر، اخبار ”الفضل“ وغیرہ تقسیم کرتے تھے، اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

۲۲ مئی ۱۹۷۴ عیسوی کو چناب ٹرین جس وقت ربوہ پہنچی تو مرزائیوں نے اپنی عادت کے موافق اپنا لٹریچر مسلمانوں میں تقسیم کیا۔ وہ طلباء مرزائیوں کے ذہنِ آخلاق تھے، اس لئے کہ ملتان میں انہوں نے ان کے خلاف انتخاب لڑا تھا تو انہوں نے مرزائیت مردہ باد کے نعرہ لگائے۔

وہ چلے گئے، مرزائیوں نے باقاعدہ تیاری کی، اور انہوں نے معلوم کیا کہ یہ واپس کب آئیں گے، پتہ چلا کہ ۲۹ مئی کو واپس آئیں گے، تو سرگودھا، شاپن آباد سے مرزائی غنڈے سوار ہوئے، ربوہ میں پہلے سے غنڈے موجود تھے، ٹرین کو رو لیا گیا، اسٹیشن کا سارا عملہ قادیانی تھا، اور ۲۹ مئی ۱۹۷۴ کو ہمارے مسلمان طلباء کو قادیانیوں نے مارا پینا زخمی کیا، ان کے ناک توڑے، ان پر پیشاب کیا۔ ان کی ہڈیاں تک توڑ دیں، اتنا ظلم و ستم کیا۔

بعض امور بڑے تکوینی ہوتے ہیں

ہمارے بزرگ مولانا تاج محمود فیصل آبادی تھے (اللہ ان کی مغفرت کرے فوت ہو گئے ہیں) انہیں پتہ چلا، ٹرین جس وقت فیصل آباد آ رہی تھی تو اسٹیشن ماسٹر نے مولانا کو بتایا کہ اس طرح مرزائیوں نے ظلم کیا ہے، طلباء ”چناب“ پر آ رہے ہیں، بڑے زخمی ہیں، ان کی موت واقع نہ ہو جائے، ان کے علاج کا آپ کچھ کریں، ایک گھنٹہ بعد ٹرین فیصل آباد پہنچی، (ان دنوں لائل پور اس کا نام تھا) مولانا تاج محمود نے ڈی سی، ایس پی، اور شہر کے علماء کو اور لوگوں کو رکشہ پر سپیکر باندھ کر اعلان کروا کے دو ڈھائی ہزار کا مجمع ریلوے اسٹیشن پر جمع کروا لیا۔ جس وقت طلباء آئے، مرہم پٹی کی گئی، اور وہاں سے تحریک کا اعلان کر دیا گیا۔

بعض امور بڑے تکوینی ہوتے ہیں، علماء کی مجلس ہے لہذا میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، جماعت ختم نبوت کے پہلے امیر تھے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، اس کے بعد قاضی احسان

احمد شجاع آبادی پھر مولانا محمد علی جالندھری، ان کے بعد پھر مولانا لال حسین اختر صاحب، مولانا لال حسین اختر کی وفات کے بعد امیر بنانا چاہتے تھے مولانا محمد یوسف بنوری صاحب کو، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب متواتر کئی دنوں سے عذر کئے جاتے تھے کہ مجھے شرح صدر نہیں، میں صدر نہیں بنتا، مولانا قاضی عبدالقادر صاحب جو جھادریاں میں رہتے ہیں، تبلیغی جماعت کے خاصے معروف آدمی ہیں، آپ کے ڈیوڑھی کے اجتماع میں بھی آئے تھے، یہ واقعہ انہوں نے مجھے سنایا، وہ مولانا میاں عبدالہادی دین پوری کے پاس گئے، تو مولانا میاں عبدالہادی صاحب نے مجھے کہا: میں چل پھر نہیں سکتا، آپ میرے نمائندہ بن کر مولانا محمد یوسف بنوری کے پاس جاؤ اور ان کو کہو: ختم نبوت کی امارت قبول کر لیں، حاشا و کلا ہمیں اس بات کا قطعی علم نہیں، مولانا قاضی عبدالقادر صاحب آئے، اور انہوں نے درخواست کی کہ ختم نبوت جماعت کی امارت قبول کر لیں، تو حضرت بنوری نے فرمایا: ابھی مجھے انشراح نہیں، مدرسہ کا، تبلیغ و تصنیف کا اتنا کام ہے، مجھ میں ہمت نہیں، دوسرے دن قاضی صاحب گئے، تیسرے دن گئے، اور جا کر کہا: ”مولانا مجھے مولانا میاں عبدالہادی صاحب نے بتایا نہیں ہے لیکن میں ان کی گفتگو کے بین السطور سے یہ سمجھا ہوں کہ ”کوئی اہم کام ہونے والا ہے، اور اس کی خاطر وہ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ”آپ جماعت کی امارت قبول فرمائیں، کوئی کام قدرت آپ سے لگی۔“ حضرت بنوری نے کہا: ”اچھا بھائی شام کو دیکھیں گے۔“ جب شام ہوئی تو مولانا بنوری نے مولانا قاضی عبدالقادر صاحب کو بلا کر کہا: ”مولانا مبارک ہو، آج شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کا خط مدینہ سے آیا ہے لکھا ہے: ”یوسف! بات سمجھ میں آئے نہ آئے، حکمت نہ پوچھو! اس میں کیا حکمت ہے؟ میرا یہ خط ملتے ہی ختم نبوت جماعت کی امارت قبول کر لو۔“

۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو تحریک چلی

بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دئے گئے

حضرت بنوری وہاں سے ملتان آئے، ملتان میں جماعت کا اجلاس تھا، جماعت کے امیر بنادئے گئے، اور اس کے بعد ہی ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کا سانحہ رونما ہوا، اللہ کی شان! اس سے پہلے جتنے بھی انتخاب ہوئے تھے ہمارے علماء کرام کو شکست ہوتی تھی، لیکن اس انتخاب میں مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک والے اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، دیگر علماء کرام کی بھاری بھرم

شخصیتیں، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اسمبلی میں موجود تھیں، ادھر باہر مولانا بنوریؒ جیسی شخصیت تھی، کتنی عظیم تحریک چلی، اس تحریک کے نتیجہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس کو اقلیت قرار دینے سے پہلے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ کو تحریک چلی، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو یہ فیصلہ ہوا ہے۔

## مرزانا صراحت کی خوشیوں پر اللہ تعالیٰ نے کالک لگادی

تو یہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ کی بات ہے، مرزانا صراحت جلسہ گاہ میں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا، گم سم! شیطان کی طرح کھڑا ہے، تقریر شروع نہیں کرتا، لوگ حیران ہیں، پوری جلسہ گاہ اس کی طرف متوجہ ہے، اتنے میں سرگودھا ایئر بیس سے ایئر فورس کے تین جہاز آئے، انہوں نے غوطہ لگا کر مرزا کو سلامی دی۔ مرزائی اتنی طاقت پکڑ چکے تھے، مرزانا صراحت نے خطبہ نہیں پڑھا، خوشی میں اتنا پھول گیا کہ تقریر شروع نہیں کی۔ اپنی جماعت کے لوگوں کو کہتا ہے: ”میرے احمدی دوستو! اب جھولی پھیلا لو، پھل پک گیا ہے۔ اور تمہاری جھولیوں میں گرنے والا ہے۔“

جنرل ظفر چودھری قادیانی تھا، جنرل عبدالعلی قادیانی تھا، جنرل ملک اختر قادیانی تھا، جنرلوں میں ڈارکی ڈار قادیانیوں کی بیٹھی ہوئی تھی، جب ان کو اقلیت قرار دیا گیا تو کئی قادیانی غصہ میں استعفاء دے کر آگئے۔ چند قادیانی باقی رہ گئے تھے۔

ہمارے بزرگوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے ایک ایک کے پاؤں پکڑے اس ضمن میں آپ حضرات کو ذوالفقار علی بھٹو کا ایک واقعہ سنا تا ہوں، ہماری ختم نبوت تحریک کے ساتھیوں میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ایک رضا کار اور ساتھی شورش کشمیریؒ بھی تھے، شورش کشمیریؒ ایک دن بھٹو کے پاس گئے تو بھٹو نے کہا: آکسفورڈ یونیورسٹی میں میری لڑکی اور لڑکا بھی پڑھتے ہیں، آپ اپنی لڑکی اور لڑکا بھیج دو، حکومت وظیفہ دے گی۔ شورش نے کہا: میں مشرقی طرز کا آدمی ہوں، مغربی تہذیب میں اولاد کو بھیج کر خراب کرنا نہیں چاہتا، تو ذوالفقار علی بھٹو نے کہا: شادمان کالونی، لاہور میں دو پلاٹ پڑے ہیں، تم کم ریٹ پر حکومت سے خرید لو، اور ایک کو بیچ کر دوسرے پلاٹ پر کوشی بنا لو۔ تو شورش نے جواب دیا: سر چھپانے کے لئے جگہ موجود ہے میں کوشی بنانا نہیں چاہتا۔

شورش واپس آیا تو اس نے اپنے بیٹی کو یہ بات سنائی، تو اس کی بیٹی نے کہا: ”ابو! بھٹو صاحب پلاٹ دے رہے تھے، سرکاری زمین ہے، ہم پیسے داخل کر دیتے، بات صرف اتنی ہے کہ

وہ کوئی اور لے جائے گا، ہمیں رعایت ہو جاتی، آپ نے ہمارے مستقبل کے ساتھ زیادتی کی ہے؟ تو جواب میں شورش نے کہا: 'دنیا سب کچھ یہاں رہ جائے گی، میں بھٹو سے ایک ایسا تحفہ لیکر آیا ہوں جو قبر میں بھی مجھے ساتھ دے گا، ہم میں سے کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ بھٹو اور شورش کی آپس میں کیا بات ہوئی ہے۔'

کچھ دنوں بعد شورش بیمار ہوا، اور انتقال کر گیا، جنازے میں مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مصطفیٰ کھر، کوثر نیازی، معراج خالد، حفیظ پیرزادہ وغیرہ شریک ہوئے، ہزاروں کا اجتماع تھا۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ بھٹو اور شورش کے کافی دوستانہ تعلق تھے، پھر بھی بھٹو جنازے میں شریک نہیں ہوا، اس کے دوسرے دن بھٹو چین کے دورے پر گیا، پانچ روزہ دورے کے بعد جب واپس آیا تو ایک رات پنڈی رہا، دوسرے دن لاہور آیا اور شورش کی قبر پر حاضر ہوا، فاتحہ پڑھی، اور شورش کے گھر تعزیت کے لئے گیا۔

جہاں اس نے یہ واقعہ سنایا جو میں طویل تمہید کے بعد عرض کرنا چاہتا ہوں، بھٹو نے یہ کہا: "جنرل عبدالعلی اور جنرل ظفر چودھری قادیانی ہیں، شورش نے میرے پاس آ کر کہا: "آپ میرے بچوں کو آکسفورڈ یونیورسٹی نہ بھیجوائیں!، شادمانی کالونی کا پلاٹ مجھے نہ دیں! بس! دو قادیانیوں کو ہٹادیں! یہی تحفہ میں آپ کے پاس لینے آیا ہوں،" تو بھٹو نے کہا کہ "میں ہٹادوں گا اور میں نے یہ وعدہ کیا تھا، بغیر جنزلوں کے ہٹائے میں اگر اس کے جنازے میں آتا تو وعدہ خلافی ہوتی، میری آنکھ میں شرم تھی، میں شورش کے جنازے میں جاؤں اور اس کی بات مان کے نہ جاؤں۔ دوسرے دن میرا چین کا سفر تھا اگر میں اس کو ہٹا کر جنازے میں آتا تو میری غیر حاضری میں اندیشہ تھا کہ اتنی بڑی تبدیلی کے بعد ملک میں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے تو میں اس لئے جنازہ میں نہیں آیا۔ چین چلا گیا، واپس آیا، آج ہی میں نے دونوں جنزلوں کو ہٹایا ہے، شام پانچ بجے کی خبروں میں آ جائے گا، اب میں سرخ رو ہو کر آپ حضرات کے پاس آیا ہوں۔ اس طرح کر کے ہمارے بزرگوں نے ایک ایک کے پاؤں اس مسئلہ کے لئے پکڑے ہیں۔"

"مرزا بشیر الدین" بڑے علماء کے بارے میں بہت ہی متکبرانہ زبان

استعمال کیا کرتا تھا

آپ حضرات کی خدمت میں بطور خوشخبری کے کہنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ! پاکستانی فوج

میں قانوناً قادیانی ایک حد سے آگے نہیں جاسکتے۔ جنرل تو بہت دور کی بات ہے، وہ قادیانی جو بڑے کروفر سے کہا کرتے تھے: ”ہم برسراقتدار آئیں گے، آج نہیں تو کل، مرزا بشیر الدین تو کہا کرتا تھا: ”مولانا احتشام الحق، مفتی محمد شفیع اور عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ اور فلاں فلاں مولانا بدایوٹی“ میرے سامنے اس طرح پیش ہوں گے جس طرح ابو جہل فتح مکہ کے دن (حالانکہ ابو جہل تو غزوہ بدر میں قتل ہوا تھا) حضور (ﷺ) کے پاس پیش کیا گیا تھا، اس طرح کی زبان وہ علماء کرام کے متعلق استعمال کیا کرتا تھا۔“

### مرزا طاہر کس قسم کا شخص تھا

تو میرے محترم دوستو! یہ ان کا عروج تھا۔ ”مرزا ناصر احمد“ فوت ہوا تو اس کی موت کے بعد مرزائی جماعت میں اختلاف ہوا، مرزا طاہر کے سترہ بھائی ہیں، ”مرزا بشیر الدین“ کے سترہ لڑکے تھے، اس نے کئی شادیاں کر رکھی تھیں، ”مرزا ناصر احمد اور مرزا طاہر احمد“ دو بھائی تھے، ایک ان کا بھائی ”مبارک احمد“ ہے، اور یہ لندن میں رہتا ہے، ان کا ایک اور بھائی ہے ”رفیع احمد“ رفیع احمد سویتلا بھائی ہے، اور عمر میں ان سے بڑا ہے، اور قادیانی جماعت میں نیک مشہور ہے، اور یہ ”مرزا طاہر احمد“ غنڈہ ٹائپ آدمی ہے، خود اس ”طاہر احمد“ کی کوئی زینہ اولاد نہیں، ایک لڑکی ہے۔ ناصر احمد کی اپنی اولاد ہے، ناصر احمد کی بیوی فوت ہو گئی تھی، تو اس نے بیوی کے مرنے سے پہلے ایک ۲۲ سالہ نوجوان لڑکی کے ساتھ شادی کی تھی۔

### مرزا ناصر کی شادی کا شرمناک واقعہ

”اس کی شادی کا بھی بڑا شرمناک واقعہ ہے، اس لڑکی نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کیا تھا، اس کے والد نے (جن کا پچھلے دنوں انتقال ہو گیا) اور اس کے بھائی نے کوئی گیارہ بارہ آدمیوں کی فہرست بنائی، اور لڑکی کو دی اور اس سے کہا: اس کو حضرت کے پاس لے جاؤ، رقعہ میں یہ لکھا کہ یہ یہ رشتے آئے ہیں، مہربانی کر کے آپ دعا بھی کر دیں، اور کسی ایک پر نشانی لگا دیں تاکہ ان کے ساتھ لڑکی کا رشتہ طے کر دیا جائے۔ یہ لڑکی جس وقت مرزا ناصر کے پاس خط لے کر گئی، تو ناصر احمد نے زور سے لڑکی کو دیکھا، فہرست اٹھائی، ساری فہرست کاٹ کر سب سے اوپر اپنا نام لکھ دیا۔ یہ ان کے اخلاق اور طریقہ ہے۔“

## مولانا اللہ وسایا (حفظہ اللہ تعالیٰ) کا ایک تہملکہ خیز خطاب

آپ حضرات میری مجبوری کا بھی اندازہ لگائیے کہ مجھے کن لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ آپ حضرات تسبیحات پڑھتے ہوئے، الا اللہ کی ضربیں لگا کر دل کو پاک کرتے ہوں گے، ہم اس بد بخت کا نام لے لے کر دل پر زنگ چڑھاتے ہیں۔ اس طرز کا آدمی تھا، پھر ہنی مون منانے اسلام آباد گیا۔

فخر نہیں کرتا! تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں: ”یہ مرزا ناصر احمد جہاں ٹھرا ہوا تھا، اس کی دوسری طرف ہماری مسجد تھی۔ درمیان میں صرف ایک سڑک کا فاصلہ تھا، سید امین گیلانی کی نعت تھی۔ میری اور مولانا عبدالشکور دین پوری کی تقریر تھی، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت تھی، ڈھائی ہزار کی تعداد میں خدام الاحمدیہ کے رضا کار ”مرزا ناصر“ کا پہرہ دے رہے تھے۔ پولیس اور فوج نے اس کا گھیرا لگا رکھا تھا۔ کہیں مسلمان جلسہ سے فارغ ہو کر ”مرزا ناصر احمد“ پر نہ چڑھ جائیں، ہمارے جلسہ کے لاؤڈ سپیکر کا رخ مرزا ناصر کی طرف کر دیا۔ اور تقریر میں میں نے کہہ دیا: آج ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ بھی موجود ہیں، اور مرزا ناصر جو قادیانیوں کا سربراہ ہے وہ بھی موجود ہے اور وہ میری گفتگو براہ راست سن رہا ہے۔ مرزا ناصر احمد مرنے والا ہے میں ان سے کہتا ہوں: تمہارا یہ عقیدہ ہے اور وہ عقیدہ ہے۔ یہ کان کھول کر سن لو تا کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ حق بات کسی نے بتائی نہیں۔ پندرہ بیس موٹے موٹے حوالے دئے، اس کے بعد کہا: یہ تمہارے عقیدے ہیں۔ تمہارے اخلاق یہ ہیں۔ یہاں عدالتِ عظمیٰ کا دفتر موجود ہے۔ عدالت کے جج موجود ہیں۔ دار الحکومت ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں: ”آپ کی سگی ہمیشہ کے ساتھ آپ کے سگے باپ نے زنا کیا ہے“۔ اور میں نے کہا: ”ہمارے پاس شواہد موجود ہیں۔ اگر ہمت ہے تو عدالت عالیہ میں چیلنج کرو!“ جس وقت میں نے شہادت پیش کی اسی وقت ہی بھگدڑ مچ گئی، کوئی ادھر کوئی ادھر گاڑی آرہی ہے جارہی ہے۔ سارے شہر میں شور بلند ہو گیا۔ خیر! میں نے تقریر کی، امین گیلانی بڑے سمجھدار آدمی تھے، میں تقریر سے فارغ ہوا تو کہتا ہے: ”آؤ چلیں گاڑی کھڑی ہے۔ ہم اپنے دفتر میں چلے گئے۔“

مرنا بد بخت نے قبول کیا مگر ہمارے حوالے کو چیلنج کرنا قبول نہ کیا  
ابھی مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تقریر کر رہے تھے کہ پولیس نے آ کر گھیرا

ڈال دیا، مولانا عبدالشکور صاحب اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب گرفتار ہو گئے، ہم پریشان تھے، پتہ نہیں کیا ہوا، بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ اس تقریر کو سننے کے بعد ”مرزا ناصر احمد“ کو ہارٹ کی تکلیف ہو گئی، اور آپ حضرات حیران ہوں گے کہ اسی ہارٹ اٹیک میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ مرزا اس بد بخت نے قبول کیا مگر ہمارے حوالے کو چیلنج کرنا اس نے قبول نہ کیا۔ یہ اس طرح کے اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

”مرزا ناصر“ کی سب اولاد ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھی

”مرزا ناصر احمد“ کے انتقال کے بعد ”رفیع احمد“ یہ سمجھتا تھا کہ قادیانی اقتدار مجھے ملے گا اس لئے کہ میں سینئر ہوں۔ یہ تھا ان کی جماعت میں صوفی اور ناصر احمد اور ان کی ساری اولاد بد معاش تھی۔ لڑکی کے لڑکے بھی بد معاش تھے۔ یہ ہے رائل (Royal) خاندان کا نوجوان خون۔ ”رفیع احمد“ کی اپنی اولاد نے باپ کو پکڑ کر کمرے میں بند کر کے تالا لگا دیا۔ یہ سارے اور مرزا ناصر احمد کی ساری اولاد نے مل کر مرزا طاہر احمد کو خلیفہ بنا دیا۔ اس لئے کہ رفیع کی اور ناصر کی اولاد سمجھتی تھی کہ اگر رفیع کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ صوفی ہے اس لئے وہ ہم پر پابندی لگا دے گا۔ ”مرزا طاہر“ بد معاش ہے ان کے ساتھ تعاون کرو۔ فائدہ کے پیش نظر انہوں نے اس کو خلیفہ بنا دیا۔

جھوٹے نبی کا پوتا مبارک احمد نے خلافت کو مال و دولت کے بدل میں قربان کر دیا ایم ایم قادیانی اور طاہر کا ایک بھائی مبارک احمد کا کہنا ہے کہ میں سینئر ہوں میں خلافت کا حقدار تھا، ایم ایم احمد کا کہنا کہ ہمیشہ مرزا بشیر الدین کی اولاد کو ہی خلافت ملتی ہے اگر طاہر مرزا قادیانی کا پوتا ہے تو میں بھی پوتا ہوں۔ مجھے کیوں خلافت نہیں ملتی۔ مرزا طاہر نے مبارک کو اس طرح مطمئن کیا کہ یہ جتنی آمدنی ہماری فارن مشن کی ہے یہ تم لے لو! کھاؤ پیو! اور مزے اڑاؤ! تم ان کے انچارج ہو، میں حساب نہیں لوں گا، وہ مطمئن ہو گیا۔“

ایم ایم قادیانی بجائے صدر بننے کے ہاسپٹل پہنچ گیا

جن دنوں یحییٰ خان برسر اقتدار تھے، وہ شہنشاہ ایران کی سال گرہ میں شرکت کرنے والے تھے، تو انہوں نے ایم ایم قادیانی کو نائب صدر بنایا تھا، جب بھی کوئی نائب صدر بنایا جاتا ہے، اخبار میں اعلان ہوتا ہے، تقریبیں منعقد ہوتی ہیں، مگر اس وقت ایسا نہ ہوا، یحییٰ خان نے کوئی اعلان اخبار میں شائع نہیں کروایا، ہم سب مولوی اپنی اپنی جگہ سوئے ہوئے تھے، جتنے محاذ پر ہم

کام کرتے ہیں وہاں ہم سب مرزائیوں کو جانتے ہیں، ہمیں وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ ایم ایم قادیانی قائم مقام صدر بن جائے گا۔ آج شام نامزدگی ہوئی، سویرے یحییٰ خان روانہ ہوا، اور ایم ایم قادیانی جس وقت تیاری کر کے آئے (خدا رحم کرے مولانا اسلم قریشی پر، جس حالت میں بھی ہے، وہ ان دنوں الیکٹریشن کا کام کرتے تھے، بجلی کے سامان کی مرمت کا کام کرتے تھے، اس نے اپنا چاقو چھپایا اور لفٹ کے اندر کھڑا ہو گیا، جس وقت ایم ایم قادیانی لفٹ میں سوار ہوا تو اس نے اس پر چاقو سے حملہ کر دیا، پاکستان کی کرسی صدرات کی بجائے ہاسپٹل پہنچ گیا۔ اگر وہ بد معاش صدر بن جاتا تو یحییٰ خان وہاں ایران ہی میں رہ جاتا اور فوج کے اندر انقلاب آجاتا اور مرزائیوں کی حکومت بن جاتی۔ یہ صرف اسلم قریشی تھا جس نے مرزائیوں کے سارے تانے بانے کا بیڑا غرق کیا۔

کبھی کبھی کوئی شر سراً اٹھاتا ہے، اس میں خیر مقدر ہوتی ہے

”طاہر احمد“ نے برسراقتدار آ کر یہ کام کیا کہ ایم ایم قادیانی کو خوش کرنے کی خاطر اس کی جتنی جائیداد سندھ میں تھی، جماعت کے بلڈوزر لگا کر آباد کر دیا۔ آج تک اس کی زمین آباد نہیں تھی، آباد ہونے کے بعد وہ بھی خوش ہو گیا۔ اور دوسرا کام یہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کر لیا، اغوا کر کے اس نے ایم ایم قادیانی کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ کہ جناب آپ کے قاتل سے آج تک کسی جماعت نے انتقام نہیں لیا تھا یہ کام میں نے کر دکھایا۔ اس نے دوہری چال چلی۔ ”رفیع احمد“ کو اس نے لڑکوں کے ہاتھوں پٹوایا، مبارک احمد کو اس نے خارجی آمدنی کا سربراہ بنا کر پٹوایا، ایم ایم احمد کو زمین آباد کر کے اور دشمن کو اغوا کر کے اس کو مطمئن کیا۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے: جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب کبھی کوئی شر سراً اٹھاتا ہے تو اس میں ہمارے لئے کوئی خیر مقدر ہوتی ہے۔

مولانا اسلم قریشی کے اغوا سے ہمارے بہت سے مطالبے پورے ہو گئے

مولانا اسلم قریشی اغوا ہوئے، اس کے بعد ۱۹۸۴ عیسوی کی تحریک چلی، ہم نے فیصل آباد، کراچی، کوئٹہ، لاہور، سیالکوٹ وغیرہ جگہوں پر کانفرنسیں کیں، اور آخری کانفرنس کرنے کا اعلان کیا، راولپنڈی میں ہم ۲۷ اپریل کو آ رہے ہیں، اگر گورنمنٹ نے ہمارے مطالبے نہیں مانے تو پھر یکم مئی کا الٹی میٹم دے دیا، اگر مطالبات منظور نہیں کئے گئے تو ہم قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے

ساتھ پورے پاکستان میں وہ حشر کریں گے جو رسول اللہ (ﷺ) نے منافقین کی عبادت گاہ مسجد ضرار کے ساتھ کیا تھا، ہم نے یہ الٹی میٹم دے دیا پورا ملک راولپنڈی کی طرف رواں دواں تھا۔

”صدر مملکت جنرل ضیاء الحق“ نے ہماری جماعت مجلس عمل کے مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب اور مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا محمد شریف جالندھری اور ایک شیعہ رہنما، ایک بریلوی رہنما اور ایک اہل حدیث عالم کو بلوایا اور مشورہ کر کے صدر مملکت نے آرڈیننس جاری کیا ان میں مرزائیوں کے متعلق لکھ دیا کہ ”وہ اسلام کی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے، اذان دینا مسلمانوں کا شعار ہے قادیانی کافر ہو کر مسلمانوں کے شعار اپنا نہیں سکتے، مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے، قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول اور نبی نہیں کہہ سکتے، مرزا کی بیوی کو امہات المؤمنین نہیں کہہ سکتے، اس کے خاندان کو اہل بیت نہیں کہہ سکتے، اپنی جماعت کے سربراہ کو امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین نہیں کہہ سکتے۔ اپنے مذہب کا نام اسلام نہیں رکھ سکتے، اسلام کے نام پر تبلیغ نہیں کر سکتے وغیرہ، یہ موٹے موٹے تیرہ مطالبات تھے، صدر مملکت نے قبول کر لئے۔“

## ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے وفد و علماء کی قربانی سے بڑا فائدہ پہنچا

اس کے نتیجے میں ”مرزا طاہر احمد“ پاکستان سے بھاگا ہے اور آپ حضرات کے یہاں لندن آ پہنچا ہے۔ پاکستان سے ہر وقت جو بھی ہوا آئے گی ٹھنڈی ہوا آئے گی، مرزائیوں کے متعلق کوئی خوف و خطر کی بات نہیں، قادیانیوں کا پہلا مشن یہاں ۱۹۱۳ عیسوی میں آیا تھا، اس کے بعد مولانا لال حسین اختر کی سربراہی میں ۱۹۶۰ عیسوی میں ختم نبوت کا کام عمل میں آیا، اب یہ ہمارا وفد آیا ہے، دو تین سال مولانا لال حسین اختر کی سربراہی میں قادیانیوں کے متعلق کام ہوا، اب الحمد للہ کام میں اضافہ ہوا۔

۱۹۱۳ عیسوی سے جتنی بھی جدوجہد قادیانیوں نے کی تھی، علماء کرام کے ایک ہی تبلیغی دورہ نے پورے برطانیہ کے اندر الحمد للہ مسلمانوں کے دلوں میں اتنا شعور پیدا کر دیا ہے، کسی قادیانی کے لئے آسانی کے ساتھ پر پرزہ نکالنا ممکن نہیں رہا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ کوئی سازش کرے۔ اس کی سازش کیا ہوگی وہ آگے چل کر میں آپ حضرات کے سامنے عرض کروں گا۔ انشاء اللہ!

## مولانا انور شاہ کشمیری کی بے چینی و بے قراری

نصفہ العنبر نامی کتاب میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے حضرت سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں: ”جس وقت مرزا بیت نے ترقی کرنا شروع کی، چھ مہینہ متواتر چین کی نیند نہیں سویا، نیند ضرور آتی تھی مگر ہر وقت کھٹکا ضرور لگا رہتا تھا، بے چینی کی نیند، کبھی آنکھ لگ گئی سو لگ گئی۔ سو گئے اور بیدار ہو گئے، ہر وقت پریشان رہتا تھا کہ یا اللہ! اگر مرزا بیت اس طرح بڑھتی رہی تو امت کا کیا ہوگا۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں: چھ مہینہ بعد قدرت کی طرف سے یہ القاء ہوا: ”انور شاہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ایک وقت آئے گا، پوری دنیا میں تلاش کرنے کے باوجود قادیانیت کا ایک بیج بھی نہیں ملے گا۔“

## کہاں ان کا دبدبہ؟ اب کہاں ان کی بے کسی و بے بسی؟

بردران اسلام! حضرات علماء کرام! خدا گواہ ہے، قادیانیوں کا جس وقت کروفر اور ناز و نخرہ دیکھتے تھے، ۱۷ جنرل ان کے فوج میں تھے، اور ان کی اجازت کے بغیر ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں چڑیا پر نہیں ہلا سکتی تھی، اب ربوہ میں انتخاب ہوئے، تو ایک مرزائی بھی منتخب نہ ہو سکا۔ کہاں ان کا یہ دبدبہ اور کہاں ان کی یہ بے کسی اور بے بسی!

## انشاء اللہ بہت جلد قادیانیوں کا زوال و اختتام ہوگا

کالج میں پہلے قادیانی تھے، ۱۶۰ اساتذہ میں سے ہمارے ۴۰ اساتذہ ہیں، مسلمان اور قادیانی طلباء برابر ہیں، کالج کی یونین کا انتخاب ہوا، قادیانیوں نے اپنا پیٹل کھڑا کیا، ہم نے اپنا، اس نیلی چھتری والے کا کس طرح شکر یہ ادا کریں! مرزائیوں میں اختلاف ہو گیا، ان کا ایک آدمی بھی کامیاب نہ ہوا، ہمارا پورا پیٹل کامیاب ہو گیا، یہ ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے حالات و واقعات ہیں، ہماری مسجدیں اور ہمارے مدرسے اتنے ہو گئے ہیں کہ قادیانیوں کے خاندان کے خاندان مسلمان ہو رہے ہیں۔

## ہر فتنے کے چار دور ہوتے ہیں

میرے عزیز بھائیو! یاد رکھو! ہر فتنے کے چار دور ہوتے ہیں (۱) ابتدا (۲) عروج (۳) زوال (۴) انتہا۔

جو بھی بے دین فرقے آئے اپنی طبعی عمر گزار کر دنیا سے رخصت ہوئے، دلائل کی دنیا میں ممکن ہے میں آپ حضرات کو مطمئن نہ کر سکوں، لیکن میرا ایمان اور وجدان یہ کہتا ہے کہ ”قادیانیت پر بھی ضرور ایسا وقت آئے گا، تلاش کرنے پر بھی اس کا بیج بھی نہ ملے گا۔“ ان کی ابتداء آپ نے دیکھی، ان کا عروج بھی، ان کا زوال بھی آپ حضرات کے سامنے ہے، اختتام کے لئے آپ حضرات کو اور مجھے کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ فتنہ عبرتناک انجام کو پہنچے، اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے امت کو مامون اور محفوظ فرمائے۔

قادیانیت کے فتنہ سے امت کو محفوظ رکھنا، ہم سب کا مشترکہ کام ہے سب سے زیادہ فکر علماء کرام کو ہونی چاہئے کہ امت کو اس فتنہ سے باخبر رکھیں، آپ سب میرے مخدوم اور میرے مہربان ہیں اور قابل احترام! میں تو صرف آپ حضرات کا رضا کار ہوں۔ آپ حضرات سے رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و ناموس کے نام پر مؤدبانہ درخواست اور التماس ہے کہ اس فتنہ کے متعلق جتنی بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں حاصل کریں، اس کے لئے تیاری کریں، آج مولانا (ایوب صاحب کھلوڈیا) نے بڑی اچھی بات بتائی کہ مرزائی باٹلی کو اس لئے مرکز بنانا چاہتے ہیں کہ باٹلی اور ڈیویز بری میں تبلیغی مرکز ہے، پورے یورپ اور دنیا میں اسلام کے داعی اور مبلغ یہاں سے جاتے ہیں، قادیانیوں نے اس لئے یہاں مرکز بنانے کی کوشش کی، یہاں سے ان کے لوگ جائیں گے، باہر کے مسلمان پوچھیں گے کہاں سے آئے ہو؟ کہیں گے: ڈیویز بری سے۔ لوگ کہیں گے تبلیغ والے ہیں اور دین کے نام پر اپنی بے دینی پھیلائیں گے، اس لئے انہوں نے مرکز بنانے کا ارادہ کیا کہ اس نام سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بھائی یہ فتنہ اگر آپ کے گلے پڑ گیا ہے تو اس کو بھگانا اور گلے سے اتارنا ہم سب کا مشترکہ کام ہے۔

ختم نبوت کا کام بہت مقدس کام ہے

آخری بات عرض کرتا ہوں: حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواسیؒ جو ہمارے پاکستان کے بہت بڑے عالم دین گزرے ہیں، وہ مدینہ طیبہ ہجرت کے ارادے سے گئے تھے، رات کو حضور (ﷺ) کی زیارت ہوئی، حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”میرے ملک میں دین کا کام کرنے والے کافی لوگ موجود ہیں، تم پاکستان واپس چلے جاؤ، اور میرے بیٹے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو سلام کہنا اور کہنا کہ تم ختم نبوت کے لئے جو کام کر رہے ہو، میں گنبد خضراء میں تمہاری

کامیابی کے لئے جھولی پھیلانے دعاء مانگ رہا ہوں۔“ یہ ختم نبوت کا کام اتنا مقدس کام ہے بھائی مقدس!

بقول مولانا رائے پوریؒ ختم نبوت کی تبلیغ سب وظیفے و تسبیحات سے بڑھ کر ہیں مولانا لال حسین اخترؒ فرمایا کرتے تھے: حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ صاحب کی خدمت میں احقر حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا، پھر میں نے حضرت سے عرض کیا کہ کوئی وظیفہ عطا فرمائیں؟ فرمایا: ”مولوی صاحب! تمہارا سب سے بڑا وظیفہ یہ ہے کہ تم ختم نبوت کی تبلیغ کیا کرو۔ سب وظیفے الا اللہ کی ضربیں، تسبیحات سے بڑھ کر تمہارا یہ ختم نبوت کا کام ہے، تم ختم نبوت کی تبلیغ کیا کرو!“۔ یہ حضرت رائے پوریؒ کا ارشاد ہے۔

بقول حضرت رائے پوریؒ چوتھی پشت پر جا کر مرزا نیت کا خاتمہ ہو جائے گا حضرت رائے پوریؒ کا مقولہ ان کے ایک مرید نقل کرتے ہیں: ”چوتھی پشت پر جا کر مرزا نیت ختم ہو جائے گی“، اس وقت بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کیونکہ اس وقت مرزا نیوں کا دور شباب پر تھا، میرے شیخ مولانا عبدالعزیزؒ صاحب نے حضرت رائے پوریؒ کا یہ مقولہ نقل کیا تو میں نے حضرت سے عرض کیا: ”حضرت کا ارشاد سراسر آنکھوں پر، لیکن موجودہ حالات و واقعات نظر ہر اس کے بالکل برخلاف ہیں، مستقبل قریب میں اس امید کے پورا ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔“ لیکن اب یہ مرزائی جماعت کا چوتھا سربراہ مرزا طاہر احمد ہے، اور اب ان کا زوال جس تیزی سے جاری ہے اس سے حضرت رائے پوریؒ کی پیشین گوئی کے حقیقت بننے اور واقعہ کی شکل اختیار کرنے کی پوری توقع ہے۔“ اللہ آپ کو اور مجھ کو اس آخری جنگ (معرکہ) میں شریک ہو کر قائدانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكَ سُوْرَةُ اللّٰهِ فِي الْاَنْبِیِّیْنَ

# دروس ختم نبوت

## یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

دوسرا درس ”تعارف مرزائی عقائد و نظریات“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مؤرخہ ۱۵/۱۵/۱۴۰۵ھ ہجری مطابق مؤرخہ ۱۹/ستمبر/۱۹۸۵ عیسوی کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلرسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

ترتیب مولانا مُحَمَّد یوسف ماما اُستاد الحدیث بانسلی

تقریب مولانا مُنور حَسین سُورتی اُستاد تحفیظ القرآن جامع مسجد بالسر لندن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحي الیّ ولم يوح اليه شيء وقال النبي ﷺ: انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ اللّٰهم صلّ علی سیدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك علی جمیع الانبياء والمرسلین وعلی الملائكة المقربین وعلی عبادالله الصالحین اجمعین الیّ یوم الدین۔

میرے محترم بھائیو اور دوستو! کل عرض کیا تھا کہ اگلے دن انشاء اللہ مرزائی عقائد و نظریات پر مدلل اور باحوالہ گفتگو ہوگی۔ لہذا آج گفتگو کا آغاز یہاں سے کیا جاتا ہے۔ آپ توجہ فرمائیں۔

## قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

قادیانیوں کے متعلق حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ایک چھوٹا سا رسالہ تحریر کیا تھا جس میں قادیانیوں کے عقائد کے متعلق، ان کا کلمہ طیبہ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور یہ حضرات حضور ﷺ کے متعلق کیا عقیدہ اور نظریات رکھتے ہیں؟ یہ سب باتیں تفصیل سے اس میں لکھ دی گئی ہیں۔

اس کتاب کا نام ”قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین“ ہے۔ کل آپ حضرات میں سے کسی ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا تھا: ”حال ہی میں قادیانیوں نے ایک کتاب بنام ”آیت خاتم النبیین کی تشریح“ شائع کی ہے، جس میں انہوں نے ”فتوحات مکہ“ اور ”تحذیر الناس“ اور ”ملا علی قاری“ کے حوالہ جات دے کر اور ان میں قطع و برید کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ! یہ حضرات اجراء نبوت کے قائل تھے۔“

تو یہ ان کا کوئی نیا حربہ نہیں! آج سے تقریباً تیس پینتیس سال پہلے یہی کتاب پاکستان میں چاروں طرف تقسیم کی گئی تھی، تو اس وقت اس کا جواب مولانا لال حسین اختر صاحب ؒ نے لکھا تھا۔ اس میں انہوں نے پہلے (ابن ماجہ ص ۱۰۸) کی حدیث ’لو

عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً اور موضوعات کبیر وغیرہ کے جس قدر انہوں نے حوالے لکھے ہیں، ان سب کا جواب بہت بڑے وثوق کے ساتھ دیا ہے۔

## ختم نبوت اور بزرگان امت

میرے محترم بزرگوار دوستو! ”فتوحات مکہ“ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد فرمایا: ”قولوا: انه خاتم الانبياء ولا تقولوا: لا نبی بعدہ (مجمع البحار ص ۸۵، درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴)“ ان سب کا جواب مولانا صاحب نے مرتب فرمایا ہے۔ اور حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول جو نقل کیا ہے ان سے قادیانی غلط استدلال کرتے ہیں اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے قادیانی جو غلط استدلال کرتے ہیں ان کے جوابات بھی حضرت نے دئے ہیں۔

غرض یہ کہ اس رسالہ میں جتنے بھی قادیانیوں کے اعتراضات تھے سب کے جوابات حضرت نے دئے ہیں۔ یہ رسالہ اور اس کا جواب بھی پہلے پاکستان میں چھپا تھا۔ اتفاق سے اس کی ایک کاپی مل گئی ہے، یہ آپ حضرات کے رابطہ کے دفتر میں رہ جائے گی، اگر آپ حضرات رابطہ کا پتہ عنایت فرمادیں تو سب سے پہلے پاکستان پہنچ کر بیس پچیس کاپیاں بھیج دوں گا۔ (اس کتاب کا نام جو مولانا لال حسین اختر صاحب نے لکھی ہے ”ختم نبوت اور بزرگان امت“ ہے)

## مرزائیوں کے عقائد

نمبر دو: آج آپ حضرات کی خدمت میں مرزائیوں کے عقائد، خدا تعالیٰ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے کیا افکار و نظریات اور عقائد ہیں؟ قرآن و حدیث اور اجماع امت اور بزرگان دین کے متعلق ان کے خیالات اور عقائد کیا ہیں؟ انتہائی اختصار اور ان کی کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ آج کی مجلس میں کوشش کروں گا کہ وہ ختم ہو جائیں۔

ان کی اصل کتابیں میرے پاس یہاں موجود ہیں۔ ویسے تو الحمد للہ! ان قادیانیوں کے متعلق ایک ایک سطر، ایک ایک لفظ جو چھپا ہے وہ امت کے پاس محفوظ ہے۔ کوشش یہ کی جائے گی کہ حوالے وہ پیش ہوں جن کی اصل اس وقت ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر آپ حضرات کے پاس نہ ہو تو کوئی بات نہیں، رابطہ کے اخراجات پر ان تمام اصل کتابوں کی فوٹو کاپی

کرائی جائے جن کے حوالے میں اس وقت آپ کو لکھواؤں گا تاکہ رابطہ کے دفتر کے اندر محفوظ ہو جائے۔ جب کبھی ضرورت پڑے گی ان سے استفادہ کیا جائے، یہ بہت ضروری ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ہمیں مرزائی نہ کہا جائے

نمبر تین: مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہمارا نام ”احمدی“ ہے، ہمیں مرزائی نہ کہا جائے، قرآن مجید میں ارشاد ہے ’ولا تنابزوا بالالقباب‘ تو ہمیں ’مرزائی‘ کہنا، یہ ’تنابز بالالقباب‘ ہے۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی ہے کہ مرزائیوں کے دو گروپ (ایک قادیانی اور دوسرا لاہوری) ہیں تو جب مرزائیوں کے لفظ سے دونوں مراد ہوتے ہیں تو اس وقت مرزائی کا لفظ بولتے ہیں۔

جواب (الف) یہ ہے کہ مرزائی، مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کے لئے عزت کا نام ہے کیونکہ مرزا کی زندگی میں ۱۹۰۷ عیسوی کے سالانہ جلسہ میں (قادیان میں) ان کے مبلغ نے ایک قصیدہ پڑھا، جس میں مرزا کے مبلغوں کی مبالغہ آمیز تعریف کی گئی۔ محمد علی ایم۔ اے۔ (جو بعد میں لاہوری جماعت کا امیر بنا) کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا گیا جو اخبار بدر، قادیان، ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ عیسوی میں چھپا تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسائیت کا

یہی ہیں پکے مرزائی، یہی ہیں پکے مرزائی

مرزا نے یا کسی اور مرزائی نے اس سالانہ جلسہ میں اس پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا، اس سے ثابت ہوا کہ مرزا خود اور اس کے مریدین اس نام کو پسند کرتے تھے۔ مرزائی کا لفظ مرزا کے سامنے ان کی زندگی میں ان کی جماعت کے سالانہ جلسہ میں یہ لفظ پڑھا گیا، اور شاعر نے بھی بڑے اصرار کے ساتھ یہ کہا: ”یہی ہیں پکے مرزائی، یہی ہیں پکے مرزائی۔“ مرید برآں، اس کی جماعت کے ترجمان میں یہ نظم شائع ہوئی، خود انہوں نے اپنے لئے یہ نام تجویز کیا ہے اور پھر اگر ہم ان کو اس نام سے پکاریں تو برا مان کر مرزائیوں کا اس کو تنابز بالالقباب کہنا غلط ہے۔

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

## مرزائیوں کو ”احمدی“ کہنا رسول اللہ ﷺ کی توہین ہے

(ب) احمدی، ہم ان کو اس لئے نہیں کہتے کہ یہ اسم گرامی یعنی احمد ہمارے حضور (ﷺ) کا ہے، اور حضور (ﷺ) کی نسبت سے احمدی ہم ہیں نہ کہ مرزائی۔ تو مرزائیوں کو ”احمدی“ کہنا یہ حضور (ﷺ) کی توہین ہے۔ اس لئے ہم ان کو نہ تو ”احمدی“ کہنے کا حق دیتے ہیں اور نہ ہم ان کو ”احمدی“ کہنے لئے تیار ہیں۔ مرزائی اپنے آپ کو ”احمدی“ اس لئے کہتے ہیں کہ ”سورہ صف“ کی قرآنی آیت ”مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (صف: ۶)“ اس میں احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور اپنے آپ کو مرزا غلام احمد کی طرف منسوب کر کے ”احمدی“ کہلاتے ہیں۔ گستاخی کا اندازہ لگائیے۔ کتنی بڑی گستاخی ہے۔ اس طرح کہ پہلے احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی کو لیا۔ پھر غلام احمد سے غلام کا لفظ ہٹایا اور اپنے آپ کو احمدی کہا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ استغفر اللہ۔

اس بات پر ان قادیانیوں سے ہمارے ایک عالم دین کا مناظرہ ہوا، وہ کہتے تھے کہ اس آیت میں احمد سے مراد غلام احمد قادیانی ہے تو ہمارے مناظر نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ یعنی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ اس سے تو رسول اللہ (ﷺ) کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ تو مرزائی مناظر کہنے لگا: جی حضور! ہمیں کچھ نہیں معلوم! بس اتنا معلوم ہے کہ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) تو میرے بھائیو! یاد رکھو! ان کو احمدی کہنا ہمارے نزدیک رسول اللہ (ﷺ) کی توہین ہے اور یہ مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ بدترین زیادتی اور مذاق ہے۔ مرزائی کا لفظ خود انہوں نے اپنے لئے تجویز کیا ہے لہذا ان کو مرزائی ہی کہنا چاہئے۔ یا پھر غلامی، اور غلام احمدی کہنا چاہئے، احمدی کہنا جائز نہیں۔

## (۴) مسلمانوں سے اختلاف

الف..... مرزائی جماعت کے دوسرے سربراہ ”مرزا بشیر الدین محمود“ نے اپنے خطبہ میں کہا: ”حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ مسیح موعود سے مراد مرزا قادیانی ہے میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ غلط ہے کہ دوسرے بزرگوں سے ہمارا

اختلاف وفات مسیح اور دوسرے چند مسائل میں ہے۔“ آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا: ”اللہ کی ذات، رسول اکرم ﷺ کی ذات، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض یہ ہے کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

(از خطبہ مرزا محمود، مندرجہ اخبار ’الفضل‘ قادیان، ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ عیسوی)

ب..... خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اعلان کیا تھا کہ: ”ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے۔“  
(اخبار الفضل قادیان ۳ دسمبر ۱۹۱۴)

## مسلمانوں سے ان کا ہر بات میں اختلاف ہے

ملاحظہ ہو: جس طرح پہلے حوالے میں مسلمانوں کے اختلاف کے ضمن میں نوٹ کرایا ہے کہ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالہ سے اس کا بیٹا کہتا ہے: ”مسلمانوں سے اختلاف بنیادی اختلاف ہے۔ ہر بات میں اختلاف ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں مسلمانوں سے اختلاف ہے، نبی کریم (ﷺ) کی ذات میں مسلمانوں سے اختلاف ہے۔ مسلمانوں سے ہمیں قرآن، نماز، روزہ اور زکوٰۃ غرضیکہ ہر بات میں اختلاف ہے۔“ یہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے۔ اور آج کی ہماری بحث بھی یہی ہے۔ مسلمانوں کا جو تصور خدا کے متعلق ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نہیں ہے۔ اور جو امت کا تصور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے وہ ان قادیانیوں کا نہیں ہے۔ اسی طرح مابقہ باتیں جو سابق میں پیش کی گئی ہیں۔

## (۵) مرزائیوں کے یہاں خدا کا تصور

(الف) ”وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔“

(از: سراج منیر، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۶۲، خزائن ج ۱۲ ص ۶۴)

(ب) ”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں کہاں بھاگ سکتا ہے، وہ فرماتا ہے: ”میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(از: تجلیات الہیہ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۶)

(ج) میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مردانہ طاقت کا استعمال کیا مرزا قادیانی کے مرید جسے وہ صحابی کہتے ہیں، قاضی محمد یار نے اپنی کتاب ”اسلامی

قربانی“ ص ۱۴ پر مرزا غلام احمد کا ایک کشف نقل کیا ہے جس کی عبارت یہ ہے: ”حضرت مسیح موعود نے اپنے کشف کی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ گویا میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مردانہ طاقت کا استعمال کیا۔ (سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے)“ یہ اس کی عبارت ان کی کتاب میں ہے میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا ہے۔

### مرزائی خود اپنی کتاب سے ہی خائف

یہ کتاب جب چھپی، مرزائیوں نے چند مخصوص لوگوں کو یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی کہ اسے پڑھیں۔ پڑھتے ہی وہ چیخ اٹھے، ساری کتاب انہوں نے جلا ڈالی۔ اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ ہو، حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب اس وقت مرزائی جماعت میں تھے، اور مرزائی جماعت کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر تھے، کتاب چھپتے ہی تمبرہ کے لئے ایک نسخہ مولانا کو بھیج دیا۔ وہ جب قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے تو وہ کتاب ہم مسلمانوں کے پاس آ گئی۔ مولانا جب لندن آئے تو کتاب بھی ساتھ لے کر آئے اور جب حج پر گئے تو وہ کتاب ”اشرف گوندل“ کے پاس چھوڑ گئے۔ کیونکہ سعودی عرب کتابیں جانہیں سکتیں۔ وہاں سے مولانا پاکستان آ گئے، اور ساری کتابیں یہاں ضائع ہو گئیں۔ جس کا بڑا صدمہ ہے۔

قومی اسمبلی میں بحث کے دوران اس کتاب کی ضرورت پڑی، اور وہ بھی اصلی نسخہ کی، تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اپنے ملنے والوں کو فون کر لیا تو اس صاحب نے دوسرے دن By Air Mail بھیج دیا۔ اتفاق سے وہ کتاب ہمیں مل گئی۔ باقی یہ کتاب الحمد للہ آج تک ہمارے پاس موجود ہے۔ ورنہ کسی مسلمان کے پاس یہ کتاب نہیں تھی۔ اب تو تمام مناظرین کے پاس موجود ہے۔

### میں خدا ہوں، نعوذ باللہ

اسی طرح آگے چل کر مرزا غلام احمد کے دعاوی میں یہ بات آئے گی کہ خود کہتا ہے: ”ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔“ کہتا ہے: ”زمین بھی میں نے بنائی اور آسمان بھی میں نے بنایا۔ آدم کو بھی میں نے پیدا کیا۔“ (معاذ اللہ) یہ ہے مرزا قادیانی کے متعلق قادیانیوں کا تصور۔

(۶) اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں

کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ ”اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے۔“

(از: ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

کیا کوئی مشرک بھی نبی بن سکتا ہے؟

درمیان میں ایک بات عرض کرنی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلی تصنیف یہی ”براہین احمدیہ“ ہے اور اس براہین احمدیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حیات عیسیٰ (علیہ السلام) کا اقرار کیا ہے۔ دیکھئے! (براہین احمدیہ ص ۴۹۹، خزائن جلد ۱ ص ۵۹۳) بعد میں اس نے حیات مسیح کا عقیدہ شرک قرار دیا۔ دیکھئے! (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) تو گویا وہ اس شرک میں مبتلا رہا اور بعد میں نبوت کا اعلان کیا۔ یہ بھی سوچنے کا مقام ہے کہ مشرک نبی کس طرح ہو سکتا ہے؟ خود حیات مسیح کا قائل پھر اس کو شرک قرار دیا، اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو مرزا غلام احمد جتنے دن حیات مسیح کا قائل رہا تو اتنا عرصہ گویا مشرک رہا۔ مشرک سے وہ نبی بن گیا۔ یہ بات بھی قابل فہم ہے کہ کیا مشرک نبی بن سکتا ہے؟

جو حرام مال کھاتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے۔ کیا وہ نبی ہو سکتا ہے؟

دوسری درخواست یہ ہے کہ ”براہین احمدیہ“ مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ یہ بحیثیت مبلغ اسلام اور خادم اسلام کے دین کی خدمت کے جذبہ سے اشتہار دے کر شائع کی کہ میں ایک کتاب لکھنے والا ہوں لوگ مجھے اس کی طباعت کے لئے رقم بھیجیں، میں اس کی پچاس جلدوں میں تکمیل کروں گا۔ مرزا غلام احمد نے چار جلدیں لکھیں اور اس کے بعد چپ سادھ گئے۔ تو جن لوگوں نے پیسے دئے تھے انہوں نے خطوط لکھنے شروع کئے کہ صاحب بہادر تم نے پچاس جلدوں کے پیسے لئے ہیں، اب تک چار جلدیں ہم تک پہنچی ہیں باقی جلدیں نہیں آئی ہیں۔

تو خود کہتا ہے: یہ درمیان میں آٹھ دس سال کا عرصہ گزر گیا۔ جس وقت لوگوں نے

شدید مطالبہ کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھا۔ اس کے دیباچہ میں اس نے لکھا: میرا ارادہ پچاس کتابیں لکھنے کا تھا مگر چونکہ پچاس اور پانچ میں صرف نقطہ کافرق ہے۔ لہذا پانچ کتابیں لکھنے سے پچاس کا وعدہ پورا ہو گیا۔ دیکھئے!

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، دیباچہ ص ۷، ۸، خزائن جلد ۲۱ ص ۹)

تو اس نے پچاس کتابوں کے پیسے لئے تھے اور پانچ جلدیں دیں۔ لوگوں کا مال حرام کھایا۔ پینتالیس کتابوں کے پیسے کھا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ جو حرام مال کھاتا ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اور جو نبی ہوتا ہے وہ حرام خوری نہیں کرتا۔ اس نے جھوٹ بولا کہ پانچ اور پچاس میں صرف نقطہ کافرق ہوتا ہے۔ حالانکہ ۲۵ (پینتالیس) کافرق ہوتا ہے۔ اس نے جھوٹ بولا، وعدہ خلافی کی، حالانکہ وعدہ خلافی کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔

## مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب

اب مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ حضور (ﷺ) اللہ کے یہاں معراج پر تشریف لے گئے تھے، معراج کی رات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”امت کے لئے پچاس نمازیں ہیں تو حضور (ﷺ) نے بار بار درخواست کی، میری امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پچاس کے بجائے پانچ پڑھ لیا کریں۔ یہ تو سنت اللہ ہے۔“

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو خالق کے کسی کام کو مخلوق کے کسی کام پر قیاس کرنا یا مخلوق کے کسی کام کو خالق کے کسی کام پر قیاس کرنا، یہ تو قیاس مع الفارق ہے۔

## خداوند تعالیٰ کو وصول کرنا ہے اور امت کو ادا کرنا ہے

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے پچاس نمازیں ادا کرانی تھیں، جب فرض کر دی گئیں تو امت کے ذمہ فرض ہو گئیں۔ خدا کو وصول کرنی ہے اور امت کو ادا کرنی ہے۔ تو لینے والوں کو تو حق ہے کہ میں پچاس نہیں لیتا پانچ لیتا ہوں، جس کے ذمہ ادائیگی ہے اس کو تو حق حاصل نہیں، آپ پر اور ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں، اب ہمیں تو حق نہیں کہ یہ کہہ دیں کہ ”چلو اللہ کو پانچ دینی ہے پانچ کی بجائے ایک ہی دیدیں۔ ہمیں تو حق نہیں۔ لینے والوں کو تو حق حاصل ہے کہ وہ معاف کر دیں۔“

مرزا غلام احمد قادیانی کو پچاس کتابیں دینی تھیں۔ لوگوں کو لینی تھیں۔ تو لینے والوں کو تو

حق حاصل ہے کہ وہ کہہ دیں کہ مرزا صاحب غریب ہو گئے ہیں اب ہم اس سے کتاب وصول نہیں کرتے۔ دینے والے مرزا غلام احمد کو حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہہ دیں کہ میں پچاس کی بجائے پانچ دے دوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پانچ دو پچاس لو! مرزا کہتا ہے: پچاس دو اور پانچ لو! پھر لطف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرمایا: آپ کی امت پانچ پڑھے گی تو ثواب پچاس کا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ دو پچاس لو اور مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: پچاس دو اور پانچ لو۔ یہ تو الٹی لنگا ہے۔ مرزائی اس کی الٹی تاویل کرتے ہیں۔

کیا اللہ تعالیٰ کی زبان پر مرض لاحق ہو گیا ہے؟

”براہین احمدیہ“ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: ”اللہ تعالیٰ کیوں نہیں بولتے، کیا اس کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے؟“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۳، خزائن جلد ۲۱ ص ۳۱۲) کہنا یہ چاہتا ہے: حضور (ﷺ) کے بعد وحی کا دروازہ کیوں بند ہو گیا؟ یعنی مجھے نبی بنانا ہے! یوں کہتے ہیں کہ وحی کا دروازہ بند ہے اور میں نبی نہیں ہوں تو بتاؤ کہ نعوذ باللہ! اللہ تعالیٰ کی زبان پر مرض لاحق ہو گیا ہے؟

(۵) مرزائیوں کے یہاں تصور نبوت

الف..... ”یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں پر باعث کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ وہ جن راہوں سے اپنے موعود نبی کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح اور راہوں سے وہ آ گئے۔“ (نزول المسح از: مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۵ کا حاشیہ، خزائن جلد ۱۸ ص ۴۱۳)

ب..... ”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں ایسا کوئی نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“ (تتمة حقیقة الوحی از: مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱۳۵، خزائن جلد ۲۲ ص ۵۷۳)

ج..... ”مگر تم خود توجہ کر کے سن لو! اب اسم محمد (ﷺ) کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں، کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں“ (خلاصہ عبارت اربعین نمبر ۴ ص ۱۷، خزائن جلد ۱ ص ۴۳۸، از: مرزا غلام احمد قادیانی)

## جھوٹے نبی کے دعویٰ میں تضاد دیکھئے

حضور والا: پہلے میں نے آپ حضرات کی خدمت میں حوالہ عرض کیا کہ مرزائیوں کے نزدیک آیت ”مبشراً برسولٍ یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کا مصداق غلام احمد قادیانی ہے۔ تو اس پر ہمارا اعتراض ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: ”میرے بعد ایک رسول آئے گا“ نعوذ باللہ! اس خوش خبری سے مراد اور اس پیشینگوئی کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ تو عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد جو حضور (ﷺ) آئے وہ اس کا مصداق نہیں، تو مرزائیوں کے اس قول کے مطابق حضور (ﷺ) اس کا مصداق نہیں ہوئے۔

اب خود مرزا غلام احمد قادیانی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ”محمد (ﷺ) کا نام جلالی تھا۔ جلال کی جتنی ضرورت تھی وہ ظاہر ہو چکی، اب سورج کی کرنوں کی برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں آیا ہوں۔“ نعوذ باللہ! حضور (ﷺ) کی ضرورت نہیں کیونکہ میں آیا ہوں۔“

نبوت وہی ہے، کسی نہیں

ایک قادیانی سے گفتگو کے درمیان پوچھا گیا: ”مرزا غلام احمد کیسے نبی تھے؟ تو اس نے جواباً یہ کہا: مرزا غلام احمد قادیانی نے رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کی۔ اطاعت کرتے کرتے نبی بن گیا۔“

یہ بات بھی محل نظر ہے کہ مرزا غلام احمد نے رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کی یا نہیں۔ یہ ایک مستقل موضوع ہے، اس کو نہیں چھیڑتے اور اس موضوع کو بھی نہیں چھیڑتے کہ آیا چودہ سو سال میں حضور (ﷺ) کی مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ کسی اور نے اطاعت کی یا نہیں؟ اس لئے کہ اگر اطاعت سے نبوت ملتی ہے تو چودہ سو سال میں حضور (ﷺ) کا کوئی امتی نہیں تھا جس نے حضور (ﷺ) کی اطاعت کی ہو؟ اس بحث کو بھی نہیں چھیڑتے اطاعت سے نبوت ملتی ہے تو وہ نبوت کسی ہوئی؟ وہی نہیں ہوئی؟

چند اشکالات کے تشفی بخش جوابات

حالانکہ نبوت ایک وہی چیز ہے۔ ایک یہ بحث بھی ہے جسے ہم یہاں نہیں چھیڑتے کہ

آیا چودہ سو سال میں یعنی حضور (ﷺ) کے زمانہ سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ تک کوئی نبی ہوا ہے؟ مرزائی کہتے ہیں: کوئی نہیں ہوا ہے اور قیامت تک نہیں ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے: میں خدا تعالیٰ کا آخری نور ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پھر مرزائیوں کے ساتھ کرنے والی یہ بحث بھی اپنی جگہ ہے کہ تمہارا اجراء نبوت کا عقیدہ ہے؟ یا ختم نبوت کا عقیدہ ہے؟ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرزا غلام احمد نبی ہے اور کوئی نہیں، تو پھر یہ بحث ہونی چاہئے کہ آیا خاتم النبیین حضور (ﷺ) ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی؟ اگر قرآن وحدیث نے خاتم النبیین حضور (ﷺ) کو کہا ہے تو انہیں مان لینا چاہئے، اور نعوذ باللہ! اگر اس کا مصداق مرزا غلام احمد ہے تو اس کا ثبوت مرزائیوں کو پیش کرنا چاہئے؟ ان امور کو اس وقت بالائے طاق رکھ کر اس وقت صرف مرزائیوں کا یہ قول زیر بحث ہے کہ حضور (ﷺ) کی اطاعت کرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی حضور (ﷺ) کے رنگ میں اتارنا رنگ گیا کہ وہ نبی بن گیا۔

تو مرزائیوں سے سوال کیا گیا کہ آپ یہ بتائیں کہ ”مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور (ﷺ) کی اطاعت کرنے سے نبوت ملی ہے تو ہم میں سے کوئی آدمی حضور (ﷺ) کی اطاعت کرے اور مرزا غلام احمد کو نہ مانے، صرف حضور (ﷺ) کی اطاعت سے ہماری نجات ہو سکتی ہے یا نہیں؟“۔ تو مرزائی کہنے لگا: ”نجات ہو سکتی ہے۔“ تو ہم نے کہا: ”صرف حضور (ﷺ) کی اطاعت سے نجات ہو سکتی ہے تو مرزا غلام احمد کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟“ سوچ کر کہتا ہے: ”نہیں ہو سکتی۔“ ہم نے کہا کہ ”نہیں ہو سکتی ہے تو یہ بات نہایت قابل غور ہے کہ مرزا غلام احمد کو تو حضور (ﷺ) کی اطاعت سے تو نبوت مل جائے اگر ہم حضور (ﷺ) کی اطاعت کریں تو ہمیں نجات ہی نہ ملے؟“ جی! اس کا کسی قادیانی کے پاس رہتی دنیا تک کوئی جواب نہیں ہے!۔

جو شخص مرزا غلام احمد کو نہیں مانے گا وہ جہنم میں جائے گا

میں آگے چل کر آپ حضرات کی خدمت میں حوالہ نوٹ کراؤں گا کہ مرزائیوں کے نزدیک اب مدار نجات مرزا غلام احمد قادیانی کی اطاعت ہے۔ گویا حضور (ﷺ) کی اطاعت مدار نجات نہیں، آپ کا دین، آپ کی شریعت، آپ کی وحی، آپ کا قرآن اور آپ کی حدیث اب مدار نجات نہیں۔ ان مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نزدیک مدار نجات غلام احمد قادیانی ہے۔ اور وہ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جو شخص مرزا غلام احمد کو نہیں مانے گا وہ جہنم میں جائے گا

گا۔ وہ غیر مسلم ہے۔ مرزا خود کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے بطور وحی مجھے خوش خبری دی ہے کہ جو مسلمان تیری بیعت میں شامل نہیں ہوں گے سب جہنمی ہیں۔ دیکھئے! (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۲۷، مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۲۷۵) آگے چلئے حضور!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک ہی سانس میں اور ایک ہی عبارت میں چھ الزام چھارم: استغفر اللہ! ”یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ مسجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور وہ شراب پیئے گا اور سوڑ کا گوشت کھائے گا۔ اور اسلام کے حلال حرام کی کچھ پروا نہ نہیں کرے گا۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۹، خزائن جلد ۲۲ ص ۳۱، از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضور والا! مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے۔ مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آئے تو یہ بات لازم ہے کہ لوگ مسجد کی طرف جائیں گے۔ الٰہی آخرہ۔

جھوٹے نبی نے ایک ہی عبارت میں چھ جھوٹ بولے، چھ الزام و بہتان مرزا قادیانی نے ”حقیقت الوحی“ کی مذکورہ بالا عبارت میں چھ جھوٹ بولے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگائے ہیں۔ (۱) حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا غیر معقول بات ہے۔ یعنی عقل اس کو نہیں مانتی۔ (۲) لوگ مسجدوں میں جائیں گے۔ وہ کلیسا کی طرف جائے گا۔ (۳) لوگ قرآن شریف پڑھیں گے اور وہ انجیل کھول کر بیٹھے جائے گا۔ (۴) بوقت عبادت لوگ بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے۔ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرے گا۔ (۵) وہ شراب پیئے گا اور سوڑ کا گوشت کھائے گا۔ (۶) حلال و حرام کی کچھ پروا نہ نہیں کرے گا۔ یہ ہیں چھ الزام! اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایک ہی سانس میں ایک ہی عبارت میں لگائے ہیں۔ بیک وقت ایک ہی عبارت میں اس نے چھ جھوٹ بولے ہیں۔ حالانکہ جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تشریف لائیں گے تو وہ شریعت محمدیہ کے پیرو بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ چنانچہ نزول

کے بعد سب سے پہلا کام وہ یہی کریں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے درخواست کریں گے کہ آپ نماز پڑھائیں!

جس وقت نازل ہوں گے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ صف بندی ہو چکی ہوگی، اقامت کہی جا چکی ہوگی، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان مصلیٰ پر موجود ہوں گے، اس وقت ان کا نزول ہوگا، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ان کے اکرام و اعزاز میں پیچھے ہٹ جائیں گے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے درخواست کریں گے کہ آپ نماز پڑھائیں، شریعت کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ افضل نماز پڑھائے اور مفضول اس کے پیچھے نماز پڑھے، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اپنے تمام تر فضل کے باوجود حضور (ﷺ) کے امتی ہیں۔ حضرت مسیح (علیہ السلام) اپنے وقت کے نبی ہیں اور ان کا حق بنتا ہے کہ وہ نماز پڑھائیں، امام مہدی ان کے اعزاز میں پیچھے ہٹ جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے مگر وہ کہیں گے: آپ نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ میں اپنی شریعت چلانے نہیں آیا ہوں۔ محمد عربی (ﷺ) کی غلامی کرنے آیا ہوں۔

اس کے متعلق حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ: و اما کم منکم۔ اس کے بعد آئندہ کی تمام نمازوں میں امامت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کریں گے۔ ہماری ایک کتاب ”الملل والنحل“ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ بحکم بشریعتنا لا بشریعتہ۔ عیسیٰ (علیہ السلام) حضور (ﷺ) کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے، نہ کہ اپنی شریعت کے مطابق۔

قیامت کے دن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دو حیثیتیں ہوں گی

شرعی مسئلہ یہ ہے اور حضرات علماء کرام پر قربان جائیے کہ انہوں نے ایک ایک بات کی بے حد تنقیح کر دی ہے۔ مثلاً: ایک مسئلہ یہ ہے کہ قیامت کے دن ہرنبی کے پاس جھنڈا ہوگا، وہ اپنی امت کو لے کر حساب و کتاب کرائیں گے، تو عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ بحیثیت نبی قیامت کے دن اپنا جھنڈا لے کر اپنی اس وقت کی مسیحی امت کا حساب و کتاب کرائیں گے یا بحیثیت حضور (ﷺ) کے امتی ہونے کے آپ (ﷺ) کے جھنڈے تلے کھڑے

ہوں گے، صاحب الیواقیت نے صراحت کی ہے کہ ہر آدمی کا قیامت کے دن ایک حشر ہوگا، لیکن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے دو حشر ہوں گے، فلہ حشران، ان کا حشر ایک دفعہ بحیثیت نبی کے اور دوسری مرتبہ بحیثیت امتی ہونے کے اپنا حساب و کتاب کرائیں گے۔ تو شریعت کے اندر اتنی صاف وضاحت ہونے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ کہنا کہ وہ شراب پئے گا الی آخرہ۔ نعوذ باللہ۔ یہ بہت بڑے الزام اور بہت بڑے جھوٹ ہیں تو دیکھیں! ایک عبارت میں یک لخت چھ الزام، چھ جھوٹ اور بہتان لگا دیئے۔

## حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بیماری یا کسی پرانی عادت

### کی وجہ سے شراب پیا کرتے تھے

پنجم: ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔“ (کشتی نوح ص ۶۶ حاشیہ، خزائن جلد ۱۹ ص ۷۱، از غلام احمد قادیانی) جس وقت ہم یہ حوالہ پیش کرتے ہیں تو فوراً امرزائی کہہ دیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی شریعت میں شراب حلال تھی۔

الف..... حالانکہ یہ بھی ان کا الزام ہے، اس وقت جتنے بھی مسیحی علماء ہیں وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں شراب پینا جائز نہیں ہے۔

## مرزا خود کہتا ہے: انجیل کی رو سے شراب پینا ناجائز ہے

### اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگاتا ہے

ب..... خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ”دافع البلاء“ میں کسی عیسائی کے جواب میں لکھا ہے کہ: انجیل کی رو سے شراب پینا ناجائز ہے۔ آپ حضرات انجیل کو مانتے ہوئے کیوں شراب پیتے ہو؟ خود تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تعلیمات کی رو سے شراب پینا ناجائز ہے۔ خود کہتا ہے: شراب پینا ناجائز ہے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر الزام لگاتا ہے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ بے تکیہ پن، جارحیت اور دلیری کے ساتھ ان کی توہین کرتا ہے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین نانیاں اور دادیاں زنا کارو کبھی تھیں

خدا کی قسم! آپ حضرات اور میں صبر نہیں کر سکتے۔ مثلاً: ”انجام آتھم“ میں اس نے لکھا ہے کہ: ”حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ”تین نانیاں اور دادیاں زنا کار تھیں اور کبھی عورتیں تھیں۔“ دیکھئے! (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۱) (نعوذ باللہ) ایک طرف تو مرزا قادیانی نے الزام لگایا، دوسری طرف قرآن پاک حضرت مریم علیہا السلام کی قسمیں اٹھاتا ہے، اور عظمتیں بیان کرتا ہے، ان کے متعلق الزام لگایا کہ ان کی تین نانیاں دادیاں زنا کار پتہ نہیں کیا کیا کہہ کر (بکو اس کرتا) گیا۔ ایک تیر سے دوشکار کر گیا۔

دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو۔ دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو، جب مرزا یہ کہتا ہے: تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بن باپ پیدا نہیں ہوئے، تو گویا اس کے نزدیک حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بن باپ پیدا نہیں ہوئے۔ ان کے مکتوبات کے اندر لکھا ہے کہ حضرت ”عیسیٰ (علیہ السلام) کیا تھے؟، نہ عابد، نہ زاہد، نہ حق پرست، بس کھانے پینے والے اور شرابی تھے؟“ (دیکھئے! مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۳، ۲۴) اتنی توہین کرتا چلا گیا۔

## جھوٹے نبی مرزا ملعون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے

انکار کر کے ان کی توہین و تنقیص کر کے حقیقت میں قرآن کریم کا انکار کر دیا قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے صراحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ (مثلاً: برص والے کا اچھا ہو جانا، مادرزاد اندھے کو بینائی دینا وغیرہ) مرزا غلام احمد کہتا ہے: یہ ان کا کمال نہیں تھا بلکہ اس تالاب کے پانی کا اثر اور کرشمہ تھا کہ اس کی مٹی کو برص والے لگاتے تھے تو اچھے ہو جاتے تھے، کبھی کہتا ہے: وہ جو کام کرتے تھے مسمریزم سے کیا کرتے تھے۔ (دیکھئے! ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، حاشیہ، خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۱، ازالہ اوہام ص ۱۲۸، حاشیہ، خزائن جلد ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۶) وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی توہین اور تنقیص کیا کرتا تھا، ان کی عزت گراتا تھا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تو مسیح ہے؟ تو اس مسیح میں تو یہ کمالات تھے، تجھ میں کیا کمالات ہیں؟ خود تو ان کمالات تک تو نہیں پہنچ سکتا تھا لہذا یہ تنقیص کیا کرتا تھا، جس کا دوسرا مطلب قرآن کا بھی انکار ہے کہ جو باتیں

قرآن مجید بیان کرتا ہے وہ اس کا انکار کرتا ہے تاکہ دونوں مسیح برابر ہو جائیں (نعوذ باللہ)  
تو نتیجہ یہ نکلا کہ انبیاء (علیہم السلام) کی ادنیٰ توہین کرنا کفر ہے، اس نے خدا تعالیٰ کی  
توہین کی، اور ایسی توہین کرنے والا کافر ہے۔ جب اس نے خدا کی توہین کی تو اپنے مبعوث کرنے  
والے کی توہین کی۔ اچھا نبی تھا یہ۔ نعوذ باللہ!

## مرزا کا تصور قرآن

الف.....

آنچه من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانش از خطا  
ہم چوں قرآن منزہ اش دامن از خطا ہا ہمیں است ایمانم  
بخدا ہست این کلام مجید از دہاں خدائے پاک و وحید  
(نزول المسیح: مرزا غلام احمد قادیانی ص ۹۹، ۱۰۰، خزائن جلد ۱۸ ص ۴۷۷، ۴۷۸)

ترجمہ فارسی اشعار: میں اللہ کی وحی سے جو سنتا ہوں، خدا کی قسم! اسے خطاؤں سے  
پاک جانتا ہوں، تمام خطاؤں سے اسے قرآن کی طرح منزہ جانتا ہوں۔ یہی میرا ایمان ہے۔ خدا  
کی قسم! یہ کلام مجید ہے جو خدائے پاک و وحدہ کے منہ سے نکلا ہے۔

وہ کہتا ہے: جو کچھ اللہ کی وحی سے سنتا ہوں وہ تمام خطاؤں سے پاک ہے۔ میں قرآن  
کی طرح اسے منزہ جانتا ہوں۔ یہ میرا ایمان ہے۔ جس طرح قرآن مجید خطاؤں سے پاک ہے  
اسی طرح میرے اوپر نازل ہونے والی وحی بھی خطاؤں سے پاک ہے۔ اور جس طرح قرآن مجید  
اللہ کا کلام ہے اسی طرح میرے اوپر نازل ہونے والی وحی بھی اللہ پاک کا کلام ہے۔

ساری کائنات کی کتابیں مل کر بھی قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتیں

آپ کا میرا عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات کی کتابیں مل کر بھی قرآن مجید کا مقابلہ نہیں  
کر سکتیں۔ دنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو خطاؤں سے پاک ہو سوائے قرآن مجید کے۔ اور اس  
نے اپنی وحی کو قرآن کا درجہ دیدیا۔

ب..... قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (تذکرہ از مرزا ص ۶۴۱) وہاں یہ کہا:  
میری وحی قرآن کی طرح ہے اور یہاں یہ کہا کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (اندازہ لگائیے)

ج..... ما انا الا كالقرآن: (تذکرہ، از مرزا قادیانی ص ۷۷)

جھوٹے نبی مرزا کی وحی و کشف و رؤیا و الہامات اور بکواس کے مجموعہ کا نام ہے ”تذکرہ“

میں نے کل ہی آپ حضرات کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ تذکرہ، مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی وحی، کشف اور رؤیا جو کچھ تھے ان کو اکٹھا کر کے اور مرتب کر کے مرزائیوں نے چھاپ دیا ہے، اس کی وحی اور الہامات کے مجموعہ کا نام ”تذکرہ“ ہے۔

”تذکرہ“ قرآن مجید کا غیر معروف نام ہے، چورا کر اپنی بکواس کا نام رکھ دیا اور کل میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ مرزائیوں کے نزدیک ان کی اتنی ہی عزت ہے جو ہمارے یہاں قرآن مجید کی ہے۔ تذکرہ قرآن مجید کا غیر معروف نام ہے: ان ہذہ تذکرہ، انہوں نے قرآن مجید کا غیر معروف نام چرا کر اپنی کتاب کا نام رکھ دیا۔

اس ضمن میں ایک لطیفہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کا پیدا کردہ ہے۔ اللہ انہیں سلامت رکھے۔ مولانا نے یہ لطیفہ بنایا: ان کا جو پہلے تذکرہ، چھپا تھا اس کے ۸۴۰ صفحات تھے، اور ورق بنتے ہیں چار سو بیس۔ اور ۴۲۰ کہتے ہیں فراڈ کرنے والے کو۔ ہم نے بارہا تلاش کیا کہ قرآن مجید کے صفحات کو کہہیں سے اتنے ہی صفحات والا قرآن مجید مل جائے مگر نہیں ملا۔ مولانا جس ملک جاتے ہیں (یہ ان کا ذوق بھی ہے) اور وہاں کے چھپنے والے قرآن کے صفحات کو دیکھتے ہیں مگر وہ اتنے نہیں ہوتے جتنے کے مرزا کے تذکرہ کے صفحات ہوتے ہیں۔ مرزائیوں کی جو کتاب ہے وہ ۴۲۰ پر ہی ختم ہوئی ہے۔ جی! یہ مرزا کے تذکرہ کی باتیں ہیں۔ کل اللہ کو منظور ہوگا تو مرزائیوں کے قرآن کی بھی زیارت کراؤں گا۔

مرزائیوں کا تصور صحابہ

الف..... ”بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کوئی حصہ نہیں تھا وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۰ حصہ پنجم، خزائن جلد ۲۱ ص ۲۸۵، از مرزا قادیانی)

## مرزا چھوٹے نبی کا قرآن ”تذکرہ“ معجون مرکب ہے،

عربی، فارسی، پنجابی اور انگریزی زبان میں بے شمار الہامات کا مجموعہ ہے درمیان میں حضرت سے کسی نے پوچھا: جس طرح ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو وہ حضرات کس کی تلاوت کرتے ہیں؟ جواب میں حضرت نے فرمایا: اچھا! وہ عجیب معجون مرکب ہے، اس میں عربی، انگریزی، فارسی اور پنجابی زبان میں بے شمار اس کے الہامات ہیں۔ دلچسپ مجموعہ ہے۔ مثلاً: اس میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فرمایا: ”love you.“ عجیب قسم کا اور واہیات قسم کا مجموعہ ہے۔ اس کے اندر اس نے محمدی بیگم کی پیشین گوئی کی تھی کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ محمدی بیگم کا سلطان محمد پٹی والے کے ساتھ نکاح ہو گیا، تو کہتا ہے: ”پٹی، پٹی گئی“، پٹی، سلطان کی بستی کا نام ہے۔ یعنی یہ قصبہ جو پٹی کے نام کا ہے، پٹی گئی یعنی دنیا جہاں سے یہ قصبہ ختم ہو جائے گا۔ اس طرح اس کے الہامات ہیں۔

## بے شرمی اور بے حیائی کی حد کردی

میرے محترم ساتھیو! مسجد نہ ہو، اور چھوٹے بچے نہ ہوں، آپ حضرات تو بزرگ لوگ ہیں۔ آپ حضرات کے سامنے اصل مرزا نیت پھر پیش ہوتی تو پھر مزا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو، ہم سب کو محفوظ فرمائیں۔ اس کے اندر لکھا ہے: ”آج خواب میں نے دیکھا کہ محمدی بیگم جس کی نسبت پیش گوئی ہے کہ باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ میں نے اس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں، میں نے یہی تعبیر کی ہے اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہو گیا ہے۔“ (تذکرہ ص ۱۹۹) یہ نبوت ہے یا تماشا ہے؟ بد معاش کہیں! کوئی شریف آدمی اس کو پڑھ نہیں سکتا۔ حوالہ مذکورہ بالا۔

## مرزائیوں کا تصور صحابہؓ

ب..... ”حضرت ابو ہریرہؓ غیبی تھے۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن جلد ۱۹ ص ۱۲۷، مرزا غلام احمد قادیانی)

ج..... ”اس لئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو، اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو“ (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۴۰۰)

## حضرت حسین رضی اللہ عنہ و اہل بیت کی توہین و تنقیص

د..... مرزا غلام احمد قادیانی نے (اعجاز احمدی ص نمبر ۸۲، خزائن جلد ۱۹ ص ۱۹۴) پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے۔

نستیم جلال اللہ والمجد والعلیٰ  
وماورد کم الاحسین اتنکروا  
فہذا علی الاسلام احدی المصائب  
لادی نفعات المسک قدر مقنطر

ترجمہ: تم نے خدائے جلال اور مجھ کو بھلا دیا، تمہارا اور صرف حسین ہے، کیا تو انکار کرتا ہے، پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے، کستوری کی خوشبو کے پاس ایک گندگی کا ڈھیر ہے۔ دیکھئے حضور! حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کا ذکر خیر! ان کے فضائل و برکات ہمارے ایمان کا ایک حصہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے احادیث میں ان کے بے شمار فضائل و برکات بیان فرمائے ہیں۔ انہیں سید شباب اہل الجنۃ فرمایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں حسین (رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرنا اس طرح ہے جس طرح کستوری کے پاس گندگی کا ڈھیر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو وہ کستوری کہتا ہے، اور حسین (رضی اللہ عنہ) کے ذکر کو وہ اس طرح تشبیہ دیتا ہے۔

آپ حضرات اندازہ لگائیں، آگے اس کا فارسی کا شعر ہے۔

کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم  
جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کہتا ہے ”ہر وقت میری کربلا کی سیر ہے، سو حسین جو ہے وہ میرے گریبان میں ہے۔“ (نزول المسح ص ۹۹، خزائن جلد ۱۸ ص ۴۷۷)

اس کے علاوہ بھی اسی (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن جلد ۱۹ ص ۱۹۴) میں کہتا ہے: ”تم حسین کا بار بار ذکر کرتے ہو، اس بات کو یاد نہیں رکھتے کہ حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) دشمن کا کشتہ تھا اور میں محبوب کا کشتہ ہوں، اور تمہارا حسین (رضی اللہ عنہ) ہے کہ کربلا کا نام لیکر آج تک تم روتے ہو، اس کی کسی نے مدد نہیں کی تھی اور میں ہر گھڑی، ہر لمحہ مدد کیا جاتا ہوں۔“ اس نے حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی یہ تصویر کشی کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ

## خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی نور نظر لخت جگر کی توہین

سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے متعلق (آئینہ کمالات اسلام ص نمبر ۵۳۹، ۵۵۰، خزائن ج ۵) پر ہے۔ وہ کہتا ہے: ”ایک رات عشاء کی نماز کے بعد میں اپنے گھر میں لیٹا ہوا تھا، نہ مجھے نیند تھی، نہ اونگھ تھی، عین بیداری کی حالت میں میرے دروازہ کو کھٹکھٹانے کی آواز آئی، میں نے جا کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سرور کائنات (ﷺ) میرے دروازے پر کھڑے ہیں، آئے ہوئے ہیں، اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے میرا سر پکڑ کر اپنی ران پر رکھ دیا۔“ یہ سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے متعلق مرزا قادیانی ملعون کی بکواس ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک! آگے چلے حضور....!

## اجماع امت کے متعلق مرزائیوں کا عقیدہ

”امت کا اجماع یا اتفاق کیا چیز ہے؟“ (ازالہ ادہام ص ۱۴۱، خزائن جلد ۳ ص ۱۷۲) دیکھئے! ہمارے نزدیک اجماع ادلہ اربعہ میں سے ہے۔ وہ ملعون یہ کہتا ہے کہ ”امت کا اجماع و اتفاق کور مغز ہے۔ ملعون کہیں کا!، امت کا اجماع کر لینا کیا حیثیت رکھتا ہے؟“

## بزرگان امت کے متعلق مرزا غلام احمد کا مرزائی تصور

”ہمارے مخالف سخت شرمندہ ہو کر، لا جواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں: ہمارے بزرگ ایسے ہی کہتے چلے آئے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ بزرگ معصوم نہیں تھے، بلکہ یہودیوں کے بزرگوں نے جس طرح پیشین گوئی کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے اسی طرح ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھائی ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص نمبر ۱۲۳، خزائن جلد ۲۱ ص ۲۹۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیاں (یہ ایک مستقل موضوع ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی جو بھی پیشین گوئی کرتا تھا اس کی وہ پیشین گوئی ہمیشہ غلط نکلتی تھی، جھوٹی ہوتی تھی، اللہ کی شان! جو بات اس نے کہی، قدرت نے اس کے خلاف کر دیا، حتیٰ کہ

ایک مرتبہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کا سعودی حکومت کے ساتھ کسی کا ٹھیکہ ہوا تھا۔ ریلوے پٹری تیار کر لی گئی، سیلپٹر بچھائے گئے، انجن منگوا کے چلانے کے لئے کھڑے کر دئے گئے۔ ۸۶% کام مکمل ہو گیا، مرزا غلام احمد قادیانی کو پتہ چلا کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریلوے لائن چلائی جا رہی ہے تو اس نے کہہ دیا: ”میرے سچے ہونے کی دلیل یہ ہے: حضور (ﷺ) کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اونٹ چلتے تھے میرے زمانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے گاڑی چلے گی۔“ (دیکھئے تفصیل! تحفہ گولڈویہ ص ۳۶، خزائن جلد ۱ ص ۱۹۵)

اسے پتہ تھا کہ کام ہو گیا ہے، ٹھیکہ ہو گیا، لائن بچھ گئی ہے، انجن آ گیا ہے۔ چودہ فیصد کام باقی ہے، ریلوے گاڑی چل پڑے گی، اس نے پیشین گوئی کر دی: ”میرے سچے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تین چار سال میں ریلوے گاڑی چلے گی۔“ اس بد بخت نے ادھر پیشین گوئی کر دی، ادھر اس کا ٹھیکہ کینسل ہو گیا۔ آج تک وہ ریلوے لائن نہیں چل سکی۔ وہ جو پیشین گوئی کرتا تھا وہ جھوٹی نکلتی تھی۔

## جھوٹے نبی کی ایک جھوٹی پیشینگوئی

مثلاً: اس کا ایک مرید منظور احمد نامی اس کے پاس آیا اور کہا: میرے گھر میں امید سے ہے۔ حضرت دعا فرمادیں کہ میرے گھر میں بچہ پیدا ہو۔ کہتا ہے: سویرے آنا، وہ وقت پر سویرے آیا، مرزانے کہا: رات کو میں نے اللہ سے بات کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہا: تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا بلکہ اس لڑکے کے (نو) ۹ نام بھی لکھوائے۔ اگر وہ لڑکا پیدا ہو جاتا تو عجوبہ زمانہ ہوتا۔ وہ نام کیا تھے؟ (۱) کلمتہ العزیز۔ (۲) کلمتہ اللہ خان۔ (۳) وارڈ۔ (۴) شادی خان۔ (۵) بشیر الدین۔ (۶) عالم کباب۔ (۷) ہذا یوم مبارک۔ (۸) ناصر الدین۔ (۹) فاتح الدین۔ (تذکرہ ص ۶۲۶، ۶۲۷)

اس طرح کر کے اس نے نو نام لکھوائے، تم بے فکر رہو! ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اس نے جا کر اپنی بیوی محمدی بیگم (یہ دوسری محمدی بیگم ہے) سے کہا: مبارک ہو! حضرت صاحب نے رات کو اللہ تعالیٰ سے بات کی، لڑکے کی بات ہو چکی ہے، اور اللہ نے اس کے نو نام رکھ دئے ہیں۔ وہ بڑی خوش ہوئی۔ بدھو مرید!، بدھو مریدنی!، جس وقت مدت ختم ہوئی، اللہ کی شان! بچی پیدا ہوئی۔

## یہ عجیب تشابہات

وہ واپس آیا کہتا ہے: حضرت میرے گھر بچی پیدا ہوئی ہے، یہ چالاک پیر کی طرح غصہ سے کہتا ہے: میں نے ایسا کب کہا تھا کہ اس دفعہ ہوگا؟ اب کے نہیں ہوا تو آئندہ ہو جائے گا، اگلی دفعہ نہ ہوا تو اس کے اگلی دفعہ ہو جائے گا۔ اتفاق کی بات کہ تین مہینہ بعد لڑکی مرگئی، چھ مہینہ بعد اس کی بیوی مرگئی، اور سال بھر کے بعد وہ خود مر گیا۔ اور آج تک وہ نو نام والا لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ مرزائی اس کے جواب میں کہتے ہیں: یہ تشابہات میں سے ہے۔ جی!

## اپنے جھوٹ پر کس طرح پردہ ڈالتے ہو؟

تو عرض یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئی جھوٹی نکلتی تھی۔ تو ہمارے بزرگ کہتے تھے: بد بخت کی پیشین گوئی یہ بھی جھوٹی اور وہ بھی جھوٹی ہے تو بجائے اپنی پیشین گوئی کو پورا کرنے یا اس کے صداقت ہونے پر کوئی دلیل دے۔ وہ جواب میں کہتا تھا: یہ حضرات بھی وہی عادتیں اور خصلتیں رکھتے ہیں جو یہودی بزرگ اور علماء رکھتے تھے کہ یہودی بزرگ بھی پیشین گوئی کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے تھے اسی طرح امت محمدیہ کے یہ بزرگ بھی پیشین گوئی کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور مشابہ میں میری پیشین گوئی کو نہیں سمجھ پارہے ہیں۔

## مرزا کا حدیث کے بارے میں تصور

مرزا ملعون اپنی کتاب ”اعجاز احمدی“ میں لکھتا ہے: ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی، ہاں! تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں، اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔“ (اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

آپ حضرات اس کی بیباکی کا اندازہ فرمائیں کہ جو حدیثیں میرے دعویٰ کے مطابق ہیں وہ تو ٹھیک ہیں، اور جو میرے دعویٰ کے متعلق یا میری وحی کے خلاف ہیں وہ سب ردی کی طرح ہیں۔ اس کے نزدیک اسماء الرجال، اسناد، جرح اور تعدیل کوئی معیار نہیں، موضوع سے موضوع حدیث اگر مرزا کے دعویٰ کے مطابق ہو تو فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کے نزدیک وہ صحیح ہے۔ اور جو حدیث صحیح ہو مگر مرزا کو اس سے فائدہ نہیں پہنچتا تو وہ ردی کی طرح پھینک دینے کو کہتا ہے۔ یہ ہے

مرزا کا قرآن کے متعلق، حدیث پاک کے متعلق صحابہ اور بزرگوں کے متعلق، انبیاء اور خدا کے متعلق تصور اور عقائد و نظریات۔

مرزائیت امت سے ہٹ کر کوئی اور چیز ہے

تو جس طرح میں نے پہلا حوالہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا تھا، وہ خود کہتا ہے: ”مسلمانوں سے ہمارا اختلاف خدا تعالیٰ کی ذات میں، نماز، روزہ، حج اور ہر چیز میں ہے۔“ آپ حضرات نے واقعتاً دیکھ لیا کہ مرزائیوں کے جو تمام تر عقائد ہیں وہ امت کے ہر عقیدے کے خلاف ہیں۔ امت مسلمہ کا اور مرزائیوں کا عقیدہ ایک نہیں، نہ قرآن کے متعلق، نہ حدیث کے متعلق، نہ تو انبیاء (علیہم السلام) اور صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق اور نہ خدا کی ذات کے متعلق۔ مرزائی یکسر امت مسلمہ سے ہٹ کر کوئی اور چیز ہے! بس آج ہمارا مقصد یہی ہے۔ اللہ کو منظور ہو تو باقی معروضات کل عرض کروں گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

مولانا اللہ وسایا کے قیام برطانیہ کا مقصد و روسیداد

بعد ازیں مولانا عبدالرشید ربانی صاحب (دامت برکاتہم) کا مختصر بیان ہوا، جو

مندرجہ ذیل ہے:

یہ تقریب مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس تقریب میں پاکستان کے مشہور و معروف عالم اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ، فاتح ربوہ (موجودہ چناب نگر) اور جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم جو بزرگوں کے قافلہ کے ساتھ تشریف لائے تھے، باقی بزرگ اس وقت واپس جا چکے ہیں۔ اور حج کر کے پاکستان پہنچنے والے ہیں۔

اور ایک خوشخبری یہ ہے کہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی کے ساتھ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب، جو مفتی محمود صاحب کے فرزند ہیں۔ اور پاکستان اور وہاں کی سیاسیات میں مشہور و معروف ہیں وہ بھی اور واعظ حرم حضرت مولانا محمد مکی صاحب مدظلہ اور مولانا فضل الرحمن صاحب کے مدرسہ کے مہتمم اور ان کے نائب مولانا محمد یونس صاحب اور دوسرے حضرات کا قافلہ بارہ یا

پندرہ کو یہاں پہنچنے والا ہے۔ جو انشاء اللہ قادیانیت کے بارے میں مسلسل چند ہفتوں تک کام کریں گے، ترتیب بنے گی ان شاء اللہ! حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مدظلہ) اسی قافلہ کے ایک فرد عظیم ہیں۔ مولانا جب سے آئے ہیں، ختم نبوت کے سلسلہ میں مصروف ہیں۔

خود فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی خدمت کے لئے مصروف کر رکھا ہے۔ کہیں بیان ہوتا ہے، کہیں تقریر ہوتی ہے، اور کہیں علماء میں خصوصی باتیں ہوتی ہیں۔ علماء تمام نوٹس، نکات اور بیانات لکھتے ہیں۔ جو اس سلسلہ میں ضروری ہیں۔ پوری ترتیب کی اطلاع ”بائلسی“ کے علماء کرام کے اشتہار کے ذریعہ ہو چکی ہے۔ اسی سلسلہ کی تقریب اور مجلس ہے جو کل پرسوں تک جاری رہے گی، اس کے بعد جمعرات اور جمعہ کا جو پروگرام ہے۔ وہ ”جمعیتہ العلماء برطانیہ“ کے صوبہ ”یورک شائر“ کے صدر اور جمعیتہ کے مرکزی ذمہ دار حضرت مولانا احمد پانڈور صاحب مدظلہ جو اس وقت یہاں موجود ہیں ”بریڈ فورڈ“ کا پروگرام بتائیں گے۔ تو یہ سلسلہ ان شاء اللہ ہفتہ تک جاری رہے گا۔

### قادیانی جعل ساز ودھوکہ باز ہیں

میں یہ سمجھتا ہوں کہ فتنہ قادیانیت نے اس وقت جس قدر تیزی کے ساتھ اور جس زبردست مہم کے ساتھ اپنی مذموم کوشش کے ساتھ پورے یورپ اور برطانیہ میں تحریراً و تقریراً اور ہر فرد کے پاس جا جا کر اور اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر جال پھیلا نا شروع کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہماری کوشش بہت کم ہے۔ اس کو بار آور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حضرت مولانا کے پروگرام کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے۔ اس کو کامیاب کیا جائے۔ اس کے بعد باقاعدہ قادیانیت کی بیخ کنی کے لئے ایک سلسلہ وار مہم چلائی جائے اور اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اس کے ساتھ تعاون کیا جائے، تاکہ ان بچوں کا جو مقدمہ ۱۶ تاریخ کو شروع ہونے والا ہے اس میں ہم سرخ رو ہو سکیں۔

اور اس کے علاوہ بھی قادیانیوں کے لٹریچر کے مقابلہ میں لٹریچر اور بیانات کے مقابلہ میں بیانات اور جلسے و جلوس کے مقابلہ میں جلسے و جلوس کی ہمیں اپنے طور پر پوری تیاری کرنا چاہئے، کتابیں مہیا کی جائیں، اور باقاعدہ مختلف موقع پر بیانات کے ذریعہ وضاحت کی جائے۔

کیونکہ قادیانی جعل ساز اور دھوکہ باز ہیں۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کا نام لے کر دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ کھلے کافروں سے زیادہ خطرناک کافر اور مرتد ہیں، یہ زیادہ خطرناک ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کے لئے ہو سکتے ہیں۔ اسلام کا نام لے کر اور احمدیت کا لفظ استعمال کر کے، مسلم کا لفظ استعمال کر کے یہ آتے ہیں اور قادیانیت کی تبلیغ اور پرچار کرتے ہیں۔

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ نوجوان جید فاضل علماء کرام نیز عوام الناس اس کار خیر میں اپنا قیمتی وقت دے رہے ہیں، ان شاء اللہ! وقت کی یہ قربانی ان کے لئے نجات کا ذریعہ بنے گی۔ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت کے مستحق بنیں گے، آمین۔ اور آخرت میں ان کے لئے یہ بڑا ذخیرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرح قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين  
 فله الحمد والشكر والله هو الموفق  
 والسلام على من اتبع الهدى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبْجَادِ مِنْ رَجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَوَّلَ اللَّهُ لِي الْغَنِيَّةَ

# دروس ختم نبوت

## یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

تیسرا درس ”مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت و کردار“

جو انہوں نے بروز پیر مورخہ ۱۶/۱۲/۱۳۰۵ ہجری مطابق مورخہ ۲/ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلر اسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

مَوْلَانَا مُحَمَّدُ يُوْسُفُ مَامَا أَسْتَاذُ الْحَدِيثِ بِأَنْبَلَى

مَوْلَانَا مَنُورُ حَسَنِ سُوْرَتِي أَسْتَاذُ تَحْفِظِ الْقُرْآنِ جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِسْرِ لَنْدُنْ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون . قال النبي ﷺ للقريش: اكنتم مصدقي قالوا نعم ماجربنا عليك الاصدقا . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

### جھوٹے نبی مرزا کی ذاتی سیرت ملاحظہ ہو

میرے عزیز بھائیو! دوستو اور بزرگو! میں آج کی اس نشست میں آپ حضرات کو مرزا غلام احمد کے حالات سنانا چاہتا ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے کا عبرتناک انجام، اس کی موت کی باتیں، یہ مختلف عنوانات کے تحت ہوتی رہیں، اور چلتی رہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس سلسلہ کا ایک لکھا لکھا یا رسالہ مل گیا ہے، اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط جو ہوا کرتا تھا وغیرہ، اس کی ساری تفصیل اس کے اندر موجود ہے۔ مرزا غلام احمد کی موت کس طرح واقع ہوئی، اس کو کون کون سی بیماری تھی، مرگی تھی، مرق کا دورہ پڑتا تھا، الٹی سیدھی جوتی کا خیال نہ کرتا تھا، ذیابیطس کی بیماری تھی، سلس البول تھا، نامرد تھا، ہیضہ کی موت مرا، وغیرہ، یہ ساری تفصیلیں حوالوں کے ساتھ اس میں موجود ہیں۔ بیس کا پیاں ہیں سب حضرات میں تقسیم ہو جائیں گی۔

### جھوٹے نبی کے دعاوی کی فہرست

حضرات! یہ مستقل ایک بحث ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا کیا دعاوی کئے، اس سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک رسالہ بنام ”دعاوی مرزا“ لکھا، انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ۳۶ دعاوی اکٹھے کئے تھے، مرزا قادیانی نے یہ کہا، وہ کہا، میں یہ ہوں اور وہ ہوں۔

ایک مولانا ابوالبشیر عرفانی تھے، انہوں نے مذکورہ ۳۶ دعاوی پر مزید اضافہ کر کے ۷۱ کے قریب اس کے دعاوی کتابی شکل میں جمع کئے ہیں۔ وہ الہامی گرگٹ کے نام سے چھپ گئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ”تذکرہ“ جس کا تذکرہ بار بار آتا رہا، اسے میں نے چار پانچ بار پڑھا ہے۔ دعاوی کو نئے سرے سے مرتب کیا تو ان کا مجموعہ ۲۰۴ دعاوی بنتے ہیں۔ یہ ایک مستقل علیحدہ رسالہ کی شکل میں چھپا ہے۔ اب وہ نایاب ہو گیا ہے۔ دوبارہ چھپ رہا ہے۔

حضرت مولانا تاج محمود صاحب ہمارے ایک بزرگ رہنما ہیں، انہوں نے ایک رسالہ ”قادیانی عزائم و عقائد“ کے نام سے لکھا ہے، اس کے ضمیمہ کے طور پر بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ ۲۰۴ دعاوی چھپ چکے ہیں۔ مثلاً:

کہیں کہتا ہے: میں عاجز ہوں، احقر ہوں، احقر العباد ہوں، بشر ہوں، مرزا ہوں، غلام احمد ہوں، چینی الاصل ہوں، مغل برلاس، سید، خاک سار، ناچیز، ناکارہ، نالائق، پر خطا، کرم خاکی، محافظ، پہریدار، کتوں کا ڈاکٹر، سؤرمار، لنگور مار، اوتار، کرشن، امین الملک، جے سنگھ، رودر گوپال، حکم، سپہ سالار، گورنر جنرل گواہ، مجسٹریٹ، ایپلچی، عالی قدر، آریوں کا بادشاہ، بادشاہ سلامت، آسمانی بادشاہ، آسمانی خاوند، جوان، فارسی جوان، مرد سلامت، مرد بہادر، شیر خدا، توحید خدا، فرشتہ خدا، پسندیدہ خدا، وقار خدا، ہماز خدا، مظہر خدا، آئینہ خدا، نور خدا، عرش خدا، خدا کی بیوی، (نعوذ باللہ) نطفہ خدا، خدا کا بیٹا، خدا کا باپ، میں اعلیٰ ہوں، احمد، محمد، محمد رسول اللہ، محمد احمد زماں ہوں۔

### جھوٹا نبی مرزا معجون مرکب تھا

کہیں کہتا ہے: میں احمد مختار ہوں، خاتم الانبیاء ہوں، خاتم الخلفاء ہوں، نبی ہوں، نبی اللہ ہوں، رسول اللہ ہوں، رسول اللہ کا بیٹا ہوں، احمد مقبول ہوں، سراج منیر ہوں، مدثر ہوں، امین ہوں، رحمۃ للعالمین ہوں، صاحب کوثر ہوں، سلطان احمد ہوں، غوث محمد ہوں، محمد مصلح، یسین، خیر الانام، حضور ﷺ سے بھی افضل ہوں، (نعوذ باللہ!) میں مامور من اللہ ہوں، اول المؤمنین، مصلح بالہدیٰ ہوں، میں آدم ہوں، شیث ہوں، نوح ہوں، ابراہیم ہوں، اسحاق ہوں، اسماعیل ہوں، یوسف ہوں، موسیٰ ہوں، عیسیٰ ہوں۔

اس طرح کے اس کے سارے دعاوی اس کتاب کے ضمیمہ کے طور پر چھپے ہوئے ہیں۔ غرض اس نے جتنی بکواس کی ہے وہ سب چھپی ہوئی ہے۔ مزید کوشش کی جائے تو اس کے اور دعاوی بھی مل سکتے ہیں، آخر میں اس کا دعویٰ ہے کہ میں معجون مرکب ہوں۔ (یہ ایک ہی رسالہ ہے، وہاں تو کافی ہیں۔ میں مولانا کو دیتا ہوں تاکہ یہاں ریکارڈ کے طور پر رہے) کل میں نے آپ حضرات کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مرزائیوں کے نزدیک مدار نجات غلام احمد قادیانی ہے۔ اس کا ایک حوالہ ملا ہے وہ میں آپ حضرات کو لکھوادیتا ہوں۔

### مرزا کی وحی مدار نجات

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی ہے نیز شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور میری اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے، 'فلک' یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ایک الہام الہی کی عبارت یہ ہے: واصنع الفلك باعيننا الخ، ان الذين يباعدونك انما يباعدون الله، يد الله فوق ايدهم۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ، خزائن جلد ۷ ص ۴۳۵، مصنفہ مرزا قادیانی)

### مرزا قرآن مجید کی بے شمار آیتوں کو خود اپنی ذات پر چسپاں کرتا تھا

آپ حضرات اندازہ فرمائیں کہ یہ قرآن مجید ہے جو حضور (ﷺ) کی ذات گرامی پر نازل ہوا، آپ کو یہ کہا گیا کہ آپ کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں آپ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر رہے ہیں بلکہ اللہ رب العزت کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: یہ آیتیں قرآن مجید کی میرے اوپر نازل ہوئی ہیں، اور یہ میری وحی اور میرا الہام ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں "محمد رسول اللہ، والذین معہ اشداء" کے بارے میں کہتا ہے: یہ آیت میرے اوپر نازل ہوئی اور اس وحی الہی میں میرا نام 'محمد' رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ (دیکھئے! ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۷)

اس قسم کی اس کی بیشمار بکواس ہیں۔ مثلاً: یس والقرآن الحکیم کے متعلق اور وما ارسلناک الا رحمة للعالمین کے متعلق کہتا ہے: یہ میری وحی ہے اور مجھ پر نازل ہوئی ہے

(دیکھئے! تذکرہ ص ۲۷۹، ۳۸۵، ۸۱) (دیکھئے! تذکرہ ص ۶۷۴) اور یا ایہا المدثر (تذکرہ ص ۵۱) اور اس قسم کی جتنی آیات حضور (ﷺ) کی توصیف میں قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں، ان آیات کو مرزا غلام احمد اپنے اوپر نازل شدہ وحی بتاتا ہے اور ان کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ ”یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی سے بنا، الخ، جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ (بالکل قرآن مجید کی آیات کا اپنے آپ کو مصداق قرار دے رہا ہے“)

اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا، تمام انسانوں کے لئے میری وحی کو مدارِ نجات ٹھہرایا، جس کی آنکھیں ہیں وہ دیکھیں اور جس کے کان ہوں وہ سنیں۔ (اربعین نمبر ۶ ص ۶۷، حاشیہ، خزائن جلد ۷ ص ۴۳۵، از مرزا غلام احمد قادیانی) ایک ہی عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کئی باتیں کہی ہیں۔ وہ خود کہتا ہے: کہ لوگ ہمیں کہتے ہیں: مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مجدد تھا، (اس کے ماننے والے یہی کہتے ہیں) نبی نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں اگر نبی تھے تو غیر تشریحی نبی تھے۔

### میں بھی صاحب شریعت ہوں

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: یہ لوگ مجھے غیر تشریحی ہونے کا طعنہ دیتے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صاحب شریعت کسے کہتے ہیں؟ صاحب شریعت وہی ہوتا ہے جس کی وحی میں امر بھی ہوتا ہے اور نہی بھی۔ کہتا ہے: اس تعریف کی رو سے میرے مخالف ملزم ہیں۔ اس لئے کہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ یعنی میں صاحب شریعت ہوں۔ اور کہتا ہے: ما سو اس کے یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے امر و نہی کے ذریعہ چند امر بیان کئے، اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا، وہی صاحب شریعت ہو گیا، پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں کہ میری شریعت میں امر بھی ہے اور نہی بھی (حوالہ مذکورہ بالا)

### نجات صرف ان لوگوں کی ہوگی جو مجھ پر ایمان لائیں گے

اس نے صرف نبوت کا نہیں صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا ہے، صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کر کے یہ کہتا ہے: یہ میری جو وحی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح قرار دیا ہے۔ نوح (علیہ السلام) کے طوفان سے وہی لوگ بچے تھے جو کشتی میں سوار تھے۔ اب بھی نجات

صرف ان لوگوں کی ہوگی جو مجھ پر ایمان لے آئیں گے، میں ہی مدارِ نجات ہوں، جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے، میری تعلیمات مانیں گے، مرزائی بنیں گے وہی نجات پائیں گے، جو لوگ حضور (ﷺ) کی شریعت پر عمل کرتے ہیں ان کی قطعاً نجات نہیں ہوگی، نجات صرف ان لوگوں کی ہوگی جو مجھ پر ایمان لائیں گے۔

دنیا کے تمام مسلمان جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے

وہ سب جہنم میں جائیں گے

اب آپ حضرات سوچیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات مدارِ نجات ہیں تو کیا حضور (ﷺ) کی تعلیمات منسوخ ہو گئیں؟ پھر ان کی تو کوئی قدر و قیمت نہ رہی۔

(اربعین از مرزا غلام احمد قادیانی)

غلام احمد قادیانی اپنی نبوت کو مدارِ نجات کہتا ہے۔ آپ اور میں اور دنیا کے تمام مسلمان جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے وہ سب مرزا کے عقیدے کے مطابق جہنمی ہیں، جہنم میں جائیں گے۔ (دیکھئے! مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۲۷۵، تذکرہ ص ۶۰۷) نجات صرف ان لوگوں کی ہوگی جو صرف قادیانی ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزائی کا لفظ ان کا پسندیدہ محبوب اور احمدی کہنے کا حق ہم ان کو نہیں دیں گے میں نے پرسوں کی معروضات میں عرض کیا تھا کہ مرزائیوں کو جب ہم مرزائی کہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تنابز باللقاب ہے، قرآن کہتا ہے کہ لا تنابزوا باللقاب۔ یہ شریعت و قرآن کی تعلیمات کے منافی ہے۔ ہمارا نام ”احمدی“ ہے۔ ہمیں اس نام سے پکارا جائے۔ نہ کہ مرزائی کے نام سے۔ ان کے اخبار کا حوالہ میں نے آپ حضرات کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی موجودگی میں سنہ ۱۹۰۷ء میں ان کی جماعت کے ایک شاعر نے ”محمد علی مرزائی“ کی شان میں تعریف میں اشعار پڑھے۔ اس میں شاعر نے کہا: ”یہی ہیں پکے مرزائی یہی ہیں پکے مرزائی“ اس کی نظم جلسہ میں بھی پڑھی گئی، غلام احمد کے زمانہ میں پڑھی گئی، ان کی زندگی میں ان کے اخبار میں شائع ہوئی، کسی مرزائی نے کوئی نکیر نہیں کی، تو اس سے ثابت ہوا کہ مرزائی کے لئے ”مرزائی“ کا لفظ پسندیدہ اور محبوب نام

ہے۔ ”احمدی“ کہنے کا ہم ان کو حق نہیں دیتے اس لئے کہ یہ ہمارے نبی (ﷺ) کا نام ہے۔

جھوٹے نبی کے پہلے خلیفہ نے مرزائی کا لفظ اپنے لئے استعمال کیا تھا

اس ضمن میں ایک اور حوالہ تحریر فرمائیے: (کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد ص ۱۵۳) مرزائی جماعت کے پہلے سربراہ حکیم نور الدین کا ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کا ایک فتویٰ چھپا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ”میرے خیال میں میں اور اکثر عقلمند مرزائی.....“، یہ ان کا پسندیدہ لفظ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی موجودگی میں یہ لفظ کہا گیا اور ان کے اخبار میں چھپا، اور ان کی جماعت کا پہلا خلیفہ ”حکیم نور الدین“ نے بھی اسے تسلیم کیا کہ میں اور اکثر عقلمند مرزائی الخ: تو اس نے اپنی جماعت کے لئے یہ لفظ استعمال کیا تو یہ تنازع بالالقباب نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے۔ لہذا یہ مرزائی کا لفظ اس نے مرزائی جماعت کے لئے استعمال کیا، تو ہم جب ان کو مرزائی کہیں گے تو یہ تنازع بالالقباب نہیں ہوگا۔

مرزا قادیانی کی دو بعثتیں ہیں: ایک مکہ میں اور دوسری قادیان میں

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ کے ایک رسالہ کا حوالہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے مرزا قادیانی کے سامنے یہ شعر پڑھے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں  
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی نے ان اشعار کو پسند بھی کیا اور فریم کرا کے اپنے کمرے میں لٹکا بھی دیا۔ مرزائیوں کے نزدیک حضور (ﷺ) کی دو بعثتیں ہیں ایک مکہ کی اور دوسری قادیان کی۔ ایک! آمنہ کے لطن سے عبد اللہ کے گھر میں مکہ میں پیدا ہوئے، اور دوسرے! قادیان میں مرزا غلام احمد کی شکل میں پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ) مرزائیوں کے نزدیک حضور (ﷺ) کی پہلی پیدائش پہلی رات کے چاند کی مانند تھی۔ اور مرزا کی شکل میں جو ہے وہ چودھویں کے رات کے چاند کی مانند ہے۔ (نعوذ باللہ) مرزائیوں کے نزدیک حضور (ﷺ) کی دوسری بعثت جو مرزا کی شکل میں ہوئی یہ حضور (ﷺ) کی پہلی بعثت سے جو مکہ میں ہوئی روحانی مراتب سے اشد، اکمل اور اقویٰ ہے۔

ان کے گھر کا مسئلہ ہے، وہ فیصلہ کریں کہ باپ سچا یا بیٹا سچا  
حقیقت میں دونوں جھوٹے ہیں

اس کے متعلق اس کا ایک شاعر کہتا ہے۔

ایک دفعہ محمد پہلے آئے تھے ایک دفعہ اب آئے ہیں  
جو اب آئے ہیں وہ پہلے سے شان میں بڑھے ہوئے ہیں  
جو اس پیراگراف میں مذکور موجود ہے۔ اس کا آج کل مرزائی عموماً یہ جواب دیتے  
ہیں۔

میرے پاس احمدیہ جماعت کی پاکٹ سائز نوٹ بک ہے، اس میں ہم جو کچھ اعتراض  
کرتے ہیں وہ اس کے جوابات دیتے ہیں۔ پھر ان کے جوابات ہم تیار کرتے ہیں، دشمنوں سے  
جو مقابلہ ہوا، ان میں ان شعروں کا یہ جواب دیا گیا: احمدیہ پاکٹ میں قاضی نذیر (مرگیا مردود) یہ  
کہتا ہے کہ میں یہ شعر لے کر مرزائی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین کو میں نے رقعہ لکھا  
کہ مسلمان ہمارے اس شعر پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان اشعار میں حضور (ﷺ) کی  
توہین کا پہلو نکلتا ہے۔

اب آپ ارشاد فرمائیں: اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو وہ کہتا ہے: حضرت صاحب  
نے مجھے یہ تحریر لکھ کر بھیجی، تحریر بھی نقل کی ہے، واقعہ بادی النظر میں ان اشعار سے حضور  
(ﷺ) کی توہین کا پہلو نکلتا ہے، ان شعروں کو ختم کر دیا جائے۔ ان اشعار سے ہماری جماعت کا  
کوئی تعلق نہیں۔ مرزائی اس کا یہ جواب دیتے ہیں لیکن ان کا یہ جواب بھی بودا ہے۔ کیونکہ اس کی  
کوئی حقیقت نہیں۔

وہ رسالہ موجود ہے، جس رسالہ میں ”ظہور الدین“ کے یہ اشعار چھپے ہیں، تو جب اس  
”ظہور الدین“ کو کہا گیا کہ یہ تیرے اشعار غلط ہیں۔ اس نے کہا: تم میرے اشعار کو غلط کہنے  
والے کون ہو؟ میں نے یہ اشعار مرزا غلام احمد قادیانی کی موجودگی میں پڑھے ہیں۔ مرزا غلام احمد کا  
شرف سماعت ان اشعار کو حاصل ہے، ان اشعار کو کون کر مرزا غلام احمد نے تحسین کی ہے۔ جزاک  
اللہ کہا تھا۔ خوش خطی کی شکل میں لکھ کر اپنے گھر لے جا کر لکھوایا تھا۔

نبی جو کام کرے وہ بھی شریعت میں حجت ہے، نبی کے سامنے کوئی کام کیا جائے اور نبی

خاموش رہے وہ بھی حجت، نبی کے سامنے کوئی کام کیا جائے اور نبی اس کی تحسین کر دے وہ تو بدرجہ اتم و اعلیٰ حجت ہے۔

تو مرزا غلام احمد قادیانی ان اشعار کو سن کر جزاک اللہ کہتا ہے، تحسین کرتا ہے۔ آپ نے بہت اچھے اشعار کہے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ”مرزا بشیر الدین“ کہتا ہے: یہ اشعار بالکل غلط ہیں۔ ان اشعار سے رسول اللہ (ﷺ) کی توہین نکلتی ہے۔

یہ تو ان کے گھر کا مسئلہ ہے، وہ فیصلہ کریں کہ باپ سچا تھا یا بیٹا سچا تھا۔ ہمارے نزدیک تو دونوں جھوٹے تھے۔ ”مرزا غلام احمد“ کہتا ہے بہت اچھا اور ”مرزا بشیر الدین“ کہتا ہے کہ بالکل غلط) مرزا غلام احمد قادیانی کی ان اشعار کی توثیق کے بعد مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان اشعار کی ہمارے یہاں کوئی قدر نہیں۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں، اس لئے کہ مرزا غلام احمد جن ان اشعار کو صحیح کہتا ہے تو مرزائی اس سے جان نہیں چھڑا سکتے۔ ان اشعار سے رسول اللہ (ﷺ) کی توہین ہوتی ہے یا نہیں؟ مرزا بشیر الدین کہتا ہے کہ توہین نکلتی ہے۔ آپ حضرات میری معروضات سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ (مذکورہ مضمون ملخصاً تحریر کیا جا رہا ہے)

قاضی ظہور الدین اکمل مرزائی شاعر نے ایک نظم کہی جو مرزائی جماعت کے اخبار ”بدر“ (قادیان، جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۴۳ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء) میں شائع ہوئی۔ جس کے شعر یہ ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں  
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

اس کے متعلق مرزائی عموماً یہ جواب دیتے ہیں کہ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود کی ایک تحریر (احمدیہ تعلیمی پابکٹ ص ۲۰۸ ج ۲) پر چھپی ہے، جس میں اس نے لکھا ہے: ”ان اشعار کی نسبت اور الفاظ ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں۔“ ”مگر ہمارے نزدیک قادیانیوں کا یہ عذر پسندیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ روزنامہ الفضل قادیان مؤرخہ ۲۲ اگست ۱۹۴۳ء کی رپورٹ کے مطابق ”یہ نظم مسیح موعود کی موجودگی میں پڑھی گئی، اور خوش خط لکھے ہوئے قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی، اور حضور اپنے ساتھ اسے اندر لے گئے۔ حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ کا صلہ پانے اور اس قطعہ کو خود اندر لے جانے کے بعد کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اپنی کمزوری اور قلت عرفان کا ثبوت دے۔“

دیکھا آپ حضرات نے: غلام احمد تحسین کرتا ہے، جزاک اللہ کہتا ہے، اور مرزائی کہتے ہیں: اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، یہ کون ہوتے ہیں انکار کرنے والے جب کہ غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے؟ اور مرزائی جماعت کا سربراہ کہتا ہے: اس سے حضور (ﷺ) کی توہین نکلتی ہے۔ سخت بے ادبی ہے، ناپسندیدہ ہے۔ جو الفاظ ناپسندیدہ اور بے ادبی کے تھے انہی الفاظ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: 'جزاک اللہ'۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کریکٹر اور کردار کے متعلق ایک حوالہ عرض کرنا چاہتا ہوں ان حوالوں کا لکھنے لکھانے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عقیدے کے مطابق اپنے آپ کو حضور (ﷺ) سے (نعوذ باللہ) افضل قرار دیتا ہے، نبوت تو درکنار، شریف انسانوں کی صف میں بیٹھنے کے قابل بھی نہ تھا۔ جس کا غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط ہو، مرزا غلام احمد کو کھانا کھلانے والی عورت غیر محرم ہوتی تھی۔ (دیکھئے اسیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۳۳) اس کے لئے استنجاء کے لوٹے میں پانی لے جانے والی عورت غیر محرم ہوتی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۳۳) اس کی خاص خدمت گزار عورتیں غیر محرم ہوتی تھیں۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۲۶) غیر محرم عورت مسٹی بھانو، مرزا غلام احمد کی ٹانگیں دبایا کرتی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۱۰) اسی طرح اس کی پہرے دینے والی عورت غیر محرم ہوتی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳) مرزا غلام احمد قادیانی اپنا بچا ہوا قبوہ جس کو پلایا کرتا تھا وہ عورت غیر محرم تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۶۶) غیر محرم عورتوں سے مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نظم کے قافیہ درست کروایا کرتا تھا (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۳۳) مسلسل تین مہینہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کورات کو سوتے وقت پنکھا جھلنے والی عورت غیر محرم تھی۔ اس نے خود ایک کانفرنس کے موقع پر بھی یہی عرض کیا تھا: میں ساری رات لگی رہتی تھی۔ عشاء کی اذان سے صبح کی اذان تک حضرت کی ساری رات خدمت کرتی رہتی تھی۔ اور یہ کہتی تھی: مجھے حضرت کی خدمت کرنے کا ساری رات موقع ملا۔ پھر بھی مجھے ان حالات میں نہ نیند آتی تھی، نہ غنودگی، بلکہ سرور اور خوشی محسوس ہوتی تھی۔“ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۷۲، ۲۷۳) یہ اس بدمعاش کا کیریکٹر اور کردار تھا۔

جھوٹا مرید کہتا ہے: مجھے لمبے منہ والی پسند ہے اور جھوٹے نبی کو گول منہ والی پسند میں نے آپ حضرات کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مرید جب اس کی بیوی مرگئی اور اس کو دوسری بیوی کی ضرورت تھی تو اس نے مرزا غلام احمد قادیانی سے اس سلسلہ میں گفتگو کی۔

تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے گھر میں تعلیم و تربیت کے لئے آنے والی لڑکیوں کو ان کے سامنے لے جا کر کہتا ہے: تم ان کو دیکھو اور پسند کرو، ان میں سے تم کو کونسی پسند ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی جو نبی ہونے کا مدعی ہے غیر محرم عورتوں کو ایک اجنبی کے سامنے لا کر کہتا ہے کہ تم اس کا نظارہ کرو!

وہ مرید جو غلام احمد کا صحابی ہے ان کا نظارہ کرتا ہے، پھر نبی اور صحابی مل کر تبرہ کرتے ہیں۔ ان عورتوں کا حسن و جمال کیسا تھا؟ مرید کہتا ہے: مجھے لمبے منہ والی پسند ہے۔ غلام احمد کا یہ صحابی بکواس کرتا ہے۔ نبی صاحب کہتے ہیں: لمبے منہ والی اچھی نہیں ہوتی، گول منہ والی اچھی ہوتی ہے۔ (دیکھئے! سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۵۹) اب آپ حضرات اندازہ فرمائیں کہ یہ نبوت ہے یا نبوت کے ساتھ بدترین مذاق!

پورے واقعہ پر غور فرمائیں اور خود فیصلہ کریں

یہ حوالہ ”مجھ سے بیان کیا عبد اللہ سنوری نے، (سنوری کیوں کہتے ہیں، جس طرح ہماری حدیث میں ہوتا ہے عن ابی ہریرۃ، عن ابی سعید الخدریؓ وغیرہ۔ یہ اس کی نقل لگا کر کہتے ہیں: میاں عبد اللہ سنوری نے مجھ سے بیان کیا۔ بعینہ نقل اتارنے کی کوشش کی ہے“

جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی کا انتقال ہوا تو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی، تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا: ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں، ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو دیکھ لیں، ان میں سے آپ کو جو پسند ہیں ان کے ساتھ بعد میں آپ کی شادی کرادی جائے گی۔ (یہ نبی ہے یا شادی رچانے کی دوکان کھولی ہے) چنانچہ حضرت صاحب گئے، دونوں لڑکیوں کو لا کر باہر کر دیا، پھر اندر آ کر کہتا ہے: لڑکیاں باہر کھڑی ہیں آپ دیکھ لیں۔ چنانچہ میاں ظفر نے ان کو دیکھ لیا، پھر حضرت صاحب نے ان لڑکیوں کو رخصت کر دیا، اس کے بعد میاں ظفر سے کہنے لگے: تم کو کونسی لڑکی پسند ہے؟ وہ نام نہیں جانتے تھے، لہذا کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے۔

حضور فرمانے لگے: میرے خیال میں دوسری لڑکی اچھی ہے جس کا منہ گول ہے، پھر فرمایا: جس کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری کے بعد عموماً بد نما ہو جاتا ہے۔ لیکن گول چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۵۹) یہ نبوت ہے یا مذاق۔ دنیا کا بدترین آدمی، بد اخلاق انسان، بازاری آدمی بازار کے اندر کھڑے ہو کر یہ زبان استعمال نہیں کر سکتا، جو مرزا غلام احمد کی تعلیمات میں پائی جاتی ہے۔ قادیانیت کی یہ ساری کائنات اسی کا نچوڑ ہے۔

مرزا غلام احمد کے چند اشعار میں آپ کو لکھوانا چاہتا ہوں

جوان کی حدیث کی کتاب سیرۃ المہدی، میں موجود ہیں۔ آپ وہ اشعار پڑھیں اور

مرزا غلام احمد قادیانی کے ذوق کا اندازہ لگائیے۔ کیا وہ ”الو کا پٹھا“ تھا؟

آخر انگریز حج نے بھی کہہ دیا: کہ یہ کوئی انسان تھا یا ”الو کا پٹھا“ تھا؟

ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو (تقسیم سے پہلے کی یہ بات ہے) ”الو کا پٹھا“ کہہ دیا تھا۔ انسان ہزار احتیاط کرے آخر انسان ہے۔ لیکن جس وقت حضور (ﷺ) کی توہین کرے تو وہ کسی سے برداشت نہیں ہوتا۔ جس بات پر مولانا نے اس کو ”الو کا پٹھا“ کہہ دیا تھا اس بات پر یعنی ”الو کا پٹھا“ کہنے پر مقدمہ چلا، اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس وقت انگریز حج تھا، مولانا اس کے پاس گئے، (مولانا سید محمد انور شاہ کے شاگرد تھے) حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھیوں میں سے تھے اور متکلم اسلام تھے، پنجابی زبان کے بلا کے خطیب تھے، تو حج نے مولانا کو کہا: مولانا آپ کا وکیل؟ تو مولانا نے کہا: میں اپنا مقدمہ آپ لڑوں گا، حج نے کہا: مولانا اس مقدمہ کا مقابلہ آپ نہیں کر سکیں گے؟ مولانا نے کہا: ڈیفنس نہیں کر سکا تو جیل چلا جاؤں گا۔ جیل تو میں نے دیکھی ہے۔ آپ کو اس سے کیا غرض؟ میں خود مقدمہ لڑوں یا وکیل لڑے!۔ میں وکیل نہیں لاؤں گا بلکہ اپنا مقدمہ خود لڑوں گا۔

غصہ میں آ کر اس نے کہا: یہ عجیب مولوی ہے، اپنی علمیت کا مجھ پر رعب ڈالنا چاہتا ہے، اور کہتا ہے: ”اپنا مقدمہ آپ لڑوں گا۔“ غصہ میں آ کر عینک چڑھا کر کہتا ہے: اپنا بیان قلم بند

کرائیں، مولانا نے حوالہ دینا شروع کئے: ”مرزا غلام احمد نے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہا، رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ کہا، صحابہؓ کے متعلق یہ کہا۔ یہ سارے پچیس تیس حوالے مولانا نے نوٹ کرائے، حج گھنٹہ بھر لکھتا رہا۔“

لکھتے لکھتے جب وہ تھک گیا تو عینک اتار کر اس نے رکھ دی، اور آنکھوں کو یوں کر کے مولانا کی طرف گھورتے ہوئے، دیکھ کر کہتا ہے: مولانا! آپ جس آدمی کے حوالا جات نوٹ کر رہے ہیں، یہ کوئی انسان تھا یا ”آلو کا پٹھا“ تھا؟

مولانا نے مسکرا دیا، اس نے خفت محسوس کی، پھر قلم اٹھا کر کہتا ہے: مولانا! آپ بیان قلم بند کرائیں، مولانا فرماتے ہیں: ”آپ بیان کو روتے ہیں میرا تو فیصلہ بھی ہو گیا“، وہ کہتا ہے: کس طرح آپ کا فیصلہ ہو گیا؟ مولانا نے فرمایا: میں نے جو کہا تھا وہی آپ بھی کہہ رہے ہیں۔ جو آپ نے کہا ہے وہی میں نے کہا تھا۔ اگر میں مجرم ہوں تو آپ بھی یہ کرسی چھوڑ دیں؟ اگر آپ مجرم نہیں تو میری بھی چھٹی کرائیں۔ حج کہتا ہے: ”مولانا! میں نے کیا کہا تھا۔“ مولانا نے کہا جو میں نے کہا ہے وہی آپ نے کہا ہے۔ وہ بڑا پریشان ہوا، مولانا نے دو تین دفعہ اس کو رگڑا دیا، اس کی رعونت کو نکالا، پھر پریشان ہو کر کہتا ہے: ”مولانا خدا کے لئے بات بتاؤ، کیا ہوا؟“

مولانا نے کہا: ”جو میرے ساتھ ہوا تھا“، اس نے کہا: ”آپ کے ساتھ کیا ہوا؟“۔ مولانا نے کہا: ”جو تیرے ساتھ ہوا ہے۔“ جب خوب خراب کیا تو مولانا نے کہا: آپ فائیل پڑھیں۔ مجھ پر الزام یہ ہے کہ میں نے غلام احمد قادیانی کو ”آلو کا پٹھا“ کہا ہے۔ ”آلو کا پٹھا“ آپ نے بھی کہہ دیا ہے، اگر میں مجرم ہوں تو آپ بھی میرے ساتھ اس کٹھرے میں کھڑے ہو جائیں؟۔ اگر آپ مجرم نہیں تو میری بھی چھٹی کریں؟۔ چنانچہ اس نے فیصلہ میں لکھا: آپ تشریف لے جائیں۔ میں آپ کو باعزت بری کرتا ہوں، ”تھا ہی آلو کا پٹھا۔“ بچھ لکھ لکھ سب باتیں ریکارڈ میں موجود ہیں۔

آلو کے پٹھے کے اشعار

اچھا جی! اب آلو کے پٹھے کے شعر سنئے: کتاب کا نام ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص نمبر ۲۳۲)

ہر روایت کو نقل کرنے سے پہلے لکھتے ہیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خاکسار عرض

کرتا ہے: مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک کاپی ملی ہے۔ جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے، غالباً جوانی کا کلام ہے جو حضرت صاحب کے اپنے قلم (خط) سے ہے۔ جسے میں پہچانتا ہوں، بعض بعض اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا  
کچھ مزہ پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے  
ہائے کیوں؟ ہجر کے الم میں پڑے  
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا  
سبب کوئی خداوند بنا دے  
کرم فرما کے آو میرے جانی  
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر  
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی  
میرے بت اب سے پردہ میں رہو تم  
نہیں منظور تھی اگر تم کو الفت  
میری دسوزیوں سے تم بے خبر ہو  
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جان

ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے  
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزہ ہوتا ہے  
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے  
ہوش بھی درطہٴ عدم میں پڑے  
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے  
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے  
دلا! ایک بار شور و غل مچا دے  
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی  
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی  
تو یہ مجھ کو بھی جتلیا تو ہوتا  
میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا  
کوئی ایک حکم فرمایا تو ہوتا  
(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۳۲، روایت نمبر ۲۲۸)

مرزائی ان اشعار کی تاویل کرتے ہیں، اس کا جواب

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جوانی کا کلام ہے، آپ حضرات پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ کیسا رنگین مزاج آدمی تھا۔ مذکورہ اشعار ایک بار پھر پڑھو اور اندازہ لگاؤ۔ جو نہ معلوم کس کس کے لئے یہ پڑھتا تھا۔ مرزائی اس کی یہ تاویل کرتے ہیں: جی! اس نے اللہ کی تعریف کی ہے۔ نعوذ باللہ۔

ہم نے ان سے کہا کہ ”میری دل سوزیوں سے بے خبر ہو تم، کیا اللہ تعالیٰ بے خبر ہے؟ کہتے ہیں: ہم بھول گئے اس نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی ہے۔ ہم نے کہا: اس میں لکھا ہے کہ ”اب سے پردہ میں رہو تم“ یہ کس کے متعلق کہتا تھا۔

## مرزا کبھی کبھی زنا کر لیتا تھا مگر خلیفہ ہر وقت

اب میں آپ حضرات کی خدمت میں مرزائی اخبار کا حوالہ پیش کرتا ہوں: جس میں صراحتاً مرزا غلام احمد کے ایک مرید نے اخبار کو خط لکھا کہ مرزا غلام احمد ولی اللہ تھا، ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی الزام نہیں اس لئے کہ وہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتا تھا۔ یہی الزام موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین پر ہے جو ہر وقت زنا کیا کرتے ہیں۔ (دیکھئے! افضل قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء) یہ ان کی اپنی جماعت کا حوالہ ہے۔

مرزا کے مکتوبات میں ہے کہ وہ اپنے مرید کو خط لکھا کرتا تھا: ایک خط میں لکھا کہ میرے لئے پلو مرکی دکان سے ٹانک وائن شراب کی عمدہ بوتل بھیج دو! (خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی) شراب منگوانے والا! زنا کرنے والا! یہ آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ یہ نبی بننے کے قابل بھی ہے؟!

## جھوٹا نبی شراب کا رسیہ تھا (نعوذ باللہ)

حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے قادیان میں تقریر کی، اور کہا مرزا غلام احمد شراب کا رسیہ تھا، شراب کی عادت تھی، شراب منگوا لیا کرتا تھا۔ گورنمنٹ نے شاہ صاحب پر مقدمہ دائر کر دیا، اللہ تعالیٰ شاہ صاحبؒ پر کروڑوں رحمتیں نازل کریں، فہم و فراست کے مالک تھے، شاہ صاحبؒ عدالت میں پیش ہوئے، عدالت نے شاہ صاحبؒ کو کہا: آپ کی صفائی کا کوئی گواہ؟ شاہ صاحبؒ نے جواب دیا: میری صفائی کا گواہ ”مرزا بشیر الدین ابن مرزا غلام احمد قادیانی“ ہے۔ ان کو صفائی کے گواہ میں رکھ دیا، عدالت نے جب طلب کیا تو ”مرزا بشیر الدین“ کو عدالت میں آنا پڑا۔

وہ خط شاہ صاحب نے عدالت میں رکھ دیا اور کہا: اس خط میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مرید کو کہتا ہے: میرے لئے اعلیٰ شراب کی بوتلیں بھیجو۔ آپ صرف اس سے یہ پوچھیں کہ یہ خط اس کے باپ کا ہے یا نہیں؟ خط دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ خط میرے باپ کا ہے، عدالت کہتی ہے: ہم آپ کو بری کرتے ہیں۔ عدالت کا یہ فیصلہ جس میں مرزا بشیر الدین نے اقرار کیا ہے کہ ”یہ خط میرے باپ کا ہے“، وہ فیصلہ چھپ چکا ہے۔

جھوٹا نبی مرزا اپنے آپ کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کرتا تھا (نعوذ باللہ) اور ”مکتوبات احمدیہ“ میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ کھانا، پیو، نہ عابد نہ زاہد، ایک شرابی، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۳، ۲۴) عیسیٰ (علیہ السلام) پر الزام لگاتا ہے شرابی کا، اور خود تو تھا ہی شرابی، یہ اس نے اس لئے کیا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تو مسیح ہو کر شراب پیتا ہے، اس لئے اس نے حفظ ما تقدم کے طور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر الزام لگایا کہ میں اگر پیتا ہوں تو وہ بھی پیتے تھے۔ یہ ہے علت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر تہمت لگانے کی۔

## انسان کی شرم والی جگہ دو ہوتی ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب بنام ”براہین احمدیہ“ حصہ پنجم خدا کی قسم: اخلاق و حیا اجازت نہیں دیتا، لیکن مجبوری ہے اگر وضاحت کے ساتھ بیان نہ کریں تو، اس کا دجل و کفر کھل کر آپ حضرات کے سامنے نہیں آئے گا، خود تسلیم کرتا ہے اور اپنے متعلق اقرار کرتا ہے، کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد  
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن جلد ۲۱ ص ۱۲۷)

اب آپ حضرات فرمائیں۔ میں آپ حضرات کی خدمت میں تو عرض نہیں کر سکتا، میں نے مرزائیوں سے ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں درخواست کی کہ انسانوں کی شرم والی جگہ دو ہوتی ہیں۔ مرزائی تعین کریں کہ مرزا کونسی جگہ تھا۔ میں نے پھر درخواست کی تھی کہ مرزا ناصر اپنی لڑکی کے سامنے یہ شعر پیش کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ کرادے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آج کے بعد اس کتاب کا حوالہ پیش نہیں کریں گے۔ لیکن کسی مرزائی کو اس کی توفیق نہیں ہوئی۔

میں ”ہڈرسفیلڈ“ میں ٹھہرا ہوا تھا، اتفاق سے میرا ایک دوست مرزا کی کتاب لے کر آیا، اور کہا: ایک قادیانی نے خریدی ہے، مجھے بھی خرید دو، وہ کتابیں دکھانے کے لئے، (یہاں کا ماحول ہی کچھ ایسا ہے کہ اس کی بیوی بھی ساتھ تھی) جس وقت اس نے مجھے کتاب دکھائی اس کی بیوی تک میری آواز جا رہی تھی، پردے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ میں شرم کے مارے اس آدمی کو

دوسری طرف لے گیا۔ جا کر میں نے حوالہ پڑھا۔ کسی بچی، بیٹی کے سامنے حوالہ پڑھ نہیں سکتا۔ جس آدمی کی زبان، اخلاق، قلم، حیا، شرافت، کردار ایسے ہوں اور اس سے یہ کہا جائے: یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہے۔ اس سے بڑھ کر حضور (ﷺ) کے ساتھ گستاخی، بے ادبی اور جرأت کیا ہو سکتی ہے؟

ہمیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ پر ہے

روزنامہ الفضل (قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء ص ۶ کالم نمبر ۱۰) میں کسی مرزائی کا خط مرزا محمود کے نام چھپا ہے۔ ”مرزا محمود نے اس خط کو سناتے ہوئے یہ کہا کہ اس سلسلہ سے محبت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ ایک خط میں جس کے متعلق اس نے تسلیم کیا ہے کہ اسی نے لکھا ہے، اس پر یہ تحریر کیا ہے ”حضرت مسیح ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔“ (ولی اللہ کی یہ اور کوئی قسم ہوگی) اور انہوں نے بھی کبھی زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا؟ پھر لکھا ہے: ہمیں مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ پر ہے؟ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ اس اعتراض سے پتہ لگتا ہے کہ یہ شخص پیغامی طبع ہے، کیونکہ ہمیں مسیح موعود کے متعلق یہ اعتماد ہے کہ آپ نبی اللہ تھے مگر ”پیغامی“ اس بات کو نہیں مانتے اور وہ صرف آپ کو ولی اللہ مانتے ہیں۔

اچھا جی! اس میں دو تین چیزیں عرض کرنی ہیں

پیغامی طبع کا معنی ہے ”مرزائی لاہوری جماعت“ مرزائی لاہوری جماعت ایک رسالہ نکالتے ہیں جس کا نام ہے ”پیغام صلح“ پہلے یہ اخبار ”الفضل“ نکالا کرتے تھے، ”پیغام صلح“ اب تک نکلتا رہا ہے، اب صدر مملکت کے آرڈینینس کے بعد بند ہو گیا ہے۔ لاہوری مرزائی مرزا غلام احمد کو خود ولی اللہ مانتے ہیں۔ خود لکھتا ہے کہ ”حضرت صاحب ولی اللہ تھے۔“

ظاہر بات ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد کو ولی اللہ مانے وہ مسلمان نہیں مرزائی ہے۔ اس لئے کہ ہم مرزا کو ولی اللہ تو درکنار ایک اچھا، شریف انسان بھی نہیں مانتے۔ ہم تو مرزا غلام احمد قادیانی کو ولی اللہ نہیں کہتے بلکہ جو اس کو مسلمان کہے اس کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ جس آدمی نے مرزا کو اپنے خط میں ولی اللہ لکھا ہے یہ ہمارا آدمی نہیں مرزائی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ماننے والا چاہے لاہوری ہو یا قادیانی؟! ہمیں اس سے بحث

نہیں! یہ مرزائیوں کا اپنے گھر کا اپنے کو کافر کرنے کا معاملہ ہے! وہ کالا سوڑتھایا سفید سوڑتھا۔ وہ لاہوری تھایا قادیانی۔ یہ فیصلہ کرنا ہمارا درد سر نہیں۔ ہمیں تو صرف یہ بات ثابت کرنا مقصود ہے کہ جو آدمی مرزا کو ولسی اللہ مانتا ہے بقول ”مرزا بشیر الدین محمود“ وہ بیغامی الطبع یعنی لاہوری مرزائی ہے۔ اس کا اقرار پہلے بیان ہو چکا۔

اب آپ حضرات کے ذہن میں یہ سوال ابھرے گا کہ یہ خط مرزا بشیر الدین کو خفیہ آیا تھا۔ تو اس اللہ کے چرنے کو اس خط کے اجلاس عام میں سنانے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ اور مزید برآں اپنے اخبار میں رپورٹنگ کرانے کی کیوں ضرورت ہوئی؟ اس کے باپ کے متعلق ایک آدمی نے خط لکھا ہے، اپنی عقل کا تقاضا یہ تھا کہ اس خط کو دبا دیا جاتا۔ کھلے جلسہ میں خط میں لکھا ہوا مضمون بیان کرنا، اخبار میں رپورٹنگ کرنا، یہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ ضرورت یہ پیش آئی کہ ”مرزا بشیر الدین محمود“ پر اپنے رہتے سہنے والے، اپنے گھر والے اور اپنی جماعت کے افراد نے زنا کاری کا الزام لگایا۔

جھوٹے نبی کے خلیفہ نے اپنی سگی بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا تھا کل میں نے آپ حضرات کی خدمت میں بات عرض کی تھی کہ اس نے سگی بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا تھا۔ یہ چھپی ہوئی چیزیں ہیں۔۔۔ مرزا بشیر الدین محمود کی بیٹی نے اپنے ایک آشنا کو خط لکھا: تم کس آدمی کو حضرت صاحب بنائے پھرتے ہو؟ اگر ہمارے خاوندوں کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ ہمارے ساتھ اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ تو ہمارے خاوند ایک دن کے لئے بھی ہمیں اپنے گھر میں نہ رکھیں۔ اس کی تو یہ عادت تھی کہ فلاں کے ساتھ یہ کرتا تھا اور فلاں کے ساتھ یہ؟۔ اور میرے ساتھ اس نے یوں کیا۔ اس کی اپنی بیٹی نے اپنے آدمی کو یہ خط لکھا۔ اللہ کی شان! یہ خط ہمارے ہاتھ لگ گیا۔ اور چھپ بھی گیا ہے۔ کوئی قادیانی ماں باپ کالال اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

عقل کے مارے ہوئے نے اپنا گھر صاف کرنے کی خاطر باپ کا گھر بھی صاف کر دیا تو مرزا محمود پر زنا کاری کے الزام لگتے تھے، تو اس نے اپنی ناکردنی پر پردہ ڈالنے کے لئے خط پڑھ کر سنایا، کوئی بات نہیں جو الزام مجھ پر لگتے ہیں وہ تو میرے باپ پر بھی لگتے تھے؟ اپنا گھر صاف کرنے کی خاطر باپ کا گھر بھی صاف کر دیا۔ اس کی منت اس طرح ماری گئی کہ اس نے

یہ خط اپنی اخبار میں شائع کر دیا۔ آپ حضرات اندازہ لگائیے! مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق اس کے ماننے والوں کی یہ رائے ہے۔ یہ حوالہ ہے ان کا، اس طرح کے اخلاق اور کردار کے مالک تھے، کہتے ہیں کہ نبی تسلیم کر لو۔ نعوذ باللہ من ذالک!۔

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ!

چلئے جی حضور! بڑے میاں یہ تھے غلام احمد قادیانی اور چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ مرزا بشیر الدین نے عید الفطر کے خطبہ میں یہ بیان کیا کہ وہ خود کہتا ہے کہ جب میں انگلستان گیا تھا تو میں نے ننگی عورتوں کا ناچ دیکھا تھا۔ خود ان کے اخبار کا یہ حوالہ ہے۔ گوری عورتوں کے ننگا ناچ دیکھنے والے بد معاش کہیں کے؟ ”مرزا بشیر الدین محمود“ کے متعلق کہتے ہیں: وہ ثانی عمر تھے۔ جس طرح امیر المؤمنین حضرت عمرؓ مسلمانوں کے دوسرے سربراہ تھے، قادیانی کہتے ہیں کہ ”مرزا بشیر الدین محمود“ مسلمانوں کا دوسرا سربراہ تھا۔ اس لئے اس زمانہ کا ثانی عمر ہے۔ مرزائی اس کو ثانی عمر کہتے ہیں، اور اخلاق، عادات اور اطوار یہ ہیں۔

کیا یہ ننگی ہیں؟

جب ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے یہ خیال تھا کہ یورپین سو سائٹی (سماج) کا وہ عیب دار حصہ دیکھوں! مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہیں ملا۔ مگر واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے ”چودھری ظفر اللہ خان“ سے (جو میرے ساتھ تھے) کہا: مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں کہ جہاں یورپین سو سائٹی (سماج، ماحول) عریانی سے نظر آئے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، جس کا نام تو مجھ یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں۔ (درمیان میں مفتی صادق کا قصہ سنایا تھا جو اس کے بعد مذکور ہے) چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سو سائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا تھا۔ (نظر کام نہیں کرتی مگر جو شوق اندھا ہے۔ اب آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ جس جماعت کا سربراہ سینما جایا کرتا تھا اور وہ بھی فرانس کا، ولایتی، دیسی نہیں۔ اکیلا نہیں بلکہ مرید کے ساتھ، قربان جائیے!۔ یہ کتنا مقدس گروپ ہے، بد معاشوں کا ٹولہ! تھوڑی دیر کے بعد جو میں نے دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔

میں نے چودھری صاحب سے کہا کہ کیا یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں ہیں۔ بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر باوجود لباس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں۔ تو یہ بھی اس قسم کا لباس ہے، نام تو اس کا لباس ہے مگر اس میں سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔ یہاں پر مولانا موصوف نے یہ کہا کہ 'مقدر کی بات ہے، آپ حضرات روزانہ بخاری، مسلم پڑھتے ہیں۔ ہم اس کی اس گندگی میں رہتے ہیں۔ بار بار ان خباثوں کو ذکر کرنے سے دل پر زنگ چڑھتا رہتا ہے۔'

ایک اور حوالہ آپ حضرات کو سناتا ہوں

اللہ کو منظور ہوگا تو کسی وقت لکھ بھی لیا جائے گا:

مفتی صادق نامی مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید نے ایک کتاب مرزا غلام احمد کی تعریف میں 'ذکر حبیب' لکھی ہے۔

میرے عزیز بھائیو! مرزائی ایسے خبیث ہیں کہ کوئی ان کا ایسا وار نہیں جو انہوں نے خطا جانے دیا ہو، جیسا ہم کہتے ہیں: 'حبیب خدا' اسی طرح یہ ان کی کتاب کا نام ہے۔

اس کتاب میں مفتی صادق ایک واقعہ بیان کرتا ہے: ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیانی، میں اور تیسرا کوئی بد معاش ساتھی فلاں جگہ گئے، امرتسر کی ایک مسجد کے حجرہ کی چھت پر ہم لوگ لیٹے ہوئے تھے، مفتی صادق خود کہتا ہے: رات کو اٹھ کر میں چلا گیا، جو میرے ساتھ والا تھا اس کی آنکھ کھلی تو وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ کدھر گئے ہیں؟۔ کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس نے مجھے کہا: کہاں گئے تھے؟ میں کہا: چپ کرو، کہیں بھی گیا تھا۔ اس نے کہا: صحیح بتاؤ، کہاں گئے تھے؟ دو گھنٹہ لگ گئے ہیں؟ میں متواتر آپ کو چار پائی پر تلاش کرتا رہا، آپ موجود نہیں تھے۔

حضرت! رات یہ تماشا دیکھنے گیا تھا

میں نے کہا: نہیں بتاتا! چپ کر!۔ سینما لگا ہوا تھا، دیکھنے گیا تھا۔ وہ بڑا پریشان ہوا، اکیلا ہی مزہ لوٹ کر آیا ہے۔ مجھے ساتھ نہیں لے گیا، کہتا ہے: صبح حضرت (مرزا قادیانی) سے شکایت کروں گا۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضرت صاحب سے کہتا ہے: حضرت یہ رات تماشا دیکھنے گیا تھا۔ مرزا قادیانی کہتا ہے: چپ کر! ایک دفعہ میں بھی گیا تھا۔ یہ ان کی کتاب (ذکر حبیب ص ۱۸) میں چھپا ہوا ہے۔ مرید جس بات کو عیب سمجھتا ہے، وہ بطور شکایت بیان کرتا ہے کہ آپ کے ایک ماننے

والے کے یہ کروت ہیں؟۔ تو جواب میں کہتا ہے: چپ کرو! میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوں۔ اس کریکٹر اور اخلاق کے یہ آدمی تھے، اور کہتے ہیں: یہ حضور (ﷺ) کی دوسری بعثت ہے۔ اور پہلی بعثت سے زیادہ اقویٰ، اشد اور اکمل ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

## مرزائیوں کا مسلمانوں پر جہنمی اور کافر ہونے کا فتویٰ

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (چشمہ معرفت ص نمبر ۳۱۷، خزائن جلد ۲۳ ص ۳۳۲) پر لکھا ہے: خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشانیاں دکھلائی ہیں کہ اگر وہ نشانیاں ہزاروں انبیاء پر بھی تقسیم کی جائیں تو ان سے ان کی نبوت بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ ہے، اور شیطان کا مع اپنی ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشانیاں ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ (مجھے نبی) نہیں مانتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض کرتے ہیں۔

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ”مجھے خدا کا الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا، تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (مجموعہ اشہارات جلد ۳ ص ۲۷۵، از مرزا غلام احمد قادیانی)

جو مسلمان مرزا قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے وہ کنجریوں (طوائف) کی اولاد ہیں

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب ہے ”آئینہ کمالات اسلام“ (ص نمبر ۵۴ تا ۵۴۸، خزائن جلد ۵) پر مرزا غلام احمد نے اپنی کتابوں کے متعلق تحریر کیا ہے: ”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلنى ويصدق دعوتى الاذرية البغايا“ تمام مسلمان میری کتابوں کو محبت اور مودت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں اور میرے دعاوی کو قبول کرتے ہیں، مجھے مانتے ہیں، مگر وہ لوگ جو کنجریوں (طوائف، ویشیا) کی اولاد ہیں، وہ مسلمان جو کنجریوں کی اولاد ہیں، مجھے نہیں مانتے۔ باقی جو ہیں مجھے تسلیم کرتے ہیں، استغفر اللہ! مرزا قادیانی کے نزدیک جو مسلمان اس کو نہیں مانتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔

جھوٹے نبی کا فیصلہ خود اپنی ذات پر ہی ثابت ہو گیا

اتفاق کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا صاحبزادہ (فضل احمد) مرزا قادیانی کو نہیں مانتا تھا۔ وہ کہتا تھا: میرا باپ بے ایمان ہو گیا ہے، میں نہیں مانتا۔ مرزا کا اپنا بیٹا اس کو نہیں مانتا تھا، تو مرزا کے فتویٰ کے بموجب وہ کنجری کا بیٹا ہوا، جب کنجری کا بیٹا ہوا تو اس کی ماں کنجری ہوئی، اور اس کی ماں غلام احمد کی بیوی تھی، کنجری غلام احمد کی بیوی تھی۔ تو جس کے گھر میں کنجری وہ خود کنجر ہوتا ہے۔ اور جو کنجر کو نبی مانتے ہیں وہ کیا ہوئے؟ یہ آپ حضرات مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مقابلہ میں فتویٰ دیں؟

شیطان کی آنت کی طرح اس کی تعلیم ہے

یہ ہے مرزا کی تعلیمات کا نچوڑ! ان کی کوئی ایک بات لے لیں، شیطان کی آنت کی طرح مجال ہے کہ کوئی ان کی بات سیدھی ہو۔ اللہ رب العزت آپ کو مجھ کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے آمین! اور اس سلسلہ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب (دامت برکاتہم) کی دعاء پر آج کی یہ مجلس ختم ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبَا أَحَدٍ مِنْ رَجَالِكُمْ وَلَكَ رَسُولٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ

# دروس ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

چوتھا درس ”مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا نبی“

جو انہوں نے بروز منگل مورخہ ۷ ارزی الحجہ ۱۴۰۵ ہجری مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلر اسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

تَرْجِمَہٗ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ يُوْسُفُ مَامَا أَسْتَاذُ الْحَدِيثِ بِأَنْطَلِيسَ

تَرْجِمَہٗ مَوْلَانَا مَنُورٌ حُسَيْنٌ سُوْرَتِي أَسْتَاذُ تَحْفِيزِ الْقُرْآنِ جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِسَرِ لَنْدُنِ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و كفى و سلام على سيد الرسل و خاتم الانبياء و على اله و اصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء و خير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فقد قال النبي ﷺ: انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي و انا خاتم النبيين لا نبي بعدى . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك و رسولك وصل كذلك على جميع الانبياء و المرسلين و على الملائكة المقربين و على عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

اپنی ہی عمر کے بارے میں پیشینگوئی جھوٹ ثابت ہوئی

تیری عمر اسی (۸۰) سال ہوگی۔ (دیکھئے! مواہب الرحمن ص ۲۱، خزائن جلد ۱۹ ص ۲۳۹) ایک اور کتاب میں لکھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: تیری عمر اسی (۸۰) سال یا دو تین سال کم یا زیادہ ہوگی۔ (ضمیمہ تفہ گوڑو ویہ ص ۵، خزائن جلد ۷ ص ۴۴) تیسری کتاب میں لکھتا ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: تیری عمر جو ہے وہ اسی (۸۰) سال یا دو چار کم یا چند سال زیادہ ہوگی۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۰، خزائن جلد ۱ ص ۴۱۹) یعنی پچھتر (۷۵) سے لیکر پچاسی (۸۵) تک، یہ دس سال کا تفاوت ڈال کر کہتا ہے کہ اتنی عمر ہوگی۔ جس وقت مر اس وقت بد معاش کی عمر ۶۹ سال کی تھی۔ (مرزا جس وقت مر احمدی بیگم کی عمر ۲۶ سال تھی)

انبیاء (علیہم السلام) ہر اعتبار سے قدرت کے مظہر اتم ہوتے ہیں

انبیاء و رسل ہر اعتبار سے، صورت کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر اتم ہوتے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے۔ (یہ اس کے علاوہ دیگر تھا)

مرزا آٹھویں جماعت میں فیل ہو گیا

اس نے عربی فارسی وغیرہ کی تعلیم گھر پر حاصل کی تھی، اس نے دنیوی (عصری، مڈل کی) تعلیم کا یعنی آٹھویں جماعت کا امتحان دیا تھا اتفاق کہنے کہ حضرت فیل ہو گئے تھے۔ اس کے استاد شیعہ تھے۔ ہندوستان میں پہلے زمانہ میں گھر پر ہی تعلیم ہوا کرتی تھی، والد صاحب

پڑھے ہوئے تھے، اس کو پڑھانے کے لئے کچھ ٹیوٹر بھی رکھے ہوئے تھے، اس کی جتنی کتابیں ہیں (بجملہ تعالیٰ) اس میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جو عربی صرف و نحو کی غلطیوں سے پاک ہو۔ جتنی بھی ہے وہ سب نور علی نور ہے۔ باوجود عربی کمزور ہونے کے اس نے یہ سب کچھ لکھا ہے۔ یہ سب کارستانی اس کے خلیفہ حکیم نور الدین کی ہے کیونکہ وہ پڑھا لکھا تھا۔ سب کچھ یہ لکھتا تھا، گاڑی اس کی چلتی تھی۔

### مولانا عبدالرحیم سہارنپوریؒ کی فراست ایمانی

ہمارے بزرگ مولانا عبدالرحیم صاحب سہارنپوریؒ نے اسی حکیم نور الدین کے متعلق فرمایا تھا: ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، یہ اس کے پاس سائل بن کر مسائل پوچھنے جائے گا اور مرتد ہو جائے گا، اس نبی کے مرنے کے بعد یہ شخص اس نبی کا خلیفہ بنے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا۔

### جھوٹے نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا نہیں، بلکہ کرایا گیا

دوران گفتگو حضرت مفتی محمد موسیٰ بدات صاحب دامت فیوضہم نے یہ سوال کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ ابتلاء کیوں پیش آیا؟ دعویٰ نبوت میں کیوں پھنسا؟ کسی گناہ کی پاداش میں یہ ابتلاء پیش آیا اور کوئی وجہ تھی؟ اس سلسلہ میں کسی بزرگ کا قول یا مکافہہ اگر ہے تو وہ عرض کریں؟ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا: ”نہیں، بزرگوں کے مکافہہ سے تو انکار نہیں، لیکن نبوت کا دعویٰ اس نے کیا نہیں، کرایا گیا ہے۔ اور وہ انگریزوں نے کرایا ہے۔ یہ تو انگریزوں کا دلال، ایجنٹ تھا، اور انگریزوں کی ضرورت تھی ”مسئلہ جہاد کو ختم کرنا تھا۔“ کیونکہ انگریز جانتے تھے کہ مولوی کا کام مسئلہ بتانا ہے۔ بنانا نہیں، مسئلہ بنانے کا کام نبی کا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس نے اس کے پاس سے دعویٰ نبوت کرایا۔“

### جہاد کو منسوخ کرنے کے لئے انگریز نے مرزا کو نبی بنایا

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”الجهاد ماضی الی یوم القیامة“، یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔“ اب جاری جہاد کو بند کرنا، مولوی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس کے لئے نبی چاہئے۔ تو یہ مرزا قادیانی کو نبی اس لئے بنایا گیا کہ وہ یہ کہہ دے کہ جہاد حرام ہے تاکہ انگریز کے خلاف مسلمان کا لڑنا بند ہو جائے۔ جذبہ جہاد مسلمان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور ہماری حکومت ہندوستان پر مضبوط اور مستحکم رہے۔ ایسا کرنا انگریزوں کی

ضرورت تھی۔ اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے انگریز کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کہا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال  
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، خزائن جلد ۷ ص ۷۷)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”الجهاد ماض الی یوم القیامة“ اور یہ کہتا ہے: حرام ہے جنگ و قتال۔

حکیم نور الدین کو کیا ابتلا پیش آیا

محترم مولانا مفتی موسیٰ بدات نے پھر فرمایا: ”حکیم نور الدین کو کیا ابتلا پیش آیا؟ کیا اسی طرح کا جس طرح کا مرزا قادیانی کو ابتلا پیش آیا؟ جس کی وجہ سے اس نے نبوت کا دعویٰ کیا؟ جواب میں مولانا نے فرمایا: ہاں! حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو ارشاد فرمایا: (ابھی مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ بھی نہ کیا تھا) ایک صاحب پنجاب میں نبوت کا دعویٰ کریں گے! جھوٹی نبوت کا فتنہ اٹھنے والا ہے! اللہ تعالیٰ آپ سے ان کے خلاف کام لے گا۔ اس سے پہلے بزرگوں نے کشف کے ذریعہ کہہ دیا تھا۔ تو وہ فرمان اور ملفوظ آپ کے سامنے پہلے بھی بیان ہو چکے ہیں۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کا دعویٰ

انہوں نے یہ ارشاد فرمایا: ”حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری نے ۱۹۳۵ء میں ایک بیان بھاولپور کی عدالت میں دیا تھا، تو بھری عدالت میں جلال الدین شمس کو کہا تھا کہ: ”اگر تو چاہے تو عدالت میں کھڑے کھڑے دکھا سکتا ہوں کہ مرزا غلام احمد جہنم میں جل رہا ہے۔“

مرزا غلام احمد کی شکل خنزیر جیسی ہے، فرشتے جکڑ کر جہنم میں ڈال رہے ہیں ہمارے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر پہلے قادیانی تھے لیکن مولانا کے مسلمان ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ آگ میں جل رہا ہے۔ مرزا غلام احمد کی شکل خنزیر جیسی ہے۔ فرشتے جہنم میں جکڑ کر ڈال رہے ہیں۔ مولانا نے صرف اس ایک خواب کی وجہ سے قادیانیت کو چھوڑا تھا۔

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا

دافع البلاء مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب ہے۔ اس میں بے شمار حوالے ہیں۔ ایک تو آج آپ حضرات کی خدمت میں عرض بھی کروں گا۔ مثلاً: لکھتا ہے کہ (چھوٹی تختی ہے اس کا گیارہواں صفحہ اور یہ جو بڑی تختی ہے اس کا بارہواں صفحہ) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص ۱۱، خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۱) اسی کے ص ۲۴ پر لکھتا ہے اس کے چار شعر ہیں، جن میں سے آخری شعر یہ ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

نیچے لکھتا ہے کہ یہ باتیں شاعرانہ نہیں، بلکہ واقعی ہیں۔

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن جلد ۱۸ ص ۲۴۰)

خدا کی تائید میرے ساتھ حضرت عیسیٰ سے بڑھ کر ہے

اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم (علیہ السلام) سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ یعنی ”ایدناہ بروح القدس“: ”اللہ رب العزت کی تائید جتنی مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھی اس سے کہیں بڑھ کر میرے ساتھ ہے۔“ (حوالہ بالا)

مرزا کے خیال میں ایک فرضی مسیح کی تو ہیں

حضرات گرامی! جس وقت قادیانیوں کو ہم یہ کہتے ہیں: ’حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی مرزا نے یہ تو ہیں کی، تو جواب میں قادیانی یہ کہتے ہیں: ’مرزا نے الزامی طور پر یہ لکھا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح کی تو ہیں نہیں بلکہ ان کے خیال میں ایک فرضی مسیح تھا، ان کی تو ہیں کی ہے اور یہ جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: وہ عیسائیوں کی کتاب سے مجرم ٹھہرانے کے لئے کہتا ہے۔ نہ کہ اپنی طرف سے کہتا ہے۔

تو اس کا ایک حوالہ میں آپ حضرت کو عرض کئے دیتا ہوں۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی قرآن مجید کی آیت سے استدلال کر کے کہتا ہے کہ ’نعوذ باللہ مسیح ابن مریم (علیہ السلام) یہ غلط کاریوں میں مبتلا تھے۔ (دافع البلاء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

قرآن کریم سے استدلال کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین (نعوذ باللہ) حاشیہ: ”مسح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ تنگی نبی (علیہ السلام) کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مٹی کا نام حصوراً رکھا۔ مگر مسح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔ (اتمی کلامہ)

دیکھا حضور! اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: چونکہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) شراب پیتے تھے، فاحشہ عورت آ کر اپنی کمائی کے مال سے ان کے سر پر عطر ملا کرتی تھی۔ ہاتھوں اور سر کے بالوں سے ان کے بدن کو چھوا کرتی تھی۔ بے تعلق جوان عورت ان کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا نام اس لئے حصوراً نہیں رکھا کہ ان میں یہ حصوراً کے اوصاف نہیں پائے جاتے تھے۔ قرآن مجید کی آیت سے استدلال کر کے مسح ابن مریم علیہما السلام پر الزام لگاتا ہے۔

## مرزائی حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں

اب مرزائیوں کا یہ کہنا کہ انہوں نے مسح علیہ السلام کو ملزم ٹھہرانے کے لئے یہ بات کہی ہے۔ یا انجیل کے اندر اس قسم کے واقعات لکھے ہوئے ہیں یا عیسائیوں کے اس قسم کے عقیدے ہیں۔ فرضی مسح کی بات ہے یہ سب قادیانیوں کی دجل ہے۔ مرزا قرآن مجید سے استدلال کر کے اللہ کے ایک نبی پر الزام لگاتا ہے۔

اب حضرات ایک اور حوالہ ”براہین احمدیہ“ کا ملاحظہ ہو: مرزا غلام احمد قادیانی قرآنی آیت سے استدلال کرتا ہے کہ ”حضرت مسح (علیہ السلام) دوسری بار دنیا میں تشریف لائیں گے۔“ (براہین احمدیہ ص ۴۹۹، خزائن جلد ۱ ص ۵۹۳) اس کا لڑکا کہتا ہے: ”مسح موعود جو ہے وہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی وفات کے اس لئے قائل ہوئے کہ بار بار اللہ تعالیٰ کے الہامات نے حضرت مسح (مرزا قادیانی) کو مجبور کر دیا کہ وہ اعلان کرے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) فوت ہو گئے۔“ قرآن کی آیت پڑھ کر کہتا ہے: ”عیسیٰ (علیہ السلام) آئیں گے۔“ اپنے الہامات کی بنا

پر کہتا ہے کہ ”عیسیٰ (علیہ السلام) فوت ہو گئے۔“ تو لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا مرزا کے الہامات قرآن مجید کے لئے ناسخ ہو گئے۔ (العیاذ باللہ)

رسول اللہ ﷺ نے جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ کیا اس کو اپنے اوپر چسپاں کرنا مرزا قادیانی نے ”براہین احمدیہ“ میں لکھا ہے: ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص طبع پنجم ص ۴۹۹، خزائن جلد ۱ ص ۵۹۳)

مرزا کا الہام گویا قرآن کریم کے لئے ناسخ ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے لڑکے ”مرزا بشیر الدین محمود“ نے مرزا کی زندگی پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام سیرت مسیح موعود، ہے۔ اس میں ”مرزا بشیر الدین محمود“ نے لکھا ہے کہ: ”لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں فوت ہو چکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آسکیں گے۔“ (سیرت مسیح موعود ص ۱۸)

آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ پہلا حوالہ جو میں نے عرض کیا ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی قرآنی آیت پڑھ کر کہتا ہے کہ: ”اس آیت کا مصداق حضرت مسیح (علیہ السلام) ہیں“ جس وقت وہ دوبارہ آئیں گے تو اس آیت کی رو سے اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“ اب اپنے الہام کی بنیاد پر کہتا ہے: ”حضرت مسیح (علیہ السلام) فوت ہو گئے۔“ تو اس کا الہام گویا قرآن کے لئے ناسخ ہوا۔ نعوذ باللہ!

مسلمانوں پر کافر اور جہنمی ہونے کا فتویٰ

”مرزا بشیر الدین محمود“ نے اپنی کتاب ”آئینہ صداقت“ میں لکھا ہے کہ: ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے ہیں خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام

بھی نہ سنا ہو، وہ کافر ہیں اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

### چند اہم سوالوں کے جوابات

حضرات گرامی! یہ جو مرزائی ہیں، وہ عموماً یہ سوال اٹھاتے ہیں اور ہمارے تعلیم یافتہ جو لوگ ہیں ان کو وہ بارہا تنگ کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ): فلاں کافر تھا میں مارنے لگا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا، کلمہ پڑھنے کے باوجود میں نے اس کو مار دیا، تو حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”اگر قیامت کے دن اس کا کلمہ قبول ہو گیا تو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔“

انہوں نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ (ﷺ) اس نے ڈر کے مارے پڑھا تھا۔ تلوار جس وقت اس کے سر پر لٹک رہی تھی اس وقت اس نے پڑھا“ تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: ”تو نے اس کے قلب کو چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ ڈر کے مارے پڑھ رہا ہے۔“

ایک اور حدیث شریف جس میں ہے کہ ”جو ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، ہمارے ذبیحہ کو کھائے وغیرہ، ہم اس کے جان و مال کے ذمہ دار ہیں۔“

مرزائی ان حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں کہ ”ہم کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، مسجدیں بناتے ہیں وغیرہ دین کے نیک کام کرتے ہیں۔ ہمارے کلمہ پڑھنے کے باوجود ہم کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟“، اس کے اور جوابات کے علاوہ ایک جواب یہ بھی ہے کہ جو آپ نے تحریر فرمایا: مرزائیوں کے نزدیک تمام مسلمان اگرچہ اس نے مرزا کا نام بھی نہ سنا ہو کافر ہیں۔ آپ اور میں کلمہ پڑھتے ہیں، کروڑہا حضور (ﷺ) کے امتی نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے، حج کرنے والے، ان تمام مسلمانوں کو مرزائی کافر قرار دیتے ہیں۔

تو ہم مرزائیوں کو بھی کہہ سکتے ہیں: ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں اور تم ہمیں کافر قرار دیتے ہو؟۔ تو مرزائی جواب میں یہ کہیں گے کہ ”تم نے اللہ کے ایک نبی کو نہیں مانا اس لئے تمہارے کلمہ کا اعتبار نہیں“، تو ہم ان سے عرض کریں گے کہ تم نے ایک جھوٹے آدمی کو نبی بنا لیا اس لئے تمہارے کلمہ کا بھی اعتبار نہیں؟۔ جس طرح اللہ کے نبی کو نہ ماننا کفر ہے اسی طرح جھوٹے آدمی کو نبی ماننا بھی کفر ہے؟

مجھے آپ حضرات کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ آپ حضرات علماء ہیں، شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے کلمہ طیبہ!۔ کافر ہونے کے لئے کلمہ کا انکار ضروری نہیں۔ دین کے کسی ایک مسئلہ کا انکار کرے گا تو آدمی کافر ہو جائے گا۔ چاہے وہ کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو۔ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان حضور ﷺ کے پورے دین کو مانے۔ تصدیق الرسول بما جاء به الخ:

## دین کے کسی ایک مسئلہ کا انکار بھی کفر ہے

آپ حضرات تو علماء ہیں یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ اور کافر ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ پورے دین کا انکار کرے۔ دین کے کسی ایک مسئلہ کا انکار کرے گا کافر ہو جائے گا۔ مرزائیوں نے دین کے ایک مسئلہ کا نہیں بے شمار مسائل کا انکار کیا، ختم نبوت کا انکار کیا، حیات مسیح (علیہ السلام) کا انکار کیا، اللہ کی توحید کا انکار کیا۔ حوالہ جات آپ حضرات لکھ چکے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی توہین کی۔ بالخصوص حضرت مسیح (علیہ السلام) کی توہین کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی۔ امت کو کافر قرار دیا۔ حضور ﷺ کی معراج کا انکار کیا۔ قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ فرشتوں اور جنات کا انکار کرتے ہیں۔ ضروریات دین میں سے ایک کا نہیں اکثر کا انکار کرتے ہیں۔ اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرنا، کفر ہے۔ اس لئے ان کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔

## دین کے کسی ایک مسئلہ کا انکار بھی کفر ہے اس کی دلیل

ہمارے پاس اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مسیلہ کذاب کی جو جنگ ہوئی تھی ﴿مسیلہ کذاب اپنی اذان میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتا تھا، یہی کلمہ پڑھتا تھا، مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتا تھا۔ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا تھا۔ کسی مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اختلاف نہیں تھا۔ اختلاف صرف یہ تھا کہ مسیلہ کذاب کہتا تھا کہ حضور ﷺ بھی نبی ہیں اور میں بھی نبی ہوں۔

ہمارا کلمہ اور ہے اور مرزائیوں کا کلمہ اور ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے نا بھائی: حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ بات صرف یہ ہے، اور کسی بھی چیز کا اختلاف نہ تھا۔ صرف اسی ایک اختلاف کی بنا پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے کلمہ کا

اعتبار نہیں کیا۔ نہ اس کی نماز کا اور نہ کسی اور دینی کام کا اعتبار کیا۔ اس کے ساتھ جنگ ہوئی اور اس فتنہ کو فرو کیا۔ اب مرزائی کچھ بھی کریں، کہیں ان کے کہنے کا اعتبار نہیں۔ وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ مرزائی ہمارا والا کلمہ پڑھتے ہی نہیں۔ ان کا کلمہ اور ہے اور ہمارا کلمہ اور ہے۔ آپ حضرات سوچیں گے یہ کس طرح؟ بحث چل نکلی ہے اس لئے کتاب کا حوالہ کل بتاؤں گا، ”مرزا بشیر الدین ایم اے“ نامی ”مرزا غلام احمد قادیانی“ کا ایک لڑکا ہے۔ ”کلمۃ الفصل“ نامی ایک کتاب اس نے لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ ”مسلمان ہمیں کہتے ہیں کہ جب آپ نے نبی علیحدہ بنایا ہے تو اپنا کلمہ بھی علیحدہ بنا لو۔“ جواب میں کہتا ہے: ”ہمیں علیحدہ کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں“، کیوں کہ جواب میں لکھتا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کہا ہے، مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے۔ تو جب تک مرزا صاحب نہیں آئے تھے اس وقت تک محمد رسول اللہ سے مراد حضور (ﷺ) کی ذات گرامی تھی۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی آگئے تو اس کے مفہوم میں ایک نبی کی زیادتی ہوگئی۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

جس وقت آپ، میں اور دنیا کے باقی مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں تو اس وقت محمد رسول اللہ (ﷺ) سے مراد صرف محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوتے ہیں۔ جس طرح ہم اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتے، وہ تو حید میں وحدہ لا شریک لہ ہیں، اور نبوت میں محمد (ﷺ) وحدہ لا شریک لہ ہیں۔ شریک خدا بھی کوئی نہیں اور رسول اللہ (ﷺ) کا بھی شریک کوئی نہیں۔ لیکن مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ (ﷺ) کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شریک ہیں۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس وقت مرزائی کلمہ پڑھتے ہیں تو اس وقت اس کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شریک ہیں۔ ہمارے نزدیک شامل تو درکنار! اس کی شمولیت کے تصور کو بھی ہم کفر قرار دیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ہمارا کلمہ اور ہے اور مرزائیوں کا کلمہ اور ہے۔ اگر وہ کہیں کہ ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں ہمیں کافر مت کہو؟ تو ہم دو لفظی جواب دے سکتے ہیں کہ ”ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں۔“

مرزا بشیر احمد ایم اے نے ”کلمۃ الفصل“ میں لکھا ہے کہ ”ہر ایک شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو نہیں مانتا یا عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

مرزا کا منکر کافر ہی نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے دیکھئے! مرزائیوں کے نزدیک جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا منکر کافر ہے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کا منکر کافر ہے اور جس طرح حضرت محمد (ﷺ) کا منکر کافر ہے اسی طرح مرزا کا منکر بھی کافر ہے۔ بلکہ پکا کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

### مرزائی مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے

یہ بہت معروف مسئلہ ہے کہ مرزائی مسلمانوں کے پیچھے کبھی بھی نماز نہیں پڑھتے، حتیٰ کہ جس وقت بانی پاکستان ”محمد علی جناح“ فوت ہوئے، علامہ شبیر احمد عثمانی نے ان کی جنازہ کی نماز پڑھائی تھی، تو ”ظفر اللہ قادیانی“ نے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ کہہ کر نہیں پڑھی تھی کہ قائد اعظم مسلمان ہے تو میں کافر ہوں۔ اگر میں مسلمان ہوں تو یہ کافر ہے۔ موجود ہونے کے باوجود، کھڑا رہا مگر جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ اور ان کے حوالے بھی موجود ہیں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

### بقول ”مرزا بشیر الدین“ قادیانی مسلمانوں کے بچوں کے جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتے

کسی نے پوچھا کہ یہ بڑی عمر کے مسلمان ہیں اگر یہ فوت ہو جائیں تو ہم ان کے جنازے نہ پڑھیں یہ ٹھیک ہے کہ یہ لوگ مرزا کو نہیں مانتے، مگر چھوٹے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں تو ہم ان کے جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ”جس طرح ہم ہندوؤں اور عیسائیوں کے جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتے اسی طرح ہم مسلمانوں کے بچوں کے جنازہ میں بھی شریک نہیں ہو سکتے۔“ (انوار خلافت از مرزا بشیر الدین ص ۹۳)

### مرزائیوں کی شرعی حیثیت آپ حضرات سے بیان کرنا چاہتا ہوں

ان کا حکم کافروں والا ہے یا مردوں والا ہے یا کوئی اور؟ ایک تو بڑی سادہ سی بات ہے کہ جو لوگ پہلے سے مسلمان تھے اور پھر انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مانا، پھر مرزائی ہوئے تو وہ مرد ہیں۔ اس میں تو کوئی کلام نہیں۔ باقی جو مرزائی ہیں، آیا وہ مرد ہیں یا کافر؟ ظاہر بات ہے

کہ مرتد کی جو اولاد ہوتی ہے وہ کافر ہوتی ہے لیکن یہ جتنے مرزائی ہیں یہ صرف کافر ہی نہیں بلکہ زندیق ہیں۔

## زندیق کی توبہ بھی قابل قبول نہیں

”اکفار الملحدين“ میں حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے بڑی صراحت کے ساتھ بہت سارے حوالجات سلف صالحین سے نقل کئے ہیں کہ جو زندیق ہوتا ہے وہ بھی مرتد کے حکم میں ہوتا ہے۔ بلکہ مرتد سے بھی زیادہ سزا کے اعتبار سے سخت ہے۔ اس لئے کہ مرتد کو تین دن تک مہلت دی جاتی ہے۔ (بعض علماء نے لکھا ہے کہ زندیق کی توبہ بھی قبول نہیں)، مرتد کے متعلق گنجائش ہے کہ تین دن کی مہلت دی جائے، اگر وہ اپنے عقائد سے رجوع کر لے تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔ جب وہ اصرار کرے یعنی اپنے عقائد باطلہ سے رجوع نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن زندیق کے متعلق حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے سلف صالحین کے اقوال نقل کئے ہیں کہ زندیق کی توبہ قابل قبول نہیں۔

مرزائیوں نے شریعت محمدیہ کی ایسی تاویلیں کیں

## جو شیطان کو بھی نہ سوجھی ہوں گی

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیتا ہے تو قبول ہے، اگر گرفتاری کے وقت توبہ کرتا ہے تو وہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔ بعض علماء نے صراحت کی ہے کہ زندیق کی توبہ سرے سے قبول ہی نہیں۔ یہ قادیانی جتنے ہیں سب زندیق ہیں اور یہ شریعت محمدیہ کی ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ جو شیطان کو بھی نہ سوجھی ہوں گی۔ یعنی صاحب شریعت (ﷺ) کی مراد کچھ ہوتی ہے اور یہ کچھ اور مراد لیتے ہیں، یہ ان کی کھلی بغاوت ہے۔

مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ قانونی تھا، شرعی مطالبہ نہ تھا

ان کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ہمارے پاکستان میں جتنے آرڈینینس ہوئے یہ علماء کا مطالبہ نہ تھا اور نہ یہ اسلام کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تاکہ یہ غیر مسلم ہونے کے باوجود مسلم کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالیں، ان کو ہم سے علیحدہ قرار دیا جائے۔ ”علامہ اقبالؒ“ کا یہ ایک قانونی مطالبہ تھا شرعی مطالبہ نہ تھا۔

اسلام کا مطالبہ وہی ہے جو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مسلمہ کذاب کے ساتھ کیا چونکہ پاکستان بننے کے بعد بد نصیبی سے وہ حضرات اقتدار میں آئے جن کے ذہنوں پر انگریزوں کی چھاپ تھی، انگریزی ذہنیت کی وہ پیداوار تھے۔ اس لئے مجبوراً علماء کو ان کے سامنے وہی مطالبات رکھنا پڑے جو ”علامہ اقبال مرحوم“ نے انگریزوں کے سامنے رکھے تھے۔ ورنہ یہ اسلام کا مطالبہ نہیں ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسلام کا مطالبہ اور فیصلہ صرف اور صرف وہی ہے جو سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمہ کذاب کے ساتھ کیا تھا۔

تو ہم نے قادیانیوں سے پاکستان میں یہ درخواست کی کہ یہ ”جنرل ضیاء الحق“ کا آرڈیننس ہے۔ ضیائی آرڈیننس ہے، اور یہ مان لو ورنہ مصطفائی آرڈیننس آئے گا تو یہی ہوگا کہ من بدل دینہ فاقتلوہ۔ اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں۔

**بین الاقوامی قانون ہے کہ باغی کی سزا موت ہے**

میں نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تذکرہ بار بار آپ حضرات کے سامنے کیا ہے۔ مولانا سے ایک انگریز نے کہا تھا کہ مرتد کی سزا قتل کیوں ہے؟ تو جواب میں مولانا جالندھریؒ نے فرمایا: یہ تو بین الاقوامی قانون ہے۔ تو انگریز نے کہا کہ کس طرح؟ مولانا نے کہا: ساری کائنات اس قانون کو مانتی ہے۔ روس، امریکہ اور چائنا سب اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ مرتد کو قتل کر دیا جائے۔ ایک آدمی تحقیق اور مطالعہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ وقت کی حکومت غلط ہے۔ اور وہ اس کے خلاف بغاوت کر دے تو آپ کے نزدیک اس کی سزا کیا ہے؟ تو انگریز نے کہا: مولانا باغی کی سزا تو قتل ہے؟۔ مولانا نے فرمایا: تمہارے نزدیک باغی کی سزا قتل ہے اسی طرح ہمارے نزدیک اسلام اور محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے باغی کی سزا موت ہے۔

**اپنی ذات پر زد پڑتی ہے تو تنگ نظری نظر آتی ہے**

ارتداد خدا اور مصطفیٰ (ﷺ) سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ آج کل کا پتہ نہیں! نئے تعلیم یافتہ حضرات ہیں۔ پتہ نہیں یہ اس سے کیوں چڑتے ہیں حالانکہ اس کے یہاں بھی یہی قانون مسلم ہے۔ حکومت کا کوئی باغی ہو تو وہ کہیں گے کہ اس کی سزا موت ہے۔ اگر کوئی خدا کا باغی ہے تو اس کے متعلق کہیں گے کہ یہ بڑی تنگ نظری ہے۔ اپنی ذات پر زد پڑتی ہے تو تنگ نظری نظر آتی ہے۔ اگر دین پر زد پڑتی ہے۔ پیدا کرنے والے کے خلاف بغاوت سر اٹھاتی

ہے تو اس کے متعلق فیصلہ ہوتا ہے کہ یہ علماء کی بڑی تنگ نظری ہے۔ نعوذ باللہ۔  
نوٹ: یہ ایک مستقل بحث ہے مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کے بارے میں، اس کے متعلق مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور یہ سب پیشین گوئیاں جھوٹی نکلی ہیں۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا وہ سب آپ حضرات کو معلوم ہیں تو وقت ضائع کئے بغیر ہم اگلی بحث شروع کرتے ہیں۔

### مرزا غلام احمد کی قابلیت

آپ حضرات توجہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:  
مگر بخدا! یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ”درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۵، خزائن جلد ۳ ص ۶۳۵)

یہ قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ مجھ میں کوئی دانشمندی عقلمندی نہیں، اور آگے کہتا ہے: درحقیقت یعنی یہ نہیں کہ میں کوئی کسر نفسی کر رہا ہوں، کسر نفسی بھی نہیں کہتا۔ درحقیقت، کہتا ہے۔ بخدا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھ میں کوئی لیاقت نہیں، جب لیاقت نہیں تو لال بھکھو ہوا، لال بھکھو بھی نبی ہو سکتا ہے؟ مرزا قادیانی کی کتاب ”حمامتہ البشری“ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو: ”والقسم یدل علی ان الخیر محمول علی الظاہر“ صرف ایک جملہ لکھا کہ قسم ظاہر پر دلالت کرتی ہے۔ (حمامتہ البشری ص ۱۴ حاشیہ، خزائن جلد ۷ ص ۱۹۲)

### مکہ و مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے

قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ ہر سال ہوا کرتا تھا، اس سالانہ جلسہ کو قادیانی حضرات ”ظلی حج“ کہتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین کی ایک کتاب ہے۔ ”حقیقت الرؤیا“ اس کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ ”مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، جس آدمی کو اب تازہ دودھ کی ضرورت ہے وہ قادیان کے ساتھ رابطہ رکھے۔“ نعوذ باللہ۔ ان کے سالانہ جلسہ کی جو کیفیت ہے وہ حج جیسی ہوتی ہے، چنانچہ حاجی صاحبان ظہر و عصر کی نماز اکٹھی کر کے پڑھتے ہیں، اور مغرب اور عشاء بھی۔

قادیانی بھی اپنے سالانہ جلسہ میں اپنے گھر ہوتے ہوئے بھی اپنی عبادت گاہ میں جمع بین الصلوٰتین کرتے ہیں۔ صرف حج کی نفل اتارتے ہیں۔ اور باقاعدہ ان کا ٹائم ٹیبل

چھپا ہوا ہوتا ہے۔

اور مقیم ان کا امام ہوتا ہے، ان کے گھر سے مرزائی واڑہ جو چند گز کے فاصلہ پر ہوتا ہے بد بخت نماز پڑھاتا ہے۔

ملت اسلامیہ سڑا ہوا گوشت اور دودھ ہے

مرزا محمود قادیانی کہتا ہے: ان لوگوں کو ایسے حالات کے ساتھ ملانا، تعلق رکھنا ایسا ہے جیسا کہ عمدہ گوشت و دودھ میں سڑا ہوا گوشت و دودھ ڈالیں۔ اس لئے ہماری جماعت ان لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔ یعنی مرزائیوں کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا گوشت ہے اور مرزائی جو ہیں وہ تازہ گوشت اور دودھ ہیں۔ تو اس میں جو حوالہ ہے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

علامہ اقبالؒ کے بے شمار حوالجات ہیں

(علامہ اقبالؒ نے اتنا کام کیا کہ مرزائی چیخ اُٹھے)

اس میں ہے کہ ”علامہ اقبالؒ“ کے والد ”شیخ نور محمد“ نامی تھے، وہ مرزائی ہو گئے تھے۔ بعد میں اللہ کے فضل سے ”علامہ اقبالؒ“ کے کہنے پر سمجھانے پر توبہ کر لی، اور مسلمان ہو گئے تھے اور علامہ کو بھی اس وقت مسئلہ سمجھ میں آیا جب علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے سمجھایا تھا۔ پھر ”علامہ اقبالؒ“ نے اتنا کام کیا، اتنا کام کیا کہ مرزائی چیخ اُٹھے۔ خود مرزائی لکھتے ہیں: پڑھے لکھے طبقہ میں جتنی نفرت پیدا کی گئی وہ سب علامہ کی پیدا کردہ ہے۔ (سیرۃ المہدی سوم ص ۲۵۰) اور علامہ کشمیریؒ کا یہ صدقہ ہے۔ اللہ ان کی قبروں پر رحمت کی بارش نازل فرمائیں۔ آمین!

”علامہ اقبالؒ“ کے والد کو کہا: آپ کا نام صرف جماعت سے نہیں

بلکہ اسلام سے کاٹ دیا گیا

یہ شیخ نور محمد نے جب مرزا قادیانی کو اعتدال سے خط لکھا کہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں آپ کے ساتھ، جماعت کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتا، تو مرزا قادیانی نے یہ جواب دیا کہ (شیخ نور محمد نے لکھا تھا کہ جماعت سے میرا نام کاٹ دیا جائے) صرف جماعت سے تیرا نام نہیں کاٹا بلکہ اسلام سے تیرا نام کاٹ دیا۔ یہ جوان کی عبارت ہے میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

”مرزا بشیر احمد ایم اے“ نے سیرۃ المہدی میں تفصیل سے لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

### جیسی روح ویسے فرشتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا، جن کو عام لوگ شیخ تھو کہہ کر پکارتے تھے۔ شیخ نور محمد صاحب نے غالباً ۱۸۹۱ یا ۱۸۹۲ عیسوی میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور سید حامد شاہ صاحب مرحوم کی تحریک پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔“ (یہ مولوی عبدالکریم مرزا قادیانی کا امام الصلوٰۃ تھا۔ ذکر حبیب میں اس کا حوالہ موجود ہے دیکھئے! ص ۲۲، ۲۵)

(ان کا حلیہ یہ لکھا گیا کہ ان کا قد چھوٹا اور بدن موٹا تھا۔ کیا خوبصورت گول دیکھائی دیتا ہوگا۔ ایک آنکھ سے کانے تھے اور ایک بازو نہیں تھا۔ منہ کے اوپر ماتا کے داغ تھے۔ پیٹ آگے کو نکلا ہوا تھا۔ پیٹ آگے کو نکلا ہوا ہو، منہ کے اوپر ماتا کے داغ ہوں، ایک آنکھ نہ ہو اور ایک ہاتھ بھی نہ دارد، قد چھوٹا اور جسم موٹا، آپ اندازہ لگائیں کہ چلتا پھرتا اس کائنات میں اللہ رب العزت کی طرف سے بھینسا کی کوئی قسم بنا کر پیدا کیا گیا ہوگا اور ادھر سے امام الصلوٰۃ۔ وہ مثال مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ یہ جس طرح کے نبی تھے اللہ رب العزت نے امام بھی ایسا ہی نصیب فرمایا تھا۔ نبی بھی چلتا پھرتا کارٹون تھا اور ان کا امام بھی چلتا پھرتا کارٹون۔ اچھا خاصا بدمعاش!)

”ان دنوں سر محمد اقبال سکول میں پڑھتے تھے اور اپنے باپ کی بیعت کے بعد اپنے آپ کو احمدیت میں شمار کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا مردود) کے معتقد تھے۔ اور چونکہ سر کو پچپن سے ہی شعر و شاعری کا شوق تھا اس لئے ان دنوں میں انہوں نے سعد اللہ لدھیانوی کے خلاف حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک نظم بھی لکھی تھی۔ مگر اس کے چند سال بعد جب سر اقبال کالج میں پہنچے تو ان کے خیالات میں تبدیلی آگئی۔

انہوں نے اپنے باپ کو بھی سمجھا بجا کر احمدیت سے منحرف کر دیا۔ چنانچہ شیخ نور محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ جس میں یہ تحریر کیا کہ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ نوجوانوں کی جماعت ہے اور میں بوڑھا آدمی ان کے ساتھ چل نہیں سکتا۔ لہذا آپ

میرا نام اس جماعت سے الگ رکھیں۔ اس پر حضرت صاحب کا جواب میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے نام گیا، جس میں لکھا تھا کہ شیخ نور محمد کو کہہ دیوں کہ وہ جماعت سے ہی الگ نہیں بلکہ اسلام سے بھی الگ ہیں۔“ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۳۹، روایت نمبر ۸۵۸)

گویا مرزائیوں کے نزدیک جو شخص مرزائی نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ ہے بد بخت مرزا کی کہانی خود اس کی زبانی۔

میرے مرید جانوروں سے بھی بدتر ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کا سالانہ اجتماع کیا کرتا تھا، ایک دفعہ کسی وجہ سے یہ سالانہ اجلاس ملتوی کر دیا، جلسہ ملتوی کرنے کے لئے اس نے اشتہار چھاپا، اس اشتہار کی چند سطریں میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اس سے مرزائیوں کے باقی حالات کا اندازہ لگ سکے گا۔

کہتا ہے: ”میرے مرید اتنے بد اخلاق ہو گئے ہیں کہ میں ان کو چھوڑ کر جنگل میں درندوں کے ساتھ جا کر رہوں۔“ یعنی مرتے وقت یہ بے ایمان اپنے مریدوں کو یہ سند دیکر جا رہا ہے کہ یہ درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ حضور (ﷺ) اپنے صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق فرماتے تھے: اصحابی کالنجوم الخ اور یہ قادیانی کہہ رہا ہے: میرے مرید جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ تو یہ ایسا ہے جیسی روح ویسے فرشتے!۔

مرزائیوں کی بد اخلاقی کے چند نمونے خود مرزا کی زبانی

”مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں ایسے بد تہذیب ہیں کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چار پائی پر بیٹھتا ہے تو سختی سے وہ اسے اٹھانا چاہتا ہے۔ اگر وہ نہیں اٹھتا تو وہ چار پائی کو الٹ دیتا ہے۔ اور اس کو نیچے گراتا ہے۔ پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے۔ اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو میں اس جماعت میں مشاہدہ کر رہا ہوں۔ دل کباب ہوتا ہے، جلتا ہے۔ اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو اس بنی آدم سے اچھا رہوں۔ میں کس خوشی میں لوگوں کو جلسہ کے لئے اکٹھا کروں۔“

(از اشتہار التواء جلسہ، ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء، میلادی، ملحقہ شہادۃ القرآن ص ۱۰۱، ۱۰۰، خزائن جلد ۶ ص ۳۹۶، ۳۹۷)

برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے

کہتے ہیں: ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹی ہے، تو چونکہ یہ خود درندہ صفت تھا اس لئے اسے درندوں سے محبت تھی، بارہا اس کا دل بے اختیار چاہتا تھا کہ اے کاش کہ میں ان مریدوں کی بجائے خزیروں کے پاس رہوں۔ (اشتہار التوائے جلسہ لمحۃ شہادۃ القرآن) مرزا غلام احمد کاشانی کا دل بے اختیار چاہتا تھا کہ میں خزیروں کے پاس رہوں۔ توبہ! استغفر اللہ!

..... آج کل ہمارے پڑھے لکھے لوگ بہت کہتے ہیں: مرزائی بڑے اخلاق والے ہیں، مولوی صاحب! قربان جائیے کہ مرزائی بڑے اخلاق والے ہیں۔ مولوی بہت جلدی غصہ ہو جاتے ہیں، یہ ان کو ان کا نبی سند دے رہا ہے۔ جس کو آپ اخلاق والے کہتے ہیں۔

چور جس وقت آئے گا نرمی کے ساتھ آئے گا

..... اگر مرزائی کسی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ نرمی کرتے ہیں اور ہم لوگ کسی وجہ سے گرمی کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چور جس وقت بھی آئے گا نرمی کے ساتھ آئے گا، اور جس کی چوری ہوتی ہے وہ بے چارہ چیختا چلاتا ہے۔ چونکہ مرزائی ہماری متاع عزیز ایمان کو لوٹنا چاہتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے، ہمارا مال (ایمان) لوٹا جا رہا ہے ہمیں چیخنا چلانا پڑتا ہے، کیونکہ وہ ڈاکو ہیں اس لئے وہ نرمی کرتے ہیں، چور کبھی نہیں اکڑتا، بلی کی طرح ہمیشہ نرم رہے گا، اور جس کا مال ہوتا ہے اس کو صدمہ ہوتا ہے اس لئے وہ چلاتا ہے چیختا ہے۔

مرزائی جس کو اخلاق کہتے ہیں حقیقت میں وہ بے غیرتی ہے

دوسرا یہ کہنا کہ مولوی صاحب! مرزائی اتنے اخلاق والے ہیں۔ میں نے بیٹھ کر گفتگو کی۔ مرزا غلام احمد کو گالیاں نکال کر دی۔ تو بھی اس کے ماتھے پر شکن نہ پڑی۔ یہ جس چیز کا نام آپ اخلاق رکھتے ہیں یہ اخلاق نہیں، اس کو بے غیرتی کہا جاتا ہے۔ کسی گنہگار سے گنہگار مسلمان کے سامنے حضور (ﷺ) کی توہین ہو، خدا کی قسم مرجائے گا لیکن اپنے نبی (ﷺ) کی توہین برداشت نہیں کرے گا۔ مرزائی ان کے سامنے ان کے نبی کی توہین ہو اور ان کی پیشانی پر بل نہ پڑے آپ چاہیں اسے اخلاق کہیں ہمارے نزدیک بے غیرتی ہے۔ غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان مرجائے لیکن اپنے نبی کی توہین برداشت نہ کرے۔

## مرزا غلام احمد کے جھوٹے ہونے کی ایک دلیل

مرزا غلام احمد کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کے سامنے اس کی ملاجی سنائی جاتی ہے مگر ان کے چہرے پر کوئی بل نہیں پڑتا۔ ورنہ سچے نبی کے ماننے والے اپنے سچے نبی کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تھے اور نہ کر سکتے ہیں۔ نبی کا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ قوم کے اندر غیرت اجاگر کرتا ہے۔ چونکہ وہ بے ایمان اور بے غیرت تھا اس لئے اس کے سارے ماننے والے بے غیرت ہیں۔

## مرزا غلام احمد قادیانی کے فرشتوں کے اسماء گرامی

(۱) انگریز فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۳۱، ۵۹۳) (۲) مٹھن لال فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۵۶۱)  
 (۳) شیرعلی فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۳۱) (۴) حاکم فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۱۶، ۵۱۷) (۵) غلام قادر فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۶۷، ۱۸۸) (۶) دس سالہ فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۱۷، ۱۸، ۵۷) (۷) خونی فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۷۲، ۷۷) (۸) قصاب فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۱۸، ۱۹) (۹) سینٹھ عبدالرحمن فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۲۸۹) (۱۰) مردمی کی دوائی دینے والا فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۱۲۳) (۱۱) خیراتی فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۲۹) (۱۲) ٹی جی فرشتہ۔ (تذکرہ ص ۵۲۸)

ان فرشتوں کے تذکرہ کے وقت حضرت نے حواشی کے طور پر چند باتیں بیان کی ہے

وہ یہ ہیں:

۱..... ویسے میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں: جب فرشتہ انگریز ہوگا تو آپ کیا ہوگا؟ (مولانا مفتی موسیٰ بدات صاحب دامت فیوضہم نے خوب کہا: ان کا خون سفید ہو گیا ہے!)

گندگی آپ کے دماغ کو ماؤف کرے گی

لیکن قادیانیت ایمان کو فالج زدہ کر دے گی

۲..... آپ حضرات سوچتے ہوں گے کہ کیا یہ واقعی کارٹون تھا یا نہیں؟ میں الزام نہیں لگاتا یہ بالکل حقیقت ہے کہ وہ کارٹون تھا۔ آپ حضرات مرزائیوں کے خلاف اتنی نفرت پیدا کریں کہ مرزائی ایک گالی بن جائے۔ آپ حضرات جو یہ بات کرتے ہیں کہ جانے میں کیا حرج ہے جا کر چلے آتے ہیں۔ بس چیک کرنے جاتے ہیں۔ کبھی کوئی گندگی کو بھی چیک کرنے کے لئے ہاتھ ڈالتا

ہے، چلو چیک کر لیتے ہیں آیا گندگی ہے یا اور کوئی چیز؟ جس طرح گندگی انتہائی نفرت کی چیز ہے قادیانیت اس سے بڑھ کر نفرت کی چیز ہونی چاہئے۔ گندگی آپ کے دماغ کو ماؤف کرے گی لیکن قادیانیت آپ کے ایمان کو فاج زدہ کر دے گی۔ گندگی سے انسان کو فطری نفرت ہوتی ہے اس سے بڑھ کر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے زیادہ مرزائیت سے نفرت ہونی چاہئے۔ اللہ محفوظ فرمائیں۔ مرزائیت کے متعلق دل میں ذرہ برابر نرم گوشہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس شخص کے دل میں مرزائیوں کے متعلق نرم گوشہ ہے وہ سمجھے کہ میرا ایمان کمزور ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں کو ماں باپ کے دشمنوں سے زیادہ سمجھے۔ مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ بار بار فرمایا کرتے تھے: مرزائیت سے، مرزا غلام احمد قادیانی سے جتنا بغض بڑھے گا اتنا ہی رسول اللہ ﷺ کا قرب بڑھے گا۔ جس طرح درود شریف پڑھنے سے ثواب ہوتا ہے اسی طرح مرزا قادیانی سے نفرت کرنے سے بھی ثواب ملے گا۔

## سچے نبی و جھوٹے نبی کا فرق

۳..... مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ بخاری شریف کی روایت ہے: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے، تو انہوں نے تھپڑ مارا تو ان کی آنکھ کا ڈورہ باہر آ گیا۔ فرشتہ جس وقت اللہ کے نبی کے دروازہ پر جاتا ہے دروازہ کھٹکھٹا کر جاتا ہے۔ اجازت مانگ کر، سلام کہہ کر جاتا ہے۔ اور اسی طرح چلا جائے تو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ سچے نبی کے پاس فرشتہ جان لینے کے لئے جائے تو سلام کر کے اجازت لے کر، سر جھکائے جاتا ہے۔ جھوٹے نبی کے پاس جب جاتا ہے تو ٹٹی خانہ (استنجا خانہ) سے باہر نہیں نکلنے دیتا۔ ایسے ہی رگڑ دیوے (اس کی موت بیت الخلاء میں ہوئی تھی) خدا کی قسم! مولانا صاحب نبوت تو بہت دور کی بات ہے اس میں شریف انسان والی بات بھی نہیں تھی!۔

بقول حضرت درخواستیؒ خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ”ڈاکٹر عبد السلام قادیانی“ کو جب نوبل پرائز ملا تو ہمارے ایک بزرگ ساتھی دوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے: مولوی صاحب! یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ اتنے بڑے پڑھے ہوئے لوگ ذہین حضرات ظفر اللہ قادیانی، ایم ایم احمد کیوں مرزا قادیانی کو مانتے ہیں؟

میں نے کہا: حضور! ہم سے کئی گنا ہندو پڑھے لکھے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے بت بناتے ہیں، پھر بت کی شرم گاہ کے سامنے جھکتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے بت بناتے ہیں، پھر ان کی تعلیم کہاں جاتی ہے؟ مولانا محمد عبداللہ درخواسی فرماتے ہیں: خدا جب ناراض ہوتا ہے عقل چھین لیتا ہے۔ یہ علم وغیرہ کی بات نہیں۔ ابو جہل سے بڑھ کر حکمت کا بادشاہ مکہ میں کون تھا؟ لیکن توفیق نصیب نہیں ہوئی!، ہدایت کا محکمہ اور خزانہ خدا نے اپنے پاس رکھا ہے۔ یہ علم کی، ذہانت کی، دولت کی پابند نہیں۔ جو جتنا زیادہ علم والا ہوگا، مقدر یاوری کرے گا تو ہدایت نصیب ہوگی۔ دیکھئے! حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا: ”انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یهدی من یشاء“ کہ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

## کینسر لا علاج مرض ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی توہین بھی لا علاج مرض ہے

یہ جتنے مرزائی ہیں قدرت کی طرف سے ان کی عقل پر فالج پڑا ہوا ہے۔ علم کے باوجود حق و باطل کی تمیز نہیں۔ مرزائیوں میں بہت کم لوگ ہیں جن کو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ مرزائیوں میں دس پندرہ مثالیں موجود نہ ہوتیں تو ہم یہ تسلیم ہی نہ کرتے کہ مرزائیوں میں بھی کوئی مسلمان ہوتا ہے۔ مرزائی مسلمان نہیں ہوتا۔ کیوں؟ یہ رسول اللہ ﷺ کی متوازی جماعت ہے، آپ ﷺ کی مخالف ہے۔ جو مرزائی ہوتا ہے اس نے پہلے دن سے ہی رسول اللہ ﷺ سے بغاوت کر لی ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی بغاوت کی، مخالفت کی اور آپ ﷺ کی توہین کی مرزائیوں پر ایسی نحوست پڑتی ہے کہ ان کو ایمان کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ جس طرح کینسر لا علاج مرض ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی توہین بھی لا علاج مرض ہے۔ اس مرض میں جو مبتلا ہو جائے اس کو پھر شفاء نصیب نہیں ہوتی۔ بہت کم قادیانی ہیں جن کو پھر ایمان کی دولت نصیب ہوئی ہے۔ ویسے بھی علماء نے مسئلہ لکھا ہے آپ حضرات اپنے اکابر سے مزید تفصیلات پوچھ سکتے ہیں۔

جس نبی کا فرشتہ جھوٹا ہو وہ نبی کتنا مقدس ہوگا

جو آدمی حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرے اس کے لئے کوئی معافی نہیں۔ سوائے اس کے کہ حضور ﷺ کے گنبد خضراء پر جا کے معافی مانگے۔ اگر اس کے لئے مقدر نہیں تو

اس کے لئے معافی کا کوئی چانس نہیں۔ اس لئے مرزائیوں کو ایمان کی توفیق نہیں ہوتی۔  
 ۴..... اس کے ٹی جی فرشتہ کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں، مرزا کے فرشتہ کا کردار یہ تھا کہ یہ مرزا غلام احمد کے پاس آیا، مرزا صاحب نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ فرشتہ نے کہا: کچھ بھی نہیں، مرزا قادیانی نے کہا: کچھ تو ہوگا؟ تو فرشتہ نے فرمایا: میرا نام ٹی جی ہے۔ اور معنی ہے ٹیج کر کے بروقت پہنچنے والا!

مجھے جب روپے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ مجھے بروقت پیسے دے جاتا ہے۔ اس پر مولانا لال حسین اختر پکڑ کیا کرتے تھے: اگر اس کا نام کچھ نہیں تھا تو اس نے یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹی جی فرشتہ ہے؟ اگر اس کا نام ٹی جی تھا تو پہلی دفعہ یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں؟ نام تھا، تو کچھ نہیں پھر کیوں کہا؟ اور نہیں تھا، تو ٹی جی کیوں بتایا؟ یا تو پہلے جھوٹ بولا یا بعد میں جھوٹ بولا؟! تو وہ نبی جس کے فرشتے جھوٹ بولتے ہیں وہ نبی کتنا مقدس ہوگا!

مرزا قادیانی کی کتاب ”تذکرہ“ میں ہے کہ کوئی شخص ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو، مگر وہ نہیں کرتا، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھے مٹھی بھر روپے دئے، اس کے بعد ایک اور شخص آیا، جو الہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں، فرشتہ معلوم ہوتا ہے، اس نے دونوں ہاتھ مٹھی بھر کے میری جھولی میں ڈال دئے۔ وہ اس قدر ہوئے کہ میں اس کو گن نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا: میرا نام کچھ نہیں دوبارہ دریافت کرنے پر اس نے اپنا نام ٹی جی بتایا۔

خواب میں بھی سوائے روپے پیسے کے کچھ نظر نہیں آتا  
 اچھا غور کریں کہ فرشتہ کا نام ٹی جی اور ماں کا نام گھسیٹی۔ آپ حضرات ویسے ہی تمسخر کرتے ہیں کہ کتنی مقدس روحانیت کا مالک ہے۔ یہ خواب میں بھی دنیا دیکھتا ہے۔ روپے پیسوں کے ہی اس کو خواب آتے ہیں کہ جھولی بھر جائے۔ خواب میں بھی سوائے روپیہ پیسے کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ!

بقول مرزا جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے

مرزا قادیانی اتنی کثرت سے جھوٹ بولتا تھا

میری درخواست سن لیں کہ جھوٹ بولنا اتنی بری چیز ہے کہ حضور (ﷺ) نے اس کو

منافق کی نشانی میں شمار کیا ہے۔ اور قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں کو اللہ کی رحمت سے دور بتایا ہے۔ اور یہ اتنا برا ہے کہ کائنات میں رہنے والے جتنے انسان ہیں چاہے وہ کسی بھی مذہب و فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں جھوٹ کو کوئی انسان اچھا نہیں سمجھتا۔ خود مرزا قادیانی کہتا ہے: جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن جلد ۲۲ ص ۲۱۵) اس کے باوجود خود مرزا غلام احمد قادیانی اتنے تھوک سے جھوٹ بولا کرتے تھے کہ الامان والحفیظ!

جھوٹے نبی نے بخاری کی طرف نسبت کر کے جھوٹ بولا تھا

”شہادت القرآن“ اس کی کتاب ہے، اس میں وہ لکھتا ہے: بخاری شریف جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اس میں ہے کہ جس وقت حضرت مہدی (علیہ السلام) آئیں گے تو آسمان سے آواز آئے گی کہ هذا خلیفة الله المہدی (شہادۃ القرآن ص ۴۱، خزائن جلد ۶ ص ۳۳۷) دنیا جہاں میں کسی بخاری شریف میں رہتی دنیا تک کوئی مائی کالال قادیانی یہ حدیث نہیں دکھا سکتا تو ظاہر بات ہے کہ اس نے جھوٹ بولا!۔

حضرت مسیح موعود چودھویں صدی کے

شروع میں پنجاب میں آئیں گے (جھوٹ کا پلندہ)

”ضمیمہ براہین احمدیہ“ میں ہے کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ حضرت مسیح موعود چودھویں صدی کے شروع میں آئیں گے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸، خزائن جلد ۲۱ ص ۳۵۹) اور یہ کہ پنجاب میں آئیں گے۔ کائنات کی کسی صحیح حدیث کو چھوڑ کر حدیث میں بھی نہیں، صحیح حدیث کو چھوڑ کر کسی غیر صحیح حدیث میں بھی نہیں، جس میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ چودھویں صدی کے شروع میں آئے گا۔ اور یہ کہا گیا ہو کہ پنجاب میں آئیں گے۔ رہتی دنیا تک کوئی ماں کالال قادیانی زہر کا پیالہ پی لے گا مگر یہ حوالہ جات کسی حدیث کی کتاب میں نہیں دکھا سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے چودھویں صدی کے شروع میں آنے کا قصہ کیوں تراشا، کیونکہ خود چودھویں صدی میں ہوا ہے اور اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، اور الزام حضور (ﷺ) کی طرف لگایا۔

مرزائیوں کی چند باطل تاویلیں

اب شرعی مسئلہ یہ ہے کہ احادیث کی رو سے جس وقت حضرت مسیح (علیہ السلام)

آئیں گے، حضرت مسیح (علیہ السلام) کے بعد تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے الاملة واحدة وہی الاسلام۔ مرزائی یہ کہتے ہیں: جس وقت حضرت مسیح (علیہ السلام) آئیں گے تو وہ شام میں اتریں گے، اگر وہ سعودیہ جائیں گے تو کیا پاسپورٹ اور ویزا لینے کی ضرورت ہوگی؟ اور دوسرا یہ کہ کیا زر مبادلہ حاصل کریں گے؟ یہ سب ان کی باطل تاویلیں ہیں۔ شریعت کے نقطہ نظر سے اس وقت صرف اسلام کی حکومت ہوگی۔ کل کائنات میں صرف اسلام کی حکومت ہوگی۔ حضرت مسیح (علیہ السلام) اس حکومت کے روح رواں ہوں گے!۔ بادشاہ اپنے ملک کے کسی حصہ میں جاتا ہے تو نہ اسے پاسپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اسے زر مبادلہ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے!

کبھی مرزائی یہ کہتے ہیں: معاذ اللہ! حضرت مسیح (علیہ السلام) آسمانوں میں ہیں تو وہاں کھاتے کیا ہوں گے؟۔ کیا پیتے ہوں گے؟ اور ان کی حجامت بڑی ہوگئی ہوگی تو کون بناتا ہوگا؟ حضرت مسیح (علیہ السلام) پیشاب کہاں کرتے ہوں گے؟ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ان کی باتیں سب کی سب غلط ہیں۔

جس وقت دجال آئے گا تو تمام دنیا کے خزانوں پر قابض ہوگا

حضور (ﷺ) کی حدیث آپ کے سامنے میں متعدد بار بیان کر چکا ہوں کہ حضور (ﷺ) سے صحابہ کرام نے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت دجال آئے گا تو دنیا کے تمام خزانوں پر اس کا قبضہ ہو جائے گا، تو جو لوگ اللہ اللہ کرنے والے ہیں ان کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اس لئے کہ سب کچھ اس کے پاس ہوگا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جو مسلمان ہوں گے وہ کس طرح گزارا کریں گے؟ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ان کو وہ غذا کفایت کرے گی جو اہل سماء کی غذا ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: خدا کی تسبیح اور تقدیس ان کی غذا ہے۔ اور یہ تسبیح اور تقدیس آسمان والوں کی غذا ہے۔ تو جب حضرت مسیح (علیہ السلام) آسمان پر ہیں، اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں وہی ان کی غذا کا کام دیتی ہے۔

مرزائی معراج نبوی کے منکر ہیں

۲..... حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزائی جتنے بھی اعتراض کریں کہ وہ آسمانوں پر کس طرح گئے؟ آگے کہ زہریر ہے، فلاں کرہ ہے وغیرہ۔ ایک کرہ ایسا ہے کہ آدمی وہاں جاتا ہے تو

جل جاتا ہے، اتنے اتنے کرے ہیں، حضرت مسیح کس طرح پہنچ گئے؟ (دیکھئے! ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن جلد ۳ ص ۱۲۶) ان کو جواب میں کہا جائے: جس طرح حضور اقدس (ﷺ) پہنچ گئے تھے۔ تو مرزائی جواب دیتے ہیں: حضور (ﷺ) معراج پر گئے ہی نہیں۔

مرزائی حضور (ﷺ) کی معراج کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ کہیں آسمانوں پر آنا جانا کسی کا ثابت نہ ہو جائے۔ اگر یہ آمد و رفت ثابت ہوگئی تو ہمارے لئے مشکل ہوگا، اس لئے حضور (ﷺ) کی معراج کا انکار کر دیا، مرزائی کہتے ہیں: وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا، آپ (ﷺ) کو خواب میں معلوم ہوا کہ وہ آسمانوں پر گئے ہیں۔ نعوذ باللہ!

(دیکھئے! ازالہ اوہام ص ۴۷، حاشیہ، خزائن جلد ۳ ص ۱۲۶)

## معراج نبوی اگر خواب ہوتا تو مشرکین کو

### سوال و اعتراض کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی

حالانکہ جس وقت آپ (ﷺ) واپس تشریف لائے ہیں تو مشرکین مکہ آپ (ﷺ) سے علامتیں اور نشانیاں طلب نہ کرتے۔ جب آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں بیت المقدس گیا ہوں، آسمانوں پر جا کر آیا ہوں تو مشرکین نے کہا: آسمان تو ہم نے نہیں دیکھا مگر بیت المقدس دیکھا ہوا ہے، آپ بتائیں کہ بیت المقدس کی نشانیاں کیا کیا ہیں؟ آپ (ﷺ) فرماتے ہیں: میں جب گیا تو نشانیاں اور علامتیں گننے نہیں گیا تھا، میں اپنے کام سے گیا تھا، کام کیا اور روانہ ہو گیا۔ مثلاً: میں پانچ چھ روز سے آپ کی مسجد میں حاضر ہو رہا ہوں، کوئی مجھ سے پوچھے کہ مسجد کی کھڑکیاں کتنی ہیں؟ مسجد کے دروازے، کھڑکیاں، صفیں اور دیگر تفصیلات پوچھیں تو مجھے کیا معلوم؟ نہ مجھے اس کا علم ہے اور نہ میں اس مقصد کے لئے آیا ہوں۔

حضور (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے کسی کے سوال سے اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی اس سوال سے تکلیف ہوئی، روایت میں آتا ہے کہ حضور (ﷺ) نے پیشانی پر ہاتھ رکھا، آنکھیں بند کی، اللہ جل مجدہ نے کائنات کے سب دروازے کھول دئے، اور حضور (ﷺ) کو حکم ہوا کہ آنکھیں اٹھائیں، نظر اٹھانا آپ (ﷺ) کا کام ہے، پردے ہٹا کر بیت المقدس آپ (ﷺ) کے سامنے کر دینا ہمارا کام ہے۔ حضور (ﷺ) نے دیکھا اور کہا: آپ سوال کرتے جاؤ، میں جواب دئے جاتا ہوں اور ایسا ہی ہوا کہ مشرکین سوال کرتے گئے

اور آپ جواب عنایت فرماتے گئے۔

تو حضور (ﷺ) کا یہ واقعہ اگر خواب تھا تو مشرکین کو اعتراض کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں آپ حضرات کے انگلینڈ میں رہتے ہوئے پاکستان کا خواب دیکھتا رہتا ہوں!، آپ یہاں رہتے ہوئے تھانہ بھون کے خواب دیکھتے ہوں گے؟ تو اگر کوئی آدمی خواب دیکھے تو خواب میں تخیل تو کسی طرح بھی ہو سکتا ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

حضور (ﷺ) کا دعویٰ یہ تھا کہ مجھے جسمانی معراج ہوئی ہے، تب ہی تو دشمنوں نے اعتراض کئے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی صرف اس لئے حضور (ﷺ) کی معراج کا انکار کرتا ہے کہ کہیں یہ ثابت نہ ہو جائے کہ حضور (ﷺ) گئے تھے، تو جس طرح رسول اللہ (ﷺ) جا کر آئے اسی طرح مسیح علیہ السلام گئے تھے، اور واپس آئیں گے۔ اسی وجہ سے مرزا نے معراج کے واقعہ کا انکار کیا۔ ان تمام اعتراضات کے جوابات کا حوالہ اور اس حوالہ کا نام ہم نے ایٹم بم رکھا ہے اور یہ سب سے پہلا الزامی جواب ہے۔

قادیانیوں کے بہت سے اعتراضوں کا خوب جواب

”حماتہ البشری، نور الحق“ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی حیات نص قرآن سے ثابت ہے اور وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ (حماتہ البشری ص ۵۵، خزائن جلد ۷ ص ۲۲۱، نور الحق ص ۵۰، خزائن جلد ۸ ص ۶۹) تو ہمارا مرزا نیوں کے لئے سب سے پہلے الزامی جواب یہ ہے کہ (میں یہ بحث نہیں کرتا کہ جس کے متعلق حضور (ﷺ) نے یہ فرمایا کہ یہ فوت ہو چکے تو وہ کہتا ہے زندہ ہے اور جس کے متعلق حضور (ﷺ) فرماتے ہیں کہ یہ زندہ ہے تو وہ کہتا ہے کہ فوت ہو چکے)

حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یقیناً تم میں مسیح ابن مریم (علیہا السلام) نازل ہوں گے۔ حضور (ﷺ) نے قسم کھا کر فرمایا: مسیح (علیہ السلام) ضرور آئیں گے۔ (دیکھئے! بخاری جلد ۱ ص ۴۹۰) مرزا قادیانی حضور (ﷺ) کے مقابلہ میں قسم کھا کر کہتا ہے: حق کی قسم! مسیح ابن مریم (علیہا السلام) مرگیا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۴، خزائن جلد ۳ ص ۵۱۳) اس طرح تقابل حضور (ﷺ) کے ساتھ کرتا تھا۔

اس وقت صرف اتنا استدلال کرنا مقصود ہے مسیح آسمانوں پر کیا کھاتے ہوں گے

وغیرہ؟ مرزائی جو یہ اعتراض کرتے ہیں ان کا یہی جواب ہے کہ جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) گئے مسیح (علیہ السلام) بھی گئے۔ موسیٰ (علیہ السلام) جو کھاتے ہوں گے وہی عیسیٰ (علیہ السلام) کھاتے ہوں گے وغیرہ تفصیلات جیسی موسیٰ (علیہ السلام) کی اسی طرح عیسیٰ (علیہ السلام) کی بتائی جائیں۔ تو جو اعتراض مرزائی ہم پر کرتے ہیں وہی اعتراض ہم ان پر موسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں کرتے ہیں فَمَا جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا۔ یہ ایک بھاری بھرم حوالہ قادیانیوں کے بہت سارے اعتراضوں کا جواب ہے۔

سچا مسیح جھوٹے نبی کے منہ میں پیشاب کرتا ہے

ویسے قادیانیوں نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو کہا تھا: حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پیشاب کہاں کرتے ہوں گے؟ بیت الخلاء آسمانوں پر کہاں بنی ہے؟ تو مولانا نے یہ جواب قادیانیوں کو دیا کہ اللہ تعالیٰ نے غلش سٹم کا ایسا نظام قائم کر دیا ہے کہ ہمیں نظر آئے یا نہ آئے مگر حضرت مسیح (علیہ السلام) جب پیشاب کرتے ہوں گے تو سیدھا مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر میں جاتا ہے۔

آج کل سائنس کی دنیا اتنی ترقی کر گئی ہے کہ فضا میں طیارے کے اندر کوئی نقص واقع ہو جائے تو نیچے بیٹھے بیٹھے کمپیوٹر کے ذریعہ اس نقص کو دور کر دیا جاتا ہے۔ بظاہر کوئی چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن نظام ایسا ہے کہ دونوں کے مابین رابطہ موجود ہے

جب سائنس نے اتنی ترقی کر لی تو کیا اللہ رب العزت میں اتنی قدرت نہیں؟ مولانا کا جواب ہمیں سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے کوئی ایسا نظام قائم کیا ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا مگر حضرت مسیح (علیہ السلام) جب بھی پیشاب کرتے ہوں گے تو وہ پیشاب سیدھا مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر میں جاتا ہوگا تاکہ سچا مسیح (علیہ السلام) جھوٹے مسیح کے منہ میں پیشاب کرتا رہے۔

رسول اللہ ﷺ جس گلی سے گزرتے تھے وہ معطر ہو جاتی تھی

میں قربان جاؤں! حضور (ﷺ) کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم ارشاد فرماتے ہیں: حضور (ﷺ) جب ہماری مجلس سے اٹھ کر تشریف لے جاتے تھے اور آپ (ﷺ) کو دیر ہو جاتی تھی اور کسی صحابی کو آپ (ﷺ) کو تلاش کرنا مقصود ہوتا تھا تو باہر جا کر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اس لئے کہ جب حضور (ﷺ) کسی گلی سے گزر جاتے تھے تو وہ گلی اتنی معطر ہو جاتی تھی

کہ وہاں کی ہوا فضا بتاتی تھی کہ ابھی ابھی یہاں سے محمد عربی (ﷺ) گزرے ہیں۔

جھوٹا نبی مرزا دن میں سو سو بار پیشاب کرتا تھا

مرزا غلام احمد قادیانی دن میں سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا۔ (دیکھئے! اربعین نمبر ۴ ص ۴، خزائن جلد ۱ ص ۴۷۱) ہمارے پاکستان کی حکومت چونکہ مقروض رہتی ہے، ہفتہ بچت مناتی ہے، میں نے مشورہ بلدیہ والوں کو کہا: یہ ٹنکی جس سے آپ چھڑکاؤ کرتے ہو، ایک دو ہفتہ ٹنکی کھڑی کر دو، پانی کی بچت ہوگی، پیٹرول کی بچت ہوگی۔ ربوہ موجودہ چناب نگر کی سڑکوں پر سے مرزا کو گزار دو چھڑکاؤ ہو جائے گا۔

جھوٹا نبی مرزا جدھر گزرتا گیا پیشاب کرتا گیا

حضور (ﷺ) جہاں گزر گئے، راستوں پر رنگ و خوشبو لاتے گئے، اور یہ جدھر سے گزرتا گیا پیشاب کرتا گیا، بدبو لاتا گیا۔ بد معاش، نہ عقل تھی، نہ صورت تھی، نہ حیا تھی اور نہ شرم۔ اس کائنات اور دنیا کا سب سے ذلیل ترین انسان اور دعویٰ نبوت! استغفر اللہ!۔ معاذ اللہ! اللہ رب العزت آپ کو مجھ کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ انشاء اللہ!

حضور (ﷺ) اصل تھے، میں ان کا ظل ہوں (نعوذ باللہ)

اس کے علاوہ حلول و تناسخ کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں: ہمارے سامنے شیشہ ہو ہم اصل ہیں اور شیشہ کے اندر کا جو عکس ہوتا ہے وہ ظل ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: حضور (ﷺ) اصل تھے۔ میں ان کا ظل ہوں۔ نعوذ باللہ۔ پھر نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن جلد ۱ ص ۲۳۱، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم الانبياء والمرسلين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَوَّاهُ لِلَّذِينَ آمَنُوا

# دروس ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

پانچواں درس ”قرآن پاک کا دیا ہوا نقشہ نبوت اور مرزاہیوں کے نزدیک معیار نبوت“

جو انہوں نے بروز بدھ مورخہ ۱۸/۱۲/۱۳۰۵ھ بمطابق مورخہ ۴/ستمبر/۱۹۸۵ء عیسوی کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلر اسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

تَرْجُمَہُ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ يُوْسُفِ مَامَا اَسْتَاذُ الْحَدِيثِ بِانْطَلِسْ

تَرْجُمَہُ مَوْلَانَا مُنَوَّرِ حُسَيْنِ سُوْرَتِي اَسْتَاذُ تَحْفِظِ الْقُرْآنِ جَامِعِ مَسْجِدِ بَالْسَدِ لَنْدُنِ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين ، وكان الله بكل شئ عليما . قال النبي ﷺ : انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

### صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ابتدا و انتہاء سے پاک ہے

میرے واجب الاحترام حضرات علماء کرام اور برادران اسلام عزیز دوستو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) سے انبیاء (علیہم السلام) کا سلسلہ شروع فرمایا، ہر چیز جس کی ابتدا ہوتی ہے اس کی انتہاء بھی ہوتی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ابتدا اور انتہاء سے پاک ہے۔ باقی ہر چیز کی ابتدا بھی ہوتی ہے اور انتہاء بھی۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء (علیہم السلام) کو حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع فرمایا اور اس کی انتہاء حضرت محمد (ﷺ) کی ذات گرامی پر کی ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”اول الانبياء آدم و آخرهم محمد ﷺ (کنز العمال جلد ۱۱ ص ۴۸۰)۔“ جس طرح آدم (علیہ السلام) سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا اسی طرح میرے بعد بھی کوئی نبی نہیں ہوگا۔

### قرآن کریم کے اسلوب بیان پر غور و فکر کریں

قرآن مجید نے اس سلسلہ نبوت کے متعلق جو اسلوب بیان اختیار کیا ہے وہ یہ ہے: حضرت آدم (علیہ السلام) کی ابتدائے آفرینش کے وقت اولادِ آدم کو جو حکم دیا گیا ہے یٰٰنسی آدم اما یتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایٰتی (اعراف: ۳۵) وہاں یہ فرمایا گیا: تمہارے بعد رسل آئیں گے، جمع کا صیغہ، کوئی تحدید نہیں اور کوئی تعیین نہیں فرمائی۔ کافی انبیاء (علیہم السلام)

آئیں گے۔ اور یہ سلسلہ جب حضرت نوح (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر پہنچتا ہے، تو اس کے متعلق قرآن مجید اعلان کرتا ہے: **و جعلنا فی ذریتہما النبوة اور آگے ارشاد باری ہے ثم قفینا علی آثارہم برسلسنا (حدید: ۲۶، ۲۷)**

ان کے بعد بھی ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت کا سلسلہ جاری رکھا، اور ایک دو نہیں، پے در پے برسلسنا متواتر انبیاء (علیہم السلام) آئیں گے، کتنے؟ کوئی تعین نہیں، کوئی تحدید نہیں۔ آگے جس وقت موسیٰ (علیہ السلام) کا زمانہ آتا ہے تو قرآن مجید کا ارشاد ہے: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی یہی (متواتر) سلسلہ جاری رکھا، تعین اور تحدید نہیں کی۔

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور آتا ہے تو قرآن مجید کا انداز بیان بدل جانا ہے** اور جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا دور آتا ہے وہاں جا کر قرآن مجید کا انداز بیان بدل جاتا ہے کہ آپ کے بعد رسل نہیں آئیں گے صرف ایک رسول (برسول) آئیں گے۔ اور جس وقت حضور (ﷺ) تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: انا بشارۃ عیسیٰ: میرے متعلق عیسیٰ بشارت دے کر گئے ہیں۔ مبشراً برسول یتاتی من بعدی اسمہ احمد (صف: ۶)۔ جس ایک رسول کے متعلق حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بشارت دے کر گئے ہیں وہ ایک رسول میں ہوں۔ اس کا مصداق میں ہوں۔

جب حضور (ﷺ) تشریف لائے تو قرآن مجید نے بیان کر دیا: ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین (احزاب: ۴۰) آدم (علیہ السلام) کے بعد فرمایا کافی آئیں گے۔

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک آئیں گے، یہ ہے قرآن مجید کا انداز بیان** نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کے بعد فرمایا: کافی آئیں گے۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد فرمایا: کافی آئیں گے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد فرمایا: ایک آئیں گے۔ جب وہ ایک آگے تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: وہ ایک میں ہوں۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، یہ قرآن مجید کا انداز بیان ہے۔

مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا کہ جو حضور ﷺ پر ایمان لائے وہ ان

انبیاء علیہم السلام پر بھی ایمان لائے جو آپ سے پہلے آگئے، اس میں بعد کا ذکر نہیں  
قرآن مجید کی ایک دو نہیں بلکہ کافی آیتیں ہیں، جن میں اللہ رب العزت نے یہ فرمایا  
ہے: اے مسلمانو! ایمان لے آؤ تم اس وحی پر جو حضور ﷺ کی ذات گرامی پر نازل ہوئی ہے اور  
جو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ہر جگہ یہی فرمایا۔ ہمارے لئے جس طرح حضور ﷺ کو  
ماننا ضروری ہے اسی طرح حضور ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء (علیہم السلام) تشریف لائے تھے ان  
سب کا ماننا بھی ضروری ہے۔ اتباع، پیروی اور تابعداری ہمیں حضور ﷺ کی شریعت کی کرنی  
ہے۔ مگر ایمان ان انبیاء سابقین (علیہم السلام) پر لانا بھی ضروری ہے۔ ہم سے پہلے جو امت تھی  
ان کے ذمہ یہ تھا کہ وہ اپنے نبی (علیہ السلام) کو مانتے تھے اور اپنے نبی (علیہ السلام) سے پہلے جو  
انبیاء (علیہم السلام) آئے ان کو بھی مانتے تھے۔ اور اپنے بعد آنے والے انبیاء (علیہم السلام) کو  
بھی مانتے تھے۔ جو پہلے تھے وہ بھی سچے، جواب ہے وہ بھی سچا اور جو آنے والے ہیں وہ بھی سچے۔

جس وقت حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید یہ کہتا  
ہے: جو حضور ﷺ پر نازل ہوا اس کو بھی مانو اور جو حضور ﷺ سے پہلے تھا اس کو بھی مانو، اور یہ  
قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں کہا گیا کہ حضور ﷺ کے بعد جو آئے اس کو بھی مانو، حالانکہ  
حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو آنا ہوتا تو گزشتہ جو انبیاء (علیہم السلام) ہیں ان کی بہ نسبت حضور  
ﷺ کے بعد آنے والے کی ہمیں زیادہ ضرورت تھی۔ وہ تو پہلے گزر چکے۔ جس کو حضور ﷺ  
کے بعد آنا ہے امت کو واسطہ اسی سے پڑنا ہے۔ تو حضور ﷺ کی تعلیمات میں آنے والے کی  
زیادہ پیشین گوئی ہوتی۔ آنے والے کے متعلق انتظار کرایا جاتا، لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں بھی  
نہیں کہا گیا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی انبیاء (علیہم السلام) کا سلسلہ ہوگا۔ یا کوئی اور نئے نبی  
آئیں گے یا کسی اور کو ماننا ہوگا۔ مسلمانوں کے لئے صرف یہ لازم قرار دیا گیا کہ حضور ﷺ سے  
جو پہلے تھے ان کو مانو اور حضور ﷺ کو بھی مانو۔ حضور ﷺ کے بعد کا قرآن میں کوئی ذکر نہیں  
بلکہ اس کے (بعد) خاتمہ (خاتم النبیین) کا ذکر ہے۔ اور الیوم اکملت لکم دینکم،  
واتممت علیکم نعمتی، ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ: ۳) کے ذریعہ یہ متعین فرمادیا  
کہ اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

## قرآن مجید میں نقشہ نبوت

جس وقت حضرت آدم (صفی اللہ) اس دنیا میں بود و باش کے لئے تشریف لائے تو ان کے بہو ط کا ذکر قرآن نے اس طرح کیا ہے: قلنا اهبطوا منها جميعاً، فاما ياتينكم منى هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ (سورہ بقرہ: ۳۸) ”ہم نے حکم دیا کہ نیچے جاؤ یہاں سے تم سب، پھر اگر تم کو نیچے میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو چلا میری ہدایت پر نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

دوسری آیت میں اسی مضمون کو ذرا سی تبدیلی کے ساتھ یوں بیان کیا گیا ہے: يبنى آدم اما ياتينكم رسل منكم يقصون عليكم آياتى فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ (الاعراف: ۳۵) ”اے آدم کی اولاد اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے کہ سنائیں تم کو میری آیتیں تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو نہ خوف ہو ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

جس وقت حضرت نوح (علیہ السلام) کا زمانہ آیا اور پھر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا زمانہ آیا تو ان کے متعلق قرآن مجید میں یوں ذکر ہے: ولقد ارسلنا نوحا و ابراہیم و جعلنا فى ذريتهما النبوة و الكتاب فمنهم مهتد و كثير منهم فاسقون۔ ثم قفينا على آثارهم برسلنا (سورہ حدید: ۲۶، ۲۷) ”اور ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب پھر کوئی ان میں راہ پر ہے اور بہت ان میں نافرمان ہیں۔ پھر پیچھے بھیجے ان کے مدتوں پر اپنے رسول۔“

ان آیات میں بھی صاف طور حضرت نوح (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر نبوت کا جو دروازہ ہے وہ بند نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا کہ ان کے بعد بھی متواتر کافی انبیاء آئیں گے۔ جس وقت موسیٰ (علیہ السلام) کا زمانہ آیا تو قرآن مجید نے اس کو یوں بیان فرمایا: ولقد آتينا موسى الكتاب و قفينا من بعده بالرسل (سورہ بقرہ: ۸۷) ”اور بے شک دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول۔“ تو معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر بھی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے بعد بھی پے در پے (کوئی تحدید نہیں کوئی تعین نہیں) انبیاء (علیہم السلام) تشریف لائیں گے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو وہاں برسول

### میرے بعد صرف ایک رسول آئے گا

لیکن جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی باری آئی تو وہاں قرآن مجید کا پہلے انبیاء (علیہم السلام) کے ذکر کا جو اسلوب ہے اس سے ہٹ کر عیسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کیا گیا واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصداقاً لما بین یدی من التوراة و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (سورہ صف: ۶) ”اور جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس۔ یقین کرنے والا اس پر کہ جو مجھ سے آگے ہے تورات اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے احمد (ﷺ)“ دیکھیں! حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میرے بعد صرف ایک رسول آئے گا۔ پہلے فرمایا: کئی رسل آئیں گے، یہاں فرمایا صرف ایک آئے گا۔ اور جب وہ ایک حضور (ﷺ) تشریف لائے تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: ”انا بشارۃ عیسیٰ“، ”انا محمد و احمد“ اور حضور (ﷺ) کے بعد کا جو مسئلہ ہے اس کے متعلق قرآن مجید نے کہا: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (سورہ الاحزاب: ۴۰) ”(حضرت) محمد (ﷺ) باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“

### قادیانی عذر لنگ پیش کرتے ہیں، اس کا جواب

یہاں پر ایک اور درخواست کرنی ہے اور وہ یہ ہے کہ مرزائی حضرات کہتے ہیں: جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو قرآن مجید کی آیات یہ کہتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان پر گئے ہیں، قرآن مجید کی آیات یہ کہتی ہیں: حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آجائیں گے تو پھر کیا قرآن کی آیات یہی کہیں گی: عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان پر گئے ہوئے ہیں اور وہ پھر تشریف لائیں گے، حالانکہ عیسیٰ (علیہ السلام) تشریف لا چکے ہیں۔ کیا قرآن کی ان آیات کو نکال دیا جائے گا؟

قادیانی یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں۔ تو یہ آیات ان کے جواب میں بھی پیش کی جاسکتی

ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آئیں گے تو وہ خود فرمائیں گے کہ جو آیات یہ کہتی ہیں: میں آسمانوں پر ہوں اور جو آیات یہ کہتی ہیں کہ مجھے یعنی عیسیٰ (علیہ السلام) کو نازل ہونا ہے۔ میں اس کا مصداق بن کے آ گیا ہوں۔ جس طرح یہاں ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میرے بعد ایک رسول آئے گا، وہ قرآن کا ایک حصہ ہے نکالا نہیں جاسکتا، اس کے مصداق دنیا میں آ ہی چکے۔ تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی جس وقت اس کا مصداق بن کے تشریف لائیں گے تو فرمائیں گے کہ حضور (ﷺ) نے جن کے جانے اور آنے کے متعلق فرمایا تھا وہ میں آ گیا ہوں اور میں ان کا مصداق ہوں۔ تو ان آیات کو نکالا نہیں جاسکتا بالکل اس کا مصداق امت کے سامنے آ جائے گا اور وہ آیات روز روشن کی طرح چمکنے لگیں گی اور مسلمان خوش ہو جائیں گے کہ اللہ کا حکم پورا ہو گیا ہے۔

حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو قرآن میں اس کا ذکر ہوتا

قرآن مجید نے جہاں اللہ کی توحید اور قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان چیزوں کو ہمارے عقائد اور ایمان کا جزء بتایا ہے وہاں انبیاء کی نبوتوں کا ماننا اور ان پر ایمان لانا بھی جزء ایمان بتایا گیا۔ اول سے آخر تک قرآن مجید کو دیکھ لیا جائے کہیں یہ بھی نہیں کہا گیا کہ حضور (ﷺ) کے بعد بھی کسی کو نبوت حاصل ہوگی اور اس پر بھی تمہیں ایمان لانا ہوگا۔ انبیاء سابقین (علیہم السلام) کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود اور ان پر ایمان لانا بھی موجود ہے، مگر آپ کے بعد کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا اس کا نہ اشارہ اور نہ کنایہ موجود ہے۔ حالانکہ انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے بعد کسی فرد بشر کو نبوت ملنا ہوتی تو اس کا ذکر لازمی تھا، کیونکہ پہلے انبیاء (علیہم السلام) تو گزر چکے، امت مسلمہ کو تو آنے والے سے واسطہ پڑنا تھا مگر اس کا نام و نشان تک نہ ہونا بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں صاف الفاظ میں بیان کرنا یہ اس بات کی بڑی واضح دلیل ہے کہ آپ (ﷺ) کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ یہ آیات اس ضمن میں واضح حکم رکھتی ہے۔

حضور ﷺ کے بعد نبوت نہیں بلکہ قیامت ہے

والذین يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون - (سورہ بقرہ: ۴)

”وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔“ قرآن مجید کی اس آیت میں کہا گیا ہے:

یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلك۔ یہ نہیں کہا گیا: وما انزل من بعدك۔ اس لئے کہ من قبلك کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ ان کو ماننا بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ لیکن واسطہ پڑنا تھا ہمیں حضور (ﷺ) کے بعد آنے والے سے، اگر حضور (ﷺ) کے بعد کسی اور کو آنا ہوتا تو قرآن مجید میں اللہ رب العزت ہمیں رہنمائی فرماتے، رحمت عالم (ﷺ) ہماری ضرور رہنمائی فرماتے، تو اس وقت مؤمن وہ کہلاتا جو حضور (ﷺ) پر بھی ایمان لاتا اور حضور (ﷺ) سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) اور بعد آنے والے انبیاء (علیہم السلام) پر ایمان لاتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں من قبلك کا ذکر تو ہے مگر من بعدك کا قطعاً ذکر نہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ من بعدك کچھ بھی نہیں۔

اور من بعدك کیا ہے؟ اور وہ بالآخرہ ہم یوقنون ہے۔ حضور (ﷺ) کے بعد نبوت نہیں، قیامت ہے۔ چنانچہ حضور (ﷺ) نے فرمایا: میں اور قیامت اس طرح جوڑے ہوئے ہیں۔ یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ ان صاف احکامات کے ہونے کے باوجود کوئی نبوت کا دروازہ کھولتا ہے تو وہ قرآن مجید کے ساتھ اور اپنے آپ کے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔

ما قبل انبیاء (علیہم السلام) پر ایمان لانے کا ذکر مختلف آیتوں میں

(۱) قل یا اهل الكتاب هل تنقمون منا الا ان آمننا بالله وما انزل الینا وما انزل من قبل (سورہ مائدہ: ۵۹) ”فرمادیجئے! اے اہل کتاب کیا ضد ہے تم کو ہم سے مگر یہی کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل ہوا ہم پر اور جو نازل ہو چکا پہلے۔“

(۲) لکن الراسخون فی العلم منهم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلك (نساء: ۱۶۲) ”لیکن جو پختہ ہیں علم میں ان میں سے، اور ایمان والے سومانے ہیں اس کو جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے۔“

(۳) یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل۔ (سورہ نساء: ۱۳۶) ”اے ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی گئی پہلے۔“

(۴) ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلك (سورہ زمر: ۶۵) ”اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو۔“

(۵) كذلك يوحى اليك والى الذين من قبلك (شوری: ۳) ”اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف۔“

آپ حضرات علماء کرام ہیں مزید آیات اکٹھی کر سکتے ہیں۔ مثلاً: قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم..... الخ دو جگہ آیا ہے۔ (سورہ بقرہ: ۱۳۶ اور سورہ آل عمران) انا ووحینا الیک کما ووحینا الی نوح..... الخ (سورہ نساء: ۱۶۳) تو جہاں کہیں بھی ذکر آیا ہے وہاں حضور (ﷺ) کا اور اس سے پہلوں کا ذکر آیا ہے۔ حضور (ﷺ) کے بعد کا ذکر کہیں نہیں آیا ہے۔ من بعد کہیں نہیں کہا گیا۔

یہ تمام آیات بھی ختم نبوت کی دلیل ہیں

میں کہتا ہوں: قرآن مجید میں خاتم النبیین والی آیت نہ بھی ہوتی، صرف یہی آیات ہوتیں تو قرآن مجید کا اسلوب بیان ہمیں بتاتا کہ حضور (ﷺ) کے بعد کسی اور نبی کو نہیں آنا ہے۔ دنیا میں جتنے نبی آئے ہر نبی پہلے نبی کا ”مصدق“ ہوتا تھا اور آنے والے کے لئے مبشر، حضور (ﷺ) جس وقت دنیا میں تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے اپنی امت کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء (علیہم السلام) (جو آپ (ﷺ) سے پہلے آئے تھے) کی تصدیق کرنے کو کہا، اللہ تعالیٰ کے جتنے نبی تھے وہ سب برحق تھے، اور سب پر ایمان لانا تم پر ضروری ہے۔ پیروی میری شریعت کی کرنا ہوگی۔ میں تمہارے لئے نبی مبعوث ہو کر آیا ہوں۔ لیکن ان انبیاء (علیہم السلام) کو ماننا ضروری جس طرح اللہ اور قیامت کو ماننا ضروری ہے۔ حضور (ﷺ) نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا، تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

میرے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو وہ اسلام سے خارج ہے

دوسرا یہ کہ خود حضور (ﷺ) نے فرمایا: کہ میرے بعد اگر کوئی کہے کہ ”میں نبی ہوں“ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون وفی رواۃ دجالون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۹۵، ترمذی ج ۲ ص ۴۵) میرے بعد کوئی دعویٰ نبوت کرے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور (ﷺ) نے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے ذریعہ آیت کا معنی بھی متعین فرمادیا: حضور (ﷺ) کی ذات گرامی پر قرآن مجید نازل ہوا تھا تو حضور (ﷺ) نے لانبی بعدی کے ساتھ ترجمہ کر کے اس کے معنی بھی متعین

فرمادیئے۔ اب مزید کسی ترجمہ کے اندر وقت ضائع کرنے کی، گنجائش نکالنے کی کسی کو اجازت نہیں ہوگی، حق نہیں ہوگا۔

مرزائیوں سے سوال کریں آیا حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں یا

آپ ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد؟ (نعوذ باللہ)

اب اس بحث کے بعد: میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں: ایک تو اصولی طور پر آپ حضرات یاد رکھیں کہ: مرزائی عموماً جس وقت بحث چھیڑتے ہیں تو یہ کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے۔ ہم اس بحث میں لگ جاتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت جاری نہیں! وہ کہتے ہیں: جاری ہے، ہم کہتے ہیں: جاری نہیں!۔ بلاوجہ وقت ضائع ہوتا ہے، اور یہ بحث مرزائیوں کے ساتھ سرے سے ہی غلط ہے۔ اور ان کے ساتھ یہ بحث کرنی چاہیئے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہے یا نعوذ باللہ مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے؟ کیوں؟ اس لئے کہ مرزائیوں کے یہاں حضور ﷺ سے لے کر مرزا قادیانی تک چودہ سو سال میں کوئی نبی نہیں ہے۔ اور مرزا قادیانی کے یہاں مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں!۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ”میں اللہ کے نوروں میں سے آخری نور ہوں

اور اللہ کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔“ (کشتی نوح، خزائن جلد ۱۹ ص ۶۱) اس کی تصریحات موجود ہیں۔ خود تسلیم کرتا ہے: تو بحث یہ ہونی چاہیئے کہ آیا حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی؟ ہمارا ذمہ یہ ہوگا کہ قرآن و حدیث سے دکھائیں کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مرزائیوں کے ذمہ ہوگا کہ وہ دلائل کے ساتھ بتائیں کہ مرزا غلام احمد خاتم النبیین ہے۔ اگر آپ ان کو اس بحث میں جکڑ دیں گے تو کوئی ماں کا لال قیامت تک قرآن مجید کی ایک آیت یا ایک حدیث موضوع سے موضوع سہی! آپ کے سامنے نہیں پڑھ سکتا کہ جس سے ثابت ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہے۔ یہ بد بخت کچھ کرتے ہیں اور نتیجہ کچھ اور نکالتے ہیں۔

قادیانی دھوکہ دیتے ہیں: دعویٰ خاص دلیل عام پیش کرتے ہیں

اس بحث سے ہٹ کر ہم ایک تیسرا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک ہر قسم کی نبوت جاری نہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک ایک خاص قسم کی نبوت

جاری ہے۔ کہتے ہیں: نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تشریحی اور دوسری غیر تشریحی۔ جو نبوت غیر تشریحی ہے اس کی آگے دو قسم ہیں: ایک بالواسطہ اور دوسری بلاواسطہ۔ وہ کہتے ہیں: نبوت تشریحی بھی بند ہے اور اور نبوت غیر تشریحی جو بلاواسطہ ہے وہ بھی بند ہے۔ نبوت غیر تشریحی جو بالواسطہ ہے وہ جاری ہے۔ (دیکھئے تفصیل: قول فیصل مرزا بشیر الدین ص ۱۲، کلمۃ الفصل ص ۱۱۲، مباحثہ راولپنڈی ص ۱۷۵) جس وقت ان کا دعویٰ خاص ہوا، نبوت کی تقسیم تین چار کر کے دو قسم کی بند ماننا، اور ایک قسم کو جاری ماننا تو ان کا دعویٰ خاص ہوا۔ اور دلیل عام ہو تو وہ کوئی حجت نہیں ہوا کرتی۔ جب ان کا دعویٰ خاص ہے تو اس خاص دعویٰ کے متعلق قرآن مجید کی آیت پڑھنی چاہیے۔

اگر آپ ان کے سامنے یہ موقف رکھیں گے تو کوئی قادیانی آپ کے سامنے نہیں چل سکے گا کہ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت پڑھ دیوے جس میں یہ لکھا ہو کہ یہ غیر تشریحی اور بالواسطہ ہو۔ نہ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا حضور (ﷺ) کی کوئی ایک حدیث اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ باقی ان کا یہ دعویٰ کہاں ہے کہ نبوت کی تین قسم ہیں کما مر من قبل (دیکھئے! حوالہ جات مذکورہ بالا)

### قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی اقسام

۱..... قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے ”قول فیصل“ میں لکھا ہے: میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ (۱) جو شریعت لانے والے ہیں (۲) جو شریعت تو نہیں لائے مگر ان کو نبوت بلاواسطہ ملی ہے اور کام پہلے نبی کا ہی کرتے ہیں جیسے زکریا، یحییٰ اور سلیمان علیہم السلام (۳) وہ جو نہ تو شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو نبوت بلاواسطہ ملتی ہے لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی بنتے ہیں۔

۲..... مرزا غلام احمد قادیانی کالٹا کا، مرزا بشیر ایم اے نے اپنی کتاب (کلمۃ الفصل ص ۱۱۲) پر لکھا ہے: ”اس جگہ یاد رہے کہ آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے، اول: تشریحی: اس نبوت کو حضرت مسیح نے حقیقی نبوت کے نام سے پکارا ہے۔ دوم: وہ نبوت جس کے لئے حقیقی یا تشریحی ہونا ضروری نہیں۔ ایسی نبوت مسیح کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے۔ سوم: ظلی و امتی نبوت، حضور (ﷺ) کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔“

۳..... حوالہ مباحثہ راولپنڈی ص ۷۵ پر ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) دو قسم کے ہوتے ہیں۔ تشریحی اور غیر تشریحی، اور پھر غیر تشریحی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) براہ راست نبوت

پانے والے (۲) نبی تشریحی کی اتباع سے نبوت پانے والے۔ آنحضرت ﷺ سے پیشتر صرف دو قسم کے نبی آتے تھے۔

ان تین حوالہ جات میں کئی چیزیں ثابت ہوئیں: ایک تو یہ کہ مرزائی کہتے ہیں: نبوت کی تین قسم ہیں، وہ جو بلا واسطہ ملتی ہے، یہ دو قسم کی نبوت حضور (ﷺ) سے پہلے جاری تھی اور حضور (ﷺ) کی آمد سے یہ نبوت ختم ہوگئی۔ حضور (ﷺ) کے زمانہ سے پہلے غیر تشریحی بالواسطہ نبوت نہیں تھی۔ حضور (ﷺ) کے آنے کے بعد اطاعت کر کے نبوت ملی۔

یہ نئی نبوت کا سلسلہ حضور (ﷺ) کے بعد جاری کیا گیا۔ یہ جو قادیانیوں کا موقف ہے پورے قرآن مجید یا احادیث کے ذخیرے میں دکھلا دیں؟ وہ بھی لکھا ہو کہ پہلی دو نبوت بند ہو گئیں یا نہ بند ہو گئیں ہوں۔ صرف اتنی بات بتا دیں کہ حضور (ﷺ) کے اتباع سے کسی کو نبوت مل سکتی ہے؟

اگر مرزائیوں کے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر نبوت کسی ہوگی

اگر ان کا دعویٰ تسلیم کر لیا جائے کہ نبوت حضور (ﷺ) کی اتباع سے مل سکتی ہے تو پھر نبوت کسی ہوئی، وہی نہ ہوئی۔ حالانکہ اکابر علماء نے تصریح کی ہے کہ نبوت کو کسی ماننا کفر ہے۔ اللہ اعلم حیث يجعل رسالته (انعام: ۱۲۴) یہ محکمہ اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے، نبوت جو ہے وہی چیز ہے، کسی چیز نہیں۔ قادیانی کہتے ہیں: نبوت کی وہ قسم جو حضور (ﷺ) کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے وہ حضور (ﷺ) کے بعد جاری ہوئی، تو گویا ان کے نزدیک نبوت جو ہے وہ ایک کسی چیز ہے۔ اگر نبوت کسی چیز ہے تو پھر قادیانیوں سے یہ سوال ہوگا کہ حضور (ﷺ) کے زمانہ سے لے کر چودہ سو سال تک مرزا قادیانی تک یہ جو وقت گذرا ہے اس پورے وقت میں حضور (ﷺ) کی کسی نے کامل اتباع نہیں کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اس بحث میں بھی نہیں پڑتا کہ مرزا قادیانی نے حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ اس بحث پر بھی چلیں تو ہمارے نزدیک مرزا قادیانی نے حضور (ﷺ) کی اتباع تو درکنار ساری زندگی اس نے حضور (ﷺ) کی اتباع نہیں کی۔ مثلاً اس نے اعتکاف نہیں کیا، جہاد نہیں کیا، حج نہیں کیا۔ وغیرہ!

کیا چودہ سو سال میں ایک فرد نے بھی کامل اتباع نہ کی؟

جن لوگوں نے حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کی مثلاً: حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن کی اتباع اور اطاعت کی قرآن نے گواہی دی، صرف گواہی نہیں دیتا بلکہ آگے ان کے

ایمان کو مددِ ایمان بتاتا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح یہ حضرات ایمان لائے۔ تو جن کے ایمان کی قرآن گواہی دیتا ہے کہ ان حضرات نے کامل اتباع کی تھی تو ان حضرات کو نبوت کیوں نہیں ملی؟ اور اگر انہوں نے کامل اتباع نہیں کی تھی تو (نعوذ باللہ) یہ چودہ سو سال میں حضور (ﷺ) کی امت میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں تھا کہ جس نے حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کی ہو؟

رسول اللہ ﷺ کی امت خیر امت ہے یا شر امت؟

مرزائیوں کے اس دعویٰ کو مان لینے کے بعد آپ حضرات اندازہ لگائیں: کتنے فسادات لازم آتے ہیں۔ اگر نبوت حضور (ﷺ) کا اتباع سے ملتی ہے تو چودہ سو سال میں کسی نے حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کی یا نہیں؟ اگر اتباع کی تو اس کو نبوت کیوں نہیں ملی؟ اور چودہ سو سال میں کسی کو نبوت نہیں ملی تو اس کا معنی یہ ہے کہ حضور (ﷺ) کی کسی نے اتباع نہیں کی؟ تو پھر حضور (ﷺ) کی امت خیر امت ہوئی یا شر امت ہوئی؟ کہ ایک فرد بھی حضور (ﷺ) کے اتباع میں پورا نہیں اترا، تو ان کے ایسے فضول قسم کے دعووں کو ماننے کے بعد اس قسم کے فسادات لازم آتے ہیں۔ اور پورے دین اسلام کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔

ایک عاشق رسول ﷺ کا قصہ

آپ دوستوں کو معلوم ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں گئے، گرمی کا موسم تھا، اتفاق سے حضور (ﷺ) کا گریبان مبارک کھلا تھا۔ ساری زندگی انہوں نے اپنا گریبان کھلا رکھا۔ بند نہیں کیا، جو ملنے والے ساتھی تھے انہوں نے کہا: تم ایک دفعہ گئے ہو، اتفاقاً گریبان کھلا تھا، حضور (ﷺ) کی عادت مبارک نہیں، تو انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم! حضور (ﷺ) گریبان مبارک کھلا رکھتے تھے یا بند رکھتے تھے۔ جس دن میں نے حضور (ﷺ) کو دیکھا تھا جناب کا گریبان مبارک کھلا تھا۔ جس حالت میں دیکھ کر آیا ہوں ساری زندگی اس کا اتباع کروں گا۔ انہوں نے ساری زندگی گریبان کھلا رکھا، اس کو کہتے ہیں کامل اتباع!

دوسرا قصہ

ایک مرتبہ حضور (ﷺ) خطبہ دے رہے تھے، رش کی وجہ سے کوئی چل رہا ہے کوئی پھر رہا ہے اور کوئی کناروں پر کھڑے ہیں، حضور (ﷺ) نے فرمایا: جو جہاں ہے وہیں بیٹھ جائے،

ایک صحابی رسول (ﷺ) جو غالباً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں وہ ابھی مسجد نبوی کی طرف آ رہے تھے، ابھی راستے پر ہی تھے، جوں ہی ان کے کانوں تک حضور (ﷺ) کی مبارک آواز پہنچی، بیٹھ جاؤ! تو وہ وہیں بیٹھ گئے، اس سے بڑھ کر حضور (ﷺ) کی اتباع کرنے والا کوئی اور ہے؟ غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پرنالہ کے بارے میں فرمایا تھا: اسے ہٹا دو! تو اسے ہٹا دیا گیا۔ تو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: پرنالہ گرانے والے تم کون ہوتے ہو؟ یہ تو حضور (ﷺ) کے حکم سے میں نے لگوا یا ہے۔

## جہاں رسول اللہ ﷺ کا فرمان آجاتا تو وہاں

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرنگوں ہو جاتے تھے

جن دنوں حضور (ﷺ) نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پرنالہ لگوانے کو کہا تھا اس دن مسجد نبوی کی اتنی توسیع نہیں تھی کہ گرنے والا پانی نمازیوں پر گرے۔ اب وہاں گزرگاہ ہوگئی، نمازیوں کا آنا جانا ہوا، اب پرنالہ نقصان دہ تھا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور فرمایا: میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر پرنالہ وہیں لگاؤ جہاں حضور (ﷺ) نے لگوا یا تھا۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اتباع ہو سکتی ہے؟ یہ بات اور ہے کہ وہ پرنالہ لگوانے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے وہ مکان مسجد کو دیدیا۔ کہتے تھے: میں دنیا کو اتنی بات بتانا چاہتا تھا کہ جہاں حضور (ﷺ) کا فرمان آ جائے وہاں ان کے غلاموں کو سرنگوں ہو جانا چاہئے۔ چاہے بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ ہو؟

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خوب نقل اتاری

یہ لوگ جنہوں نے حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کی، ایک ایک قدم پر، غالباً سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے پاس ایک کرتہ آیا، جس کے آستین لمبے تھے، آپ نے چھری منگوائی، اور بیٹوں کو کہا: پکڑو! اور آستین کو کاٹ دو، تو انہوں نے کہا: چھری سے کپڑا ٹیڑھا کٹے گا، آپ نے کہا: تم چھری لاؤ!۔ کپڑا کاٹ دیا گیا۔ آستین کاٹنے کے بعد صاحبزادے نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: کپڑا ٹیڑھا کٹے گا، کپڑا قینچی سے کاٹا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اس بات کا علم تھا کہ کپڑا ٹیڑھا کٹے گا، فرمایا: کہ حضور (ﷺ) کے پاس بھی ایسا ہی لمبی آستین والا کپڑا آیا تھا۔ اتنا سا دن آپ (ﷺ) کے پاس قینچی نہیں تھی، تو آپ (ﷺ) نے اس دن چھری سے اس کو کاٹا تھا۔ آج اسی طرح کا کپڑا آ گیا

ہے۔ دل نے چاہا میں بھی اسی سنت پر عمل کر لوں۔ اور میں نے ایسا ہی کیا، اور اس سنت پر عمل کر لیا۔ کیا سچے عاشقوں و کامل متبعین کو تو نبوت نہیں ملی؟

تو جن لوگوں نے کمال اتباع کی، یعنی چلنے پھرنے میں، وضع قطع میں، ایک ایک بات میں۔ حضور ﷺ کی اتباع کا حق ادا کر دیا، اور خدا کی قسم! صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے بڑھ کر حضور ﷺ کی اطاعت کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ لوگ جنہوں نے کامل اتباع کی ان کو تو نبوت نہیں ملی۔ اس غلام احمد قادیانی کو جس کی نہ عقل تھی، نہ شکل تھی، نہ سیرت تھی، نہ صورت، نہ حیا تھی نہ شرم! اس کے متعلق کہتے ہیں: اس نے کامل اتباع کی۔ اس کو نبوت مل رہی ہے۔ اگر نبوت اتباع سے ملنا ہوتی تو چودہ سو سال میں کسی کو کیوں نہیں ملی؟ اور اگر یہ کہا جائے کہ چودہ سو سال میں صرف مرزا غلام احمد قادیانی نے ہی اتباع کی، تو اس کا معنی یہ ہوا کہ چودہ سو سال میں کسی نے حضور ﷺ کی اتباع نہیں کی۔ نہ امام ابوحنیفہؒ نے اور نہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے، اور نہ امام مالکؒ وغیرہم نے۔ (نعوذ باللہ) کسی نے حضور ﷺ کی کامل اتباع نہیں کی۔ تو مرزائیوں کے ان فاسد عقائد کی بنیاد پر ان کے دعووں کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو یہ فسادات لازم آتے ہیں۔

ہمارے مطالبات کا جواب قیامت تک کوئی مرزائی پیش نہیں کر سکتا

آپ تینوں حوالہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے مرزائی حضرات سے آپ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ: قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے ثابت کر دیں یا احادیث صحیحہ میں سے ایک حدیث پڑھ دیں! جس کے اندر یہ لکھا ہوا ہو کہ نبوت غیر تشریحی بالواسطہ جاری ہے۔ (تو پھر جہاد کی تشریح مرزا کس طرح کرتا ہے؟ جب کہ یہ خود غیر تشریحی نبوت کا دعویٰ کرتا تھا) رہتی دنیا تک کوئی ماں کالال ایک آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکے گا۔ دعویٰ خاص ہے دلیل عام دیتے ہیں۔ مثلاً: اما یتینکم رسول۔ غلام احمد قادیانی نے ”آئینہ کمالات“ میں خود لکھا ہے کہ رسول کا لفظ عام ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۲، خزائن جلد ۵) اللہ نے فرمایا: میں بھیجوں گا تو اللہ بھیج رہے ہیں وہ نبوت تو وہی ہوئی کسی نہ ہوئی، حالانکہ تمہارے نزدیک ان باتوں سے نبوت کسی ہوتی ہے۔

بسا اوقات مرزائی امکان کی بحث چھیڑ دیتے ہیں

چودہ سو سال میں کوئی نبی بنا یا نہ بنا، بن تو سکتا ہے۔ تو جس وقت یہ امکانی بحث چھیڑیں تو آپ حضرات یہ جواب دیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب تریاق القلوب میں لکھا

ہوا ہے کہ ایک آدمی بھنگی جو ساری زندگی نمبرداروں کے گاؤں کی صفائی کرتا ہو، چوری کے اندر پکڑا گیا ہو، زنا کاری میں پکڑا گیا ہو، گاؤں کے لوگوں اور نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہوں، اس کا پورا خاندان اس کے اندر مبتلا ہو، ممکن ہے کہ خدا کی قدرت پر یقین کرتے ہوئے یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ بھی نبی بن جائے، یہ نبوت ہے یا تماشہ؟

جس وقت وہ یہ کہے کہ ممکن ہے، بن سکتا ہے تو اس کے سامنے یہ حوالہ پیش کرو، تمہارے نزدیک بھنگی، زنا کار، چوری کرنے والا وغیرہ نبی بن سکتا ہے۔ ویسے آپ حضرات اندازہ فرمائیں کہ اس قسم کے زانی وغیرہ نبی بن جائیں تو یہ نبوت ہے یا بایچہ اطفال؟ آپ حضرات قادیانیت کے لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں۔ خدا کی قسم! ان کی ایک بات بھی نبوت تو درکنار، شرافت کے معیار پر بھی پوری نہیں اترتی۔ کسی ایک کو لے لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ جس بھنگی کا ذکر اوپر ہوا ہے اس کو ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے: اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر یقین کر کے ممکن ہے کہ تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ کا فضل ان پر ہو۔ وہ رسول اللہ اور نبی اللہ بھی بن جائے۔ (تریاق القلوب ص ۶۷، خزائن جلد ۱۵ ص ۲۷۹، ۲۸۰)

یہ ہیں قادیانیوں کے نزدیک نبوت کا معیار

اللہ تعالیٰ انبیاء (علیہم السلام) کی پشت در پشت جن پشتوں سے چل کر آگے نبی بنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں کی بھی حفاظت فرماتے ہیں غلط کاریوں سے، کہ نبی پر حرف نہ آئے۔ کسی نبی نے شرک نہیں کیا، اور کبھی کسی اللہ کے نبی نے زنا نہیں کیا۔ کبھی بھی اللہ کے نبی سے غلط کام نہیں ہوا۔

ایک مسئلہ آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں: انبیاء (علیہم السلام) معصوم ہوتے ہیں۔ اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) محفوظ ہوتے ہیں۔ معصوم وہ ہوتا ہے جس کے قریب گناہ نہیں جاتے، گناہ کی جرأت نہیں ہوتی۔ محفوظ وہ ہوتا ہے کہ جو گناہ کے پاس نہ جائے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی اللہ تعالیٰ نے اس طرح حفاظت فرمائی کہ وہ گناہ کے پاس بھی نہ جاسکے۔

عصمت نبوت کی دلیل

باقی انبیاء (علیہم السلام) کہ ان کے پاس گناہ کو جانے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ حضرت

یوسف (علیہ السلام) کے واقعہ کے سلسلہ میں علماء نے صراحت کی ہے کہ گناہ کی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ نبی کے پاس جائے۔ جب زلیخا حضرت یوسف (علیہ السلام) کو اپنے بند کمرے میں لے گئی اور اس نے برائی کی ابتدائی گفتگو کی۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے آسمان کی طرف دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہوا؟ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: آج غلطی ہو گئی تو میری نبوت کی خیر نہیں! اور تیری خدائی کی بھی خیر نہیں!

لوگ یہ کہیں گے کہ یہ خدا کا نبی ہے، یہ اللہ کا فرستادہ ہے، یہ رب کا انتخاب ہے! جس کے یہ کروت ہیں، صرف میری نبوت پر حرف نہیں آئے گا۔ تیرے انتخاب پر بھی حرف آئے گا۔ تیری قدرت پر بھی حرف آئے گا!۔ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: میں عزیز مصر کے محل میں بند ہوں۔ بظاہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں، آہنی دروازہ طاقتور تالے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے: یوسف! تو طاقتور تالوں کو دیکھتا ہے میری قدرت کو نہیں دیکھتا!، میرا نام لے کے چلنا تیرا کام ہے!، اور تالے کو کھولنا میرا کام ہے!۔ اللہ تعالیٰ نے صرف یوسف (علیہ السلام) کو نہیں بچایا ہے، نبوت کو بھی بچایا ہے کہ نبوت پر حرف نہ آئے اور مرزا قادیانی بکواس کرتا ہے کہ جو زانی ہو وغیرہ وغیرہ اوصاف ذمیرہ کا مالک ہو وہ بھی نبی بن سکتا ہے۔

ان وضاحتوں کے بعد: قادیانیوں کی دجل و فریب کاریاں

قادیانی قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے ہیں جس میں ہے کہ ”مَنْ يَطْعُ اللَّهَ وَ الرَّسُولَ فَاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفيقا (نساء: ۶۹)“ کہتے ہیں: جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے (تو اطاعت کسبی ہوئی) وہ عمیقین، صدیقین و صالحین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ وہ کہتے ہیں: تمہارے نزدیک صدیقین، صالحین وغیرہ بن سکتے ہیں تو نبی کیوں نہیں بن سکتے؟

اس آیت میں چار درجات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نبی، صدیق، صالح اور شہید!، تو تم تین کو جاری مانتے ہو اور ایک کو بند مانتے ہو۔ یہ کیوں؟ یہ صرف لے دے کے پورے قرآن مجید سے ایک آیت پیش کرتے ہیں لیکن وہ اس کے اندر بھی دجل کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہ کہیں نہیں ہے کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبی بن جائے گا۔ صدیق، صالح اور شہید بن جائے گا۔ یہاں جنت میں معیت کا ذکر ہے کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبیوں، صدیق اور شہید کے ساتھ ہوگا۔ اور آگے قرآن مجید نے کہا ہے: و حسن اولئك رفيقا۔ تو یہ جو

رفاقت ہے وہ بہت اچھی سنگت ہے۔ رفاقت ہے۔ اور یہ رفاقت قیامت کے دن کی مراد ہے۔

رفاقت سے قیامت کے دن کی رفاقت مراد ہے

چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے شان نزول میں حضرت ثوبانؓ سے نقل کیا ہے: انہوں نے حضور (ﷺ) سے عرض کی اور کہا: ”کیف نراک فی الجنة وانت فی الدرجات العلیٰ ونحن اسفل منک فنزل ومن یطع اللہ والرسول (جلالین ص ۸۰)“ کہ ہم جنت میں آپ کا دیدار کیسے کر پائیں گے۔ جب کہ آپ جنت کے بلند و بالا درجات میں ہوں گے اور ہم آپ سے نچلے درجات میں ہوں گے تو یہ آیت ”ومن یطع اللہ والرسول“ نازل ہوئی۔ وہ جنت جس میں آپ کا دیدار نہ ہو اس جنت کا فائدہ کیا؟ تو اس کے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو یہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے۔ یہ نہیں کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبی بن جائے گا۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ صدیقیت، صالحیت اور شہادت کو کیوں جاری مانتے ہو؟ تو وہ قرآن مجید کی دوسری آیات ہیں جن میں صدیق، صالحین اور شہید بننے کا ذکر ہے۔ جن آیات میں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت نہیں، جہاں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت کا ذکر نہیں۔ جہاں نبوت کا ذکر ہے وہاں رفاقت کا ذکر ہے۔ جہاں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں صدیق، صالح اور شہید کا لفظ قرآن میں ہے۔ وہاں نبوت کا لفظ موجود نہیں۔ اور جہاں نبوت کا لفظ موجود ہے وہاں قرآن مجید نے پابندی لگا دی کہ خاتم النبیین خبردار! اس کے بعد کوئی نبی نہیں!

اس آیت میں معیت ہے عینیت نہیں۔ ان لوگوں کا ساتھ ہوگا (یہ معنی نہیں کہ وہ عین ہوں گے) مثلاً: قرآن مجید میں ہیں: ان اللہ مع الصابریں ”کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔“ یہ مطلب نہیں کہ صبر کرنے والے خدا بن جاتے ہیں اور حدیث میں ہے: المرء مع من احب، حضور (ﷺ) نے فرمایا: التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء (منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۰۹) اس کا یہ معنی نہیں کہ جو سچا امانت دار تاجر ہوگا وہ نبی ہوگا۔ اور یہاں رفاقت ملنے کا ذکر ہے اور یہ قیامت کے دن کا ذکر ہے۔ جو شخص جس کے ساتھ محبت کرے گا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ تو جس کو حضور (ﷺ) کے ساتھ محبت ہوگی وہ حضور (ﷺ) کے ساتھ ہوگا، صدیق اور صالح کے ساتھ محبت ہوگی تو وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور

آگے فرمایا: وحسن اولئک رفیقاً۔ قرآن مجید کی اس آیت سے مرزائی غلط استدلال کرتے ہیں۔  
 من یطع اللہ و الرسول فالئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین  
 والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقاً۔ (سورۃ النساء: ۶۹) آپ حضرات  
 کے ذہنوں میں مرزائیوں کا استدلال تو ہے۔ یہاں معیت ہے عینیت نہیں، معیت فی الدنیا ہر  
 مؤمن کو حاصل نہیں۔ اس لئے اس سے مراد معیت فی الآخرة ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے  
 مصدقہ نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی نے اس آیت کا شان نزول یہ لکھا  
 ہے کہ جو حضرت ثوبان کی حدیث میں اوپر مذکور ہو چکا۔ معلوم ہوا کہ یہاں درجات کے ملنے یا عین  
 ہو جانے کا ذکر نہیں بلکہ رفاقت کا ذکر ہے جو قیامت کے دن ہوگی۔

عن معاذ بن انس قال: قال رسول اللہ ﷺ من قرأ الف آية فی سبیل اللہ  
 کتب یوم القیامة مع النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین وحسن اولئک رفیقاً  
 (کنز العمال بر حاشیہ، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۶۳) ”حضرت معاذ بن انس روایت فرماتے ہیں کہ رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص ایک ہزار آیت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھے وہ قیامت کے دن  
 نبیوں صدیقوں اور شہداء و صالحین کے ساتھ بہترین رفاقت میں ہوگا۔“ اسی طرح حضور (ﷺ)  
 نے فرمایا: التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء والصلحین۔ یہ  
 دونوں حوالے کنز العمال منتخب مسند احمد کے حاشیہ پر ہیں۔ منتخب کنز العمال حاشیہ علی  
 مسند احمد ابن حنبل۔

جہاں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت کا ذکر نہیں

تو دیکھئے! تلاوت کرنا، تجارت کرنا یہ دونوں کسب کی چیزیں ہیں۔ تو کیا کوئی شخص اللہ  
 کے راستہ میں ایک ہزار آیتیں پڑھے تو نبی بن سکتا ہے؟ اور اس گئے گزرے دور میں جو سچا تاجر  
 اپنی امانت و دیانت کا معیار برقرار رکھے گا، اور تجارت کو اسلام کے اصولوں پر چلائے گا، تو وہ  
 قیامت کے دن صدیقین، صالحین اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ نہ کہ نبی بن جائے گا؟۔

اس آیت میں نبوت، صدیقیت اور صالحیت اور شہادت کے ملنے کا ذکر نہیں۔ بلکہ ان  
 کی معیت فی الآخرة کا ذکر ہے۔ باقی رہا کہ صدیقیت اور صالحیت اور شہادت کو جاری مانتے ہو  
 تو اس کے متعلق یہ عرض ہے: قرآن و حدیث میں یہ کہیں نہیں ہے کہ یہ درجات بند ہیں اور نبوت  
 کے متعلق تو صراحت کے ساتھ لفظ خاتم النبیین آیا ہے۔ ان کے متعلق صراحت کا دکھانا

قادیا نیوں کا کام ہے۔ ان کے ذمہ ہے۔ جو قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ ہم ان تین درجات کے ملنے کا مذکورہ آیت سے استدلال نہیں کرتے بلکہ ان درجات کے ملنے کا ذکر دوسری آیات میں ہے۔ جہاں درجات ملنے کا ذکر ہے وہاں نبوت کا ذکر نہیں اور جہاں نبوت ملنے کا ذکر ہے وہاں درجات کے ملنے کا ذکر نہیں۔

وہ آیات جن میں درجات ملنے کا ذکر ہے

۱..... والذین آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشهداء عند ربہم (حدید: ۱۹) ”اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہی ہیں سچے اور لوگوں کے احوال بتلانے والے اپنے رب کے پاس۔“ دیکھا یہاں درجات ملنے کا ذکر ہے نبوت کا نہیں۔

۲..... والذین آمنوا و عملوا الصالحات لندخلنہم فی الصالحین (عنکبوت: ۹) ”اور جو لوگ یقین لائے اور بھلے کام کئے ہم ان کو داخل کریں گے نیک لوگوں میں۔“ اسی طرح سورہ حجرات کے آخر میں جو مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں وہاں اولئک ہم الصادقون کہا گیا ہے۔ اور آیت یہ ہے: انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا و جاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصادقون۔ (حجرات: ۱۵) ”ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے۔“

مرزائیوں نے ہر چند رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی

تو صدیق اور صالحین جو ہم کہتے ہیں کہ: بن سکتے ہیں تو ہم اس آیت سے استدلال کی وجہ سے کہتے ہیں: کہ بن سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ: من یطع اللہ الخ والی آیت سے ان درجات کے ملنے کا ذکر ہے۔ ان کی بنیاد پر ہم یہ کہتے ہیں: صدیق، صالح اور شہید تو بن سکتے ہیں۔

خدا نہ کرے قرآن کی یہ آیتیں بھی اگر نہ ہوتیں تو بھی ان درجات کو جاری اس لئے مانتے ہیں کہ ان کے بند ہونے کا ذکر قرآن میں نہیں۔ نبوت کو بند اس لئے مانتے ہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ تو اگر یہ درجات بند ہیں تو مرزائی ہمیں قرآن میں دکھائیں کہ یہ درجات بھی بند ہیں۔ ہم اس کو ماننے کے لیے تیار ہیں۔ رہتی دنیا تک کوئی بھی قادیانی ان درجات کے بند ہونے کا ذکر قرآن میں نہیں بتلا سکتا۔

اللہ کی شان! حضور (ﷺ) نے فرمایا: نبوت بند، یہ بد بخت کہتا ہے: نبوت جاری ہے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا: جہاد جاری ہے، یہ کہتا ہے: بند ہے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا: خدا کی قسم! حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمانوں پر زندہ ہے۔ یہ کہتا ہے: حق کی قسم! ابن مریم مر گیا۔ یعنی ہر بات میں حضور (ﷺ) کا الٹ۔ العیاذ باللہ اور ہر بات میں حضور (ﷺ) کا مخالف ہے جب مخالف ہے تو قبیح نہ بنا اور جب قبیح نہ بنا تو نبی بھی نہ ہوا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے۔

### میں خدا کے نوروں میں سے آخری نور ہوں

اب یہی ہے کہ مرزائی جو ہیں وہ مرزا غلام احمد کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ ان کے یہاں خلافت کا نظام ہے۔ نبوت کا نظام نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید (برساتی مینڈک کی طرح ہیں) جس وقت مرزا غلام احمد نے نبوت کا پھانک کھولا تو کئی اُلُو کے پٹھے جو مرزا کے مرید تھے۔ انہوں نے نبوت کا دعویٰ شروع کر دیا، کوئی کیا ہے؟ اور کوئی کیا ہے؟

### نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا تو ہزاروں

ایک ناک کٹا تھا اس کا نام تھا نور نبی۔ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا، اس کے باپ کا نام تھا نور اللہ!

شاہ صاحبؒ نے عدالت میں مقدمہ (مقدمہ تھا شاہ صاحبؒ پر انہوں نے کہا تھا کہ مرزا شراب پیتا تھا) کے گواہ کے طور پر مرزا بشیر الدین کو رکھا۔ صفائی کا اسی نور نبی کو گواہ رکھا، یہ نور نبی آیا تو عدالت نے پوچھا: آپ کا نام؟ اس نے جواب دیا: نور نور نور۔ عدالت ادھر ادھر دیکھے! لاکھ سمجھ میں نہ آئے! عدالت نے پھر کہا: آپ کا نام؟ اس نے پھر کہا: نور نور نور۔

تو جج نے کہا: شاہ صاحب! اس کو گواہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ شاہ صاحب نے فرمایا: یہ اس لئے لایا ہوں کہ نبوت کا دروازہ اگر کھول دیا گیا تو اس طرح کے اُلُو کے پٹھے بھی نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ نبوت مذاق نہیں! کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

مرزا کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے سب مرزائی تھے

اب حال ہی کی بات ہے کہ اخبارات میں ابھی چھپا ہے کہ لاہور میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے۔ پہلے ”مرزا طاہر“ کی

میں اطاعت کرتا تھا اب ”مرزا طاہر“ میری اطاعت کرے۔ اور یہ کہ مجھے لندن سے تار آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی کنفرم کر دیا ہے۔

یہ اس بے چارے کا بھی کوئی قصور نہیں۔ جتنے لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا سب مرزائی تھے، اور وہ تیرہ کے قریب ہیں۔ اس لئے کہ جب دماغ خراب ہوتا ہے تو تھوک کے حساب سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہو جاتے ہیں، اور وہ سمجھتے تھے کہ مرزا نبی بن سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں بن سکتے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں جنہوں نے دعویٰ نبوت کیا ان سب کو مرزا نے کافر کہا۔ اگر مرزا قادیانی کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک کافر ہے۔ اسی فتویٰ کی رو سے حضور ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی کافر ہے، دجال ہے، کذاب ہے۔ جس طرح مرزا کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا تو حضور کے بعد بھی کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ معلوم ہوا کہ مرزا کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا، اگر گنجائش ہے تو ان کو بھی مانو!

بقول مرزا نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ تھے

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریرات میں ”عبد الحکیم“ کو خود لکھا کہ یہ مرتد ہو گیا ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مرزا کے بعد کوئی مرزائی کسی کو نبی نہیں مانتا۔ ان کے یہاں خلافت کا نظام ہے۔ وہ خود کہتے ہیں: قیامت تک کسی کو نبی نہیں بننا گویا کہ (نعوذ باللہ) ان کے یہاں مرزا خاتم النبیین ہے۔

ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: علامہ جلال الدین سیوطیؒ نویں صدی کے مجدد تھے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے اور تسلیم بھی کیا ہے کہ: ”یہ حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ پچھتر دفعہ احادیث کی تصحیح کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حالت بیداری میں پیش ہوئے۔“ (دیکھئے! ازالہ اوہام ص ۱۵۱، خزائن جلد ۳ ص ۱۷۷)

”عسل مصفی“ مرزائیوں کی کتاب ہے جسے مرزا قادیانی کے ایک مرید خدا بخش نامی نے تصنیف کیا ہے اور یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی حرف بحرف تصدیق شدہ ہے۔ اس میں تیرہ صدی کے مجددین کی فہرست شائع کی ہے۔ اس میں نویں صدی کا مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ کو لکھا ہے۔ (دیکھئے! عسل مصفی ص ۱۶۲ تا ۱۶۵)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَمَوْنَا لِلّٰهِ الْعَلِيِّمِ الْغَنِيِّمِ

# دروس ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے اسباق برائے تعارف قادیانیت

چھٹا درس ”خاتم النبیین کون؟“

جو انہوں نے بروز جمعرات مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۵ ہجری مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

ظہر کی نماز کے بعد انجمن زینت الاسلام ٹیلر اسٹریٹ باٹلی میں دیا تھا

تَرْجُمَہٗ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ یُّوسُفُ مَامَا اَسْتَاذُ الْحَدِیْثِ بِانْطَلِیْ

تَرْجُمَہٗ مَوْلَانَا مُنَوَّرٌ حُسَیْنٌ سُوْرَتِیْ اَسْتَاذُ تَحْفِیْظِ الْقُرْآنِ جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِسَدِ لَنْدُنِ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين، وكان الله بكل شئ عليما۔

قال النبي ﷺ: انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدى۔ اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين۔

### ما قبل کے درس سے ربط

میرے واجب الاحترام معزز علماء کرام! عزیز بھائیو! دوستو! اور بزرگو! گذشتہ گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع کیا، مسلسل، پے درپے اور متواتر نبی آتے رہے، یہی سلسلہ جب چل کر نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) پر پہنچا تو اس وقت یہی اعلان دوبارہ ہوا، وجعلنا فی ذریتہما النبوة والکتاب ”اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔“ اور آگے ثم قفینا علی آثارہم برسنا (حدید: ۲۶، ۲۷) ”پھر ہم نے ان کے پیچھے اپنے رسول پے درپے بھیجے۔“ تو معلوم ہوا کہ ان کے بعد بھی پے درپے نبی آتے رہے۔ اور جس وقت یہ سلسلہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر پہنچتا ہے تو اس وقت بھی قرآن مجید یہی بیان کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد بھی کئی رسل آئیں گے۔ جب عیسیٰ (علیہ السلام) پر یہ سلسلہ پہنچتا ہے تو قرآن مجید جمع کی بجائے واحد کا صیغہ برسول استعمال کرتا ہے۔ اور ان کے نام کی تعیین بھی قرآن مجید کرتا ہے اور جب حضور (ﷺ) تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: انا بشارة عیسیٰ (مشکوٰۃ ص ۵۱۳) انا محمد وانا احمد (مشکوٰۃ ص ۵۱۵) اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد جس ایک کو آنا تھا وہ ایک آگئے، اور اب نبوت ختم ہو چکی، اور فرمایا: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبيين (احزاب: ۴۰)

اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں پانچ دس مقامات پر اللہ رب العزت نے حضور (ﷺ) کو یہ کہا کہ جو کچھ آپ (ﷺ) پر اترے اس پر بھی ایمان لاؤ، اور آپ (ﷺ) سے پہلے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر بھی ایمان لاؤ۔ اگر حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو آنا تھا تو ایمان کے بارے میں ”من بعد“ کا ذکر ہوتا۔ قرآن مجید پورا گواہ ہے کہ کہیں بھی ”من بعد“ کا ذکر نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو نبی بن کر آنا نہیں ہے۔

حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو نبی بن کر آنا نہیں ہے

ہمارے ذمہ حضور (ﷺ) کی تابعداری، پیروی اور اطاعت کرنا ہے، لیکن حضور (ﷺ) سے پہلے جتنے بھی انبیاء (علیہم السلام) آئے ہیں ان کو ماننا بھی ضروری ہے، اگر حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو آنا ہوتا تو جس طرح پہلے انبیاء (علیہم السلام) نے اپنے بعد آنے والے نبی کی تصدیق کی اور اپنی امت کو بتایا تو حضور (ﷺ) بھی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتے، اور اپنی امت کو تصدیق کرنے کو کہتے، اور ایمان لانے کو بتاتے کہ اس نبی کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا جیسے کہ حضور (ﷺ) سے پہلے آئے ہوئے انبیاء (علیہم السلام) کے متعلق بتایا گیا۔ حضور (ﷺ) کا آنے والے کی خوشخبری نہ دینا، اور قرآن مجید میں اس کا ذکر نہ ہونا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ حضور (ﷺ) پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ اور جب کہ قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ ”خاتم النبیین“ کا لفظ بھی ذکر کر کے اس کی مزید تاکید کر دی۔

ہمارے یہاں ہر قسم کی نبوت بند ہے

حضرات گرامی! قادیانی عموماً دھوکا یہ دیتے ہیں، اور بحث شروع کر دیتے ہیں کہ نبوت جاری ہے، اور عام آیت پڑھ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے یہاں بھی ہر قسم کی نبوت جاری نہیں، ان کے نزدیک نبوت کی تین قسمیں ہیں (حوالہ پچھلے درس میں گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں) دو قسم کی نبوت بند ہے اور ایک قسم کی نبوت جاری ہے۔ نبوت کی دو قسم، ایک تشریحی اور دوسری غیر تشریحی، جو غیر تشریحی ہے اس کی بھی دو قسم ہے۔ ایک نبوت غیر تشریحی بالواسطہ اور دوسری قسم نبوت غیر تشریحی بلا واسطہ۔ اور نبوت تشریحی اور نبوت غیر تشریحی بلا واسطہ بند ہے۔ اور ان کے نزدیک غیر تشریحی بالواسطہ جاری ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق غیر تشریحی بالواسطہ جاری ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں: کہ حضور (ﷺ) سے پہلے یہ نبوت جاری نہیں تھی۔ حضور (ﷺ) کے بعد یہ سلسلہ

جاری ہوا۔ تو سارا قرآن مجید اور احادیث کا جو ذخیرہ ہے اس میں سے اپنے دعویٰ کے متعلق ایک آیت یا ایک حدیث بھی قادیانی نہیں بتا سکتے اور نہ ہی دکھلا سکتے ہیں۔

تیسری درخواست یہ کی تھی کہ قادیانیوں کا ہمارے ساتھ یہ بحث کرنا کہ حضور کے بعد نبوت جاری ہے، یہ بحث ہی سرے سے غلط ہے۔ اس لئے کہ قادیانیوں کے یہاں بھی نبوت بند ہے۔ اور ہمارے یہاں بھی ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ فرق یہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک ”غلام احمد قادیانی“ پر بند ہے اور ہم کہتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین (ﷺ) پر بند ہے۔ ہمارے نزدیک حضور (ﷺ) کو قرآن مجید اور احادیث پاک میں خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ مرزائی کہتے ہیں: حضور (ﷺ) کے زمانہ سے لے کر ”مرزا غلام احمد“ تک کوئی نبی نہیں، اور ”غلام احمد“ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صرف ”مرزا غلام احمد قادیانی“ ہی ہے۔ دلائل دیں گے نبوت جاری ہے اور عملاً کہتے ہیں: نبوت بند ہے۔ اور یہ کہتے ہیں: صرف غلام احمد قادیانی آخری نبی ہے۔

در اصل بحث یہ ہونی چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہے یا حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں۔ تو قادیانی ”مرزا غلام احمد قادیانی“ کو آخری نبی ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی ایک آیت یا احادیث پاک میں سے ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے کہ ”مرزا غلام احمد قادیانی“ آخری نبی ہے۔

اگر ان بحثوں میں ان تمام قیود کو سامنے رکھتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ یہ گفتگو کی جائے تو کوئی مرزائی قرآن مجید سے ایک آیت یا احادیث پاک میں سے ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکتا۔ باقی یہ کہ ”مرزا غلام احمد“ نے یہ کہاں لکھا ہے کہ صرف میں ہی نبی ہوں، آیات و حوالہ جات سامنے ہیں؟

آیت سے غلط استدلال

نمبر (۲): وہ حضرات اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے اللہ رب العزت نے فرمایا: من یطع اللہ والرسول فالنک مع اللذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین آگے کہتے ہیں: قرآن مجید میں ہے اهدنا الصراط المستقیم۔ نماز میں ہم دعاء مانگتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا، پھر وہ منعین کون ہیں؟ وہ چار ہیں، (۱) نبی، (۲) صدیق، (۳) صالح اور (۴) شہید۔ مرزائی اس آیت سے غلط استدلال

کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ جو اطاعت کرے گا اسی میں سے ہوگا انہی میں سے ہوگا۔ تو جس طرح صدیق وغیرہ بن سکتے ہیں منع علیہم تو چارہاں تین بن سکتے ہیں۔ چوتھا یعنی نبی کیوں نہیں بن سکتا؟۔

تو اس سلسلہ میں آپ حضرات کی خدمت میں امام جلال الدین سیوطیؒ کے حوالہ سے اس کا شان نزول اور پوری تفصیل آگے پیش کی جا چکی ہے، اور آگے (قرینہ موجود ہے) و حسن اولئک رفیقاً پر بھی گفتگو ہو چکی ہے کہ یہاں رفاقت مراد ہے معیت مراد ہے۔ عینیت مراد نہیں کیونکہ مع الذین کہا ہے من الذین نہیں کہا۔

جھوٹا نبی مرزا کہتا ہے: پوری امت میں میں ہی

اس کے علاوہ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ آپ حضرات تین درجات کو جاری مانتے ہو اور ایک کو بند مانتے ہو تو اس پر بھی تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے، اور یہ تمام معروضات کل بروز بدھ ۴ ستمبر ۱۹۸۵ء کو بیان کئے جا چکے ہیں۔

حضرات گرامی! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ پوری امت میں سے صرف میں ہی نبوت کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) کل ہم یہاں تک پہنچے تھے۔

تیسری بحث کو اگر ساتھ ملا کر دیکھا جائے اور مرزا کا قول: اطاعت اور پیروی سے نبوت ملتی ہے تو کیا چودہ سو سال میں کسی نے حضور (ﷺ) کی کامل پیروی کی یا نہیں؟ اگر جواب ہاں، میں ہے تو وہ کیوں نبی نہیں بنایا گیا؟ اگر کسی نے کامل پیروی نہیں کی تو یہ امت خیر امت نہ ہوئی کہ جس میں کسی امتی نے اپنے نبی کی کامل پیروی نہیں کی؟ حالانکہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے لئے خود خدا تعالیٰ نے شہادت دی ہے: یطیعون اللہ ورسولہ کہ حضرات صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اگر اطاعت سے نبوت ملتی ہے تو وہ نبوت کسی ہوئی، حالانکہ نبوت وہی چیز ہے مکا قال تعالیٰ: اللہ اعلم حیث يجعل رسالته (انعام: ۱۲۴) ”اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس موقع کو جہاں بھیجے اپنا پیغام۔“

بچے کے وجود کے لئے کسب ہے لیکن وہب میں قطعاً دخل نہیں  
مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ: بسا اوقات چیز وہی ہوتی ہے مگر اس کے اندر کسب کو بھی دخل

ہوتا ہے، مثلاً: قرآن مجید میں ہے: یهب لمن یشاء انثاً و یهب لمن یشاء الذکور (شوری: ۴۹) ”بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے۔“ مرزائی کہتے ہیں کہ جب تک عورت مرد کا ملاپ نہیں ہوتا بچہ پیدا نہیں ہو سکتا، حالانکہ وہ وہی چیز ہے۔ لیکن اس میں انسان کے کسب کو بھی دخل ہے۔

ہم نے اس کا جواب یہ دیا کہ ٹھیک ہے: اس کے اندر انسانی کسب کو دخل ہے۔ لیکن وہب کرنے میں انسان کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔ ہزار ہا میاں بیوی کا ملاپ ہوتا رہے لیکن اولاد نہیں ہوتی، لڑکی لڑکا دینے میں قطعاً کسی کو کوئی دخل نہیں۔ اس کے اندر قطعاً کسب نہیں ہے۔

جھوٹا نبی مرزا تو پورا تابعدار بھی نہیں تھا

اگر نبوت حاصل کرنے میں تابعداری شرط ہے تو بھی مرزا قادیانی نبی نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ اس نے حضور (ﷺ) کی کامل تابعداری نہیں کی۔ ہجرت نہیں کی، جہاد بالسیف نہیں کیا۔ کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھا، اعتکاف نہیں کیا اور حج نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔

جھوٹا نبی مرزا رسول اللہ (ﷺ) کے دین کا حلیہ بگاڑنے والا تھا

متواتر چھ سال ماہ رمضان کے اس بد بخت نے روزے نہیں رکھے، کبھی کبھار موڈ بن جاتا تو مسجد میں چلا جاتا تھا۔ ورنہ اپنے گھر میں عورتوں کو کھڑا کر کے جماعت کرا لیتا تھا۔ اور کوئی مرد اس کے ساتھ نہیں ہوتا تھا۔ پیچھے عورت کھڑی ہو جاتی۔ چل بھائی! اللہ اکبر!۔ جی! اس ذوق کا آدمی تھا۔ میل دو میل کے سفر پر روزہ افطار کر لیتا اور نماز میں قصر لیتا۔ تو یہ من مانی کرنے اور حضور (ﷺ) کے دین کا حلیہ بگاڑنے کا انچارج تھا۔ نہ کہ حضور (ﷺ) کے دین کی کامل تابعداری کرنے والا۔

ایک علمی بحث لفظ ”مع“ کے معنی کے بارے میں

یہ سوچنے کی بات ہے کہ مع کا معنی کبھی بھی ”من“ کے ساتھ نہیں کریں گے۔ ورنہ بڑی پریشانی ہوگی مثلاً: قرآن مجید میں ہے: ان اللہ مع الصابرين۔ دیکھئے! میرے حضور! صدیق ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: لا تحزن ان اللہ معنا (توبہ: ۴۰) ”مت غم کیجئے! یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں۔“ تو یہاں مع، کا معنی من، سے کرنا صحیح نہیں ہے۔ نعوذ باللہ اگر کیا

جائے تو صدیق اکبر ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ بنانا ہے۔ یا صبر کرنے والے خدا بن جاتے ہیں۔ یا خدا صبر کرنے والوں میں سے ہے۔ ان کی یہ کوئی بات قابل فہم نہیں!

### مرزائیوں کا ذہنی افتراء ہے

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعا کی: اے اللہ تعالیٰ تو اہل مکہ کو نصرت دے، اور ان کو نبیین، صدیقین، صالحین اور شہداء کا ساتھ نصیب کر!۔ وہاں اس نے مع، کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہ دعا کر رہا تھا کہ جتنے مکہ والے ہیں سب نبی بن جائیں؟ (از حمامۃ البشری ص ۹۶، خزائن ج ۷ ص ۳۲۵) مع، کا ترجمہ من، کے ساتھ کرنا نہ تو عقل کے موافق ہے، اور نہ عربی صرف و نحو کے قواعد کے موافق ہے۔ اور نہ تو ۱۴۰۰ (چودہ سو) سوسال کی تفسیر اس کا ساتھ دیتی ہے۔ یہ ترجمہ صرف مرزائیوں کی ذہنی افتراء ہے۔ اور دین کے اندر صرف قینچی چلانے کے لئے تاء ویلیں کرتے ہیں۔ ورنہ خدا گواہ ہے کہ شریعت کے اندر اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

### خاتم المهاجرین سے بھی غلط استدلال

مرزائی کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اطمئن یاعم فانک خاتم المهاجرین فی الحجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوة۔ (از کنز العمال جلد ۶ ص ۱۷۸) جس طرح ہزاروں لوگوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بعد ہجرت کی تو معلوم ہوا کہ خاتم المهاجرین کے معنی آخری مہاجر نہیں۔ اسی طرح خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بعد ہجرت ختم نہیں ہوئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ خاتم المهاجرین ہیں، لیکن اس کے باوجود دوسرے لوگ مہاجر بن سکتے ہیں۔ تو حضور ﷺ بھی خاتم النبیین ہے اس کے باوجود بھی دوسرے نبی بن سکتے ہیں۔ دوسرا کوئی شخص نبی بن سکتا ہے۔ یہ ہے مرزائیوں کا استدلال!

اس ضمن میں درخواست یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ والی روایت مرزائی پوری نہیں پڑھتے، دراصل روایت یہ ہے کہ حضور ﷺ جس دن فتح مکہ کے لئے تشریف لارہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہجرت کی نیت سے مکہ سے مدینہ کی طرف نکل چکے تھے۔ ادھر سے حضور ﷺ تشریف لارہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا، دیکھ کر ان کو پریشانی لاحق

ہوئی کہ مجھے ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا اس لئے کہ میں اس سے قبل ہجرت نہ کر سکا۔ تو حضور (ﷺ) نے ان کے اطمینان کے لئے ارشاد فرمایا: آپ خاتم المہاجرین ہیں۔ مکہ مکرمہ سے جن کو ہجرت کرنی تھی وہ ہجرت کر چکے، آپ اس کے آخری مہاجر ہیں۔ ہجرت ہمیشہ ”دار الکفر“ سے ”دار الاسلام“ کی طرف کی جاتی ہے، اور آج میں مکہ فتح کرنے جا رہا ہوں، مکہ ایسا فتح ہوگا قیامت تک ”دار الاسلام“ رہے گا۔ اب مکہ سے کوئی ہجرت نہ کر سکے گا۔ اس لئے کہ ہجرت اس کو کہتے ہیں: جو دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت ہو۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے مستقل باب باندھا ہے لا ہجرۃ بعد الفتح (بخاری ج ۱ ص ۴۳۳) تو معلوم ہوا کہ فتح مکہ سے قبل مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں حضرت عباسؓ آخری مہاجر ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔

### اللہ تعالیٰ کی شان! شیعہ تفسیروں میں بھی کوئی سند نہیں

”اور دوسرا استدلال مرزائی یہ پیش کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) نے حضرت علیؓ کو فرمایا: انک انت خاتم الاولیاء۔ میرے بھائیو! دنیا جہان میں اس کی کوئی سند نہیں۔ شیعہ کسی غیر مشہور تفسیر کا حوالہ پیش کرتے ہیں، اللہ کی شان! شیعہ تفسیر میں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ جس قول کا نہ باپ ہے اور نہ ماں! قادیانی اس مقطوع النسل کلڑے کو اپنے عقائد کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

### مرزا کے نزدیک اقوال سلف و خلف کوئی مستقل حجت نہیں

حالانکہ اس کے مقابلہ میں حضور (ﷺ) کی واضح و صحیح حدیث موجود ہے: حضور (ﷺ) نے حضرت علیؓ کو غز و ہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا: انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مسلم ج ۲ ص ۲۷۸) آپ میرے اسی طرح قائم مقام ہیں جس طرح حضرت ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) کے قائم مقام تھے۔ شبہ ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے نبی، اور حضرت ہارون (علیہ السلام) بھی اللہ کے نبی، حضور (ﷺ) اللہ کے نبی تو یہ ممکن ہو سکتا تھا کہ حضرت علیؓ بھی اللہ کے نبی ہو سکتے ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے لا نبی بعدی کہہ کر اس وہم کو دور کر دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو اس صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے قادیانی حضرت علیؓ (رضی اللہ عنہ) کے متعلق قول مجہول پیش

کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس کی کوئی سند بھی نہیں ہے۔ یاد رکھیں! ہمیشہ مرزائی تنکوں کا پل بنا کر اس پر سے ہاتھی کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

قادیانی شیعہ راویوں کی غیر مشہور روایت پیش کرتے ہیں: ان کے جواب میں ہم مرزا قادیانی کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: ”اقوال سلف و خلف کوئی مستقل حجت نہیں رکھتے۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۸، خزائن ج ۳ ص ۳۸۹) یعنی کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو، وہ شرعاً حجت نہیں۔ اور جب حجت نہیں تو خلاص! (تو شیعہ روایت کی بھی چھٹی ہو گئی)

### پہلے اللہ رب العزت نبی بناتے تھے اب یہ محکمہ

مرزائی یہ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی سرے سے ہی آخری نبی کا نہیں ہے، بلکہ خاتم کا معنی مہر اور انگوٹھی کے ہیں، تو حضور (ﷺ) سے پہلے اللہ رب العزت نبی بناتے تھے۔ اب حضور (ﷺ) نبی بناتے ہیں۔ اس طرح کہ حضور (ﷺ) مہر لگاتے جائیں گے نبی بنتے جائیں گے۔ یعنی اب نبی بنانے کا اختیار و محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور (ﷺ) کے سپرد کر دیا، حضور (ﷺ) اپنی مرضی سے جس کو چاہیں اسے نبی بنا کر اس کی نبوت پر اپنی مہر تصدیق مثبت کر دیں گے۔ قادیانی خاتم کا یہ ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ میرے بھائیو یاد رکھو! ختم کا لفظ قرآن مجید میں چند جگہ آیا ہے اور سب جگہ قدر مشترک کے طور پر ایک ہی ترجمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ: ”کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ کوئی چیز باہر سے اندر جانہ سکے اور اندر سے باہر آنہ سکے۔“

ختم اللہ علی قلوبہم: (بقرہ: ۷)، اللہ تعالیٰ نے ان (مخصوص کافروں) کے دلوں پر اس طرح مہر لگا دی کہ ان کے قلوب سے کفر نہیں نکلے گا۔ اور باہر سے ایمان اندر داخل نہیں ہو سکے گا۔ یہ ہے اس کا ترجمہ۔ تو خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ رب العزت نے نبوت کا سلسلہ اس طرح بند کر دیا کہ جتنے بھی انبیاء اب تک آنے مقدر تھے وہ آ گئے ان میں سے کسی کو باہر نہیں نکالا جاسکتا اور باہر سے کسی کو نبوت کے اندر داخل نہیں کیا جاسکتا۔

خاتم کے معنی آخری یہ خود مرزا نے تسلیم کیا ہے

لیکن مرزائی اس ترجمہ کو نہیں مانتے۔ پھر ان کی خدمت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ”تربیۃ القلوب“ کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں: مرزا قادیانی اس میں لکھتا ہے: میں

اپنے والدین کے یہاں خاتم الاولاد تھا۔ (تریق القلوب، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹) بایں معنی کہ پہلے میری ماں کے پیٹ سے جنت بی بی نکلی اور پھر میں نکلا۔ آگے لکھتا ہے: اس کی ٹانگیں تھی اور میرا سر تھا۔ (آپ حضرات علماء کرام ہیں مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے، اس پنجابی نبی کی عظمت پر قربان!) ہم مرزائیوں سے درخواست کرتے ہیں: وہاں ”خاتم النبیین“ کا لفظ ہے اور یہاں ”خاتم الاولاد“ کا لفظ ہے۔ تو ”خاتم النبیین“ کا جو ترجمہ تم کرتے ہو یہی ترجمہ ”خاتم الاولاد“ کا بھی کرو۔

مرزا غلام احمد قادیانی مہر لگاتا جائے گا اس کی ماں بچے جنتی جائے گی۔ حالانکہ کوئی مرزائی اس ترجمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ سب کہتے ہیں: غلام احمد کے بعد مرزا کے والدین کے یہاں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئی، یہ آخری لڑکا تھا۔ جب ایک ہی لفظ کا ترجمہ وہ یہ کرتے ہیں تو خاتم النبیین کا ترجمہ بھی ان کو یہی کرنا چاہئے۔ یعنی آخری نبی اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ کسی قسم کی نبوت نہیں۔

## خاتم کے معنی قرآن مجید، حدیث اور اہل لغت سب کے نزدیک آخر کے ہیں

(۲) و ختم علیٰ قلوبکم (الانعام: ۴۶) (۳) فان یشاء اللہ یختم علیٰ قلبک (شوریٰ: ۱۲۴) (۴) و ختم علیٰ سمعہ الخ (جاثیہ: ۲۳) (۵) الیوم نختم علیٰ افواہہم (یٰسین: ۶۵) (۶) من ریحق مختوم ختمہ مسک (مطففین: ۲۵) حضور (ﷺ) نے اس کا یہ ترجمہ فرمایا: عن ثوبان رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۴۵) تو حضور (ﷺ) کے ترجمہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے شخص کو اپنا من مانا ترجمہ کرنے کا کیا حق ہے۔ حضور (ﷺ) کی ذات گرامی پر قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ کیا رسول اللہ (ﷺ) نے غلط ترجمہ کیا؟ اور یہ صاحب صحیح ترجمہ کر رہے ہیں۔ نعوذ باللہ، استغفر اللہ!

پھر مرزائی اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں: لفظ خاتم، کا ترجمہ آخری نہیں ہے۔ مرزائیوں کا اعتراض ہے کہ قرآن مجید میں جو خاتم النبیین آیا ہے وہ بکسر التاء نہیں ہے۔ لہذا اس کے معنی ختم کرنے کے نہیں ہو سکتے۔ جواب: خاتم النبیین کی دو قرأتیں

ہیں، حضرت حسن اور حضرت قتادہ کی قرأت بفتح التاء ہے، اور ان کے علاوہ تمام قاریوں کی قرأت بکسر التاء ہے۔ تفصیل کے لئے (درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴) دیکھی جاسکتی ہے۔

(۱) اسی آیت کے ماتحت لسان العرب میں ہے کہ خاتِمُہم اور خاتَمُہم ای آخرُہم، ان کے نزدیک بکسر التاء اور فتح التاء کی قرأت کے ہر حال میں معنی آخری کے ہیں۔  
(۲) الخاتِم الخاتَم والخاتام ای آخر القوم۔ (المنجد) (۳) الخاتِم آخر القوم کالخاتَم (قاموس) لغت کے دو تین حوالے آپ حضرات کو لکھوادئیے ہیں۔ لغت والوں نے تسلیم کیا ہے کہ خاتَم اور خاتِم (چاہے بکسر التاء ہو یا فتح التاء) کا ترجمہ ”آخری“ ہے۔ دونوں ترجموں میں کوئی فرق نہیں۔

حضور (ﷺ) کی امت میں جتنے بھی مفسرین چودہ سو سال میں گزرے ہیں، سب نے خاتم النبیین کا یہی ترجمہ پیش کیا ہے کہ حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں۔ کسی ایک امتی کو بھی اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ کسی نے اگر دوسرے معنی کا احتمال نکالا ہے تو بھی اس نے یہی کہا: مراد یہی ہے کہ حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں اور حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس مسئلہ پر چودہ سو سال سے امت کا اجماع چلا آ رہا ہے۔ یہ بد بخت نیا طبقہ نکلا ہے جو دوسرا اور اپنا من پسند ترجمہ کرتا ہے۔ اور آج تک امت نے کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو بھی اس ملعون فتنے کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

## ایک سوال کا جواب

درمیان میں کسی صاحب نے حضرت سے پوچھا: کیا اہل کتاب حضور (ﷺ) کو آخری نبی مانتے ہیں؟ ایک لفظ ”فارقلیط“ ان کی کتاب میں آتا ہے جس کے معنی ”انتظار کرنے“ کا ہے۔ جواب میں مولانا نے فرمایا کہ: حضور (ﷺ) کو اہل کتاب نبی مانتے تو ان کی تعلیمات پر عمل کرتے! اہل کتاب تو یوں کہتے ہیں کہ: حضرت محمد (ﷺ) مسلمانوں کے نبی ہیں۔ اپنا نبی نہیں مانتے، اگر نبی مانتے تو جھگڑا ہی ختم ہو جاتا۔ یہ درمیان میں جملہ معترضہ تھا۔

## خاتم کا مفہوم

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قرآن مجید مسلمانوں کا قیمتی اثاثہ ہے۔ مسلمانوں نے چودہ سو سال میں اس کا جو ترجمہ سمجھا وہ یہی ہے کہ آپ (ﷺ) آخری نبی ہیں۔ اگر اہل لغت کو لیا جائے تو

وہ بھی یہی ترجمہ کرتے ہیں۔ ”المنجد“ عیسائیوں کی کتاب ہے وہ الخاتم، الخاتم کا ترجمہ ”آخری“ سے کرتے ہیں۔ غیر مسلم کو لیا جائے تب بھی وہ یہی ترجمہ کرتے ہیں کہ الخاتم اور الخاتم کے معنی آخری کے ہیں۔ مسلمانوں کو لیا جائے تب بھی وہ یہی ترجمہ کرتے ہیں۔ باقی عیسائیوں کا یہ کہنا ہے: ”عیسیٰ (علیہ السلام) آخر میں نازل ہوں گے۔“

عیسائی حضرات فارقلیط کا مصداق رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے جو پیشین گوئی کی تھی لفظ ”فارقلیط“ کہہ کر، اس کا مصداق وہ حضور (ﷺ) کو نہیں سمجھتے، ہمارے نزدیک اس سے مراد حضور (ﷺ) کی ذات گرامی ہے۔ اور وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے کہ وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا، فتح مکہ کے دن حضور (ﷺ) کے ساتھ دس ہزار صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) تھے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے جو پیشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک آئے گا اس سے مراد حضور (ﷺ) کی ذات گرامی ہے۔ عیسائی بھی انتظار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ ہم بھی انتظار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دوبارہ تشریف لائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کے پیرو بن کر نزول فرمائیں گے

اب میری درخواست ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تعلیمات پر عمل کرنا اور ان کی تابعداری کرنا ہمارے لئے قطعاً ضروری نہیں۔ ہم حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے نزول کو صرف اس لئے مانتے ہیں کہ ہمارے نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اور اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) شریعت محمدیہ کے پیرو بن کر نزول فرمائیں گے، یحکم بشریعتنا لا بشریعتہ اور یہ میں بارہا کہہ چکا ہوں۔

تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے صرف ایک اسلام دین باقی رہے گا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کریں گے کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حالانکہ امام مہدی علیہ الرضوان ان کو امامت کرانے کی درخواست کر چکے ہوں گے۔ پھر بھی وہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے

پچھے نماز پڑھیں گے۔ حالانکہ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ افضل کو نماز پڑھانا چاہئے اور مفضل کو مقتدی بننا چاہئے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اپنی تمام تر فضیلت و عظمت کے باوجود صرف امتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ تو عیسیٰ (علیہ السلام) کی شان زیادہ ہے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ لیکن مقتدی بن کے دنیا کو یہ بتائیں گے کہ میں اپنی شریعت چلانے نہیں آیا ہوں بلکہ حضرت محمد ﷺ کی غلامی کرنے آیا ہوں۔ اس کے بعد یہودیوں کے ساتھ مقابلہ ہوگا جو مان لیں گے وہ مان لیں گے اور جو بیچ جائیں گے، نہ مانیں گے وہ مریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضور (ﷺ) کی تعلیمات کے نمائندہ ہوں گے۔ اس کے متعلق آیا ہے کہ یهلك الملل کلها الاملة واحدة وهي الاسلام۔ (تفسیر کشاف ج ۱ ص ۵۸۹، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۶) تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے صرف ایک دین باقی رہے گا اور وہ دین اسلام ہوگا۔

حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا

مرزائی یہ استدلال بھی کرتے ہیں: جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تشریف لائیں گے تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: عیسیٰ نبی اللہ تشریف لائیں گے، مسلم شریف میں نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ آپ حضرات ہمیں ملزم ٹھہراتے ہو۔ حالانکہ آپ کے یہاں بھی حضور (ﷺ) کے بعد ایک نبی کا آنا ثابت ہے، تو جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آئیں گے تو حضور (ﷺ) آخری نبی نہ رہے۔

ہم ان کو جواب میں یہ کہتے ہیں: حضور (ﷺ) آخری نبی بایں معنی ہیں کہ حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملنی اور آخری بعثت حضور (ﷺ) کی ذات گرامی کی ہے۔ باقی رہا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا مسئلہ تو ان کے متعلق مفسرین نے کہا: وعیسیٰ علیہ السلام ممن نبی قبلہ: ”وہ حضور (ﷺ) سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے۔“ حضور (ﷺ) کے بعد ان کو نبوت نہیں ملی۔ اگر نبوت ملنا تھی تو یہ خاتم النبیین کے خلاف تھا۔ ان کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ وہ اپنی نبوت سابقہ کے ساتھ شریعت محمدیہ کے تابع ہو کر اتریں گے۔

مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ: اهل السنن والجماعت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے آسمان سے اترنے کے قائل ہیں۔ تو جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دوبارہ تشریف

لائیں گے تو حضور (ﷺ) کس طرح آخری نبی ہوئے؟

جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ کنز العمال (جلد ۶ ص ۱۱۳) پر ہے اور اسی طرح درمنثور (جلد ۵ ص ۸۲) پر ہے اور ابن کثیر (جلد ۸ ص ۸۹) پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: قال النبی (ﷺ) كنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث۔ اس حدیث نے خاتم النبیین کے معنی واضح کر دیئے کہ حضور (ﷺ) کی بعثت سب انبیاء (علیہم السلام) کے بعد ہوئی۔ حضور (ﷺ) کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی نبی بنایا جائے گا۔ باقی رہے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تو وہ حضور (ﷺ) سے پہلے نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے۔

آسان بات یہ ہے کہ حضور (ﷺ) کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملنی، یہ ہے خاتم النبیین کا معنی، اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو حضور (ﷺ) کے بعد نبوت نہیں ملی، اعتراض تو جب ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو حضور (ﷺ) کے بعد نبوت ملتی۔ بلا وجہ کھینچ تان کر اعتراض بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی اعتراض نہیں بلکہ یہ حقیقت ناشناسی ہے۔

ہمارا علم محدود ہے، اللہ تعالیٰ کا علم یقینی اور غیر محدود

مرزائی ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ آپ حضرات کسی کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ خاتم المحدثین ہے، یہ حضرت خاتم المفسرین ہیں، اور یہ خاتم الشعراء ہے۔ اور یہ حضرت خاتم الفقہاء ہیں۔ اس قسم کی اصطلاحات وغیرہ۔ تو ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ: خاتم المفسرین، خاتم المحدثین، خاتم الفقہاء اور خاتم الشعراء کے بعد بھی دوسرے محدثین، مفسرین، فقہاء اور شعراء ہو سکتے ہیں تو خاتم النبیین کے بعد دوسرے نبی کیوں نہیں ہو سکتے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم کا معنی تو واقعہ آخری کا ہے، باقی ہم نے اپنے طور پر جس کو آخری سمجھا اس کو خاتم کہہ دیا۔ ہمارا علم محدود ہے، اس لئے سہو ہو سکتا ہے لیکن اللہ کا علم محدود نہیں بلکہ غیر محدود ہے۔ اس لئے اللہ نے جس کو خاتم کہہ دیا وہ واقعی خاتم آخری ہے۔ اور اس معنی کے اعتبار سے یعنی اللہ کے علم کے اعتبار سے حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں اس کے بعد قصہ ختم۔ اس بحث میں بالکل نہ پڑیں کہ یہاں خاتم کا مجازی معنی مراد لیا جاتا ہے۔

خاتم کا حقیقی معنی یہاں آخری کا ہے۔ جسے ہم آخری سمجھتے ہیں اس کو ہم آخری کہہ دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارا علم محدود ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمارے علم کے خلاف ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس کو آخری کہا وہ حقیقی معنی کے اعتبار سے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ یقینی اور غیر محدود ہے، اللہ تعالیٰ کے علم کا تخلف نہیں ہو سکتا۔

جہاں حقیقی معنی مراد لینا دشوار ہو وہاں مجازی معنی مراد لیا جاتا ہے

جی ہاں! یہ بھی یاد رکھیں کہ مجازی معنی وہاں مراد لیا جاتا ہے جہاں حقیقی معنی مراد لینا دشوار ہو۔ کسی ایک جگہ مجازی معنی مراد لینے سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہر جگہ مجازی معنی مراد لیا جائے۔ مثلاً: ایک شاعر کہتا ہے اپنے محبوب کے لئے۔

صدم چوں رخ نمودی شد نماز من قضا  
سجدہ کے باشد روا چوں آفتاب آمد بروں

جس وقت میں نے اپنے محبوب کے چہرے کو دیکھا تو میری نماز قضا ہو گئی، اس لئے کہ سورج کے نکلنے کے بعد سجدہ کس طرح جائز ہے۔ شاعر نے یہاں رخ محبوب کو سورج کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اب کوئی بد بخت یہ کہے کہ سورج کے معنی ہی رخ محبوب ہے تو اس کی یہ لغت اور اسلوب کلام کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میری بات آپ حضرات سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی ایک جگہ کسی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیشہ وہ لفظ مجازی معنی ہی میں مستعمل ہو۔ اور یہاں آفتاب کے معنی مجازاً رخ محبوب سے کیا گیا ہے۔

مفتی موسیٰ بدات صاحب دامت فیوضہم کا اسی قسم کا ایک شعر ہے جو مولانا نے اس مجلس میں پڑھا تھا وہ یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

شب میں پڑھی نماز تو قبلہ کو پیٹھ تھی  
میں تھا امام، قبلہ تھا مقتدی

یہاں قبلہ سے مراد والد محترم ہے اور یہاں مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قبلہ کا لفظ ہمیشہ والد محترم کے مجازی معنی میں مستعمل ہو۔ کوئی احمق ہمیشہ قبلہ سے مراد والد لے اور اس کا طواف کرے تو کیا اس کا طواف ادا ہو جائے گا۔ والد صاحب سے ہی زمزم مانگیں تو یہ اس کی زیادتی ہوگی۔

اس سلسلہ میں قادیانی حضرات دو تین آیات قرآن مجید سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بیان کی جا چکی: من یطع اللہ والی آیت۔

## ماضی کے احوال کی حکایات ہیں

دوسری آیت: ینی آدم اما ینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقىٰ واصلح فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون۔ (اعراف: ۳۵) ”اے آدم کی اولاد اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں کے کہ سنائیں تم کو میری آیتیں تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“ قادیانی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: یہ آیت حضور (ﷺ) پر نازل ہوئی۔ لہذا حضور (ﷺ) کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور (ﷺ) کے بعد بھی رسول اور نبی آ سکتے ہیں۔

جواب: یہ ہے کہ اس آیت میں اول تو تمام اولاد آدم سے خطاب ہے نہ کہ حضور (ﷺ) کے بعد آنے والی اولاد آدم کو۔ سیاق و سباق بھی اس بات کا قرینہ ہے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں احوال ماضیہ کی حکایات ہیں۔ (یعنی یہ واقعات عالم ارواح سے متعلق رکھتے ہیں جو اب قرآن پاک میں نقل کئے گئے ہیں۔)

میری ایک بات یاد رکھیے کہ جہاں حضور (ﷺ) کی امت کو خطاب کیا گیا ہے وہاں یا ایہا الذین آمنوا، کہا گیا ہے۔ اور جہاں امت دعوت مراد ہوتی ہے وہاں یا ایہا الناس، کہا جاتا ہے۔ اور یا بنی آدم، جہاں کہیں استعمال ہوا ہے وہاں احوال ماضیہ کی حکایات مراد ہیں۔

ہاں: اگر اس کے خلاف واقعی کوئی حکم نہ ہو تو جب بھی اس کے عموم کے اندر حضور (ﷺ) کی امت داخل ہوتی ہے، لیکن اس کے اندر کوئی رکاوٹ موجود ہے تو پھر اس کے عموم سے حضور (ﷺ) کی امت نکل جاتی ہے۔ آپ حضرات! میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ جہاں حضور (ﷺ) کی امت کو خطاب کیا گیا وہاں یا ایہا الذین آمنوا اور یا ایہا الناس کہا گیا ہے۔ اور جہاں کہیں یا بنی آدم کہا گیا ہے وہاں حضور (ﷺ) کی امت مراد نہیں ہے۔ بسا اوقات اس کے عموم کی وجہ سے حضور (ﷺ) کی امت بھی شامل ہوتی ہے لیکن وہ اس وقت شامل ہوتی ہے جس وقت اس کے اندر کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اگر کوئی رکاوٹ ہے تو پھر حضور (ﷺ) کی امت شامل نہیں ہوتی۔ اس وقت

وہاں حکایات ماضیہ مراد ہوا کرتی ہیں جو حضور (ﷺ) کی امت کے سامنے بیان کی جا رہی ہیں۔  
یہ اللہ کا وعدہ تھا

اس وعدہ کا ایفاء یوں ہوا، لقد ارسلنا نوحاً الی قومہ الخ، والی عادِ اخاہم ہوداً، والی ثمود اخاہم صالحاً، ولو طأ اذ قال لقومہ، والی مدین اخاہم شعیباً، ثم بعثنا من بعدہم موسیٰ۔ یہ سب اس وعدہ کی تکمیل ہے۔ جب آپ کی باری آئی تو فرمایا: الذین یتبعون الرسول النبئی الامیّ الذی یجدونہ مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل، (اعراف: ۵۷) ”وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔“ اور آپ (ﷺ) کا فرمانا: قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً، (اعراف: ۵۸) ”فرمادیجئے! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔“ تو معلوم ہوا کہ رسولوں کے مبعوث ہونے کا جو وعدہ بنی آدم سے یا بنی آدم میں کیا گیا تھا وہ نوح علیہ السلام سے، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ہوتا ہوا رسول اللہ (ﷺ) پر ختم کر دیا گیا۔ اس آیت کے سیاق و سباق اور تفسیر القرآن بالقرآن کی رو سے پورے قرآن کو سامنے رکھ کر یہ بات بخوبی سمجھی جاسکتی ہے کہ اس خطاب کے اولین مخاطب حضور (ﷺ) سے پہلے کے بنی آدم ہیں اولاد وہ مراد ہیں، آپ (ﷺ) کے بعد کے بنی آدم مراد نہیں۔

### مرزا غلام احمد قادیانی تو بنی آدم میں بھی شامل نہیں

یہ تمام گفتگو میں نے ان آیات کو سامنے رکھ کر آپ حضرات کے سامنے بیان کی۔ مرزائیوں کے منہ کو بند کرنے کے لئے صرف ایک ہی بات کافی ہے کہ یا بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو حکم دیا ہے۔ باقی رہا مرزا قادیانی تو وہ بنی آدم میں شامل بھی نہیں، اس لئے کہ وہ خود کہتا ہے: ”مرزا غلام احمد بندے کا پتر ہی نہیں۔“ وہ کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسان کی عار  
(برایں احمد یہ پنجم، خزائن ج ۲۱ ص ۱۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے یہ آیات مددگار ثابت ہی نہیں ہو سکتیں۔ پہلے اس کو آدم کی اولاد ثابت کرو، پھر یہ دیکھو کہ یہ آیات اپنے مفہوم کے اعتبار سے اس کے متعلق ہو سکتی ہیں یا کہ نہیں یہ ثابت کرو۔

## کرم خاکی یہ کونسی کس نفسی ہے؟

مرزائیوں کے سامنے جب یہ شعر پڑھا جاتا ہے تو مرزائی یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ کس نفسی کی ہے۔ تو میرے بھائیو! آج تک دنیا جہان میں کسی نے اس طرح کی کس نفسی نہیں کی۔ جو یہ کہتا ہے: ”بندے کا پتر نہیں!“ ایک آدمی یوں کہے کہ میں ”خاکسار ہوں، عاجز ہوں، غریب آدمی ہوں، مسکین ہوں، گنہگار ہوں، میں کچھ نہیں۔ جی!، آپ میرے سردار ہیں، میں آپ کے پاؤں کی دھول ہوں۔“ تو یہ الفاظ تو کس نفسی ہیں۔ یہ کونسی خاکساریت ہے جس میں آدمی یہ کہے: ”میں آدم زاد نہیں“ یہ کوئی خاکساریت کی نئی قسم ہے، اگر یہ خاکساریت اور کس نفسی کی کوئی قسم ہے تو تمام مرزائیوں سے ہماری درخواست ہے کہ سب اکٹھے ہو کر اس قسم کی کس نفسی کریں اور کہیں: ”مرزائی آدم زاد نہیں“ تاکہ بات ہی ختم ہو جائے۔

## کرم خاکی کہہ کر بھی جھوٹ کا اظہار و متکبرانہ انداز اختیار کیا

دوسرا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد نے کس نفسی کی ہے یہ بھی جھوٹ ہے، وہ کیوں؟ اس لئے کہ مرزا کی کتابوں سے جو کس نفسی سمجھ میں آتی ہے وہ کچھ اور ہے۔ مرزا خود کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے  
(دافع البلاء، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

جو اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے افضل قرار دے رہا ہے۔ یہ کس نفسی کرنے والا نہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ۔

کربلائے است سیرھر آنم

صد حسین است در گریانم

(نزل المسیح، خزائن ج ۱۸ ص ۷۷)

سوحسین میرے گریبان میں پڑے ہیں، یہ آدمی کس نفسی کرنے والا نہیں، ایسا متکبر تو کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا۔

بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ!

اور آگے پڑھو، ”بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ!“ مرزا بشیر الدین کہتا ہے: ”لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے یہ کہا: ”میں سوحسین کے برابر ہوں،“ حالانکہ مرزا

صاحب کی یہ مراد نہیں۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر ترجمہ یہ ہے کہ ”مرزا غلام احمد کی ہر گھڑی سوحسین کی قربانی کے برابر تھی۔“ (خطبہ محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء) نعوذ باللہ۔“ اب آپ حضرات اندازہ فرمائیں کہ یہ قوم کس نفسی کرنے والی ہے۔

جھوٹے نبی نے رسول اللہ ﷺ کی ہر بات میں مخالفت کی اور مقابلہ کیا

روضہ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تلک

میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(برایں احمدیہ پنجم، خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۳)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل بنی داراً فاحسنها واجملها واکملها فطاف به النظر فیتعجبون من حسن بنیانه الا ترک منه موضع لبنة فطاف به النظر“ (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲، بخاری ج ۱ ص ۵۰۱، مسلم ج ۲ ص ۲۲۸) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھ سے پہلے نبی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے گھر بنایا ہو اور اس کو بڑا خوبصورت کر کے، بڑا شاندار بنایا ہو، اور اس کی ایک اینٹ کی جگہ باقی ہو، لوگ اس مکان کو دیکھنے کے لئے آئے اور اس کی تحسین کی، ماشاء اللہ کیا خوب عمدہ بنایا۔ اور اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کو نے پر پینچے اور دیکھا کہ ایک اینٹ نہیں لگی ہوئی ہے، دیکھنے والے ایک دم کہہ اٹھے کہ اے کاش! یہ اینٹ بھی لگا دی جاتی تا کہ مکان مکمل ہو جاتا۔“

حضور ﷺ فرماتے ہیں: ”انا تلک اللبنة، ختم بی البیان، و ختم بی الرسل۔“ ”لوگو! وہ آخری اینٹ میں ہوں۔“ جس محل نبوت کی اینٹ اللہ رب العزت نے حضرت آدم (علیہ السلام) سے رکھی تھی اس محل نبوت کی میں آخری اینٹ ہوں۔ میرے آنے سے ختم بی البیان و ختم بی الرسل۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”اس مکان کی آخری اینٹ میں ہوں۔“

مرزا بد بخت حضور ﷺ کے مقابلہ میں کہتا ہے۔

روضہ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تلک

میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

اس حدیث پاک کا اپنے آپ کو مصداق بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں پہلے بھی آپ حضرات کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ ہر بات میں اس نے حضور ﷺ کا مقابلہ کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نبوت بند“ اس نے کہا: ”جاری“ حضور ﷺ نے

ارشاد فرمایا: ”الجهاد ماض جار الی یوم القیامة“ مرزا کہتا ہے: ”جہاد آج کے بعد حرام ہے۔“ حضور نے ارشاد فرمایا: ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم عیسیٰ ابن مریم“ (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰) مرزا قادیانی کہتا ہے: ”حق کی قسم: ابن مریم مر گیا۔“ (ازالہ ابہام ص ۶۴، خزائن ج ۳ ص ۵۱۳) حضور (ﷺ) کی ہر بات میں اس بد بخت و ملعون نے مقابلہ کیا۔

### ایک حوالہ کا جواب

حضرت مفتی موسیٰ بدات صاحب مدظلہ نے مذکورہ حدیث کا حوالہ مانگا تو کہا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی کتاب ختم نبوت، کا وہ حصہ جو ختم نبوت فی الحدیث، ہے اس میں مل جائے گا (اور بخاری جلد اول ص ۴۹۰ پر بھی مل جائے گا) اب یہ کس نفسی ہے، میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے ضمیر کے ساتھ بھی دھوکا کیا ہے۔ انسانی دنیا کا سب سے بڑا بد بخت انسان مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

### مضارع کے صیغہ کا استعمال بھی غلط

قرآن مجید کی ایک آیت ”اللہ یصطفیٰ من الملائکة رسلاً ومن الناس“ (حج: ۷۵) اس آیت کے ایک لفظ یصطفیٰ، کے بارے میں قادیانی کہتے ہیں کہ ”یہ مضارع کا صیغہ ہے، اور وہ استمرار کے لئے آتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتے اور انسانوں سے رسول چنتے رہتے ہیں اور چنتے رہیں گے۔“ حضور (ﷺ) پر یہ آیت نازل ہوئی، تو حضور کے بعد بھی اللہ تعالیٰ رسول چنیں گے، اب وہی حوالجات پیش کریں جو پہلے پیش کئے گئے ہیں کہ مرزائیوں کے نزدیک بھی سلسلہ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی پر ختم ہو گیا تو اس کے بعد بھی کیا وہ سلسلہ نبوت جاری رہے گا؟ تو یہ آیت ان کے دعویٰ نبوت کے خلاف ہوئی، اور وہ یہ بھی کہتے ہیں: اطاعت کے ساتھ نبوت ملتی ہے تو یہ بھی اس آیت کے خلاف ہوا۔

دوسرا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ یہ مضارع کا صیغہ ہے۔ اور ہر مضارع کا صیغہ استمرار کے لئے آتا ہے یہ بھی غلط ہے۔ اگر صحیح ہو تو پھر سب سے پہلے یہ ضابطہ اپنے اوپر استعمال کریں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً: خود مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: ”یریدون ان یروا طمٹک“ (تمہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے، یہاں ”یروا“ مضارع کا صیغہ ہے تو اس کا یہ معنی کہاں ہوا کہ مرزا غلام احمد

قادیانی کو ہمیشہ حیض آتا رہے گا۔ اور یا بابوا الہی بخش ہمیشہ اس کا حیض دیکھتا رہے گا۔ قادیانی ہمت کریں یہاں یہ ترجمہ کریں۔ قرآن مجید میں ہے: ”واذیرفع ابراہیم القواعد“ اس کے یہ معنی کہاں ہیں کہ ابراہیم (علیہ السلام) ہمیشہ خانہ کعبہ بناتے رہیں گے۔ یہ آیت مرزائیوں کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں۔ ان کے پانچ سات جواب ہو گئے۔ یا بنی آدم، کا جواب بھی ہو گیا۔

”انہم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احداً“ (جن: ۷) قادیانی استدلال: وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ رب العزت اس کے بعد کسی کو نبی مبعوث نہیں کریں گے، تو ختم نبوت کا جو عقیدہ ہے اس کی اس آیت سے نفی ہو گئی، اب یہ آیت آپ کے عقیدے کے بھی خلاف ہے، نبوت اللہ کی رحمت ہے اس کو جاری رہنا چاہئے۔ آپ بند کیوں کہتے ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں رسولوں کے مبعوث کرنے کا سرے سے ذکر نہیں، بلکہ قیامت کے دن دوسری بار پیدا ہونے اور قبروں سے اٹھنے کا ذکر ہے۔ منکرین بعث بعد الموت یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کسی کو پیدا نہیں کریں گے۔ یہ اس آیت کا مفہوم اور مقصد ہے۔ قادیانی اس سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ اس سے آپ قادیانیوں کا مبلغ علم معلوم کر سکتے ہیں۔

یہ قول کفار ہے اگر اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا تو ہمارے عقیدے کے خلاف ہوتا مذکورہ آیات کے علاوہ اس آیت سے بھی قادیانی غلط استدلال کرتے ہیں جو حضرت

یوسف علیہ السلام کے متعلق کفار نے کہا تھا۔ ”لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً (مؤمن: ۱۰)“ قادیانی استدلال: وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ قادیانی یہ کہتے ہیں: اس وقت کے بنی اسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کی اور اس کے بعد بھی نبی آئے۔ آپ حضرات بھی یہ کہتے ہیں کہ: حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی آیا (غلام احمد قادیانی) تو اس کی تردید ہو گئی۔ اس آیت سے یہ حضرات استدلال کرتے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ یہ قول قول کفار ہے، کفار یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف (علیہ السلام) پر نبوت ختم کر دی۔ اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ اگر اللہ کا قول ہوتا تو ہمارے عقیدہ کے خلاف جاتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک نبوت بند نہیں تھی، جن لوگوں نے اس کو بند سمجھا وہ کافر تھے۔ اب جبکہ نبوت بند ہے اور اب اس کو جو جاری سمجھے وہ کافر ہے۔ بس اتنی بات آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنا مقصود تھی۔

## آپ حضرات معمولی جدوجہد کریں گے تو کوئی قادیانی آپ کے سامنے ٹک نہیں سکتا

ابھی حیاتِ مسیح علیہ السلام کا مسئلہ باقی رہتا ہے۔ حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ اور مولانا لال حسین اختر صاحبؒ کی اسی موضوع پر اسی نام سے مشترکہ کتاب تقریباً پچاس صفحہ کی ہے، جس کی تلخیص ہم لوگوں نے کی ہے۔ وہ آج ہی میں مولانا کو پیش کر دوں گا۔ آپ حضرات اس کی نقل لے لیں، اور مطالعہ کر لیں۔ آپ حضرات معمولی جدوجہد کریں گے تو کوئی قادیانی آپ کے سامنے نہیں ٹک سکے گا۔ انشاء اللہ!

آج جتنی بات پیش کی گئی ان سب کے حوالجات کے لئے ”حقیقۃ الوحی“ کو دیکھنا چاہئے۔ مرزا قادیانی خود کہتا ہے: ”میں اس امت میں صرف نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔“ (حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) جب ایک آدمی مخصوص کیا گیا ہے تو اجراء نبوت کی بحث بالکل نہیں ہوئی، تو بحث یہ ہونی چاہئے کہ ”آخری نبی کون ہے آیا حضور (ﷺ) یا مرزا غلام احمد قادیانی۔“ اس ایک بات کو لے کر آپ حضرات بیٹھ جائیں اور ان سے دلیل کے طور پر قرآن کی ایک آیت یا حدیث طلب کریں کہ جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی خاتم النبیین ہے۔ تو ظاہر بات ہوگی کہ قیامت تک کوئی ماں کالال آپ کو چیلنج نہ کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

نوٹ: باٹلی، میں مولانا کا یہ آخری درس تھا، ہماری دلی خواہش تو یہ تھی کہ اسباق اور یہ سلسلہ چلتا رہے، اور حضرت کا فیض ہم مزید حاصل کرتے رہیں۔ مگر دوسرے ٹاؤن، شہروالوں کی بھی طلب تھی کہ حضرت مولانا ہمارے یہاں بھی قدم رنج فرمائیں، تو اس طلب نے ہمیں مجبور کر دیا اور مولانا کا باٹلی (ٹاؤن) میں درس کا سلسلہ یہاں بند ہوا۔ اللہ تعالیٰ اہل مجہدہ اس کے جملہ فوائد سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ آمین!

بروز بدھ، تاریخ ۵، ستمبر ۱۹۸۵ء

تشکر و امتنان

مذکورہ اعلان کے مطابق حضرت والا نے یہ فرمایا: آج آخری مجلس ہے، میرا اخلاقی

فریضہ بنتا ہے کہ میں اللہ رب العزت کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ آپ حضرات نے بڑا احسان فرمایا، دیا تزاری کی بات یہ ہے کہ میرے قلب کے، جگر کے ٹکڑے کر کے بھی آپ حضرات پر نچھاور کر دئے جائیں تو بھی میں آپ حضرات کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ایک غریب الدیار مسافر کے درد کے اندر آپ حضرات شریک ہوئے، یہ ہمارا درد نہیں پوری امت کا مشترکہ درد ہے۔ کسی بزرگ نے بڑی اچھی بات کہی: ”حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے سینہ کے اندر قادیانیت کے خلاف جو نفرت کی بھٹی جل رہی تھی حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی عملی تفسیر بنا دیا اور قادیانیت کے خلاف حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا غیظ و غضب، اس کی عملی تفسیر تھی، قدرت آپ حضرات کو بھی اس (غیظ و غضب) کی عملی تفسیر بنا دیں۔“ آمین!

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے اس بیان کے بعد حضرت مولانا مفتی موسیٰ بدات صاحب دامت فیوضہم نے مولانا موصوف کا شکر یہ ادا کیا: اور دو لفظوں میں مفتی صاحب نے کہا: آپ محترم نے قادیانیت کے مسئلہ کے بارے میں ہماری واقعی صحیح رہنمائی فرمائی، ورنہ اس سے پہلے ہم میں سے اکثر اس فتنہ سے ناواقف ہی تھے۔ بس اتنا جانتے تھے کہ غلام احمد قادیانی نامی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور بس! اللہ رب العزت حضرت مولانا کو دونوں جہان میں اس کا بدلہ عنایت فرمائیں۔ آمین!

تو اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: آپ حضرات شرمسار نہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر دے، میں تو آیا ہی اسی مقصد کے لئے تھا، اندھے کو کیا چاہئے؟ دو آنکھیں! میں تو خادم تھا، میرا فرض بنتا تھا، ایثار و قربانی تو آپ حضرات کی ہے، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر دے اور ہم سب کو اس کام کے لئے قبول فرمائے۔ آمین!

نوٹ: جمعیتہ العلماء کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ نے دعا سے پہلے فرمایا: دعا کیجئے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب جو شاہین اور مبلغ ختم نبوت و فاتح ربوہ، پاکستان ہیں، انہوں نے اپنے علمی اور مناظرہ کے انداز میں جو بات فرمائی اور ختم نبوت کے دلائل کتاب و سنت سے، اقوال صحابہؓ و سلف سے دیے اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کے دجل و فریب کے سلسلہ میں اسی کی کتابوں اور رسالوں سے جو باتیں لکھوائی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مقدس امانت ہے، ہم سے ہر ایک عالم یہ محنت کرے گا اور امت کو ہمیشہ مرزائیوں کے دجل و فریب کو بتلاتا

رہے گا اور دلائل کی روشنی میں واضح کرتا رہے گا۔ مرزائی کی کوئی بھی شکل ہو، (لاہوری ہو یا قادیانی) وہ قطعاً کافر ہیں۔ ان میں تردد کرنا اور کافر نہ ماننا اور کافر نہ کہنا بھی کفر ہے۔ مرزا قادیانی کسی بھی لحاظ سے ایک شریف انسان نہیں تھا چہ جائیکہ اس کے اسلام کو زیر بحث لایا جائے۔ یقیناً وہ ابتداءً دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی اسلام سے خارج تھا اور اس کے ماننے والے چاہے کسی گروپ سے تعلق رکھتے ہوں، وہ قطعاً مسلمان نہیں، کافر ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اور بعد از حیات جن لوگوں نے بغاوت کی ہے، ان باغی اور طغنی فتنوں میں سب سے بڑا اور باغی فتنہ یہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ ان باغیوں میں سب سے بڑا باغی، جسارت کرنے والا یہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

اب دعا کیجئے کہ حضرت مولانا ممدوح کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا کرے اور ان کی عمر میں برکت عطا کرے، اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے ان کے مجاہدانہ کارناموں کو اللہ رب العزت قبول فرمائے۔ آمین۔ تحریراً، تقریراً، درساً اور علماً اور عوام سے خطاب کو کامیاب فرمائے۔ آمین!

اور حضرت مولانا جس جماعت ﴿عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان﴾ کے ساتھ منسلک ہیں اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہمیشہ باغ و بہار بنائے رکھے۔ آمین۔ اور امت مسلمہ پر اس کے انعام و اکرام کو قائم و دائم رکھیں۔ آمین۔ شرق و غرب، شمال و جنوب میں قادیانی جہاں بھی جائیں، اللہ تعالیٰ اس جماعت کے مبلغین و نمائندوں کو اس کی سرکوبی کے لئے پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور پورے عالم کے مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس جماعت کی سرپرستی کرتے رہیں۔ اور اپنے ایمانیات اور عقائد کی حفاظت کے لئے خصوصاً ختم نبوت کے لئے اور ﴿عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان﴾ کی سرپرستی کے لئے اور اس کی رہنمائی میں چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد (صلى الله عليه وسلم)  
وعلى آله واصحابه واتباعه اجمعين  
(تمت دروس ختم نبوت)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ سَوَّاهُ اللَّهُ بِالنَّبِيِّينَ

# ضمیمہ دروس ختم نبوت

افادات قطب الاقطاب شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت اقدس

مولانا شاہ سید نفیس الحسینی صاحب نور اللہ مرقدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ جلسہ میں تقریر

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ عیسوی

از طرف: حضرت مولانا ایوب کھلوڈیا صاحب سورتی قاسمی (مدظلہ العالی)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی جانب سے سالانہ جلسہ ختم نبوت (مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء) میں شرکت کی غرض سے خصوصی دعوت ملنے پر شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت شاہ سید نفیس الحسینی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہ، (خلیفہ اعظم قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب راپوری قدس سرہ)، بھی تشریف لائے تھے۔

حضرت شاہ صاحب نے قادیانی دجل و فریب کو (اہل اللہ اور بزرگان دین کے مکاشفات کی روشنی میں اجاگر کرتے ہوئے) مقالہ کی شکل میں تحریر فرما کر اہل مجلس کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے مولانا محمد جمیل خان صاحب نے کانفرنس میں پڑھ کر سنا دیا تھا۔ اسے اب عوام کے استفادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت نبی (ﷺ) کے پیارے امتیوں کی اس ملعون کذاب و دجال مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کے دجل و فریب سے حفاظت فرما کر سب کو شفیق المذنبین (ﷺ) کی شفاعت کا مستحق بنائے۔ آمین ثم آمین۔

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله (ﷺ) اعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ واذ قال عيسى ابن مريم يا بني اسرائيل اني رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة و مبشرا برسول ياتي من بعدى اسمه احمد (صف: ۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور (ﷺ) کی تشریف آوری کی بشارت انجیل میں دی ہے اور یہ کہا کہ: اس پر وہی آسمانی گواہ ہے۔

خلاصہ تفسیر: اور اسی طرح وہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے جب کہ عیسیٰ ابن مریم (علیہا السلام) نے فرمایا کہ: اے بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں، مجھ سے پہلے جو تورات آچکی ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے

ہیں جن کا نام مبارک (حضرت) ”احمد“ (ﷺ) ہوگا، میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔  
(تفسیر بیان القرآن، پارہ: ۲۸)

## مرزا قادیانی کے بارے میں چند بزرگوں کے مکاشفات

۱..... حضرت سید حسن شاہ بٹالویؒ کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ: حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں مرزا غلام مرتضیٰ (مرزا غلام قادیانی کا باپ) اپنے لڑکے غلام احمد کو لے کر حاضر خدمت ہوئے، اور حضرتؒ سے نصیحت اور دعاء کی درخواست کی۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ مسلک اہل سنت والجماعت سے روابط رکھنا۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے چلے جانے کے بعد آپ نے فرمایا: یہ لڑکا (غلام احمد قادیانی) گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا۔

## لوح مزار کی شہادت

۲..... قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں ”جسائیاں“ ہے، اس میں ایک قدیم بزرگ سید بدر الدین گیلانیؒ (جسائیاں) کا مزار شریف ہے۔ اس مزار شریف پر ختم نبوت سے متعلق آیات واحادیث لکھی ہوئی ہیں ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ اور حدیث پاک ”انا خاتم النبیین لا نبی بعدی“..... ”لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب، وغیرہ“

اس سے محسوس ہوتا ہے کہ صاحب مزار پر مرزا قادیانی کے پیدا ہونے سے پہلے یہ بات منکشف ہو گئی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی کذاب نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اس بزرگ نے اسی زمانہ میں اس کا (پیشین گوئی کے طور پر) برملا اظہار کیا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے طور پر ان کی وفات کے بعد ان کے مزار مبارک پر ختم نبوت کے مضمون کی آیات واحادیث کندہ کر دی گئی۔

## مرزا قادیانی کا منہ اور بھینسے کی دم

۳..... ماضی قریب میں ہندوستان کے مشہور شہر ”سہارنپور“ میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوریؒ (متوفی ۱۳۴۲ھ) ایک صاحب کشف و کرامات بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے عالم

رویاء میں دیکھا کہ: مرزا قادیانی ایک بھینسے پر سوار ہے جو دوڑا جا رہا ہے۔ اور منہ اس کا بھینسے کی دم کی طرف ہے۔ یہ خواب ”مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری“ نے اپنی کتاب ”رئیس قادیان ص ۳۸۰“ میں نقل کیا ہے۔

### راجہ کی خدمت چھوڑ کر کذاب کے قدموں میں

۴..... حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے اپنی کتاب ”سوانح حضرت شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری قدس سرہ“ (متوفی ۱۹۶۲ عیسوی) میں حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب سہارنپوریؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ان کی خدمت میں ”حکیم نور الدین“ دعاء کے لئے حاضر ہوا۔ اس زمانہ میں ”حکیم نور الدین“، ”راجہ کشمیر“ کا معالج تھا۔ راجہ بیمار ہوا، اور ان کی بیماری نے زیادہ شدت اختیار کی تو ”راجہ“ نے ”حضرت شاہ عبد الرحیم سہارنپوریؒ“ کی خدمت میں دعاء کرانے کے لئے ”حکیم نور الدین“ کو بھیجا۔

اس حاضری کے دوران حضرت سہارنپوریؒ نے فرمایا: ”قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا ہے، جو بڑے بڑے دعوے کرے گا جو نہ اٹھائے جائیں گے اور نہ رکھے جائیں گے، تم اس کے مصاحب (خادم خاص) لکھے ہوئے ہو۔ یہ اس لئے کہ تمہیں بحثوں میں الجھنے کی عادت ہے۔ یہی عادت تمہیں وہاں لے جائے گی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

مکہ مکرمہ میں بیٹھے ہوئے ایک اہل اللہ نے مرزا قادیانی کے متعلق

پیشین گوئی فرمادی تھی

۵..... شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کیؒ (متوفی ۱۳۱۷ ہجری) کے زمانہ میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو سلسلہ عالیہ صابریہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور نصیحت کی کہ: ”تم ہندوستان جاؤ وہاں ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے اس کے استیصال کی کوشش کرنا۔“

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ اس فتنہ کو ”فتنہ قادیان“ سے تعبیر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے قادیانی کذاب کی تردید میں کتاب بھی لکھی ہے۔ جس کا نام ”سیفِ چشتیائی“ ہے۔ جو اس موضوع پر شافی کتاب ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے خوف زدہ ہو کر پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے راہ فرار اختیار کی۔

### حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی پیشین گوئی

۶..... حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقیؒ اپنی کتاب ”مقامات خیر“ میں جو انہوں نے اپنے والد مرحوم کے حالات میں لکھی ہے، رقم طراز ہیں کہ: شاہ ابوالخیر صاحب کا بیان ہے کہ مکہ معظمہ میں میرے والد ماجد بیمار تھے، جو بڑے برگزیدہ لوگوں میں سے تھے، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ان کے پاؤں دبار ہے تھے، دباتے ہوئے حضرت نانوتویؒ نے میرے والد سے عرض کیا: ”حضرت ہندوستان میں دودجال پیدا ہونے والے ہیں، دعاء فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔“

### ایک دیوبندی عارف باللہ کا واقعہ

مرزا قادیانی کے مبلغ اور وکیل ”جلال الدین شمس“ کو عدالت کے دامن میں مرزا قادیانی کو جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے دکھانے کی پیشکش کرنے والے ..... امام الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ، قادیانیوں کے خلاف مشہور مقدمہ میں ”بہاد پور“ تشریف لے گئے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ: میں یہاں اپنی شفاعت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

ایک دن عدالت کا وقت ختم ہونے پر ”مرزائی مبلغ جلال الدین شمس“ باہر نکلا، اس کے پیچھے پیچھے حضرت شاہ صاحبؒ بھی نکلے، اس دن شاہ صاحبؒ ایک عجیب عالم و کیفیت میں تھے، تیز تیز قدم بڑھا کر جلال الدین شمس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا: شمس! اگر تم چاہو تو میں اسی وقت اسی جگہ تمہیں دکھا سکتا ہوں: مرزا قادیانی جہنم کی آگ میں جل رہا ہے۔ یہ سن کر خوف زدہ ہو کر اس نے انکار کر دیا اور کہا: میں اس کو آپ کا استدراج سمجھوں گا۔ یہ سن کر شاہ صاحبؒ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا، اور آیت مبارکہ: ”ختم اللہ علیٰ قلوبہم“ پڑھ لی۔

میری تعلیم کے پیچھے قادیانیوں نے پچاس ہزار روپے خرچ کئے

۸..... اب آخر میں مولانا لال حسین اختر صاحبؒ کی مرزائیت سے توبہ کا واقعہ سماعت فرمائیے!۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اخترؒ نے کہا: میں ۱۹۲۳ عیسوی میں مرزائی ہوا، اور ۱۹۳۲ عیسوی میں توبہ کی اور مسلمان ہوا، آٹھ سال مرزائیت میں گزرے، تین سال تک مرزائیوں نے ہمیں تعلیم دلائی، ایک میں اور دوسرے مولوی مظفر علی تھے۔ ہم دونوں کی تعلیم پر پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوا، دو استاذ ڈیڑھ، ڈیڑھ سو، روپیہ ماہواری تنخواہ پر عبرانی پڑھانے والے تھے۔ ان سے ہم نے تورات، زبور اور انجیل پڑھی۔ دو استاذ ”سنسکرت“ پڑھانے والے تھے۔ ان سے ہم نے ”وید“ اور ہندوؤں کی دوسری مذہبی کتابیں پڑھیں۔ یہ آریوں سے مناظرہ کے لئے پڑھائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ دو اور تھے جو حدیث پڑھاتے تھے اور ایک استاذ تفسیر پڑھانے والا تھا۔ پہلے میں طالب علم رکھے گئے تھے۔ مگر سنسکرت زبان کی مشکل گردان دیکھ کر سب چھوڑ کر بھاگ گئے، ان میں صرف میں اور مولوی مظفر رہ گئے۔ اس طرح ہم نے تین سال میں تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد مسلسل آٹھ سال تک مرزائیوں کی طرف سے مناظرہ کرنے میں لاہوری پارٹی میں شامل تھا۔

قادیانیت سے توبہ کرنے کی وجہ

ایک مرتبہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ نے دریافت فرمایا کہ: تم نے مرزائیوں سے توبہ کیوں کی؟ تو مولانا لال حسین اختر صاحبؒ کہنے لگے: مجھے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف قسم کی خوابیں آنی شروع ہو گئی، ایک ایک رات میں دو تین خواب آتے، اور بہت برے برے خواب آتے، جسے دیکھنے کے بعد میں آیت الکرسی، معوذتین اور لا حول پڑھ کر سوتا، لیکن پھر پہلے سے زیادہ ڈراؤنے خواب آتے، میں سمجھتا یہ شیطانی خواب ہیں۔ کبھی کہتا: چونکہ مسلمانوں کے ساتھ مناظرے ہوتے رہتے تھے اس لئے ویسے ہی خیالات خواب میں آتے ہیں۔ لیکن یہ سلسلہ جب لگا تا شروع ہو گیا تو میں سوچنے

لگا کہ آخر وجہ کیا ہے؟۔ اس زمانہ کے دو خواب تو بہت اچھی طرح یاد ہیں جن کو میں اکثر بیان کرتا رہتا ہوں۔

مرزا قادیانی نے کہا: میں تو یہاں برے حال میں ہوں تم یہاں کیوں آئے ہو؟ خواب (۱) ایک دفعہ خواب آیا کہ صاف چٹیل میدان ہے اور زمین شور (کلروالی) ہے، اور وہاں ایک کمرہ ہے اس کے قریب بہت سے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا: تم لوگ یہاں کیوں جمع ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہاں ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھنے آئے ہیں۔ میں نے کہا: پھر تم اندر کیوں نہیں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اندر جانے کی اجازت نہیں۔ میں کہا: مجھے اندر جانے کی اجازت ہے، چلو میں جاتا ہوں۔

چنانچہ میں اس کمرہ میں داخل ہو گیا، وہاں دیکھا کہ ایک لمبا چوڑا پلنگ ہے جو سارے کمرہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس پر مرزا قادیانی لیٹا ہوا ہے اور اس کے اوپر ایک سفید چادر لپیٹی ہوئی ہے۔ میں پلنگ کے پاس جا کر ادب سے کھڑا ہو گیا تو فوراً مرزا قادیانی نے منہ سے کپڑا ہٹا دیا۔ میں نے دیکھا: اس کا منہ تین باشت لمبا ہو چکا ہے اور اس کی شکل خنزیر کی بن چکی ہے، ایک آنکھ کانی ہے، اور دوسری چھوٹی ہے، مجھے کہنے لگا: ”میں تو برے حال میں ہوں تم یہاں کیوں آئے ہو؟“ بس اتنا دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

گمراہی کی رسی کٹی، جھٹکا لگا اور ہدایت نصیب ہوئی

خواب (۲) دوسرا خواب اس طرح دیکھا کہ ایک شخص میرے آگے آگے جا رہا ہے، اس کی کمر میں ایک تانت (رسی) ہے، ادھر اس کی کمر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ اور پیچھے میری گردن کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ اور ہم دونوں آگے پیچھے چل رہے ہیں۔ اتنے میں سامنے سے سفید ریش اور سفید لباس میں ملبوس ایک شخص نمودار ہوئے اور مجھے کہنے لگے: تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: اس شخص کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا: یہ تو ”مرزا غلام احمد قادیانی“ ہے اور یہ تو دوزخ میں جا رہا ہے۔ تم اس کے پیچھے کیوں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: کوئی شخص از خود

بھی دوزخ میں جاتا ہے؟ اور دوسرے کو بھی لے جاتا ہے؟ اس نے کہا: اگر تمہیں یقین نہیں تو آگے دیکھو، جب میں نے اُدھر دیکھا تو دور سے سارا آسمان کا کنارہ سرخ آگ نما نظر آیا۔ اس نے کہا: یہ جہنم کی شعائیں ہیں اور یہ قادیانی تمہیں وہیں لے جا رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ مجھ سے دور ہے، جب یہ جہنم میں گرنے لگے گا تو میں بھاگ جاؤں گا۔ آخر اس بزرگ آدمی نے چھری یا چاقو کو زور سے اس تانت اور رسی پر مارا تو وہ کٹ گئی۔ اس کے کٹ جانے سے میری گردن کو زور سے جھٹکا لگا۔ اس جھٹکے سے میری آنکھ کھل گئی۔

### آخر صداقت نمایاں ہو گئی

آخر کار ان ڈراؤنے خوابوں سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا کہ خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھ کر اور محبت اور عداوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی مشہور تصنیفات کا مطالعہ شروع کر دوں، اور خالی الذہن ہو کر جوں جوں مطالعہ کرتا گیا مرزا قادیانی کی صداقت مشتبہ ہوتی گئی، یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہو گیا کہ مرزا قادیانی کذاب اور جھوٹا ہے۔ چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر میں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

(منقول از حیات طیبہ، ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین انصاری ص ۳۲۶ تا ۳۲۸)

نوٹ: یہ پورا مضمون پیر و مرشد سیدنا حضرت شاہ نفیس الحسنی صاحب نور اللہ مرقدہ کا لکھا ہوا ہے مگر اس مضمون کے اوپر جو عنوانات قائم کئے گئے ہیں وہ اس ناچیز (ناچیز سے مراد ”مولانا محمد ایوب کھلوڈیا صاحب سورتی“ مدظلہ ہے۔ ناقل!) کے قائم کردہ ہیں۔

احقر: (مولانا) محمد ایوب سورتی (قاسمی ہاشمی کھلوڈیا) صاحب مدظلہ

بٹلی، برطانیہ ..... بروز جمعہ ۱۵ جون ۲۰۱۲ میلادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَا تَشْرُوا لِلَّهِ عَلَمًا لِذُنُوبِكُمْ

# بیانات ختم نبوت

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۳۱ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مختلف مساجد میں روزانہ عصر بعد فرمائے تھے

ترتیب: مولانا مُحَمَّد یوسف ماما، اُستاد الحدیث باٹلی

تظہیر: مولانا مُنور حَسین سُورتی، اُستاد تحفیظ القرآن  
جامع مسجد بالہ لندن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

## عرض حال!

ایک صدی سے زائد کا عرصہ بیت رہا ہے کہ فتنہ قادیانیت امت مسلمہ و امت محمدیہ (علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کے لئے ناسور بنا ہوا ہے۔ جب سے یہ فتنہ رونما ہوا ہے تب سے امت مسلمہ کے خوش نصیب و سعادت مند افراد اس فتنہ کے خلاف برسریکار ہیں۔ پورے عالم میں جہاں کہیں بھی یہ فتنہ پر پرزے نکالتا ہے۔ ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ اس کی سرکوبی کے لئے ہراول دستہ بن جاتی ہے اور یہ فتنہ لومڑی کی طرح دم دبا کر کھسک جاتا ہے۔ ”قادیان“ سے یہ فتنہ ابھرا تو امت مسلمہ کی مقتدر شخصیات نے ایسا تعاقب کیا کہ اسے اپنے مرزبوم سے جانا پڑا۔ ”پاکستان“ میں سر نکالا تو امت مسلمہ کی برگزیدہ ہستیاں یہاں پہنچیں اور اسے ناکوں چنے چبوائے اور ایسی لات اس کی کمر پر سید کی کہ پھر یہ فتنہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ دبے پاؤں اپنے سفید آقاؤں کی گود میں پناہ لینے میں عافیت سمجھی۔ وہاں جا کر اپنے سفید آقاؤں کی نمک حلائی کرنی شروع کی تو عاشقان رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، حضور خاتم النبیین ﷺ پابربکاب وہاں پہنچے اور شیر کی طرح ان پر تاب توڑ حملہ کیا۔ تا آنکہ ان کے قدم اکھاڑ کر اس جگہ کو اس فتنہ کی نحوست سے پاک کیا اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کی خدمت اور بیانات سے اس جگہ کو معطر و خوشبودار بنا دیا۔ ایسا کہ کبھی اس فتنہ کی وہاں بو بھی محسوس نہ ہوئی۔

یہ ۱۹۸۵ء کی بات ہے کہ برطانیہ و یورپ کے علاقوں میں فتنہ قادیانیت اپنے ناپاک قدم رکھنا چاہتا تھا۔ اس کا احساس ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے اکابرین کو ہوا تو انہوں نے علماء کرام کا منتخب گروہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے تشکیل دیا۔ ان میں سے مناظر اسلام، شاہین ختم نبوت، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی تھے۔ حضرت نے وہاں جا کر ”باٹلی“ کی مختلف مساجد میں عوام کو اور خواص علماء کرام کو اپنے ”دروس و بیانات“ سے

حضور ﷺ کی ختم نبوت کو بیان فرمایا اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ فرمایا۔ ان دروس و بیانات کو حضرات علماء کرام نے کیسٹوں اور کاغذ و قلم کے ذریعہ محفوظ کیا۔ جن کا مجموعہ درج ذیل دروس و بیانات کے ساتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول: دروس میں اور حصہ دوم بیانات میں ہے۔

.....۱ پہلا بیان: ”عظمت و اہمیت ختم نبوت“

.....۲ دوسرا بیان: ”مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و فریب“

.....۳ تیسرا بیان: ”مرزا قادیانی کی نبوت کا معیار (یعنی جھوٹ)“

.....۴ چوتھا بیان: ”آیت خاتم النبیین کی تفسیر“

.....۵ پانچواں بیان: ”اکابر علماء دیوبند کی قربانی“

.....۶ چھٹا بیان: ”تحفظ ختم نبوت میں علماء دیوبند کا کردار“

اور کچھ ”دروس“ ارشاد فرمائیں۔ ان دروس و بیانات کا سلسلہ ۳۱ اگست سے ۵ ستمبر ۱۹۸۵ء تک رہا۔ جن سے عوام و خواص کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ سب سے آخر میں باٹلی کے علماء و خطباء نے اظہار تشکر میں ایک عظیم الشان ”الوداعی جلسہ“ منعقد کیا۔ اس جلسہ میں حضرات علماء کرام نے حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ (جس کی تفصیل چھٹے بیان کے تحت آئے گی) کہ آنجناب کی تشریف آوری ہمارے ایمان کے تحفظ بالخصوص حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا قوی ذریعہ بنی، اللہ تعالیٰ حضرت اقدس شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا یہ مبارک سفر قبول فرمائیں اور اس ”مجموعہ دروس و بیانات“ کو مسلمانوں کے لئے نافع اور بالخصوص قادیانیوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ آمین!

محتاج دعا: غلام رسول دین پوری

مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## فہرست بیانات ختم نبوت

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۰۵	پہلا بیان: عظمت و اہمیت ختم نبوت	۱
۲۰۶	ختم نبوت کے دلائل قرآن مجید و حدیث رسول اور آثار صحابہ میں	۲
۲۰۶	ختم نبوت دین کا اہم و بنیادی مسئلہ ہے (اسود عنسی کا قتل)	۳
۲۰۷	مسیلمہ کے دو قاصد رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں	۴
۲۰۷	ابدال، غازی وغیرہم سب مل کر بھی صحابہ کرامؓ کے برابر نہیں ہو سکتے	۵
۲۰۸	عظمت ختم نبوت کے لئے بارہ سو صحابہؓ شہید ہوئے	۶
۲۰۸	نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے	۷
۲۰۹	مرتد کی سزا آخر قتل کیوں؟	۸
۲۰۹	باغی کی سزا موت ہے	۹
۲۱۰	رسول اللہ کی ناموس و عزت کے لئے کام کرنے والوں کے لئے..... الخ	۱۰
۲۱۰	مرزا عبدالحق کا ایک قصہ	۱۱
۲۱۱	ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس نے بھی کام کیا اللہ تعالیٰ نے..... الخ	۱۲
۲۱۲	جس نے بھی ختم نبوت کی مخالفت کی وہ ذلیل ہوا	۱۳
۲۱۳	دین کے سب شعبے قابل احترام لیکن.....!	۱۴
۲۱۴	مسلمانو! جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی ناموس کے لئے..... الخ	۱۵
۲۱۴	غازی علم الدین کو رسول اللہ (ﷺ) نے خواب میں بشارت دی	۱۶
۲۱۵	رسول اللہ کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو	۱۷
۲۱۵	قادیانی سیدالاولین والآخرین کے دشمن ہیں	۱۸

۲۱۶	قادیانیت نے صرف نبوت کی توہین نہیں کی بلکہ..... الخ	۱۹
۲۱۷	دوسرا بیان: مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و فریب	۲۰
۲۱۸	سید الاولین والآخرین کی ایک پیشین گوئی	۲۱
۲۱۸	مرزا کے چند دجل..... الخ	۲۲
۲۱۹	امام مہدی علیہ الرضوان کی علامت	۲۳
۲۱۹	دجال کی علامتیں	۲۴
۲۱۹	سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کی علامتیں و مقام نزول	۲۵
۲۲۰	مرزا غلام احمد نے مسیح و مہدی کو خلط ملط کر دیا	۲۶
۲۲۰	مسیح بننے کے لئے اچھی جھوٹی کہانی گھڑی	۲۷
۲۲۱	دجال سے مراد پادریوں کی جماعت ہے	۲۸
۲۲۱	ابن صیاد کا تعاقب	۲۹
۲۲۲	دجال سے جنگ قلم سے نہیں بلکہ تلوار سے ہوگی	۳۰
۲۲۲	دجال کے قتل کا مقام	۳۱
۲۲۲	حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کو دیکھ کر دجال اور اس کے رفقاء نمک الخ	۳۲
۲۲۳	مقام لد پر دجال اور اس کے رفقاء کا قتل ہوگا	۳۳
۲۲۳	دجال اور اس کے رفقاء کے قتل کے بعد یہود و نصاریٰ اور امت محمدیہ الخ	۳۴
۲۲۳	دجال کی سواری گدھا ہوگی	۳۵
۲۲۴	مرزا کی موت کے بعد اس کی لاش دجال کے گدھے پر لاد کر بٹالہ لائی گئی	۳۶
۲۲۴	حضرت عیسیٰ جامع مسجد کے مینارہ پر تشریف لائیں گے مگر مرزا کا الخ	۳۷
۲۲۴	مرزا کے مینارے کی ایک لطیفہ سے تشبیہ	۳۸
۲۲۵	اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے مگر جھوٹا نبی اس میں شک پیدا کرتا ہے	۳۹

۲۲۵	مرزا ساری زندگی نہ مکہ جا سکا، نہ مدینہ اور نہ تو مسجد اقصیٰ	۴۰
۲۲۵	موت کا معنی فتح بھی ہے الخ	۴۱
۲۲۶	دورنگ کی چادریں، عجیب احمقانہ تاویل	۴۲
۲۲۶	جھوٹے نبی کی عجیب احمقانہ باتیں	۴۳
۲۲۶	قادیانی اس سوال کے جواب سے عاجز آ گئے	۴۴
۲۲۷	کیا جنگ بدر سے مراد چودھویں صدی ہے؟	۴۵
۲۲۷	سید الاولین والآخرین کئی کئی ماہ فاقہ سے رہتے تھے مگر	۴۶
۲۲۷	ایک پیٹ بھرونبی کا لطیفہ بھی سن لیجئے	۴۷
۲۲۸	ظفر اللہ قادیانی کی موت	۴۸
۲۲۹	الحمد للہ! علماء کی قربانیاں رنگ لائی ہیں	۴۹
۲۲۹	اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو فعال بناؤ	۵۰
۲۳۰	اللہ تعالیٰ ہمارے افسران کو بیدار کریں	۵۱
۲۳۰	ظفر اللہ بڑا کٹر قادیانی تھا	۵۲
۲۳۰	شاہ فیصل نے خادم ختم نبوت بن کر بہت خدمات انجام دی ہیں	۵۳
۲۳۱	مولانا یوسف بنوریؒ کا شاہ فیصل کو متوجہ کرنا	۵۴
۲۳۱	شاہ فیصل کا دو ٹوک مطالبہ	۵۵
۲۳۱	مرزا طاہر جھوٹی نبوت کا تاج اتار کر آئے تو شاہی مہمان بنائیں گے	۵۶
۲۳۲	مرزائی و قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں	۵۷
۲۳۲	حکومت ملائیشیا و دیگر سترہ ممالک کا فیصلہ	۵۸
۲۳۲	ظفر اللہ ملعون کی ایک شاطرانہ و کافرانہ چال	۵۹
۲۳۳	ظفر اللہ کو ہٹانے کے لئے دس ہزار دین کے عاشقوں کا خون بہانا پڑا	۶۰

۲۳۳	دنیا میں ظفر اللہ ملعون نے اپنے کئے ہوئے کی خوب سزا پائی	۶۱
۲۳۴	ظفر اللہ ملعون دنیا میں بھی اپنا بد انجام دیکھ کر مرا	۶۲
۲۳۴	ڈاکٹر افتخار صاحب مرحوم کی حق گوئی و بیباکی	۶۳
۲۳۵	بقول ڈاکٹر موصوف خدا کی مار کا میرے پاس کوئی علاج نہیں	۶۴
۲۳۶	سوسال سے امت قادیانی کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے	۶۵
۲۳۶	چور ڈاکو اسی گھر ڈاکہ ڈالتے ہیں الخ	۶۶
۲۳۶	رسول اللہ (ﷺ) کے دشمن سے جتنا بغض ہوگا اتنا ہی الخ	۶۷
۲۳۷	جو شخص رسول اللہ (ﷺ) کی سفارش چاہتا ہے اسے چاہئے الخ	۶۸
۲۳۷	جیسی صحبت ویسا اثر ہوتا ہے	۶۹
۲۳۷	دینی غیرت و حمیت کا تقاضا کیا ہے؟	۷۰
۲۳۹	تیسرا ایمان: مرزا قادیانی کی نبوت کا معیار (یعنی جھوٹ)	۷۱
۲۴۰	پاکستان میں ختم نبوت کے روح رواں امیر شریعت شاہ عطاء اللہ تھے	۷۲
۲۴۰	حضرت تھانویؒ کی خدمت میں امیر شریعت کا حاضر ہونا	۷۳
۲۴۱	حضرت تھانویؒ کا تاحیات ختم نبوت کا ممبر بننا	۷۴
۲۴۱	حضرت تھانویؒ کے مرزائیت پر دور سالے	۷۵
۲۴۲	اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کبھی جھوٹ نہیں بولتا	۷۶
۲۴۲	حضور (ﷺ) کی جملہ اولاد حضرت خدیجہؓ کے لطن سے تھی سوائے الخ	۷۷
۲۴۲	زینہ اولاد کے بچپن میں فوت ہونے کی حکمت الہیہ	۷۸
۲۴۳	کسی عزیز یا اولاد کی موت پر آنسو بہانا صبر کے خلاف نہیں	۷۹
۲۴۳	رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان پر جنت دکھانے کی پیشکش قبول نہ کرنا	۸۰
۲۴۴	ماریہ قبطیہؓ گور رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان پر یقین و ایمان تھا مگر الخ	۸۱

۲۴۴	رسول اللہ (ﷺ) کی ایک پیشین گوئی	۸۲
۲۴۴	رسول اللہ (ﷺ) کو جب جلال آتا تو کوئی مائی کالال الخ	۸۳
۲۴۵	نبی کا بے کسی و بے بسی کے عالم میں بھی اللہ تعالیٰ سبحانہ پر کتنا الخ	۸۴
۲۴۵	حضرت عمرؓ کو رسول اللہ (ﷺ) کی پیشینگوئی پر کتنا ایمان و یقین تھا	۸۵
۲۴۷	حضرت عمرؓ نے رسول اللہ (ﷺ) کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الخ	۸۶
۲۴۷	قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک رسول اللہ (ﷺ) الخ	۸۷
۲۴۸	اللہ تعالیٰ کا نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہ کرتا ہے اور نہ کچھ کہتا ہے	۸۸
۲۴۸	اس معیار پر کذاب غلام احمد کو جانچنے کی کوشش کریں	۸۹
۲۴۹	مرزا غلام احمد قادیانی ہر وقت اپنی کافی آنکھ سے الخ	۹۰
۲۴۹	مرزا کی کافی آنکھ کا ایک پُر لطف لطیفہ	۹۱
۲۵۰	مرزا کی جرسی کی جیب میں تین راتوں تک اینٹ پڑی رہی الخ	۹۲
۲۵۰	مرزادائیں بائیں پاؤں میں نشانی لگانے کے باوجود الخ	۹۳
۲۵۰	مرزادن میں سوسو بار پیشاب کرتا تھا	۹۴
۲۵۱	مرزا کبھی ڈھیلا منہ میں رکھتا تھا الخ	۹۵
۲۵۱	مرزا کے والد اپنے بیٹے کے بارے میں نشان دہی کرتے ہیں	۹۶
۲۵۱	مرزے جھوٹے نبی کا استاد گل علی شیعہ تھا	۹۷
۲۵۱	مرزاروٹی پر راکھ رکھ کر کھاتا تھا	۹۸
۲۵۲	جھوٹے نبی کی تصویر کشی ملاحظہ ہو	۹۹
۲۵۲	قادیانی لعنتی کا درود ہزارہ	۱۰۰
۲۵۳	جھوٹا نبی سورمار اور اس کا صحابی کتمار	۱۰۱
۲۵۳	مرزا کا اپنے آپ کو ”سورمار“ کہنا اس کی وجہ	۱۰۲

۲۵۳	مرزا احمد بیگ نے خوب کھری کھری سنائی	۱۰۳
۲۵۴	محمدی بیگم سے میری شادی نہیں کی تو احمد بیگ مر جائے گا	۱۰۴
۲۵۴	محمدی بیگم سے میرا نکاح آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے	۱۰۵
۲۵۴	بالآخر محمدی بیگم کا نکاح سلطان پٹی سے ہو گیا	۱۰۶
۲۵۵	مرزا کو الہام ہوا کہ پٹی پٹی گئی۔ پورا گاؤں برباد ہو جائے گا	۱۰۷
۲۵۵	جھوٹے نبی کی ایک اور پیشینگوئی	۱۰۸
۲۵۵	محمدی بیگم سے نکاح کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا	۱۰۹
۲۵۵	جھوٹا نبی مر گیا، محمدی بیگم اس کے بعد چالیس سال زندہ رہیں	۱۱۰
۲۵۶	شیطان کی آنت کتنی لمبی ہے	۱۱۱
۲۵۶	اللہ تعالیٰ کی شان! محمدی بیگم کی ایک بھی لڑکی نہیں	۱۱۲
۲۵۶	جھوٹے نبی کی پیشینگوئی پورا کرنے کے لئے طویل تاویل	۱۱۳
۲۵۶	ایک پر لطف لطفہ	۱۱۴
۲۵۷	محمدی بیگم سے نکاح دنیا میں تو نہیں ہوا	۱۱۵
۲۵۷	مرزا جھوٹا نبی اچھا ہے جو جنت سے نکل کر جہنم میں بار بار لیکر جائے گا	۱۱۶
۲۵۷	ایک جھوٹی پیشینگوئی	۱۱۷
۲۵۸	لڑکا ہوگا، اللہ تعالیٰ نے اس کے نو (۹) نام رکھے ہیں	۱۱۸
۲۵۸	مگر بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی	۱۱۹
۲۵۸	جھوٹے نبی مرزانے کہا: بات سنی مگر سمجھی نہیں	۱۲۰
۲۵۸	آدمی بازاری ہے تو گنگو بھی بازاری ہوگی	۱۲۱
۲۵۹	اس بد بخت کی شرم کو تو دیکھئے	۱۲۲

۲۵۹	اس دفعہ نہ سہی، آئندہ لڑکا ہوگا	۱۲۳
۲۶۰	ایک جھوٹے پیر کی عیاری	۱۲۴
۲۶۰	تین ماہ بعد لڑکی، چھ ماہ بعد ماں اور سال کے بعد شوہر مر گیا	۱۲۵
۲۶۰	مرزا نبی نہیں، ایک فراڈ اور مکار شخص	۱۲۶
۲۶۱	چوتھا بیان: آیت خاتم النبیین کی تفسیر	۱۲۷
۲۶۲	ہر چیز کی ابتدا بھی ہوتی ہے اور انتہا بھی	۱۲۸
۲۶۲	شان نزول کسے کہتے ہیں	۱۲۹
۲۶۳	حضرت زیدؓ کی محبت رسول	۱۳۰
۲۶۴	آپ (ﷺ) نے بڑے انصاف کی بات کہی	۱۳۱
۲۶۴	حضرت زیدؓ نے وطن، آزادی اور ہر چیز کو قربان کر دیا	۱۳۲
۲۶۴	آج سے زید میرا بیٹا ہے	۱۳۳
۲۶۵	حضرت زینبؓ کا نکاح آسمانوں پر اٹخ	۱۳۴
۲۶۵	زمانہ جاہلیت کی ایک رسم کا توڑا	۱۳۵
۲۶۶	خاتم النبیین کی ساری زینہ اولاد بچپن میں ہی فوت ہوئی	۱۳۶
۲۶۶	دوسوالوں کے مختصر جواب	۱۳۷
۲۶۷	اب قیامت تک خاتم النبیین (ﷺ) کا سکہ چلے گا	۱۳۸
۲۶۷	خاتم النبیین کا غلط ترجمہ	۱۳۹
۲۶۸	قادیانی ایسی الٹی ہڈی کے بنے ہوئے ہیں	۱۴۰
۲۶۸	قرآن مجید میں سات جگہ ختم کا لفظ آیا ہے	۱۴۱
۲۶۹	شب معراج میں تمام انبیاءؑ نے آپ (ﷺ) کی اقتدا میں نماز پڑھی	۱۴۲

۲۶۹	قادیانی بات ثابت نہ کر سکے تو معراج کا انکار کر دیا	۱۴۳
۲۷۰	معراج کی رات خود جبرئیل اور رسول اللہ (ﷺ) موجود تھے الخ	۱۴۴
۲۷۰	یہاں پہنچ کر قادیانیوں کے جھوٹے دعویٰ کا پول الخ	۱۴۵
۲۷۰	شب معراج میں حضرت عیسیٰؑ کا وعظ	۱۴۶
۲۷۱	دوسو سے زیادہ احادیث مبارکہ سے ختم نبوت واضح ہو جاتی ہے	۱۴۷
۲۷۱	آپ (ﷺ) کے ارشادات سے جہاں کہیں غلط فہمی ہو سکتی تھی الخ	۱۴۸
۲۷۲	علی! تم اس بات کو پسند نہیں کرتے	۱۴۹
۲۷۲	اس میں ایک شبہ ہو سکتا تھا	۱۵۰
۲۷۳	اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (ﷺ) کا ترجمہ نہیں مانتے	۱۵۱
۲۷۳	ختم نبوت پر امت کا اجتماع ہے	۱۵۲
۲۷۳	سچے نبی جھوٹے پیروں کا روں کو اسلام برداشت کر سکتا ہے الخ	۱۵۳
۲۷۴	مرتدین خنزیر سے بھی بدتر ہیں	۱۵۴
۲۷۴	مرتدین ہمارے ایمان کے دشمن ہیں	۱۵۵
۲۷۴	امام ابوحنیفہؒ کا فیصلہ	۱۵۶
۲۷۵	خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کے بعد مدعی نبوت کے متعلق الخ	۱۵۷
۲۷۵	میری محبت کا دعویٰ اور دیکھتے کسی اور کی طرف ہو	۱۵۸
۲۷۶	خاتم النبیین کا امتی بننے سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں	۱۵۹
۲۷۶	آخر میں جھوٹے نبی کے ترجمہ کو ہی مان لو	۱۶۰
۲۷۷	مرزا جھوٹا نبی اتنا بیہودہ انسان تھا	۱۶۱
۲۷۷	زندیق کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے الخ	۱۶۲

۲۷۸	اللہ کی دھرتی (زمین) کو پاک کرو	۱۶۳
۲۷۸	یہاں مرزا نے خاتم کا وہی ترجمہ کیا جو ہم کرتے ہیں	۱۶۴
۲۷۸	مرزائیوں کی بدبختی	۱۶۵
۲۷۹	قادیانیت کا وجود امت کے لئے ناسور	۱۶۶
۲۷۹	باطل پر جب مصیبت آتی ہے الخ	۱۶۷
۲۸۰	مرزا غلام احمد قادیانی سب سے زیادہ بزدل تھا	۱۶۸
۲۸۰	کون ہے رسول اللہ (ﷺ) کی شفاعت کا طالب؟	۱۶۹
۲۸۱	پانچواں بیان: اکابر علماء دیوبند کی قربانی	۱۷۰
۲۸۲	جھوٹے مدعی نبوت کا پس منظر	۱۷۱
۲۸۲	حضرت میاں جیؒ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی الخ	۱۷۲
۲۸۳	حاجی صاحب اور حافظ ضامن صاحب دونوں حضرات نے	۱۷۳
۲۸۳	بقول شیخ محمد تھانویؒ جہاد کی شرائط مفقود ہیں	۱۷۴
۲۸۴	خالی ہاتھ جہاد کی تلقین میری سمجھ میں نہیں آتی	۱۷۵
۲۸۴	حاجی صاحبؒ کے حلقہ سے جہاد کی آواز اٹھی	۱۷۶
۲۸۵	سب سے پہلا معرکہ و مقابلہ	۱۷۷
۲۸۵	انگریز کا توپ خانہ مسجد کے احاطہ میں کھڑا پایا	۱۷۸
۲۸۵	حاجی صاحب کی ہجرت کا ایمان افروز واقعہ	۱۷۹
۲۸۶	حاجی صاحب کی ایک کرامت	۱۸۰
۲۸۷	حاجی صاحب سے تین سوال	۱۸۱
۲۸۷	حضرت نانوتوی کی سیاست	۱۸۲

۲۸۷	حضرت نانوتوی کی ذہانت کے دو واقعات	۱۸۳
۲۸۸	تین دن روپوش رہے	۱۸۴
۲۸۸	حضرت گنگوہی کا بڑا ہی عجیب واقعہ	۱۸۵
۲۸۹	حضرت گنگوہی سے عدالت نے تین سوال کئے	۱۸۶
۲۹۰	کئی علماء کرام کو خنزیر کے چمڑے میں بند کر کے جلایا	۱۸۷
۲۹۰	اللہ تعالیٰ آپ حضرات سے دین کا کام لینا چاہتے ہیں	۱۸۸
۲۹۱	میرا ایک ہی پیغام ہے	۱۸۹
۲۹۱	آپ کی جدوجہد بیکار نہیں جائے گی	۱۹۰
۲۹۱	ختم نبوت کا دشمن تاک میں بیٹھا ہے	۱۹۱
۲۹۲	حضرت مولانا ایوب کھلوڈیا (سورتی) صاحب (مدظلہ) کی کچھ قیمتی باتیں	۱۹۲
۲۹۳	مولانا اللہ وسایا صاحب حافظ الحدیث مولانا درخواسی کے مرید باصفا ہیں	۱۹۳
۲۹۳	حضرت مولانا درخواسی کو خواب میں رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:	۱۹۴
۲۹۳	ردِ قادیانیت کا کام کرنے والے کو بشارت	۱۹۵
۲۹۴	الحمد للہ! ختم نبوت کے مسئلہ پر سب نے اتفاق کر لیا	۱۹۶
۲۹۵	الوداعی جلسہ و تشکر و امتنان	۱۹۷
۲۹۶	جلسہ کی کاروائی کا آغاز	۱۹۸
۲۹۷	علماء و مبلغین کا پورے ملک کا دورہ	۱۹۹
۲۹۷	مولانا اللہ وسایا صاحب کا دورہ	۲۰۰
۲۹۸	مولانا کے اکرام میں الوداعی جلسہ	۲۰۱
۲۹۸	رسول اللہ (ﷺ) مقام، مکان اور زمان ہر لحاظ سے ارفع!	۲۰۲

۲۹۸	قرآن مجید کی سورتوں میں ختم نبوت کا ذکر ہے	۲۰۳
۲۹۹	حضور (ﷺ) کا حجۃ الوداع خطبہ، ختم نبوت کی دلیل ہے	۲۰۴
۲۹۹	صحابہ کرامؓ نے دین کے پہنچانے کا حق ادا کر دیا	۲۰۵
۳۰۰	حجۃ الوداع کے موقع پر نازل شدہ آیت 'ایوم اکملت' الخ ختم نبوت الخ	۲۰۶
۳۰۰	کوئی شخص یا جماعت ضد و ضلال اور پاگل پن میں نہ ہو تو الخ	۲۰۷
۳۰۰	جھوٹے نبی کی نبوت کے چند دلائل	۲۰۸
۳۰۱	جھوٹے نبی کی ہر بات سے جھوٹ ٹپکتا ہے	۲۰۹
۳۰۲	کیا نبی ایسا بے شرم و بے حیا ہوتا ہے؟	۲۱۰
۳۰۲	انبیاءؑ کے ناموں سے بھی حجت ہے	۲۱۱
۳۰۲	جھوٹے قرآن کا کیا سارا پروگرام چار سو بیس ہے	۲۱۲
۳۰۳	قصر نبوت کی تکمیل کی ایک خوبصورت مثال	۲۱۳
۳۰۳	دین کامل و مکمل ہو گیا، اب نئے نبی کی ضرورت نہیں	۲۱۴
۳۰۴	امت محمدیہؐ کے امام کا کتنا بڑا اعجاز ہے	۲۱۵
۳۰۷	نظم: غلام احمد قادیانی کے بارے میں	۲۱۶
۳۰۹	حضرت مولانا مفتی موسیٰ بدات صاحب (مدظلہ) کے تاثرات	۲۱۷
۳۰۹	آخر! ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم کیوں ہے؟	۲۱۸
۳۱۰	دین کے شعبہ میں سب سے اہم عقائد ہیں	۲۱۹
۳۱۰	ہمارے عقائد کو چیلنج کیا گیا	۲۲۰
۳۱۱	رحمۃ للعالمین (ﷺ) نے عقائد پر کسی سے مصالحت برداشت نہیں کی	۲۲۱
۳۱۱	صدیق اکبرؓ نے جب تک فتنہ مسلمہ کذاب ختم نہیں کیا الخ	۲۲۲

۳۱۱	متحدہ ہندوستان میں وحدت ادیان کا مسئلہ اٹھانے	۲۲۳
۳۱۲	خلق قرآن کا مسئلہ آیا تو امام احمد بن حنبلؒ میدان میں آئے	۲۲۴
۳۱۲	قریب کے زمانہ میں شیعیت کا فتنہ اٹھانے	۲۲۵
۳۱۲	قادیانیوں کے لئے حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ اٹھانے	۲۲۶
۳۱۳	ہر فرقہ باطلہ نے اپنے مسلک کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے	۲۲۷
۳۱۴	جزاک اللہ! کہ چشم مارا باز کردی	۲۲۸
۳۱۴	قادیانیوں کا مسلمان سے اختلاف اور اسلام کا لیل	۲۲۹
۳۱۵	جھوٹا نبی کبھی خود کو اللہ کا بیٹا اٹھانے	۲۳۰
۳۱۵	مرزا غلام احمد قادیانی صحابیؒ کو نبی کہتا ہے	۲۳۱
۳۱۶	قرآن کے متعلق ان کے یہ عقائد ہیں	۲۳۲
۳۱۶	حدیث کے متعلق ان کے یہ عقائد ہیں	۲۳۳
۳۱۶	بزرگان دین کے متعلق ان کے یہ عقائد ہیں	۲۳۴
۳۱۷	اجماع امت کے متعلق ان کے یہ عقائد ہیں	۲۳۵
۳۱۷	مدار نجات کے متعلق ان کے یہ عقائد ہیں	۲۳۶
۳۱۷	جھوٹا نبی اپنے بلا واسطہ شاگردان سے تنگ تھے	۲۳۷
۳۱۸	جھوٹے نبی اور ان کے ہم مذہب کے دجل و فریب	۲۳۸
۳۱۹	مرزا کی قابلیت کیا تھی؟	۲۳۹
۳۱۹	ہم اپنے آپ کو دو ہتھیاروں سے آراستہ کریں	۲۴۰
۳۲۰	شیطان ابن آدم کے غافل قلب پر ڈنگ مارتا ہے	۲۴۱
۳۲۱	مشورہ: مولانا عبدالرشید ربانی صاحب	۲۴۲

۳۲۲	بیان: مولانا ایوب کھلوڈیا سورتی صاحب مدظلہ	۲۴۳
۳۲۲	قرآن شریف کی توہین اور اس کا انکار	۲۴۴
۳۲۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	۲۴۵
۳۲۳	مرزا کا کردار	۲۴۶
۳۲۴	اگر ختم نبوت کا کام ہم نے نہیں کیا..... الخ	۲۴۷
۳۲۴	حاضرین و دیگر ذمہ دار لوگوں کا شکریہ!	۲۴۸
۳۲۶	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب بہت خوبی کے مالک ہیں	۲۴۹
۳۲۷	چھٹا بیان: تحفظ ختم نبوت میں علماء دیوبند کا اعلیٰ کردار	۲۵۰
۳۲۸	حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا مقام ارفع	۲۵۱
۳۲۹	الحمد للہ! ہمارا تبلیغی سفر کامیاب رہا	۲۵۲
۳۲۹	مرزا طاہر کا انٹرویو	۲۵۳
۳۳۰	مرزا نے اپنی جماعت کو دھوکہ دیا ہے	۲۵۴
۳۳۰	جب کہ حقیقت حال یہ ہے	۲۵۵
۳۳۱	مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا ایمان افروز واقعہ	۲۵۶
۳۳۳	میری داڑھی کے بال قبول کر لئے تو زندگی بھی قبول کر لے گا	۲۵۷
۳۳۳	سید حسین احمد مدنی! آج آپ نے حضرت حسینؑ کی لاج رکھ لی	۲۵۸
۳۳۴	شیخ الہندؒ نے جسم کو داغدار بنایا الخ	۲۵۹
۳۳۴	آواز آئے گی مرزا اور اس کے ماننے والے کافر ہیں	۲۶۰
۳۳۵	جو شخص ختم نبوت کا کام کرتا ہے الخ	۲۶۱
۳۳۶	بے دین فرقے عوام کو علماء سے بدنظر کرتے ہیں	۲۶۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ نَسُوا اللَّهَ وَاُولَئِكَ النَّبَاتِيْنَ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

پہلا بیان ”عظمت و اہمیت ختم نبوت“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۳۱ اگست عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

ترجمہ مولانا مُحَمَّد یوسف ماما اُستاد الحدیث بانسلی

تفصیل مولانا مُنور حُسن سُورتی اُستاد تحفیظ القرآن جامع مسجد بالسد لندن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما . قال النبي (ﷺ): "اول الانبياء ادم واخرهم محمد" (ﷺ) اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك، وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين، وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

## ختم نبوت کے دلائل قرآن کریم و حدیث رسول و آثار صحابہ رضیں

میرے بھائیو اور دوستو! ابھی کچھ دیر پہلے میرے اور آپ حضرات کے مخدوم حضرت مولانا محمد ایوب صاحب (دامت برکاتہم) ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کر رہے تھے، میں انہی کی بات کو آگے چلانا چاہتا ہوں۔ آپ حضرات ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اس کو سمجھانے کے لئے اللہ رب العزت نے ایک سو آیات کریمہ قرآن مجید میں نازل فرمائیں۔ دارالعلوم کراچی کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع (رحمۃ اللہ علیہ) (جو مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں) نے ایک کتاب لکھی ہے، اس کے تین حصے ہیں (۱) ختم نبوت فی القرآن (۲) ختم نبوت فی الحدیث (۳) ختم نبوت فی الآثار۔ کتاب میں مولانا نے ایک سو کے قریب قرآن مجید کی آیات کریمہ جمع کر دی ہیں، جو سب کی سب ختم نبوت کے متعلق ہیں۔ دو سو دس احادیث انہوں نے نقل کی ہیں، جن سے حضور (ﷺ) کی ختم نبوت ثابت ہوتی ہے، اور انہوں نے کافی تعداد میں آثار صحابہ اور ان کے اقوال نقل کئے ہیں جن سے حضور (ﷺ) کی ختم نبوت کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

## (ختم نبوت دین کا اہم و بنیادی مسئلہ ہے) اسود عنسی کا قتل

میرے قابل احترام دوستو! ختم نبوت کا مسئلہ دین کا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ اس سے کبھی بھی امت نے چشم پوشی نہیں کی، خود صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں ختم نبوت کا

مسئلہ پیش آیا، اور آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ خود رسول اللہ (ﷺ) کی حیات طیبہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

اسود عنسی کو قتل کرنے (ٹھکانے لگانے) کے لئے رسول اللہ (ﷺ) نے حضرت فیروز دیلی (رضی اللہ عنہ) کو روانہ فرمایا۔ اللہ کی شان! حضرت فیروز (رضی اللہ عنہ) نے جا کر اسود عنسی کو قتل کر دیا، اس وقت آپ مرض الوفات میں تھے، ادھر حضرت فیروز (رضی اللہ عنہ) کی واپسی سے پہلے آپ (ﷺ) کا انتقال کر جانا اللہ کے امر میں طے تھا، لہذا اس کے قتل ہوتے ہی حضرت جبریل (علیہ السلام) کی معرفت اللہ جل مجدہ نے رسول اللہ (ﷺ) کو اطلاع فرمائی کہ فیروز (رضی اللہ عنہ) اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں تاکہ رسول اللہ (ﷺ) کا دل مطمئن ہو جائے۔ چنانچہ جس وقت رسول اللہ (ﷺ) کو اطلاع ہوئی تو رسول اللہ (ﷺ) نے صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو اطلاع دی کہ جس مقصد کے پیش نظر فیروز (رضی اللہ عنہ) کو بھیجا گیا تھا اس میں وہ کامیاب ہو گیا ہے۔ آپ (ﷺ) کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ گیا۔ حضرت فیروز (رضی اللہ عنہ) کے تشریف لانے سے پہلے حضور (ﷺ) کا انتقال ہو چکا تھا۔

### مسیلمہ کذاب کے دو قاصد رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں

مسیلمہ کذاب کی طرف سے دو قاصد رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسیلمہ کا رقعہ رسول اللہ (ﷺ) کو دیا۔ حضور (ﷺ) نے رقعہ پڑھا، اور قاصدوں سے پوچھا ”تم بھی مسیلمہ کو مانتے ہو؟“ تو انہوں نے کہا: ”جی مانتے ہیں تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: اگر بین الاقوامی طور پر سفیر کو قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا! اللہ کی شان! ان میں سے ایک تو مسیلمہ کے ساتھ جو جنگ صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں ہوئی اس میں مارا گیا اور دوسرا فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں کسی کام کی وجہ سے حاضر خدمت ہوا تو حضرت فاروق (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: تو اب سفیر بن کے نہیں آیا ہے لہذا اس کو حضرت نے ٹھکانے لگوا دیا۔

ابدال، غازی، رازی، مجاہد، نحوث اور قطب جتنے بھی ہیں

ساری کائنات میں وہ سب مل کر بھی صحابہ کرامؓ کے برابر نہیں ہو سکتے ہیں  
میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضور (ﷺ) کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) دین کا قیمتی

سرمایہ ہیں، یہ ایک بالکل صاف و بین حقیقت اور دین کا سیدھا سادہ مسئلہ ہے، ہم میں سے ساری کائنات کے انسان، ابدال، غازی، رازی، مجاہد، غوث، قطب، ولی اور جتنے بھی ہیں، جمع ہو جائیں تو سب مل کر بھی ایک صحابی رسول اللہ (ﷺ) کے برابر نہیں ہو سکتے، صحابہ (رضی اللہ عنہم) اتنے قیمتی ہیں۔ یہی صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) رسول اللہ (ﷺ) کی ۲۳ سالہ نبوت کی زندگی میں دین کی خاطر اور تبلیغ کی خاطر شہید ہوئے جن کی تعداد ۲۶۹ ہے، انہوں نے اپنا سب کچھ دین کی خاطر قربان کیا۔

عظمت ختم نبوت کے لئے بارہ سو صحابہؓ شہید ہوئے ہیں:

میرے محترم دوستو اور بزرگو! ختم نبوت کی عظمت پر میرے ماں باپ قربان! جسم و جان قربان! اسلام میں رسول اللہ (ﷺ) کے بعد میلہ کذاب کے ساتھ جو سب سے پہلی جنگ لڑی گئی وہ ختم نبوت کے لئے لڑی گئی، اس میں بارہ سو کے قریب صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) شہید ہوئے، جن میں سات سو سے زائد حافظ قرآن اور قاری تھے۔ اس میں بدری صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی شریک تھے۔

نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے:

اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ پورے دین کی خاطر جتنی قربانی صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے دی اس سے زیادہ قربانی مسئلہ ختم نبوت کے لئے صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے دی۔ یہ دین کا ایک بنیادی اور اہم مسئلہ ہے، اس لئے کہ نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے نبی ہیں، ان کے بعد عیسیٰ (علیہ السلام) آئے تو جن لوگوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو مان لیا وہ یہودی نہ رہے۔ جب رسول اللہ (ﷺ) تشریف لائے تو جن عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا یا اہل کتاب رسول اللہ (ﷺ) پر ایمان لے آئے تو وہ مسلمان کہلائے، حالانکہ وہ عیسیٰ اور موسیٰ (علیہما السلام) کا بھی انکار نہیں کرتے، اب مسیحی یا یہودی نہ رہے، اب انہیں مسلمان کہا جائے گا۔ تو حضور (ﷺ) کے بعد کسی نبی کو تسلیم کر لیا جاوے اور رسول اللہ (ﷺ) کی نبوت کا انکار نہ کیا جاوے، پھر بھی وہ آدمی جو اس دوسرے نبی پر ایمان لائے گا اس کو مسلمان نہ کہا جائے گا بلکہ کسی اور نام سے پکارا جائے گا، اور وہ مسلمان نہ رہے گا، جو اس کا کلمہ اور دین ہوگا وہی اس کا دین ہوگا۔ اس نئے نبی کا اقرار اور اس پر ایمان لانے کے بعد وہ اسی کا ہو

جائے گا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے۔ حالانکہ خاتم النبیین (ﷺ) نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں۔

چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی حکومت نے کسی بھی مدعی نبوت کو قبول نہیں کیا، جو شخص بھی رسول اللہ (ﷺ) کے بعد ارتداد اختیار کرے، اور آپ (ﷺ) کو خاتم النبیین نہ مانے تو اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس کو اسلامی حکومت سزائے موت دے۔ حضور (ﷺ) کا باغی دشمن ہے، اس کو اس دھرتی پر رہنے کا کوئی حق نہیں۔ کبھی بھی امت اور اسلامی حکومت نے اس کا وجود برداشت نہیں کیا، اسلامی حکومت میں مسیحی اور یہودی اور دوسری اقوام تو رہ سکتی ہیں کیونکہ مسیحی خود غلط ہیں لیکن ان کا نبی سچا نبی تھا، اور یہودی خود غلط ہیں لیکن ان کا نبی سچا نبی تھا۔ تو سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں کو تو اسلامی حکومت برداشت کر لیتی ہے لیکن جھوٹے نبی کے جھوٹے پیروکاروں کو اسلامی حکومت اسلامی شریعت برداشت نہیں کر سکتی۔

## مرتد کی سزا آخر قتل کیوں؟

ہمارے ایک بزرگ گزرے ہیں مولانا محمد علی جالندھری (رحمۃ اللہ علیہ)، ان سے انگریز نے تقسیم ہند سے پہلے ایک سوال کیا تھا کہ اسلام میں جو یہ قانون ہے کہ جو شخص ارتداد اختیار کرے اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے، یہ تو بڑی تنگ نظری کی بات ہے؟۔ ایک آدمی جان بوجھ کر، تحقیق کر کے اپنی تفتیش علم کے بعد مذہب اسلام کو غلط سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے تو اسلام اس کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیتا ہے؟

تو مولانا موصوف نے کہا کہ یہ اسلام کا قانون نہیں یہ تو بین الاقوامی قانون ہے۔ امریکہ اور روس اس قانون کو تسلیم کرتے ہیں اور چین بھی، یہ تو ساری دنیا کا قانون ہے۔ جسے اسلام نے اپنایا ہے۔ تو وہ انگریز حیران ہو کر کہتا ہے کہ: یہ بین الاقوامی قانون کس طرح ہے؟ دنیا کا کوئی قانون اس سے انکار نہیں کرتا، اس انگریز نے کہا کہ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور میں انکار کرتا ہوں کہ میں اس قانون کو نہیں مانتا اور کہتا ہوں کہ یہ قانون غلط ہے؟

باغی کی سزا موت ہی ہے یہی ہے بین الاقوامی قانون:

مولانا موصوف نے فرمایا: آپ بھی مانتے ہیں، آپ کے والد صاحب بھی مانتے

تھے، اور آپ کے دادا بھی اور آپ کی ساری پشتیں بھی مانتی تھیں۔ اور آنے والی ساری نسلیں بھی مانیں گی۔

وہ انگریز حیران ہو کر کہتا ہے: کس طرح؟ مولانا نے فرمایا: میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایک آدمی تحقیق کر کے اور اپنے مطالعہ کی وجہ سے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ وقت کی گورنمنٹ (حکومت) غلط ہے اور وقت کی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرتا ہے تو آپ کے نزدیک اس کی سزا کیا ہے؟

تو اس انگریز نے جواب دیا کہ باغی کی سزا تو موت ہے۔ مولانا نے فرمایا: تمہارے نزدیک باغی کی سزا قتل اور موت ہے، ہمارے نزدیک ختم نبوت کے انکار کی سزا موت ہے۔ کیونکہ ارتداد بغاوت ہے اللہ اور رسول سے، اسلام سے اور ساری دنیا میں بغاوت کی سزا موت ہے۔

رسول اللہ (ﷺ) کی ناموس و عزت کے لئے جو کام کرتے ہیں

تو رسول اللہ (ﷺ) کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں:

تو بھائی! میں عرض کرتا ہوں کہ کبھی بھی مدعی نبوت کے وجود کو کسی بھی اسلامی حکومت نے برداشت نہیں کیا۔ وہی مولانا موصوف فرماتے ہیں: میرے پاس دلائل نہیں لیکن میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ: جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی ناموس اور عزت کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں، حضور (ﷺ) کی دعائیں ان کی پشت پر ہوتی ہیں، ان کی نگرانی کرتی ہیں، حضور (ﷺ) کی دعاء کا سایہ ان پر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ کے دو تین واقعات آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

مرزا عبدالحق کے قتل کا ایک قصہ:

سندھ پاکستان کے ایک شہر میرپور خاص میں ایک مرزائی عبدالحق نامی تھا، یاد رکھیں! مرزائی سے جب کہا جائے کہ مرزا غلام احمد نے جھوٹ بولا۔ تو فوراً کہتا ہے: نعوذ باللہ۔ حضور (مرزا قادیانی) نے جھوٹ بولا؟ جب اس سے کہا جاتا ہے: مرزا غلام احمد قادیانی کی فلاں بات جھوٹ ہے تو فوراً کہتا ہے: کیا حضور (مرزا قادیانی) نے جھوٹ بولا تھا۔ (نعوذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ اس کے تصور سے بھی بچائے۔ مرزائی اتنے بیباک اور بے شرم ہیں کہ مرزا غلام احمد کی صفائی دینے کی بجائے انبیاء (علیہم السلام) پر الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں، یہ اتنا بد بخت طبقہ ہے۔

تو حاجی محمد مانگ نے اس مرزائی عبدالحق سے کہا: آپ ہمارے ساتھ گفتگو کریں، اس

نے کہا: کس بات پر گفتگو کریں؟ ہم نے کہا: مرزا غلام احمد سچا تھا یا جھوٹا؟ تو اس مرزائی نے کہا: اگر اسی بات پر گفتگو کرنی ہے تو پہلے اس بات پر گفتگو ہونی چاہیے کہ حضور (ﷺ) سچے تھے یا جھوٹے! نعوذ باللہ!۔

قادیانی کا یہ کہنا تھا کہ حاجی مانک صاحبؒ نے قادیانی کا کام تمام کر دیا، اور خود ہی پولیس چوکی پر حاضر ہو گئے، اور کہا کہ فلاں قادیانی نے حضور (ﷺ) کو گالی دی ہے، میں نے اس کی آنتیں نکال دی ہیں، تھانیدار سید تھا، اس نے حاجی صاحب کو حوالات میں بند کر دیا۔ تھانیدار کی بیوی سید زادی تھی، رات کو اس کے پاس خواب میں رسول اللہ (ﷺ) تشریف لاتے ہیں، اور کہتے ہیں: بیٹی! آج تمہارے تھانے میں میرا مہمان آیا ہوا ہے، اس کا خیال رکھنا! بیوی نے شوہر کو اٹھایا، اور کہا: آج تھانے میں کون آیا ہے؟ تو شوہر نے کہا: فلاں حاجی صاحب! تو بیوی نے کہا: آپ کے تھانے میں بے شمار مجرم آئے ہوں گے، کسی نہ کسی بڑے آدمی نے اس کی سفارش کی ہوگی، مگر اس حاجی صاحب کی سفارش کرنے کیلئے خود حضور (ﷺ) تشریف لائے ہیں۔

## ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس نے بھی کام کیا

اللہ تعالیٰ نے اس کو عزتوں سے نوازا:

مقدمہ عدالت میں پہنچا، حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ، مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ، مولانا یوسف بنوری صاحبؒ، مولانا عبداللہ درخو استی صاحبؒ، مولانا عبدالحق صاحبؒ، مولانا محمد علی صاحبؒ جید علماء کرام عدالت میں گئے۔ اس وقت ہمارا جو وکیل تھا آج وہ سندھ کا وزیر اعلیٰ ہے۔ غوث علی شاہ! اس نے ختم نبوت کے مسئلہ کی خدمت کی، اللہ نے اس کو عزت دی۔ میں نے مولانا اسلم قریشی کا واقعہ بیان کیا تھا، راجہ ظفر الحق نے اس کا مقدمہ لڑا تھا، بعد میں وزیر اطلاعات بنا، اور آج وہ مصر میں سفیر ہے۔ جن لوگوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں کوئی خدمت انجام دی۔ اللہ نے اس کو نوازا دیا ہے۔

اس وقت کشمیر اسمبلی کے اسپیکر راجہ ایوب صاحب تھے، وہ حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گئے تو حضور (ﷺ) کے گنبد خضراء کے پاس ان کے دل میں خیال آیا کہ میں حضور (ﷺ) کی خدمت میں آیا ہوں، اور میرے ملک میں حضور (ﷺ) کے دشمن دندناتے پھر رہے ہیں، میں کس منہ سے حضور (ﷺ) کے سامنے پیش ہوں گا؟ خیر! خوب روئے دھوئے

دعائیں کی کہ یا اللہ! اگر میں واپس جاؤں تو مجھے مرزائیت کے خلاف کام کرنے کی توفیق عطا فرما! یہ جب حج سے واپس آیا تو سب سے پہلے کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی اور بجز اللہ! وہ منظور ہوگئی۔

جس نے بھی ختم نبوت کی مخالفت کی وہ ذلیل ہوا:

میرے عزیز بھائیو! میری درخواست سنیں! جن لوگوں نے ختم نبوت کی مخالفت کی تھی ان کا انجام کیا ہوا؟ گورنر غلام محمد نے مخالفت کی تھی، مسلمان ہو کر مسلمان ملک میں عیسائیوں کے قبرستان میں دفن ہوا۔ اس کی قبر پر آج کل کتے پاخانہ پیشاب کرتے رہتے ہیں۔ اس نے ختم نبوت کی تحریک پر گولی چلائی، اور خوب مخالفت کی تھی۔ دوسرا تھا سکندر مرزا! آپ حضرات کے لندن کی کسی ہوٹل میں ملازم رہا، اس کی بیوی ایرانی تھی، مرا تو ایران جا کر دفن ہوا۔ جب خمینی کا انقلاب آیا تو اس کی لاش اور مٹی کو اکھاڑ کر سمندر میں پھینکوا دیا، جن لوگوں نے مخالفت کی، اللہ کی زمین نے بھی اس کو برداشت نہیں کیا۔

میرے عزیز بھائیو! میں حاجی مانک کا واقعہ سن رہا تھا۔ مقدمہ کے تعاقب کے لئے مولانا محمد علی صاحب عدالت پہنچے، اس غوث علی شاہ نے کہا: مولانا! موقع کا گواہ کوئی نہیں!، میری عرض ہے کہ آپ حاجی صاحب کو کہہ دیجئے کہ تھوڑا سا بیان بدل دیں تو آسانی کے ساتھ بری ہو سکتے ہیں؟!۔ مولانا نے فرمایا: آپ کہتے ہیں: بیان بدل دیں؟، میرا دل یہ چاہتا ہے کہ حاجی صاحب کھڑے ہو کر عدالت میں بیان دیں کہ اس قادیانی نے حضور (ﷺ) کی میرے سامنے توہین کی، میں نے اس کو قتل کیا، پھانسی لگ جائے! سو! لگ جانے دو!، عدالت کے ریکارڈ میں یہ بات آنی چاہئے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنے نبی کے منصب پر کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتا۔

تو وکیل صاحب نے کہا: میں حاجی صاحب سے بات کر لیتا ہوں، تو غوث علی شاہ نے گفتگو کی، وکیل صاحب نے کہا: حاجی صاحب! آپ کی جان بہت قیمتی ہے، حاجی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور کہا: جان سے زیادہ ایمان قیمتی ہے۔

حاجی مانک صاحب حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: وکیل صاحب کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی، میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں

نے سات حج کئے، بیشمار عمرے کئے، ہر دفعہ رسول اللہ (ﷺ) کے گنبد خضراء پر صلوة و سلام کے لئے حاضر ہوا، میں مسجد نبوی (ﷺ) میں اعتکاف بھی بیٹھا، بہت سارے علماء کے پاس گیا کہ کوئی وظیفہ بتادیں جس سے مجھے رسول اللہ (ﷺ) کی خواب میں زیارت ہو جائے، اتنا سارا کرنے کے باوجود مجھے رسول اللہ (ﷺ) کی زیارت خواب میں نہیں ہوئی۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا جس دن سے میں نے اس قادیانی کو تمام کیا ہے، خاتم النبیین (ﷺ) کے دشمن کو ٹھکانے لگایا ہے، میری کوئی رات خالی نہیں جاتی! یعنی ہر رات حضور (ﷺ) کی زیارت ہوتی ہے۔

اب آپ اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ ختم نبوت کے تحفظ کی رسول اللہ (ﷺ) کے یہاں کتنی اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔ یہ بات ممکن ہے کہ علماء کرام دلیل کے طور پر روایت بیان کرنے کی اجازت نہ دیں لیکن فضائل کے درجہ میں اجازت دیدیں، حضور (ﷺ) کے بعد صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے خلافت سنبھالی تو حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) وہاں نہ بیٹھے جہاں رسول اللہ (ﷺ) تشریف رکھتے تھے، صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) وہاں بیٹھے جہاں رسول اللہ (ﷺ) کے قدم مبارک رکھے جاتے تھے۔

تو حضرات گرامی! صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) اپنی تمام تر عظمت کے باوجود حضور (ﷺ) کی مسند پر قدم نہ رکھ سکے، تو ہم حضور (ﷺ) کی مسند پر کس آدمی کو برداشت کر سکتے ہیں؟ جو حضور (ﷺ) کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دراصل حضور (ﷺ) کے مسند پر قبضہ کرنے کا متمنی ہے اور وہ قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

دین کے سب شعبے قابل احترام لیکن رسول اللہ کی ختم نبوت کی حفاظت کے

لئے کام کرنے والے سب سے اہم:

حضرات گرامی! فوج کا نام تو آپ نے سنا ہوگا، ان میں ایک وہ حصہ ہوتا ہے جو سرحد کی حفاظت کرتا ہے، ایک وہ حصہ ہوتا ہے جو عدالت میں بیٹھتا ہے، اس کے مختلف حصے ہوتے ہیں اور ان کی مختلف ذمہ داریاں ہوتی ہیں لیکن سربراہ مملکت کے نزدیک سب سے زیادہ قابل احترام وہ دستہ ہوتا ہے جو اس کی حفاظت پر مامور ہوتا ہے اور یہ قابل اعتماد دستہ ہوتا ہے۔ اسی طرح دین کے سب شعبے قابل احترام صحیح، اور سب کے لئے بشارت ہی بشارت ہے لیکن جو لوگ حضور (ﷺ) کی عزت اور ناموس کی حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں، یہ حضور (ﷺ) کی

سیکورٹی گارڈ ہیں اور محافظ دستے ہیں۔

مسلمانو! اب جو لوگ حضور (ﷺ) کی عزت و ناموس کے ورپے ہیں ان کا حال سنو! تقسیم سے پہلے کی یہ بات ہے۔ راجپال نامی ایک ہندو نے رنگیلا رسول نامی ایک کتاب لکھی تھی، جس میں آپ (ﷺ) اور امہات المؤمنین کی توہین کی گئی تھی (نعوذ باللہ!)۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سبحان الہند مولانا سعید احمد دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے جید علماء کرام کو حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے لاہور بلا یا، غالباً حضرت قاری محمد طیب صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) بھی موجود تھے، اور شاہ صاحب نے ان حضرات کی موجودگی میں تقریر کی، اور کہا:

اے لاہور والو! جس نے رسول اللہ (ﷺ) کے متعلق یہ کتابچہ لکھا ہے اور بدزبانی کی ہے تمہاری غیرت کا تقاضا ہے کہ یا لکھنے والے کے ہاتھ نہ رہیں یا پڑھنے والی زبان نہ رہے! بس اور کوئی فیصلہ نہ چاہئے۔

اور بڑے دردمندانہ لہجے میں اپنے خطیبانہ انداز میں کہا: دیکھو مفتی صاحب کے دروازہ پر بی بی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئی ہیں اور سوال کرتی ہیں، میرے ابو کے متعلق یہ لکھا ہے؟ آپ اٹھتے کیوں نہیں؟ مجمع کی چیخیں نکل گئیں، علم الدینؒ نامی ایک لوہار گیا، اور اس نے مصنف کو ٹھکانے لگا دیا۔ اس پر مقدمہ ہوا اور پھانسی ہو گئی۔ لاہور میں اس کا مزار ہے۔

غازی علم الدینؒ کو رسول اللہ (ﷺ) نے خواب میں بشارت دی:

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ جیل میں گئے، تو جیل کا وارڈن جو ہندو تھا، اس نے قاضی صاحب سے کہا: قاضی صاحب آپ کو مبارک ہو! آپ آج اس کمرے میں آئے ہیں جس کمرے میں علم الدینؒ رہتا تھا۔ قاضی صاحب کو دلچسپی ہوئی تو اس ہندو نے بتایا: جس صبح کو غازی علم الدینؒ کو پھانسی لگنا تھی، اس آخری رات کو میں ڈیوٹی پر تھا، بجلی اور کوئی دوسرا انتظام نہ ہونے کے باوجود اس کا کمرہ روشن ہو جاتا تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ اس کے پاس ماچس وغیرہ نہ ہو، جس کی وجہ سے آگ لگا کر وہ خودکشی نہ کر لے۔ اس کی تلاشی لینے کے باوجود کوئی اور چیز نہ ملی۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایسا ہی ہوا، پھر تفتیش ہوئی، پھر ایسا ہی دو تین بار ہوا، میں نے غازی علم الدینؒ سے پوچھا؟ بھائی کیا بات ہے؟

تو غازی علم الدینؒ نے کہا: تم ہندو ہو، تمہیں بات سمجھ میں نہیں آئے گی، مجھے پھانسی لگنا ہے، اور اس میں مجھے ذاتی غرض تو ہے نہیں، میں نے حضور (ﷺ) کی عزت و ناموس کی خاطر کام کیا تھا، اس ضمن میں مجھے پھانسی لگنا ہے، آج آخری رات ہے، میں باد صوبوں، جس وقت مجھے نیند آتی ہے تو حضور (ﷺ) کی زیارت ہوتی ہے، اور حضور (ﷺ) مجھے ارشاد فرماتے ہیں: بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، سویرے روزہ رکھ کر آنا، افطاری میرے ساتھ ہوگی! یہ ہے حضور (ﷺ) کی ناموس اور عزت کی تحفظ کرنے والوں کے لئے بشارت! اتنا اہم کام اتنی اہم ذمہ داری، جتنا کام اہم ہے اتنی ہی نوازشات اور محبتیں بھی اتنی ہی زیادہ ہیں۔

رسول اللہ (ﷺ) کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو:

”باٹلی“ کے رہنے والے مسلمانو! میں کسی سے نہیں کہتا کہ کسی غیر مسلم کو قتل کر دو!، میں کسی سے نہیں کہتا کہ قانون شکنی کرو! میں قطعاً یہ کہنے کے لئے نہیں آیا کہ یہاں کے نظام کو درہم برہم کر دو!، قطعاً نہیں!۔ میں حضور (ﷺ) کی ناموس کے نام پر کاسہ گدائی لئے اتنی خیرات مانگتا ہوں کہ رسول اللہ (ﷺ) کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو۔ اگر کوئی شخص ہمارے والد کے متعلق کوئی غلط بات کہہ دے تو پہلے ہم انتقام کی کوشش کرتے ہیں، اگر ایسا نہیں ہوتا ہے تو ساری زندگی اس کے ساتھ بولیں گے نہیں۔ اس نے میرے باپ کی توہین کی ہے۔ اگر ہم اپنے والد کے دشمن کے ساتھ بولنا گوارا نہیں کرتے تو رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کے ساتھ اتنی فراخ دلی کیوں؟ وہ برابر رسول اللہ (ﷺ) کی توہین کرتے رہیں، اور ہم ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا روا رکھیں اور مزاج و رویے میں کوئی فرق نہ آئے؟۔

قادیانی سید الاولین والآخرین محبوب رب العالمین (ﷺ) کے دشمن ہیں:  
سوچئے! ہم نے اپنے باپ کی توہین کا اتنا خیال کیا، اور رسول اللہ (ﷺ) کی توہین کی کوئی پروا نہیں! حالانکہ ساری دنیا حضور (ﷺ) کے نقش پا پر قربان کی جاسکتی ہے، ہم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک پکا مسلمان ہو نہیں سکتا جب تک اپنی تمام محبوب چیزوں سے زیادہ رسول اللہ (ﷺ) کی محبت ہمارے دل میں نہ ہو۔ یہ حدیث شریف ”لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولده و الناس اجمعین (مشکوٰۃ ص ۱۲)“ کا مفہوم ہے۔ تو قادیانی براہ راست میرے اور آپ کے نبی (ﷺ) کے دشمن ہیں۔

قادیا نیت نے فقط نبوت ہی کی توہین نہیں کی بلکہ صحابہ کرامؓ، اہل بیتؑ اور ازواج مطہراتؑ کی توہین کرتے ہوئے یہاں تک کہ مکہ و مدینہ اور شیخینؓ کو بھی نہیں بخشا:

میرے عزیز بھائیو! قادیانیت نے حضور (ﷺ) کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد کی نبوت کو چلایا، حضور (ﷺ) کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دیکھنے والوں کو صحابہ قرار دیا، حضور (ﷺ) کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے مقابلہ میں مرزا کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہا، مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو اہل بیت کہا، مرزا غلام احمد قادیانی کی بیٹی کو سیدۃ النساء کہا۔ حضور (ﷺ) کے مکہ و مدینہ کے مقابلہ میں قادیان اور ربوہ کا تصور پیش کیا، جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ کا تصور پیش کیا، اور یہ کہا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کیا تھے؟ مرزا غلام احمد کے جوتے کے تمسہ کھولنے کے لائق نہ تھے۔ (ماہنامہ ”المہدی“ جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، نمبر ۲، ص ۵۷) (انا لله، ونعوذ بالله من شرور انفسنا)۔ بہر حال حضور (ﷺ) کے پورے دین سے بغاوت، حضور (ﷺ) کے دین کے مقابلہ میں متوازی پروگرام، ہر چیز کی مخالفت، ہر چیز کی نقل اتارنے کی کوشش کی۔

(یہاں تک حضرت مولانا بیان کرنے پائے تھے کہ کسی صاحب دل شخص نے چیخ ماری!

اور حضرت نے درود شریف پڑھا)

تو ان کی بدبختی کا علاج یہ ہے کہ ان کا بائیکاٹ کیا جاوے، جس طرح ہم باپ کے دشمنوں کے پاس جانا پسند نہیں کرتے، رسول اللہ خاتم النبیین (ﷺ) کے دشمن کا بائیکاٹ ہم کریں، بات صرف اتنی عرض کرنی ہے اللہ تعالیٰ حضور (ﷺ) کے دشمن کو دشمن جاننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

نوٹ: اس دن چونکہ تبلیغی جماعت کے دوستوں کے گشت کا دن تھا تو حضرت موصوف

نے ان کو وقت دیا کہ آپ حضرات اپنا بیان و تشکیل وغیرہ کریں، جزاکم اللہ احسن الجزاء!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَبَا اَحْمَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَوَّلَ اللَّهُ لِي الْمُنْتَهَيْنِ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

دوسرا بیان ”مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و فریب“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

ترتیب مولانا مُحَمَّدُ يُوْسُفُ مَامَا أستاذ الحديث بائلي

تظہیر مولانا مُنَوَّرُ حُسَيْنِ سُورَتِي أستاذ تحفيظ القرآن  
جامع مسجد بالسدر لندن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى آله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم . ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحى الیّ ولم يوح اليه شيء . قال النبي ﷺ: "انه سيكون في امتي كذابون" وفي رواية "دجالون" ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدى . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين اجمعين الى يوم الدين

## سید الاولین والآخرین محبوب رب العالمین ﷺ کی ایک پیشینگوئی

حضرات گرامی! حضور خاتم النبیین (ﷺ) کا ارشاد گرامی ہے: "انه سيكون في امتي كذابون ثلثون" کہ میرے بعد تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوں گے (ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے مگر اللہ کے نبی (ﷺ) کا فرمان نہیں بدل سکتا سب بھائی مل کر بولیں! نبی کا فرمان؟ نہیں بدل سکتا۔) تو حضور (ﷺ) نے جو اور پیشینگوئیاں فرمائیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرے بعد تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوں گے، ان جھوٹے نبیوں کے لئے حضور (ﷺ) نے ایک اور حدیث شریف میں جو الفاظ ارشاد فرمائے ہیں وہ دجالون کذابون ہیں، یہ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں، اور صیغہ مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ہر بات میں دجل و فریب اور جھوٹ ہوگا۔

مرزا کے چند دجل و دھوکے:

میرے عزیز بھائیو! اور دوستو! میں آپ حضرات کی مجلس میں آج مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے چند دجل پیش کرنا چاہتا ہوں، اگر میرے اللہ کو منظور ہوگا تو کسی اور مجلس میں ان کا جھوٹ (کذب) پیش کروں گا، اس وقت چند دجل پیش کرنا مقصود ہے۔ (آج ظہر کے وقت مولانا محمد ایوب سورتی ہاشمی (کھلوڈیا صاحب مدظلہ) نے اطلاع دی کہ ظفر اللہ خان قادیانی مر گیا

ہے لہذا اس کے متعلق بھی کچھ باتیں عرض کرنی ہیں)

چند دجل مرزا ملعون کے سماعت فرمائیں: حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”فعند ذلك ينزل احى عيسى ابن مريم“ کہ قیامت کے قریب حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نازل ہوں گے، حضرت مہدی تشریف لائیں گے، آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: دجال آئے گا، حضور اقدس (ﷺ) نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) اور حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کی الگ الگ نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔

امام مہدی (علیہ الرضوان) کی علامت:

حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کے متعلق فرمایا: ”یواطئ اسمه اسمی واسم ایہ اسم ابی“ ان کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا، یعنی محمد! اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق عبد اللہ ہوگا۔ شام کے ابدالوں کی ایک جماعت رکن یمانی کے پاس ان کو پہچانے گی۔ ان کی چال ڈھال اور وضع قطع سے معلوم کر لیں گے کہ یہ شخص حضرت مہدی (علیہ الرضوان) ہیں تو وہ ان کے دست مبارک پر بیعت کریں گے، اور ظہور مہدی (علیہ الرضوان) کے بعد خروج دجال ہوگا۔  
دجال کی علامتیں:

اور دجال کے متعلق حضور (ﷺ) نے فرمایا: عراق اور شام کے درمیانی راستوں سے خروج کرے گا، حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بستی اور شہر نہ ہوگا جہاں دجال کا فتنہ نہ پہنچے گا سوائے میرے مکہ اور مدینہ کے!، وہاں اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ایک جماعت مقرر فرمادیں گے تاکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں دجال کا داخلہ نہ ہو سکے، باقی ساری دنیا میں ہر جگہ اس کا فتنہ پھیلے گا، شام کے ابدال حضرت امام مہدی (علیہ الرضوان) کے دست مبارک پر بیعت جہاد کریں گے، یہ حضرات مکہ مکرمہ سے روانہ ہوں گے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی علامتیں و مقام نزول:

میرے بھائیو! ذرا میری طرف توجہ فرمائیں۔ ایک طرف حضور خاتم النبیین (ﷺ) نے امام مہدی (علیہ الرضوان) اور دجال کی علامتیں ارشاد فرمائیں اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق حضور (ﷺ) نے الگ نشانیاں اور علامات بیان فرمائی ہیں، ان میں

سے چند یہ ہیں: (۱) ان کا نام عیسیٰ (علیہ السلام)، (۲) بغیر باپ کے پیدا ہوئے، (۳) والدہ کا نام مریم، (۴) آسمانوں سے تشریف لائیں گے۔ (۵) جس وقت وہ تشریف لائیں گے ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا، اور آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: (۶) دو فرشتوں کے پروں پر انہوں نے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ (۷) دمشق کی جامع مسجد کے مینارہ پر نزول فرمائیں گے۔ (۸) حضرت مہدی (علیہ الرضوان) اس سے پہلے مصلے پر کھڑے ہو چکے ہوں گے۔ اذان اور اقامت ان کی امامت کے لئے ہو چکی ہوگی۔ اور نماز کی صفیں درست ہو چکی ہوں گی۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ہوگا۔

حضرت مسیح (علیہ السلام) کے بارے میں حضور (ﷺ) نے ایک سو اسی (۱۸۰) علامتیں بیان فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی قبروں پر رحمت کی بارش نازل فرمائیں، انہوں نے ان علامتوں کو مرتب کر دیا ہے۔

مرزا غلام احمد نے مسیح و مہدی کو خلط ملط کر دیا (نعوذ باللہ):

اب مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو دیکھئے کہ پہلے اس نے کہا: میں مسیح ہوں، جب اس کو کہا گیا کہ: مسیح کے زمانے میں مہدی بھی ہوں گے، تو اس نے کہا: مسیح اور مہدی دونوں ایک ہیں، پوچھا گیا: دونوں کی جامع شخصیت کون ہیں؟ تو مرزا غلام احمد نے کہا: میں ہوں، کہا گیا: آنے والے کا نام تو مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہا السلام) ہوگا؟ اور تیرا نام تو غلام احمد ہے؟ آنے والا تو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہوگا، اور تیرا تو باپ ہے چھٹ کا؟

اور مرزا غلام احمد خود بھی لہذا ترنگا آدمی تھا، یہ بات ہے تو نشانی پوری نہیں ہوئی، آنے والے جو مسیح ہیں ان کی والدہ کا نام تو مریم اور تیری والدہ کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی ہے، یہ پیشین گوئی تجھ پر صادق نہیں آتی۔ مرزا غلام احمد نے کہا: میں مسیح ہوں، تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، پوچھا گیا وہ کس طرح؟

مسیح بننے کے لئے اچھی جھوٹی کہانی گھڑی:

اب یہ مسیح بننے کے لئے دجل کرتا ہے، وہ دجل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (غلام احمد کو) کہا کہ تو مسیح ہے۔ پوچھا گیا کہ کس طرح؟ تو مرزا نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے غلام احمد سے مریم

بنایا، اور پھر استعارہ کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے میرے پیٹ میں مسیح کی روح پھونکی، دس مہینہ تک متواتر میں حمل سے رہا، اور اس کے بعد مجھے دردزہ کی تکلیف ہوئی، اور میں ایک کھجور کے پاس گیا، اور جا کر میں نے اس کے تنہ کو پکڑ کر زور لگایا، پیچھے پلٹ کر دیکھا تو میں خود بخود پیدا ہو گیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی طرح مسیح ابن مریم بنا دیا، دیکھئے! مرزا کی کتاب (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰، ۵۱) اس نے مسیح بننے کے لئے خود ہی یہ کہانی گھڑی۔

دجال سے مراد پادریوں کی جماعت ہے:

اس کو کہا گیا کہ حضرت مسیح کے زمانے میں تو دجال ہوگا، تو اس نے جواب دیا کہ دجال سے مراد پادری صاحبان ہیں، یعنی شخص واحد نہیں بلکہ دجال سے مراد پورا ایک گروہ (جماعت) مراد ہے۔ ایک مستقل جماعت ہے، اور وہ پادریوں کی جماعت ہے۔ تو اسے کہا گیا کہ یہ پادری دجال ہیں؟ تو حضرت (مسیح علیہ السلام) تو دجال کو قتل کریں گے، آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ان پادریوں کے ساتھ قتال کریں، لیکن اس کے برخلاف آپ تو برطانوی حکومت کا خود کا شتہ و پرداختہ شجرہ خبیثہ ہیں۔ یہ تو اچھا مسیح ہے جو دجال کی جماعت کی پیروی کرتا ہے۔ تو اس نے کہا کہ لڑائی سے مراد یہ نہیں کہ دجال کے ساتھ تلوار کی لڑائی ہوگی بلکہ اس سے مراد جہاد بالقلم تحریری مقابلہ ہے۔

ابن صیاد کا تعاقب:

حالانکہ حضور (ﷺ) کے زمانہ میں مدینہ طیبہ میں ابن صیاد نامی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا، اور یہ بات مشہور ہوئی کہ وہ الٹی سیدھی باتیں کرتا ہے، اور اس کے متعلق دجال ہونے کا شبہ ہوا۔ حضور (ﷺ) کو جب اس کی قسم کی باتوں کی اطلاع پہنچی تو آپ (ﷺ) ایک مرتبہ بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ہمراہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف روانہ ہوئے، اور کھجور کے درختوں کے تنوں میں چھپتے چھپتے چلے تاکہ ابن صیاد آپ (ﷺ) کو آتا ہوا نہ دیکھ لے۔ اور آپ (ﷺ) اس کی بے خبری میں چپکے سے اس کے کلام کو سننا چاہتے تھے تاکہ اس کے کلام سے اندازہ ہو سکے کہ یہ ابن صیاد کوئی ساحر ہے یا کاہن ہے، اور یہ ایک چادر اوڑھے پڑے پڑے کچھ بول رہا تھا مگر اس کی ماں نے دور سے حضور (ﷺ) کو دیکھ کر اس کو مطلع کر دیا کہ یہ محمد (ﷺ) آگئے!، چنانچہ وہ اچھل کر بالکل ٹھیک ٹھاک ہو کر بیٹھ گیا، لہذا بات نہ ہو سکی۔

پھر اور کسی وقت تشریف لے گئے تو آپ (ﷺ) نے کچھ سوال کئے، علماء تفصیلات جانتے ہیں، اس نے الٹی سیدھی باتیں کیں، تو حضور (ﷺ) نے فرمایا: اس پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے، حضور (ﷺ) کی موجودگی میں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے تلوار نکال لی، اور فرمایا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کو قتل کر دوں؟، تو جواب میں حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! اگر یہ دجال ہے تو تو اس کے قتل کرنے پر قادر نہیں!، اس کو مسیح ابن مریم (علیہما السلام) ہی قتل کریں گے، اگر یہ دجال نہیں تو ناحق کسی کو قتل کر کے اپنے ہاتھ کو کیوں رنگین کرتے ہو؟

(دیکھئے! تفصیل مشکوٰۃ ص ۴۷۹، باب قصۃ ابن صیاد)

دجال سے جنگ قلم سے نہیں بلکہ تلوار سے ہوگی:

تو جس وقت حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے تلوار نکالی تھی اور اسے قتل کرنا چاہتے تھے تو اگر بہ قول غلام احمد تلوار کی لڑائی مراد نہ تھی، بلکہ قلم کی لڑائی مراد تھی تو حضور (ﷺ) ارشاد فرماتے: اے عمر! دجال کو قتل کرنے کے یہ معنی نہیں کہ تلوار سے قتل کیا جائے بلکہ یہ معنی مراد ہے کہ قلم کی لڑائی مراد ہے۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا تلوار نکالنا اور حضور (ﷺ) کا جواب میں ارشاد فرمانا: اگر یہ دجال ہے تو اس کو مسیح ابن مریم (علیہما السلام) ہی قتل کریں گے، لڑائی جو ہوگی وہ قلم کی نہ ہوگی بلکہ تلوار کی ہوگی۔

دجال کے قتل کا مقام:

میرے ماں باپ، میرا جسم و روح آپ (ﷺ) پر قربان! دجال کے قتل ہونے کی جگہ بھی حضور (ﷺ) نے مقام لُد متعین فرمادی، آج بھی مقام لُد موجود ہے، اور وہ اسرائیل کے لشکر کے ہوائی مستقر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ و امام مہدیؑ کو دیکھ کر دجال اور اس کے رفقاء

نمک کی طرح پگھل جائیں گے:

تو حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: جس وقت حضرت مہدی (علیہ الرضوان) اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نماز پڑھ کر فارغ ہوں گے تو معلوم ہوگا کہ مسجد کے دروازہ پر دجال پہنچ چکا ہے، اور حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کی جماعت ان کا تعاقب کرے گی، حضور (ﷺ) نے

ارشاد فرمایا: دجال اور اس کی جماعت حضرت مسیح (علیہ السلام) کو دیکھ کر بالخصوص دجال اس طرح پکھلنا شروع ہوگا جس طرح نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔

مقام لُد پر دجال اور اس کے رفقاء کا قتل ہوگا:

دجال مسیح علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا، آپ (علیہ السلام) اس کا تعاقب کریں گے، اور مقام لُد، پر اس کو جا پکڑیں گے، اور دجال حضرت مسیح (علیہ السلام) کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ آپ (ﷺ) نے جگہ بھی متعین کر دی اور لڑائی کا بھی ارشاد فرمایا، آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اس جنگ میں جو مسلمان شریک ہوں گے تو پتھر اور درخت بھی مسلمان کو آواز دیں گے کہ اے مسلمان آ! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے پکڑ کر قتل کر دیں، تو آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ان یہودیوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی، اکثر و بیشتر ان میں سے قتل ہو جائیں گے، جو باقی بچیں گے وہ دین حق کو قبول کر لیں گے۔

دجال اور اس کے رفقاء کے قتل کے بعد یہود و نصاریٰ

اور امت محمدیہ ایک امت ہو جائیں گے:

اور اس وقت کے لئے حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: یهلك الملل كلها: تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے، الاملة واحدة و هی الاسلام، اور دین اسلام کا غلبہ ہوگا، ساری کائنات میں صرف محمد عربی (ﷺ) کی شریعت کا جھنڈا لہرائے گا، اور قرآن مجید نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے: هو الذی ارسل رسوله بالهدی الخ۔ (اگر ملعون کی بات مراد لی جائے اور جہاد قلم مراد لیا جائے تو ملعون کے جہاد قلم سے دیگر ادیان باطلہ ختم ہو جانے چاہئیں تھے، حالانکہ ملعون کے ہوتے ہوئے ایسا ہوا نہیں)

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا: دجال سے مراد پادری اور لڑائی سے مراد قلم کی لڑائی ہے۔

دجال کی سواری گدھا ہوگی:

ان کو کہا گیا: حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: جو دجال آئے گا اس کی سواری کے لئے گدھا ہوگا، تو دجال بقول شمایہ پادری ہیں تو ان کا گدھا کہاں ہے؟ تو جواب میں ملعون نے کہا: دجال کے گدھے سے مراد یہ ریل گاڑی ہے۔ اس سے آپ حضرات اس کے دجل کا اندازہ

لگائیے، یعنی سواری دجال کی ہوگی تو اس پر سواری جس کی ہوگی وہ کون ہوں گے؟

مرزا کی موت کے بعد اس کی لاش اس کے دجال کے گدھے پر لاد کر بٹالہ، لائی گئی: اور پھر اتفاق یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی موت لاہور میں واقع ہوئی، اور جس مقدس (بری) موت سے وہ مرا ہے الامان والحفیظ۔ (میں دعاء کرتا ہوں کہ اللہ ہر مسلمان کو وہ مقدس موت نصیب فرمائیں جو ہمارے نبی (ﷺ) کو نصیب فرمائی تھی اور ہر قادیانی کو وہ موت دے جو اس کے نبی کو آئی تھی، اللہ معاف فرمائیں، نعوذ باللہ، استغفر اللہ، اللہ دشمن کو بھی اس کے شر سے محفوظ رکھے، آمین)

مرزا غلام احمد قادیانی جس وقت فوت ہوا تو اس کی لاش نے مال گاڑی میں لاہور سے بٹالہ تک کا سفر کیا، خود مرزائیوں کو سوچنا چاہئے کہ ”یہ اچھا مسیح ہے کہ جس کو یہ دجال کا گدھا کہہ رہا تھا خود اس پر اس کی لاش نے سفر کیا ہے۔“

حضرت عیسیٰؑ جامع مسجد کے مینارہ پر تشریف لائیں گے

مگر مرزا کا مینارہ اس کی موت کے بعد تیار ہوا:

پھر جب کہا گیا: مرزا اگر مسیح ہے تو مسیح (علیہ السلام) تو جامع مسجد کے شرقی مینارہ پر تشریف لائیں گے، تو مرزا کو کہا گیا کہ اگر تو مسیح ہے تو مینارہ کہاں؟ تو کہا کہ مینارہ ہونا چاہئے! مینارہ پر اتریں گے!، بہت اچھا!، چندہ کرو مینارہ ابھی بنا لیتے ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں چندہ کیا گیا اور مینارہ اس کی موت کے بعد تکمیل کو پہنچا۔ حالانکہ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: مینارہ پہلے سے ہوگا مسیح (علیہ السلام) بعد میں آئیں گے، یہ شخص کہتا ہے کہ مجھے مسیح پہلے مان لو، مینارہ بعد میں بنا لیتے ہیں۔

مرزا کے مینارہ کو ایک لطیفہ سے تشبیہ:

ہمارے حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ایک مثال دیا کرتے تھے کہ ایک بھنگی تھا جب وہ بیت الخلاء جاتا تھا، اپنے ساتھ سوراخ والا لوٹا لے جاتا تھا، جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہوتا اس سے پہلے لوٹے میں پانی ختم ہو جاتا تھا۔ جب بارہا ایسا ہوا تو ایک دن لوٹے سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ آج میں تیرا انتظام کرتا ہوں کہ میں پہلے استنجاء کرتا ہوں بعد میں پیشاب کرتا

ہوں، چنانچہ اس بھنگی نے ایسے ہی کیا کہ پہلے استنجاء پھر پیشاب کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جو مثال ہے وہ بھنگی والی ہے، مسئلہ یہ کہ مینار پہلے بعد میں مسیح (علیہ السلام)، اور یہ شخص کہتا ہے: نہیں جی! پہلے میں بعد میں مینار!۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے مگر جھوٹا نبی مرزا اس میں شک پیدا کرتا ہے: جب مرزا کو یہ کہا گیا کہ: حضرت مسیح (علیہ السلام) تو مدینہ میں فوت ہوں گے اور قبر شریف بھی مدینہ میں ہوگی، مسیح (علیہ السلام) کے دفن ہونے کے لئے حجرہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں ایک جگہ باقی ہے) تو مرزا غلام احمد نے کہا کہ بہت اچھا! وہ بھی بہت آسان بات ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ: ”ہم مدینہ میں مرے گے یا مکہ میں۔“ (البشری ج ۲ ص ۱۰۵، تذکرہ ص ۵۹۱) اور کہتا ہے: مجھے یہ بات خدا نے کہی ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کو یا، یا کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ مکہ یا مدینہ میں موت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ایک بات فرماتا ہے اس کو۔ یا شک کے ساتھ والی بات کہنے کی ضرورت نہیں۔

مرزا ساری زندگی نہ مکہ جاسکا نہ مدینہ اور نہ تو مسجد اقصیٰ:

مرزا جی کا مرنا تو درکنار ساری زندگی مکہ نہ جاسکا نہ مدینہ جانا ہوا۔ اس وقت قادیانی جماعت نہ مکہ جاسکتی ہے نہ مدینہ، اس کا داخلہ حکماً ممنوع ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کا مکہ اور مدینہ نہ جانا تو ہماری سمجھ میں آسکتا ہے کہ حضور (ﷺ) کی پیشینگوئی پوری ہو رہی ہے کہ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: میرے مکہ اور مدینہ میں دجال کا داخلہ ممنوع ہے۔ اچھا ہوا! مراد وہ لاہور میں، دفن ہوا وہ قادیان میں!۔

موت کا معنی فتح بھی ہے تو سارے قادیانیوں کو مرجانا چاہئے

تا کہ ان کو مکمل فتح نصیب ہو!

اس کے ماننے والوں کو جب کہا گیا کہ مرزا کی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی، وہ تو قادیان میں دفن ہوا، تو مرزائی کرم فرماؤں نے اس کی تاویل یہ کی کہ جناب مرنے سے مراد یہ ہے کہ کئی فتح ہوگی یا مدنی فتح ہوگی۔ اب آپ حضرات ارشاد فرمائیں کہ میں نے بھی کافی ملکوں کے دورے کئے ہیں اور آپ حضرات بھی اچھی معلومات رکھتے ہیں کہ آج تک کوئی کتاب ایسی نہ لکھی گئی جس میں موت کے معنی فتح کے لکھے ہوں۔ الہام تھا کہ مکہ میں مروں گا یا مدینہ میں! ترجمہ کرتے ہیں کہ کئی فتح

ہوگی یا مدنی فتح ہوگی۔ تو ہم نے پھر مرزائیوں سے درخواست کی کہ موت کے معنی جب فتح کے ہیں تو تم سارے مرزائی مر جاؤ تا کہ تم سب کی فتح ہو جائے۔

دو زرد رنگ کی چادریں بھی عجیب احمقانہ تاویل:

مرزائیوں سے کہا گیا: حضرت مسیح (علیہ السلام) جو ہیں وہ روضہ اطہر میں دفن ہوں گے تو مرزائیوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ مرزا غلام احمد بھی روضہ اطہر میں دفن ہے، ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی، ہم نے پوچھا کہ وہ کس طرح؟ (اب آپ ان کے دجل کا اندازہ لگائیے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت مسیح (علیہ السلام) تشریف لائیں گے تو ان کے جسم پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوگی، مرزا غلام احمد کو کہا گیا کہ وہ زرد رنگ کی چادریں کہاں ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ زرد رنگ کی چادروں سے مراد یہ دو بیماریاں ہیں جو مجھے لاحق ہیں، ایک مرق اور دوسری سلس البول۔ زرد رنگ کی چادروں کی میں تاویل نہیں کہتا بلکہ دجل کہتا ہوں، یہ کہا گیا کہ زرد رنگ کی چادروں سے مراد یہ ہے کہ سلس البول اور دوسری مرق ہے، میں ان کی تفصیلات میں نہیں جاتا، (نعوذ باللہ من ذالک) بلکہ وقت ضائع کرنا ہے۔

جھوٹے نبی کی عجیب احمقانہ باتیں:

وہ کہنے لگے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ گنہگار کو جس وقت قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے، اور مؤمن کی لاش جس وقت قبر میں رکھی جاتی ہے تو حدنگاہ تک اس کی قبر فراخ ہو جاتی ہے، تو حضور ﷺ نہ صرف مؤمنوں کے بلکہ کل انبیاء (علیہم السلام) کے سردار آپ ﷺ کی قبر اطہر فراخ ہوتے ہوتے قادیان تک پہنچ گئی، مرزا غلام احمد قادیان میں دفن ہوا گویا روضہ اطہر میں دفن ہوا۔ اب آپ حضرات سے انصاف کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ کوئی معمولی عقل والا، سوجھ بوجھ والا آدمی اس کو سن بھی سکتا ہے یا سننے کی ہمت بھی رکھتا ہے۔

اس منجر صادق (ﷺ) پر قربان! جنہوں نے چودہ سو سال پیشتر یہ پیشین گوئی کی تھی جو دجالوں اور کذابوں والی حدیث میں ہے کہ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس کی ہر بات میں دجل و فریب ہوگا، بات پر پتہ ہوگی۔

قادیانی اس سوال کے جواب سے عاجز آ گئے:

ہم نے کہا: اچھا اگر اسی طرح ہے کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک قادیان تک فراخ ہوگی

ہے، تو مدینہ طیبہ سے چلیں تو پہلے جدہ آتا ہے، اس کے بعد کراچی، حیدرآباد، سکھر، بھاولپور، لاہور وغیرہ کے بعد قادیان آتا ہے، تو ان تمام شہر اور ان کے درمیان میں اور گاؤں قریہ وغیرہ بہت سارے چھوٹے بڑے شہر ہیں، جن میں غلام احمد قادیانی کا کوئی استثناء نہیں بلکہ اس میں تو قبر مبارک کے فراخ ہونے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) دیگر غیر مسلم اقوام ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی وغیرہ بھی مدفون ہیں، تو وہ بھی قبر اطہر میں مدفون ہیں۔ تو اس پر وہ لوگ فہت الذی کفر کا مصداق بنے اور پھر کوئی جواب نہیں دے سکے! یا للعجب!۔

کیا جنگ بدر سے چودھویں مراد ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کا اب ایک اور دجل سنئے! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ہم نے بدر کے دن آپ کو فتح عطا فرمائی۔ اس کی پوری تفصیلات ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کا ترجمہ کرتا ہے کہ بدر سے مراد ۱۴ ویں (چودھویں) رات کا چاند ہے۔ کہتا ہے کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے، بدر سے مراد وہ مقام بدر نہیں اور ۱۴ ویں (چودھویں) رات کے چاند سے مراد چودھویں صدی ہے، تو یہ پیشین گوئی میرے متعلق ہے۔

سید الاولین والآخرین کئی کئی ماہ فاقہ سے رہتے تھے، مگر مرزا کونئے نئے

کھانوں کے لئے نبی بنایا گیا:

اس کی ایک اور سنئے! یہ کہتا ہے کہ میرے سچا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ جتنی کھانے پینے کی چیزیں ہیں تو جس وقت دنیا ترقی کر کے عروج پر پہنچ گئی تو ان اشیاء نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ یا اللہ! ہم تو تیار ہیں مگر ہم کو کھانے والا تیرا کوئی نبی نہیں ہے؟۔ خود یہ لکھتا ہے کہ حضور (ﷺ) کے زمانہ میں پیسٹری وغیرہ نہیں تھے، تو ان پیسٹریوں نے مل کر درخواست کی کہ ہم رنگ بہ رنگی غذا میں تو تیار ہیں مگر ہمیں کھانے والا کوئی نبی نہیں ہے؟۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کھانے کے لئے نبی بنا دیا۔ تو جناب والا ان کے دجل کا اندازہ لگائیے!

ایک پیٹ بھرو نبی کا لطیفہ بھی سنئے:

ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا بادشاہ کو پتہ چلا تو بادشاہ نے اس کو بلایا، اس کی حالت کو دیکھا، بھوکا ہے، ننگا ہے، کھانے کو کچھ نہیں ملتا، ہارون رشید نے کہا: اس کو

مطبخ میں بند کر دو، اس کی خوب خدمت کرو، دو چار دن رکھا اور اس کے بعد بلا کر کہا: سناؤ بھائی اور کوئی وحی آئی ہے!؟، اس نے کہا: تازہ وحی یہ آئی ہے کہ ”یا ایہا النبی باورچی خانہ میں رہو!“۔  
تو قادیانی خود یہ کہتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں نے مل کر یہ درخواست کی کہ کھانے پینے کے لئے کوئی نبی بھیج دو، کھانے پینے کے لئے میں آ گیا ہوں۔ لہذا میں نبی ہوں۔ (معاذ اللہ) اس کے دجل کا اندازہ لگائیے۔

ایک اور تاویل کی، آپ دجل کا اندازہ لگائیے: مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کے زمانہ میں یہ ڈاک، رسل و رسائل اور پریس وغیرہ کا انتظام نہ تھا، تو ان سب چیزوں نے مل کر دعا کی کہ ہم تو سب دین کی خدمت کے لئے تیار ہیں مگر تیرا کوئی نبی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے درخواست کو مان کر مجھے نبی بنا دیا، میں لکھتا جاؤں گا، مطبخ چھاپتا جائے گا، لہذا میں نبی ہوں۔

### ظفر اللہ قادیانی کی موت:

دجل و فریب کے متعلق حضور (ﷺ) کی یہ پیشین گوئی ہے، آج کی مجلس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب کے متعلق اتنی بات عرض کرنا تھی، اگر اللہ کو منظور ہوا تو اس کی کذب بیانی کے متعلق حضور (ﷺ) کی اسی حدیث کا دوسرا لفظ ”کذابون“ ہے تو اس کی تفصیل کسی اور مجلس میں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

آج اطلاع ملی کہ ظفر اللہ خان (قادیانی ملعون) مر گیا، بھائی! یہ ظفر اللہ قادیانی مرزا غلام احمد کی نبوت کی کشتی کا بہت بڑا کشتی بان تھا، ۱۹۵۳ عیسوی کی جو تحریک چلی اس میں حکومتی اعداد و شمار کے مطابق ہمارے دس ہزار مسلمان شہید ہوئے، یہ تحریک اس کے علل و بلبل کی وجہ سے تھی، حکومت میں وزیر خارجہ تھا، یہ ”روزنامہ نوائے وقت“ کی رپورٹ ہے کہ باہر کی دنیا میں جتنے بھی سفارت خانے تھے اس نے ان کو قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بنا رکھا تھا، خواجہ ناظم الدین سے یہ کہا گیا: اس کو ہٹا دو تو اس نے ہمارے علماء کو یہ جواب دیا کہ شاید میری (منیر) انکوائیری کے اندر یہ بات آگئی ہے: اگر اس کو ہٹایا گیا تو امریکہ ہمیں گندم نہیں دے گا! بین الاقوامی طاقتوں کا گماشتہ اور اس کا آلہ کار تھا!۔

تحریک چلنے کا سبب یہ بنا کہ قادیانیوں نے ”آرام باغ کراچی“ میں ایک جلسہ رکھا، ان دنوں مولانا لال حسین صاحب اختر (رحمۃ اللہ علیہ) کراچی میں ہماری جماعت کے مبلغ

تھے، مرزائیوں کو کہا گیا: جلسہ میں گڑبڑ ہوگی، ہمارے نمائندے نے حکومت سے کہا: اگر ظفر اللہ اس جلسہ میں شریک ہوا تو بہت بڑے حادثے کا خطرہ ہے۔ حکومت کے ذمہ داروں نے ظفر اللہ کو بلا کر کہا: آپ جلسہ میں شریک نہ ہوں ورنہ بہت بڑا حادثہ ہوگا؟! ظفر اللہ قادیانی نے یہ جواب دیا: حکومت کی ملازمت چھوڑ سکتا ہوں مگر اپنی جماعت کا جلسہ نہیں چھوڑ سکتا۔ چنانچہ وہ جلسہ میں گیا، اور جلسہ میں گڑبڑ ہوئی، پکا قادیانی تھا اس کے بعد تحریک چل پڑی۔

الحمد للہ! ہمارے علماء کی قربانیاں رنگ لائی ہیں:

میرے عزیز بھائیو! آج ایک درخواست آپ حضرات سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ قادیانی خدا کی قسم اپنی موت مرچکے ہیں، ہمارے علماء کرام نے جو آواز مبرو و محراب سے شروع کی تھی، الحمد للہ! قومی اسمبلی تک سنی گئی، جو مقدمات انہوں نے مقامی عدالتوں میں شروع کئے تھے وہ سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت تک سنے گئے۔

جو علماء کا موقف تھا عدالت نے بھی وہی فیصلہ دیا، جو کمزور و نحیف آواز علامہ بخاری صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے رفقاء و علماء کرام نے اٹھائی تھی، اس وقت وہ چار دانگ عالم میں سنائی دے رہی ہے۔ علماء جیلوں میں گئے، ماریں کھائیں، قربانی دی، ایثار کیا، الحمد للہ! جگہ جگہ ان کا موقف سنا گیا، مرزائیت کے متعلق پوری امت بیدار ہو گئی، اگر اس وقت مرزائیت زندہ ہے تو صرف دو باتوں کی وجہ سے، ایک اپنی تنظیم کی بناء پر زندہ ہے اور دوسرے اپنے مسلمان افسروں کی بے حسی اور بے غیرتی کی بنا پر زندہ ہے۔

اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو فعال بناؤ:

مرزائیت کی تنظیم کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی تنظیم کے مقابلہ میں ہماری تنظیم بھی ہونا چاہئے، حضرت مولانا ابراہیم نوسار کا صاحب، مولانا ایوب صاحب اور مولانا عبدالرشید صاحب ربانی! آپ حضرات میرے مخدوم ہیں، آپ حضرات کو ان کی تنظیم کے مقابلہ میں اپنی تنظیم بنانا چاہئے، جماعت کا مقابلہ جماعت ہی کر سکتی ہے، فرد جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ قادیانی ایک جماعت ہے اس کے مقابلہ لئے ایک جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ پاکستان میں جگہ جگہ تنظیم ہے تو یہاں بھی اس کے مقابلہ کے لئے تنظیم ہونی چاہئے۔ وہ جماعت دنیا جہان کے وسائل و سیاست سے یکسر منہ موڑ کر صرف اس مسلک کے لئے ہو، اپنے آپ کو وقف کر دیں، اوڑھنا بچھونا

صرف یہی ایک مسئلہ ہو، اگر قادیانی حکومت کے کسی حکمہ میں ملازم ہے تو وہ اپنی جماعت کا وفادار پہلے ہوگا بعد میں وہ حکومت کا ملازم و وفادار ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے افسران کو بیدار کر دیں:

اور دوسرے حصے میں ہمارے جو مسلمان افسران ہیں وہ رشوت خور، مصلحت کو سوچنے والے، سفارش کے طلب گار، ان کو قطعاً اس کا احساس نہیں کہ حضور (ﷺ) کے امتی ہونے کے ناطے ہمارا بھی کوئی فرض بنتا ہے۔ اگر وہ بیدار ہو جائیں تو قادیانی چند مہینوں کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی بیدار ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

ظفر اللہ بڑا کٹر متعصب قادیانی تھا:

میرے دوستو اور بھائیو! مرزائی اپنی جماعت کے کاز کے لئے کتنے پکے ہیں جیسا کہ ظفر اللہ خان کا واقعہ پیش کیا گیا، یہ جب باہر بھیجا گیا تو عرب ممالک نے کہا: آپ ہمارا مقدمہ اقوام متحدہ میں پیش کریں؟ اس نے کہا: میں مقدمہ تب پیش کروں گا جب آپ ہماری جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کو تار دیں، پھر وہ مجھے لکھیں! تب جا کر میں مقدمہ پیش کروں گا! پھر جس وقت آپ کو ووٹ دوں تب بھی شکریہ کا برقیہ آپ ہمارے سربراہ کو ارسال کریں گے۔ کٹر متعصب تھا، ظفر اللہ، مرزا!۔

ملک شاہ فیصل نے خادم ختم نبوت بن کر بہت خدمت انجام دی:

مرزا غلام احمد کی متعفن لاش کو عطر لگا کر اس کے جنازے کو کندھے پر ڈالے پوری دنیا میں گھومتا رہا، تعارف کراتا رہا، اتنا متعصب ترین قادیانی تھا، حضور (ﷺ) کے روضہ مبارک کی جو جالی مبارک ہے وہاں ایک پردہ لگا ہوا تھا، وہاں آیت ماسکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما لکھی ہوئی ہے، ایک دوسری یایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون بھی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے پہلے (بیسویں سال پہلے کی بات ہے) وہاں ایک گول دائرہ بنا کر لکھا گیا تھا: یہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی جگہ ہے یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی جگہ ہے، چوتھا گول دائرہ بنا کر اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے مخصوص ہے۔ اس قسم کا وہاں پردہ تھا۔

سعودی حکومت کا یمن کے ساتھ ایک چوکی کا جھگڑا تھا، دونوں حکومت سرحد کے ملنے کی وجہ سے چوکی پر دعویٰ کرتی تھیں، مقدمہ بین الاقوامی عدالت میں گیا، ظفر اللہ خان اس کا جج تھا۔ اس زمانے میں ابھی سعودی حکومت کو مرزائیت کا کما حقہ تعارف نہیں ہوا تھا، شاہ فیصل پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، بعد میں ختم نبوت کے وکیل بن کر بہت ہی خدمت کی۔

مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا ”شاہ فیصل“ کو متوجہ کرنا:

۱۹۷۴ء عیسوی میں مولانا محمد یوسف بنوری (رحمۃ اللہ علیہ) شاہ فیصل کے پاس تشریف لے گئے اور جا کر کہا: مرزائی خانہ کعبہ کی زیارت کو آجاتے ہیں، تو قرآن و حدیث کا فیصلہ ہے کہ مرزائی اپنے ناپاک قدم سے حرم شریف کو ناپاک و پامال نہیں کر سکتا، براہ کرم آپ پابندی لگا دیں کہ مرزائی کوئی نہ آسکے۔

شاہ فیصل نے کہا کہ مولانا! کسی کی پیشانی پر یہ تو لکھا ہوا نہیں ہوتا! آپ اپنی حکومت کو کہو کہ پاسپورٹ میں مذہبی خانہ بنا دو کہ اس میں لکھ دیا جائے کہ یہ مرزائی و قادیانی ہے تو پھر ہم کسی کو نہ آنے دیں گے۔

تو مولانا نے فرمایا: میں آپ کی خدمت میں حضور (ﷺ) کی عزت کا مسئلہ لے کر آیا ہوں اگر گورنمنٹ پاکستان میرا مطالبہ مان لیتی تو آپ کے دروازہ پر رسول اللہ (ﷺ) کی عزت کی خاطر خیرات مانگنے کے لئے کبھی نہ آتا! اور آپ مجھے ان کا راستہ بتاتے ہیں یہ کہہ کر حضرت بنوری (رحمۃ اللہ علیہ) آبدیدہ ہو گئے، شاہ فیصل بھی رو پڑا، اور کہا: مجھے آپ کی مجبوری کا علم نہیں تھا، آج کے بعد جس آدمی کے متعلق آپ لکھ دیں گے کہ یہ مرزائی ہے تو چاہے وہ پاکستان کی حکومت کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو، وہ حرمین شریفین نہ آسکے گا۔

شاہ فیصل کا دو ٹوک مطالبہ:

جب ۱۹۷۴ء عیسوی کا مقدمہ چل رہا تھا، شاہ فیصل نے بھٹو سے کہا: یہ مطالبہ مان لو ورنہ ہمارے تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے!، ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کو برداشت نہیں کر سکتے!۔

مرزا طاہر جھوٹی نبوت کا تاج اتار کر آئے تو شاہی مہمان بنائیں گے ورنہ:

غالبا ”یوگنڈا“ کے قادیانیوں نے شاہ فیصل کو لکھا کہ: ہماری جماعت کے سربراہ

مرزا طاہر احمد آپ کے یہاں حج کرنے کو آنا چاہتے ہیں۔ برائے کرم! آپ ان کو دعوت دیں! جواب میں انہوں نے لکھا: مرزا طاہر احمد مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا تاج اتار کر آ جائیں تو نہ صرف ہم ان کو دعوت دیں گے بلکہ ان کا استقبال کریں گے، اور سرکاری مہمان کے طور پر ان کو جگہ دیں گے۔ اور اگر یہ مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کو ساتھ لے کر آنا چاہتا ہے تو آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب تک جان میں جان باقی ہے حریم شریفین کو اس کے ناپاک قدموں سے ناپاک نہیں ہونے دیں گے۔ یہ سب کچھ شاہ فیصل کی خدمت کا صلہ ہے۔

مرزائی و قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں:

ایک اور بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پاکستان میں قادیانی غیر مسلم ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ غیر مسلم بن کر پاکستان میں رہ سکتے ہیں، کئی ممالک ایسے ہیں جہاں مرزائیت خلاف قانون ہے، وہاں قادیانی غیر مسلم بن کر بھی نہیں رہ سکتے۔

حکومت ملائیشیا و دیگر سترہ ممالک کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں: حتیٰ کہ ملائیشیا کی حکومت نے پچھلے دنوں اعلان کیا تھا کہ ہمارے یہاں جو شخص قادیانی ہوگا اگر وہ غیر ملکی ہے تو اس کو جلا وطن کر دیا جائے گا۔

اگر ہمارے ملک کا ہے تو اس کو جیل میں رہنا پڑے گا، رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کو کھلے بندوں پھرنے کی اجازت نہیں دیں گے، اسی طرح سترہ ممالک احتیاطی اندازہ کے مطابق ایسے ہیں جنہوں نے اپنے یہاں مرزائیت و قادیانیت کو خلاف قانون قرار دیا ہے، اور غیر مسلم بھی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں قادیانیت کے دجل و فریب کو اجاگر کرنے کی ہمیں توفیق عنایت فرمائیں (حاضرین: آمین)

ظفر اللہ خان ملعون کی کافرانہ و شاطرانہ ایک چال:

اسی سعودی حکومت نے یہ کہا: فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں تو ظفر اللہ خان نے کہا: میں فیصلہ آپ کے حق میں کرنے کو تیار ہوں مگر ایک کام میرا بھی کر دیں اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کی قبر اطہر پر جو چادر ہے اس کو ہٹا دیں، اور وہاں دوسری چادر رکھ دیں مگر اس میں یہ نہ لکھیں کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے ہے۔ اگر ایسا لکھا ہوا ہے تو اس میں مرزا غلام

احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا جنازہ نکلتا ہے، چنانچہ سعودی حکومت اس وقت مرزاہیت سے واقف نہ تھی اور وہ چادر ہٹا دی گئی، اور دوسری چادر لگادی اور آج تک وہی چادر چلی آ رہی ہے۔ یہ سب ظفر اللہ خان، ملعون کے کفر کی کارستانی اور نتیجہ ہے۔ یہ اتنا بڑا سنگین کافر تھا۔

اس کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کے لئے ۱۹۵۳ عیسوی کی تحریک چلی، اور اس تحریک میں لوگوں نے جس بہادری سے قربانی دی، اس کے لئے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں، پاکستان کے معروف و مشہور سیاستدان ”نوابزادہ نصر اللہ خان“ ہیں، یہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفقاء میں سے تھے، یہ پہلے مجلس احرار میں تھے، اس شخص کے نظریات سے اختلاف ممکن ہے مگر اس کے اخلاص میں کسی کو کلام نہیں، بہت محبت وطن سیاستدان ہے۔

وہ خود کہتے ہیں: ان گنہگار کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا کہ مذکور تحریک میں جب سارا دن گولیاں چلتی رہیں اور مسلمان شہید ہوتے رہے، اور شام کو جب قافلے آنا بند ہو گئے تو وہ کہتے ہیں: ہم نے ایک ۸۰ سال کے خمیدہ کمر بوڑھے باپ کو دیکھا کہ وہ اپنے پانچ سالہ بچے کو کندھے پر اٹھایا اور یہ کہتا ہوا آ رہا ہے ”قلم تاریخ لکھ رہا ہے اور اس کو میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہوں کہ شام کو رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و ناموس کے لئے کوئی قافلہ نہیں نکلا تھا، ایک بوڑھی جان ہے اور ایک بچہ ہے۔ بوڑھا باپ بچے سے کہتا ہے: میرے کندھے پر بیٹھو! اور ختم نبوت کا نعرہ لگاؤ! میں زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہوں۔ اور ہم قربان ہو جائیں تاکہ تاریخ کا قلم یہ لکھے کہ: ”جب رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و ناموس کے لئے قربانی مانگی جا رہی تھی تو ایک پانچ سالہ معصوم بچے اور ایک اسی سالہ بوڑھے باپ نے بھی قربانی دی تھی“۔

ظفر اللہ ملعون کو ہٹانے کے لئے دس (۱۰) ہزار دین کے عاشقوں کا خون بہانا پڑا: چنانچہ اسی طرح ہوا۔ اس تحریک میں صرف ظفر اللہ کو ہٹانے کے لئے دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے خون کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

دنیا میں ظفر اللہ ملعون نے اپنے کئے ہوئے کی خوب سزا پائی:

یہ ظفر اللہ قادیانی ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کراچی سے لاہور جا رہا تھا، حیدرآباد اسٹیشن کے قریب اس کی ٹرین کو حادثہ ہو گیا۔ اس کے چند ساتھی مارے گئے، اور یہ بچ گیا، کسی نے سید عطاء اللہ شاہ صاحبؒ کو آ کر کہا: ظفر اللہ خان بچ گیا! تو شاہ صاحبؒ نے کہا: یہ

اپنا انجام دیکھ کر مرے گا۔

شاہ صاحبؒ کی عظمت پر قربان! یہ بات شاہ صاحبؒ نے آج سے سا لہا سال پہلے کہی تھی، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو اور مرزا بشیر الدین محمود کی خلافت کو متعارف کرانے کے لئے ظفر اللہ نے جس ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا، آج اس کی بے کسی اور بے بسی کا یہ عالم کہ اس جماعت کا سربراہ اس کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ جس مرزائیت کو ظفر اللہ قادیانی نے ساری دنیا میں متعارف کرایا تھا، اسی ظفر اللہ کے سامنے پوری مرزائیت کے کفر کا جھنڈا سارے عالم میں لہرا دیا گیا، اور پوری دنیا میں بلند کر دیا گیا۔ جس مرزائیت کو متعارف کرانے کے لئے حکومت کے صیغوں میں اپنے افراد بھرتی کئے، اسی ظفر اللہ ملعون کی موجودگی میں حکومت کا ہر محکمہ اس کا مخالف ہوا۔ اور جس ملک کا وزیر خارجہ بن کر اس نے نفع اٹھایا تھا، اسی ملک نے مرزائیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ دیا۔

ظفر اللہ خان ملعون دنیا میں بھی اپنا بد انجام دیکھ کر مرا ہے:

ہماری جماعت ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے ترجمان دور سالے نکلتے ہیں: ”ایک ”ماہنامہ لولاک“ اور دوسرا ”ہفت روزہ ختم نبوت“ اس دفعہ جو ختم نبوت کا رسالہ چھپا (ہماری جماعت کے مبلغ مولانا کریم بخش کافون آیا ہے) اس نے یہ خبر شائع کی ہے کہ جس وقت ظفر اللہ قادیانی بیمار تھا، اس کی حالت یہ تھی کہ ”بیمار ہونے کی حالت میں یہ بستر میں پیشاب پاخانہ کرتا رہا، اور مدت تک بیہوش رہا، ہوش آتا تھا پھر بیہوش ہو جاتا تھا، اس کو گلو کوڑ دیتے تھے تو منہ کے راستے جھاگ نکل آتی تھی۔ موت ایسی تھی کہ جیسے کسی کو ڈوبکیاں دے کر مارا جا رہا ہو“۔ یہ اس طرح کی بری موت مرا ہے، اس نے امت کی مذاق اڑائی تھی، اب وہ اپنا انجام دیکھ کر مرا ہے۔ جس طرح ”مرزا غلام احمد قادیانی اور ظفر اللہ خان“ کا انجام ہمارے سامنے ہے، دعا کرو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ پوری مرزائیت کا انجام ہمارے (امت کے) سامنے کر دے۔ (حاضرین نے کہا: آمین)

ڈاکٹر افتخار صاحب مرحوم کی حق گوئی و بے باکی:

آخری بات کہہ کر بات ختم کرتا ہوں: ”مرزا بشیر الدین محمود“ ان کی جماعت کا سربراہ تھا، پاکستان کے مشہور و معروف ”ڈاکٹر افتخار“ میڈیکل پروفیسر ہیں، جو اس وقت لاہور میں رہتے تھے، ”مرزا بشیر الدین“ جس وقت بیمار ہوا تو مذکورہ ڈاکٹر صاحب کو فیس دیکر بلایا گیا تاکہ کوئی نسخہ تجویز کریں۔ جب وہ ”ربوہ“ (موجودہ نام چناب نگر) پہنچے تو ان کو ایک ویٹینگ

روم (انتظار گاہ) میں بٹھایا گیا اور یہ کہا گیا: حضرت صاحب مصروف ہیں!، ملاقاتی مل رہے ہیں آپ تھوڑا انتظار فرمائیں!۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں: میں آدھا گھنٹہ انتظار کرتا رہا، پھر میں نے کہا کہ ملاقات کرائیں کہ میں مریض کو دیکھوں! تو انہوں نے پھر کہا: حضرت مصروف ہیں، تھوڑا اور انتظار کرو!۔ بیس منٹ گزر گئے تو میں نے گھڑی دیکھ کر کہا: آپ نے مجھ سے ایک گھنٹہ کا وقت لیا ہے ملاقات کرائیں یا پھر میں جاتا ہوں۔ حضرت صاحب ہوں گے تو آپ کے ہوں گے!، میرے لئے تو وہ صرف ایک مریض ہیں۔ مجھے ایک گھنٹہ کی فیس دی ہے، اور اب گھنٹہ پورا ہونے کو ہے، اور اب میں چلا جاؤں گا اور میں وقت میں اضافہ بھی نہیں کر سکتا چاہے تم مجھے دوسری فیس بھی دو۔

بقول ڈاکٹر موصوف، خدا کی مار کا میرے پاس کوئی علاج نہیں:

میں نے وقت دوسروں کو بھی دے رکھا ہے، تو انہوں نے آپس میں مشورہ کے بعد کہا: آؤ جی! حضرت صاحب فارغ ہیں، آپ ان کا معائنہ کریں!۔ تو ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں: میں جب مریض کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی ملاقاتی نہیں تھا۔ (بس ملاقاتیوں کا بہانا تھا اپنے آپ کو بڑا بتانے کے لئے) ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں: میں نے معائنہ کیا اور واپس آیا تو مجھے مرزائیوں نے کہا: آپ کے پاس ان کے علاج کا کوئی نسخہ ہے؟ میں کہا: بھائی بیمار ہو تو میں اس کا کوئی نسخہ تجویز کرتا! خدا کی مار پڑی ہے اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں۔ اللہ ڈاکٹر افتخار پر رحمت نازل کریں۔ (حاضرین نے کہا: آمین)

ڈاکٹر صاحب جب واپس آئے تو انہوں نے ”آغا شورش کشمیری“ کو یہ بات بتادی، شورش نے یہ بات اپنے رسالہ ”چٹان“ میں چھاپ دی تا کہ ریکارڈ کے طور پر محفوظ رہے۔ اب ڈاکٹر کے موجود ہوتے ہوئے وہ انکار بھی تو نہیں کر سکتے تھے! اگر انکار کریں تو ”شورش“ ان کو برابر کر سکتا تھا کہ یہ دیکھو! ہمارے پاس حوالہ کے طور پر موجود ہے۔

”مرزا غلام احمد قادیانی“ کا حشر جو ہوا وہ آپ کے سامنے ہے، ”مرزا محمود“ بھی اسی طرح کی موت مرا اور ”مرزا ناصر احمد“ کا واقعہ میں کل بیان کر چکا ہوں، یہ کم بخت کسی شریف انسان کی مجلس میں بیٹھنے کے بھی لائق نہیں چہ جائیکہ وہ نبوت کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ بلکہ سارا خاندان ایسا ہی رہا۔

سو (۱۰۰) سال سے امت قادیانیت کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے:

سو سال امت نے قادیانیت کے خلاف لڑائی لڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت کے ان افراد پر رحم فرمائیں جو سو سال تک بڑی بے جگری سے لڑتے رہے۔ اور الحمد للہ! اب بھی لڑائی جاری ہے، امید ہے کہ یہ آخری معرکہ یورپ میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قادیانی بھاگ بھاگ کر اپنے آباء و اجداد کے پاس آرہے ہیں۔

چورڈا کو اسی گھر پر ڈاکہ ڈالتے ہیں جو غفلت کی نیند سوتے رہتے ہیں:

بھائی! چورڈا کو اسی گھر پر ڈاکہ ڈالتے ہیں جہاں گھر والے سوتے رہتے ہیں، اگر گھر والے جاگتے رہتے ہیں تو پھر ڈاکو چور کو یہ ہمت نہیں ہوتی۔ مرزائی آپ کو سوتا ہوا سمجھ کر یہاں آئے ہیں، آپ حضرات کا فرض بنتا ہے کہ انکے خلاف آخری معرکہ لڑنے کے لئے آپ بیدار ہوں، تیار ہوں۔ تیار ہیں؟ جی ہاں! تیار ہیں! (یہ حاضرین مجلس نے کہا)

رسول اللہ (ﷺ) کے دشمن سے جتنا بغض ہوگا

اتنا ہی رسول اللہ (ﷺ) سے قرب ہوگا:

یہی آپ حضرت سے گزارش ہے۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کے راز کو جاننے والے ہیں اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں!۔ آپ کا اور ہم سب کا نفع اسی میں ہے۔ مرزائیت کے خلاف ”حضرت مولانا انور شاہ کشمیری“ (رحمۃ اللہ علیہ) کی عادت یہ تھی کہ سبق پڑھاتے ہوئے جب مرزائیت کا نام آجاتا تو دو تین بڑے سخت جملے کہتے اور نام لینے کے بعد بھی دو چار سخت جملے کہتے! لعین ابن لعین، کذاب ابن کذاب، اللہ ان کو دنیا و آخرت میں رسوا کرے! ”حضرت جذبات میں آکر اس طرح کے بڑے سخت جملے کہتے!“ کسی ساتھی نے عرض کی کہ حضرت آپ جیسا نفیس الطبع انسان حدیث پڑھاتے ہوئے مرزا غلام احمد کی تردید کے لئے کوئی بات آجاتی ہے تو آپ اتنا برا بیچتے کیوں ہوتے ہیں؟ مرزا کو اتنا سخت الفاظ کیوں کہتے ہیں؟ جواب ارشاد فرمایا: مرزا غلام احمد رسول اللہ (ﷺ) کا دشمن ہے، تو مرزا سے جتنا بغض ہوگا اتنا ہی رسول اللہ (ﷺ) سے قرب ہوگا۔

جو شخص رسول اللہ (ﷺ) کی سفارش چاہتا ہے اسے چاہئے کہ ختم نبوت کا کام کرے:

حضرت شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) وفات سے پہلے اپنی چار پائی اٹھوا کر دارالعلوم

لائے (آج ہی میں نے یہ واقعہ ”نقش دوام“ میں پڑھا ہے) تمام طلباء و اساتذہ کو اکٹھا کر کے کہا: تم میں سے جو شخص رسول اللہ (ﷺ) کی سفارش چاہتا ہے اسے چاہئے کہ ختم نبوت کا کام کرے۔ مرزائیت براہ راست نبی (ﷺ) سے متصادم ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) کے دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے، اور یہ بنیادی ضرورت ہے۔

جیسی صحبت ویسا اثر ہوتا ہے:

قادیاںی مجلس و محفل ہوتی ہے، ہمارے بعض دوست جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ: ہم عقیدے کے تو پکے ہیں، ہم وہاں اس لئے جاتے ہیں دیکھتے ہیں: وہ کیا کہتے ہیں؟ بھائی! آپ کسی عطر والے کی دکان پر جائیں، آپ کا ارادہ عطر خریدنے کا نہیں ہے، جب بھی عطر کی خوشبو آپ کو مفت میں ملے گی، لیکن اسی طرح کسی لوہار کی دکان پر چلے جائیں، بیشک اس سے کوئی چیز نہ بنوائیں، جب واپس ہو گے تو لوہے کا زنگ اور بدبو آپ کے ساتھ ضرور ہوگی۔

دینی غیرت و حمیت کا تقاضا کیا ہے؟

وہ کیسی مجبوری ہے جو آپ کفر کے مکان کو دیکھنا پسند کرتے ہیں؟ اور اس کی ہمت رکھتے ہیں؟ آیا یہ خدا یا رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے حکم ہے؟ مرزائی آپ کی مجلس و محفل میں نہیں آتا! اگر آپ مسلح نہیں ہیں تو آپ ان کی نحوست کا ضرور اثر لے کر آئیں گے! ہم سب کے دین کی غیرت کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کا لین دین میں، میل ملاپ میں، علیک سلیک میں، گفتگو میں، شادی بیاہ میں، خوشی غمی میں ان کا بایکٹ (قطع تعلق) کریں! بھائی! قادیانی کا آپ جتنا بایکٹ کریں گے، جتنی اس فتنہ کو ضرب لگائیں گے رسول اللہ (ﷺ) کی شفاعت کے اتنے ہی مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو ختم نبوت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور قیامت کے دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آپ سب حضرات کے سر پر ہو، اللہ تعالیٰ میری ٹوٹی پھوٹی معروضات کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

اللهم ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم، و تب علینا  
انک انت التواب الرحیم۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔  
نوٹ: مولانا کے اس بیان کے بعد ہمارے پیر بھائی (آج جب کہ یہ لکھا جا رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے ان کو واقعی شرف و عزت بخشی کہ ان کو خلافت بھی ملی اور حضرت کی محبت اور خصوصیت بھی) اور مجاز حضرت مسیح الامت و مسیح البیان (حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب) دامت برکاتہم زادہ اللہ شرفا و عظما) حضرت ابراہیم بھائی ٹیل المعروف بہ تسیح والانے چند کلمات ارشاد فرمائے جن کو تبرکاً نقل کیا جا رہا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت کے لئے ہر طرح کی قربانی کا جذبہ ہونا چاہئے:

عزیزم نے خطبہ ماثورہ کے بعد ارشاد فرمایا: بھائیو! حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم نے جو فرمایا: قادیانیوں کے خلاف اس ملک میں ایک جماعت ہونی چاہیے، تو کسی کام میں کمال پیدا کرنے کے لئے اس کام میں کمال مشغولی کی ضرورت رہتی ہے، جب تک یہ چیز نہ ہوگی اس کام میں کمال پیدا نہ ہوگا، اور اس کام میں کمال کا حاصل ہونا ممکن نہیں، تو اس سے جی (دل) بہت خوش ہوا۔ مولانا موصوف نے بہت صحیح مشورہ پیش کیا، میرے جی کو بھی لگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنی طرف سے جس قسم کی بھی مدد کر سکتے ہیں مدد کریں گے، علم کی لائن سے، جانی مالی (تن من دھن سے)۔

بس! اس چھوٹی سی بات پر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ یہ بات ہمیں ہمارے حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب (دامت برکاتہم) نے بتائی، اور انہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات ہمیں ہمارے حضرت حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ) نے بتائی تھی جو ہم سب جانتے ہیں۔ ایک مرتبہ پھر دہراتا ہوں کہ اگر کوئی انسان کوئی کام میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کام میں کامل مشغولی کا ہونا ضروری ہے، جس طرح ہمارے یہ بزرگ (حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم) پاکستان سے جو یہاں تشریف لائے ہیں ہم نے دیکھ لیا کہ وہ حضرات اس میں کامل مشغولی لئے ہوئے ہیں (اور اس کام کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے) اسی لئے اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کو کامیاب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قسم کے فتنوں سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین اور درود شریف کے بعد محترم تسبیح والے صاحب نے دعا فرمائی۔

اللهم ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔ و تب علینا انک انت التواب الرحیم۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ سَوَّلَ اللّٰهُ لِيَوْمِ الدِّیْنِ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

تیسرا بیان ”مرزا قادیانی کی نبوت کا معیار (یعنی جھوٹ)“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

مَوْلَانَا مُحَمَّدُ یُوْسُفُ مَامَا اَسْتَاذُ الْحَدِیْثِ بِاٹَلِی

مَوْلَانَا مُنَوَّرُ حُسَیْنِ سُوْرَتِی اَسْتَاذُ تَحْفِیْظِ الْقُرْآنِ  
جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِسَ لَنْدُن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه  
الذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من  
الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحيم . ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال  
”دجالون“ ثلثون كلهم يزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی . اللهم صل على  
سیدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى  
الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين۔

## پاکستان میں ختم نبوت کے روح رواں

## امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے

کل گذشتہ حضرت اقدس تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ارشاد گرامی پر ہماری مجلس ختم ہوئی  
تھی، آج بھی چاہتا ہوں کہ حضرت کے ارشاد گرامی سے اپنی بات کا آغاز کروں! پاکستان میں ختم  
نبوت کے روح رواں تھے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ)، مولانا احمد علی  
لاہوری (رحمۃ اللہ علیہ) کی ایک دینی درسگاہ جس کا نام ”حدام الدین“ تھا، اس کے سالانہ جلسہ  
میں تقریباً پانچ سو کے قریب علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے، ان میں علامہ سید انور شاہ  
کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا شبیر احمد عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا محمد یوسف بنوری (رحمۃ  
اللہ علیہ) وغیرہم بھی موجود تھے، ان تمام علماء کرام نے علامہ سید انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) کے  
کہنے پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ پر بیعت کی، اور انہیں امیر شریعت کا  
خطاب دیا۔

## حضرت تھانویؒ کی خدمت میں امیر شریعت کا حاضر ہونا:

حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری (رحمۃ اللہ علیہ) (ان کا ملتان میں خیر  
المدارس نامی بہت بڑا مدرسہ ہے) حضرت اقدس تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے مجاز صحبت اور مجاز  
بیعت تھے، شاہ صاحبؒ سے ان کے بہت ہی قریبی تعلقات تھے، انہوں نے شاہ صاحبؒ سے

کہا کہ حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس چلنا چاہئے، شاہ صاحبؒ حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہونے سے بہت ڈرتے تھے۔ شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک ٹوکری پھلوں کی خریدی اور جس وقت حضرت کی خدمت میں پہنچے تو سر پر سے کپڑا اتار لیا، اور حضرت کی خدمت میں پہنچے، مجلس میں قدم رکھا تو مولانا خیر محمد صاحبؒ نے عرض کی: شاہ صاحب! آپ کی خدمت میں آنے سے بہت ڈرتے ہیں تو حضرت اقدس تھانوی صاحبؒ نے کہا: انہیں تو نہیں ڈرنا چاہیے پابندی تو غیروں کے لئے ہے ان کے لئے تو کوئی پابندی نہیں، شاہ جی! آگے بڑھے مصافحہ کیا اور پھلوں کی ٹوکری خدمت میں پیش کی۔

حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو شاہ صاحبؒ نے کہا: ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جس وقت بزرگوں کے پاس جاؤ خالی ہاتھ نہ جاؤ؟ اور سر سے ٹوپی اس لئے اتار دی کہ بزرگوں کا کہنا ہے کہ جس وقت بزرگوں کی خدمت میں جاؤ تو سر خالی کر کے جاؤ! اور جب واپس ہو تو بھر کے لے جاؤ! شاہ صاحبؒ نے یہ خوش طبعی کی۔ حضرت اقدس تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور گفتگو شروع ہوئی تو حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے شاہ صاحبؒ سے پوچھا: آج کل آپ مرزائیت کے متعلق کیا کام کرتے ہیں؟

حضرت تھانویؒ کا تاحیات ختم نبوت کا ممبر بننا:

تو شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہم نے اپنی مجلس احرار کا ایک شعبہ تبلیغ کے نام کا بنایا ہے جو صرف ختم نبوت کا کام کرتا ہے اور ملکی سیاست سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔ خالصاً دینی نقطہ نظر سے مرزائیت و قادیانیت کا تعاقب کرتا ہے، تو اس پر حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) بہت خوش ہوئے۔ حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے پوچھا: شاہ صاحبؒ آپ کی مجلس میں شریک ہونے کا کوئی طریقہ ہو تو بتاؤ؟ شاہ صاحبؒ نے فرمایا: سال کا ایک روپیہ! حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے پچیس روپے نکالے اور شاہ صاحبؒ سے کہا: مجھے بھی ممبر بنایا جائے، اور ان پچیس سال میں میرا انتقال ہو گیا تو میں ختم نبوت کے ممبر ہونے کی حیثیت سے فوت ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان! کہ انہی پچیس سال میں حضرت اقدس تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا انتقال ہو گیا۔

حضرت تھانویؒ کے مرزائیت کے خلاف دور سالی:

حضرت اقدس تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے مرزائیت کے خلاف دور سالی لکھے، ایک

کا نام ہے: ”الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح“ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور دوسرے رسالہ کا نام ہے ”فائد قادیان“۔ حضرت نے یہ دو رسالے قادیانیت کے خلاف لکھے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتا ہے:

آپ کے خطیب مولانا مفتی حافظ قاری استاد حدیث اور خلیفہ مفتی محمود صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) جناب حضرت موسیٰ بدات صاحب (دامت برکاتہم) نے یہ ارشاد فرمایا: ”آج کی مجلس میں یہ گفتگو ہونی چاہئے کہ ”آیا مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کے معیار پر پورا اترتا بھی ہے یا نہیں؟“ تو اس ضمن میں آج ایک ہی بات عرض کر سکوں گا اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا پیغمبر کبھی جھوٹ نہیں بولتا، ہمارے یہاں یہ بات مسلم ہے کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے، چاند ستارے بے نور ہو سکتے ہیں، آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے دریا خشک ہو سکتے ہیں، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر نبی کا فرمان جھوٹا نہیں ہو سکتا! (حاضرین مجلس: بے شک!)

حضور (ﷺ) کی جملہ اولاد حضرت خدیجہؓ کے لطن سے تھی سوائے

(حضرت) ابراہیمؑ کے:

میرے عزیزو! رحمۃ للعالمین (ﷺ) کی جتنی صاحبزادیاں (رضوان اللہ علیہن) تھیں وہ سب ام المؤمنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے لطن مبارک سے تھیں سوائے حضرت ابراہیمؑ کے جو حضرت ماریہ قبطیہ (رضی اللہ عنہا) کے لطن مبارک سے تھے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ”جس وقت حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہو رہا تھا۔

نزینہ اولاد کے بچپن میں فوت ہونے کی حکمت الہیہ:

ایک مسئلہ عرض کئے دیتا ہوں کہ حضور (ﷺ) کی جتنی نزینہ اولاد تھی ان سب کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا، اور اس کی وجہ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ لکھی ہے کہ حضور (ﷺ) کی نزینہ اولاد اگر جوان ہوتی اور انہیں نبوت ملتی تو یہ ختم نبوت کے منافی تھا، اور اگر انہیں نبوت نہ ملتی تو پھر سوال پیدا ہوتا کہ ابراہیمؑ (علیہ السلام) کا بیٹا اسحاق (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) نبی اور یعقوب (علیہ السلام) کا بیٹا یوسف نبی تو محمد (ﷺ) کا بیٹا نبی کیوں نہیں؟ اگر جوان ہوتے

نبوت ملتی تو یہ ختم نبوت کے منافی تھا۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اللہ رب العزت نے اس مسئلہ کو شروع سے ہی ختم کر دیا تا کہ ختم نبوت کا مسئلہ زندہ و تابندہ رہے۔ اس کی تشریح اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوئی تو کل پرسوں کی مجلس میں ہو جائے گی تو حضور (ﷺ) گھر تشریف لے گئے، اپنے بچے کو اٹھایا، گود میں لٹایا، آخری وقت آیا بچگی لگی، تو حضور (ﷺ) کے آنسو جاری ہو گئے، آپ (ﷺ) کے آنسو گرتے گرتے چہرہ مبارک سے ہوتے ہوئے بچے کے چہرے پر گرے، ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے حضور (ﷺ) کا کندھا ہلا کر عرض کی: آقا! آپ بھی روتے ہیں؟

کسی عزیز یا اولاد کی موت پر آنسو بہانا صبر کے خلاف نہیں ہے:

تو حضور (ﷺ) نے جواب میں ارشاد فرمایا: کسی عزیز کی جدائی پر دل صدمہ کرے اور آنکھ آنسو بہائے، میں نے کبھی اس سے منع نہیں کیا، اس کے خلاف واویلا کرنا، سینہ زنی کرنا، قدرت کے خلاف پروپیگنڈا کرنا، آوازیں نکالنی یہ ممنوع ہیں۔ دل صدمہ کرے، آنکھ آنسو بہائے یہ فطرت کا تقاضا ہے۔

تو ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ (رضی اللہ عنہا) اپنے بچے کے صدمے میں بار بار روتی تھیں، حضور (ﷺ) ایک بار تشریف لائے اور صبر کی تلقین کی، دوبارہ فرمائی، سہ بارہ فرمائی! مگر ماں صاحبہ! ان کو تسلی نہیں ہوتی تھی، ایک ہی بچہ تھا بچپن میں انتقال ہو گیا۔ میں نے بارہا اس کو منع کیا کہ آپ اتنا نہ رویا کریں؟ لیکن تمہیں صبر نہیں آتا۔ اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے پردے ہٹا دے، اور جنت تیرے سامنے کر دی جائے، اور تو آنکھوں سے دیکھ لے کہ تیرا بیٹا جنت میں حوروں کے پاس پرورش پارہا ہے تو کیا تجھے تسلی ہو جائے گی؟

رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر جنت دیکھنے کی پیش کش قبول نہ کرنا:

حضور (ﷺ) کی پیش کش کا اندازہ فرمائیں! میں دعاء کروں! اللہ تعالیٰ پردے ہٹا دے! اور جنت تیرے سامنے کر دی جائے، اور تو آنکھوں سے دیکھ لے کہ تیرا بیٹا جنت میں حوروں کے پاس پرورش پارہا ہے تو کیا تجھے تسلی ہو جائے گی؟! حضرت ماریہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے تسلی ہوگئی! اب دعاء کرنے اور جنت دکھانے کی ضرورت نہیں! عرب کی عورتوں نے حضرت ماریہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا: تیرے مقدر کو کیا ہوا؟ حضور (ﷺ) کا دریا ئے

رحمت جوش میں تھا، حضور (ﷺ) دعاء کرتے اور جنت تیرے سامنے کردی جاتی! اور تو اپنے بچے کو جنت میں حوروں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھ لیتی! اور دنیا کی عورتوں میں تو واحد عورت ہوتی جس نے دنیا میں رہ کر جنت کا نظارہ کیا، حضور (ﷺ) کی اتنی بڑی پیشکش کا انکار کر دیا؟۔

مار یہ قبضیہ گورسول اللہ (ﷺ) کے فرمان پر یقین و ایمان ہے  
مگر اپنی آنکھوں پر نہیں:

حضرت مار یہ (رضی اللہ عنہا) نے جواب میں یہ کہا: کہ بی بی! تمہاری رائے اور سوچ اور سمجھ بھی صحیح ہے لیکن جو میں نے کیا وہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ میں حضور (ﷺ) کی خدمت میں درخواست کرتی اور حضور (ﷺ) دعاء کرتے اور جنت میرے سامنے آ جاتی اور میں اپنے بیٹے کو حوروں کی گود میں کھیلتا ہوا دیکھ لیتی تو اس کا معنی یہ تھا کہ مجھے اپنی آنکھ پر تو اعتبار ہے مگر حضور (ﷺ) کی بات پر اعتبار نہیں؟، حالانکہ میری نظر خطا کر سکتی ہے مگر حضور (ﷺ) کی زبان مبارک خطا نہیں کر سکتی؟

رسول اللہ (ﷺ) کی ایک پیشین گوئی:

تو بھائی! : بات یہ ہے کہ پیغمبر جو بات کہہ دے یہ ناممکن ہے کہ وہ بات پوری نہ ہو۔ میں اس ضمن میں رسول اللہ (ﷺ) کی ایک پیشین گوئی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، حضور (ﷺ) جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے جا رہے تھے اور حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) آپ کے ساتھ تھے، پیچھے ابو جہل نے اعلان کر دیا کہ لوگو! تم میں سے جو شخص حضور (ﷺ) کو زندہ گرفتار کر کے لائے گا اسے اتنا اکرام و انعام دیا جائے گا۔

رسول اللہ (ﷺ) کو جب جلال آتا تو کوئی مائی کالال آمنہ کے لال کے  
جلال کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا:

سراقہ ابن مالکؓ عرب کا ایک مشہور بہادر تھا، ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، اللہ کی شان! : باقی لوگ رسول اللہ (ﷺ) کو تلاش کرنے میں اور راستہ پر چل دئے، اور سراقہؓ اسی راستہ پر چلا جس راستہ پر حضور (ﷺ) اور صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ کا سفر کر رہے تھے تو سراقہؓ چلتے چلتے حضور (ﷺ) کے پیچھے پہنچ گیا۔ (یہاں ایک بات اور عرض کرنی ہے وہ یہ کہ

ہمارے نبی (ﷺ) سراپا رحمت و شفقت تھے مگر جب حضور (ﷺ) کو جلال آتا تو کوئی مائی کالال آمنہ کے لال کے جلال کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا) حضور (ﷺ) کی خدمت میں جب صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی کہ: ”یہ سراقہ آ گیا ہے!“، تو حضور (ﷺ) نے اپنے گھوڑے کو موڑا، سراقہ کی طرف رخ کیا، بس! حضور (ﷺ) کی نظر جلال پڑنے کی دیر تھی، سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھسنا شروع ہو گئے حالانکہ سنگریزے، پتھر اور سخت زمین تھی۔

حضور (ﷺ) نے اس حالت میں ارشاد فرمایا: سراقہ! تو آج ہمیں گرفتار کرنے آیا ہے حالانکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کل قیصر و کسریٰ کے ملک فتح ہوں گے وہاں سے سونے کے کنگن آئیں گے اور تجھے سپرد کئے جائیں گے اور تو مجھے گرفتار کرنے آیا ہے؟

نبی (ﷺ) کا بے کسی اور بے بسی کے عالم میں بھی اللہ تعالیٰ سبحانہ پر کتنا

زبردست اعتماد و یقین تھا:

آپ حضرات! حالات کو دیکھیں، حضور (ﷺ) نے بات اس وقت کہی جب حضور (ﷺ) کو مکہ سے نکالا جا رہا ہے، اور مکہ کی زمین تنگ کر دی گئی، جس وقت آپ مکہ مکرمہ سے یہ کہہ کر نکلے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، میں یہاں پیدا ہوا، یہاں پلا، بڑا ہوا، آج تجھے چھوڑ کر جانے کو جی نہیں چاہتا لیکن میں کیا کروں، یہاں کے مکین، رہنے والے مجھے رہنے نہیں دیتے!۔

حضور (ﷺ) کی پریشانی، بے کسی اور بے بسی کا عالم یہ ہے کہ مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے، مگر نبی (ﷺ) کو خدا کی ذات پر یہ اعتماد ہے کہ ان حالات میں جب آپ (ﷺ) کو اپنے ہی شہر میں رہنے نہیں دیا جاتا! آپ پیشین گوئی کر رہے ہیں، سراقہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری غلطی معاف فرمائیں!، میں آپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسی غلطی و گستاخی نہیں ہوگی، میں واپس جا رہا ہوں، اگر کوئی آ رہا ہے تو اسے بھی میں واپس کر دوں گا، حضور (ﷺ) نے اسے امان دیدی اور وہ واپس چلا گیا۔

حضرت عمرؓ اور رسول اللہ (ﷺ) کی پیشین گوئی پر کتنا ایمان و یقین تھا:

آپ حیران ہوں گے حضور (ﷺ) کا زمانہ گزرا، صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کا زمانہ گزرا، حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا زمانہ آیا، قیصر و کسریٰ فتح ہوئے، وہاں سے خزانہ کا مال آیا، حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں وہ مال ڈھیڑ کر دیا گیا، آپ (رضی اللہ

عنه) نے اعلان کر دیا کہ نماز کے بعد کسی کو جانا نہیں، مال غنیمت تقسیم ہوگا، نماز کے بعد فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) اس ڈھیڑ کی طرف گئے جس طرف سونا رکھا ہوا تھا، وہاں جا کے کسی چیز کی تلاش کر رہے تھے اور وہ مل نہیں رہی تھی، واپس ممبر کے پاس آگئے اور پوچھا کہ یہ مال کون لایا ہے؟ تو دس بارہ آدمی کھڑے ہو گئے، فرمایا: مال پورا کرو مال پورا نہیں!

انہوں نے حیرت سے کہا! یا عمر (رضی اللہ عنہ) آپ کا ہمارے متعلق یہ گمان!، نعوذ باللہ! ہم نے مال کے اندر خیانت و بددیانتی نہیں کی، ہم وہ ہیں: جنہوں نے رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں رہ کر امانت و دیانت کے اسباق پڑھے، اگر ہم مال پورا نہیں لائے تو دنیا میں کون شخص ایسا ہوگا جو دیانت کا معیار برقرار رکھ سکے گا، یہ کہنا تھا کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

فرمایا: ایک طرف تمہاری امانت ہے اور ایک طرف رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان ہے، میں کیا کروں؟! میرے نبی (ﷺ) نے ارشاد فرمایا تھا: جس وقت قیصر و کسریٰ کے علاقے فتح ہوں گے تو اس کے خزانہ میں سونے کے کنگن بھی آئیں گے، تمام مال آ گیا مگر سونے کے کنگن نہیں ہیں۔ جب تک سونے کے کنگن نہیں آئیں گے اس وقت تک مال پورا نہیں ہوگا، اس لئے کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے مگر میرے نبی (ﷺ) کا فرمان بدل نہیں سکتا۔ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ اسی اثنا میں ایک اور شخص آیا اس نے اپنی جیب سے رقعہ نکال کر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) کو دیا انہوں نے پڑھا اور کہا: بھائی مال لاؤ! اس رقعہ میں علاقہ کے گورنر نے لکھا تھا: تمام تر مال ہم نے آپ کی خدمت میں بھیج دیا سوائے سونے کے کنگن کے، ان کے متعلق رسول اللہ (ﷺ) کی خاص پیشین گوئی ہے، لہذا خاص قاصد و آدمی کے ذریعہ اس کو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کنگن کو ہاتھ میں لئے اور کہا کہ: ”هل منكم سراقه ابن مالک (رضی اللہ عنہ)“ بوزھا آدمی، لکڑی کے سہارے کونے میں کھڑا ہوا، کہتا ہے: مجھے سراقہ کہتے ہیں۔ فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) نے کہا: تمہیں یاد ہے: رسول اللہ (ﷺ) کا وعدہ یاد کرو؟ میں پورا کر دیتا ہوں۔ اور فرمایا: مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے، یہ کنگن ہاتھ میں لے کر، ہوا میں لہر ادوتا کہ دنیا جہان اس بات کی گواہ ہو جائے کہ کائنات کا نظام بدل سکتا ہے مگر میرے نبی (ﷺ) کا فرمان جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں ایک اور بات بھی ہے۔

حضرت عمرؓ نے رسول اللہ (ﷺ) کی زبان سے نکلے ہوئے

ایک ایک لفظ کا کتنا خیال رکھا:

وہی جس وقت قیصر و کسریٰ کے علاقے فتح ہوئے، وہاں سے بادشاہ کا تخت، جبہ، دستار بھی اس مال میں آیا تھا، حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: سب کے ٹکڑے کر کے مجاہدین میں تقسیم کر دو، اور آخر میں ارشاد فرمایا: بادشاہ کی قالین کے بھی ٹکڑے کر کے مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے، ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: دوسری چیزوں کے ٹکڑے ہوئے میں نہ بولا مگر قالین کے ٹکڑے کرنے سے اس کی افادیت ختم ہو جائے گی؟ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: بھائی! مجھے ٹکڑے کرانے دو اور ٹکڑے کرانے کی حکمت میں بعد میں سمجھاتا ہوں۔ میں نے یہ کیوں کیا؟، چنانچہ ٹکڑے کر کے تقسیم کئے گئے، اس کے بعد حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: بھائی! تمہاری نظر چیزوں پر تھی اور میری نظر رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان پر تھی۔

بھائی! حضور (ﷺ) کا والا نامہ اس بادشاہ کے پاس گیا تھا، اس نے رسول اللہ (ﷺ) کے خط کے ٹکڑے کئے تھے، اس کی اطلاع جب حضور (ﷺ) کو ملی تو حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اچھا اس نے آج میرے خط کے ٹکڑے کئے ہیں ایک وقت آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے ملک کے، بادشاہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ میں نے ان چیزوں کے ٹکڑے نہیں کئے ہیں بلکہ رسول اللہ (ﷺ) کا فرمان پورا کیا ہے۔ (ورنہ مجھے بھی اس کی افادیت کا علم تھا)

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک رسول اللہ (ﷺ) کی ایک ایک

پیشین گوئی پوری نہ ہو جائے:

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک رسول اللہ (ﷺ) کا ایک ایک فرمان پورا نہ ہو جائے۔ میں نے حدیث شریف خانپور کے چھوٹے سے دیہات میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کے ہاں پڑھی تھی۔ (جس زمانہ میں میں نے حدیث شریف پڑھی تھی، شباب کا عالم تھا ابھی ڈاڑھی بھی نہ آئی تھی، یہ یورپ کا ماحول سامنے نہ رکھیں بلکہ پاکستان کا ماحول اور وہ بھی ایک چھوٹے سے دیہات

کا) وہ حدیث شریف یہ تھی کہ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ایک وقت آئے گا کہ عورتوں کے سر کے بال اس طرح ہلیں گے جس طرح اونٹ کی کوہان ہلتی ہے۔ خدا گواہ ہے کہ یہ بات قطعاً سمجھ میں نہیں آئی، عورت جس وقت کنگھی کرتی ہے اس کے بال سر سے چپک جاتے ہیں وہ کس طرح ہلیں گے یہ بات قطعاً سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جس وقت ماحول نے پلٹا کھایا، اور شہر آنا ہوا تو دیکھا کہ عورتیں کیا کرتی ہیں، اور وہی بات دیکھی جس کا حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ عورتوں کے بال نہیں ہل رہے بلکہ نبی (ﷺ) کا فرمان پورا ہو رہا ہے۔ تو حضور (ﷺ) نے جو کچھ پیشین گوئی فرمائی ہے وہ سب قیامت تک پوری ہو کر رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کا نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہ کرتا ہے، نہ کچھ کہتا ہے:

اور ارشاد سنیں کہ انسان ماں باپ کی خدمت نہیں کریں گے بلکہ دوستوں کی خدمت کا خیال رکھیں گے اور ماں باپ کا خیال نہیں رکھیں گے۔ آپ کے یورپ کا یہی حال ہے، دوست پروری ہو رہی ہے۔ والدین جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کو بوڑھے خانے کے اندر بھیج دیا جاتا ہے، تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ کا نبی اللہ سے حکم پا کر ﴿حکم پا کر﴾ کی قید اس لئے لگائی کہ اللہ کا نبی اللہ کے حکم کے بغیر کچھ کہتا ہی نہیں ”وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی“ پھر نبی اللہ کے حکم سے جو بول دے یہ ناممکن ہے کہ نبی کا کہا ہوا پورا نہ ہو۔ قبل از وقت کوئی بات کہے اسے شرعی اصطلاح میں پیشین گوئی کہتے ہیں۔

اس معیار پر کذاب غلام احمد قادیانی کو جانچنے کی کوشش کریں:

اب اس معیار پر آپ حضرات غلام احمد قادیانی کو پرکھنے (جانچنے) کی کوشش کریں؟ کیا ”مرزا غلام احمد قادیانی“ کی پیشین گوئی پوری ہوئی؟، لیکن میں بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں: اللہ رب العزت کے گھر میں با وضو ہو کے کہتا ہوں: میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ اس کی تمام تر کتابوں کا مطالعہ کر لیں اس کی ایک بھی پیشین گوئی ثابت نہیں کی جاسکتی کہ اس نے پیشین گوئی کی ہو اور دنیا جہان میں پوری ہوئی ہو۔ ریل گاڑی مکہ میں چلے گی! اس کا حال سن چکے ہو، اور میں مکہ میں مردوں کا یادینہ میں! اس کا بیان بھی سن چکے ہو۔

آج کی مجلس میں صرف دو پیشین گوئیاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ﴿وایسے اس کی تمام

پیشین گوئیاں ہیں جو سب کی سب جھوٹی ثابت ہوئی ہیں اللہ کو منظور ہوگا تو کسی اور مجلس میں بیان کی جائیں گی۔ اس کو ملاحظہ فرمائیں دیکھیں کہ ”آیا مرزا غلام احمد نبوت کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟“ مرزا احمد بیگ نامی اس کا ایک چچا زاد بھائی تھا، وہ جس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس آیا تو اس کے ساتھ اس کی نوجوان بچی بھی (تقریباً سترہ سال کی) تھی۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کو ملنے جا رہا ہے ساتھ بچی ہے، چلو! چچا کو ملتے چلیں! احمد بیگ نے غلام احمد قادیانی کو یہ کہا: ”ایک عزیز جو مفقود الخمر ہے، ان کے بارے میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایک بیان دیدیں کہ زمین میرے نام ہو جائے“ (اس وقت مرزا کی عمر ۶۰ سال کی تھی)

مرزا غلام احمد قادیانی ہر وقت اپنی کانی آنکھ سے شیطانی مطابقت و مشابہت کرتا رہتا تھا:

غلام احمد قادیانی نے کہا: آج نہیں کل میرے پاس آئیں، میں رات اللہ تعالیٰ سے مشورہ کروں گا اور سویرے بیان دوں گا۔ اس نے کہا: بہت اچھا! سویرے آ جاؤں گا۔ (چونکہ مرزا نے اس کی لڑکی کو دیکھ لیا تھا) آج بھی میں نے علماء کرام کی مجلس میں حوالہ پیش کیا تھا کہ مرزا غلام احمد کس کردار کا آدمی تھا؟، ہر وقت کانی آنکھ سے شیطانی مطابقت و مشابہت کرتا رہتا تھا، اس کی پیروی کے اندر مشغول رہتا تھا۔

مرزا کی کانی آنکھ کا ایک پُر لطف لطیفہ:

اس کی کانی آنکھ کا بھی ایک شاندار لطیفہ ہے۔ اس کی کتاب ”سیرۃ المہدی“ میں لکھا ہے (دیکھئے! سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷، روایت نمبر ۴۰۴) کہ ایک مرتبہ فوٹو گرافر آئے، انہوں نے آ کر کہا: ہم آپ کا فوٹو لینا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے آپ آنکھ کھلی رکھیں۔ آنکھیں پھاڑ کے رکھیں تاکہ فوٹو صحیح آجائے۔ ہم آپ کی کتابوں میں فوٹو چھاپیں گے تاکہ باہر کی دنیا والے قیافہ شناس ہوتے ہیں آپ کا فوٹو دیکھ کر رائے قائم کریں گے کہ آپ کتنی بڑی شخصیت ہیں؟۔ اگر آپ کی آنکھ بند رہی یا اور کچھ دوسرے طریقے پر رہی تو آپ کے لئے اچھی رائے قائم نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ تیار ہو کر آئیں، مرزا غلام احمد گھر گیا، اور بڑے آب و تاب کے ساتھ جوتے پہنے دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بائیں جوتا دائیں پاؤں میں پہن کر تیار ہو کر آ گیا۔ یہ ان کی کتابوں کے اندر لکھا ہوا ہے۔

مرزا کی ویسکٹ کی جیب میں تین راتوں تک اینٹ پڑی رہی

اس کا اسے پتہ تک نہیں:

”مرزا غلام احمد قادیانی“ ایک رات سویا تو اس کی پسلیاں دکھتی رہیں، دوسری رات سویا تو بھی ایسے ہی پسلیاں درد کرتی رہیں، تیسری رات کو بھی سو نہیں سکا پسلیوں کی وجہ سے، پھر کہا: بھائی! دیکھو تو سہی کیا ہے؟ دیکھا جو سہی تو جرسی کی جیب میں اینٹ پڑی ہوئی تھی، تین راتوں تک جیب میں اینٹ پڑی رہی اور اس کو پتہ تک نہیں چلا!، کہنے لگا: فلاں دن ”مرزا بشیر الدین محمود“ نے شرارت کی تھی، اینٹ میری جیب میں ڈال دی۔ یہ میری جیب میں پڑی رہی اور مجھے پتہ تک نہیں ہوا، (دیکھئے! حضرت مسیح موعود کے حالات ملحقہ براہین احمدیہ ص ۱۰۰) (یہ سیدھا سادہ ہے یا آلو کا پٹھا ہے جسے یہ معلوم نہیں کہ دوسیر کی اینٹ جیب میں ڈالے پھر رہا ہوں۔ کیا یہ سیدھا سادہ ہے) یہ تو میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ یہ حضرت جرسی کے ٹن اوپر نیچے لگا لیا کرتے تھے، (اگر اس طرح کیا جائے تو سنت قادیانی پر عمل ہوگا، کیا ہر قادیانی کے لئے اپنے نبی غلام احمد کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہوگا؟) آپ حضرات اندازہ لگائیں: یہ سب ان کی کتاب سیرت المہدی میں لکھا ہوا ہے۔ (دیکھئے! سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶، روایت نمبر ۴۴۴) یہ نبی ہے یا کارٹون!

مرزا کے دائیں بائیں پاؤں پر نشان لگانے کے باوجود غلط جوتے کا استعمال:  
حضرت صاحب جوتے جو الٹا پہنتے تھے، تو ایک دن اس کی بیوی نے کہا: میاں! آج میں تمہارے پاؤں پر نشان لگادیتی ہوں جس پر نشان ہو وہ جوتا دائیں پاؤں میں پہننا اور دوسرا بائیں پاؤں میں، حضرت نے کہا: بہت اچھا! دوسرے دن آئے تو وہی حالت۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۶۷، روایت نمبر ۷۸۳)

مرزا دن میں سوسو بار پیشاب کرتا تھا:

مرزا غلام احمد قادیانی دن میں سوسو بار پیشاب کرنے کو جاتا تھا، (ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ص ۴، خزائن ج ۱ ص ۴۷۱) اندازہ کیجئے دن میں سوسو بار!، یہ آدمی ہے یا ٹوٹا ہوا لوٹا؟ (جو رستار ہتا ہے) بدبختی کا اندازہ لگائیے!، میرے خیال میں کوئی خاص بیت الخلاء حضرت کے لئے ہوگا جس میں گھر کا آدمی تو جاسکتا نہیں!؟ معلوم نہیں کب حضرت کی نبوت زور کرے اور استغناء کو جانا پڑے!۔

مرزا کبھی ڈھیلا منہ میں رکھتا تھا اور کبھی گڑ سے استنجاء کرتا تھا:

ایک جیب میں حضرت صاحب کے ڈھیلے ہوتے تھے اور دوسری جیب میں گڑ ہوتا تھا، کیونکہ حضرت صاحب کو گڑ کا بڑا شوق تھا، اور یہ بھی کہتے ہیں: حضرت صاحب کو مرق کا دورہ بھی کبھی کبھی پڑتا تھا، صاحب بہادر پر مرق کا دورہ پڑے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈھیلا منہ میں اور گڑ استنجاء میں استعمال کرنے لگے۔ اندازہ لگائیے کہ یہ نبی ہے یا؟ (نعوذ باللہ!)

مرزا کے والد اپنے بیٹے کے بارے میں نشان دہی کرتے ہیں:

اور سنئے! : مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کے پاس مرزا کا ایک دوست آیا اور کہنے لگا: مجھے مرزا غلام احمد قادیانی سے ملنا ہے؟ کہنے لگا: تم مسجد چلے جاؤ! تمہیں وہاں مسجد میں مل جائے گا، اگر مسجد میں نہ ملے تو مسجد کے کونوں میں مسجد کی صفیں کھڑی ہوتی ہے وہاں تمہیں مل جائے گا۔ اس لئے کہ وہ کسی چٹائی پر سو گیا ہوگا۔ چٹائی کے بند کرنے والوں نے اس کو چٹائی کے اندر لپٹ کر بند کر دیا ہوگا، اس کی صفوں کو جھاڑنا، وہاں سے نکل آئے گا۔ اگر وہاں سے نہ نکلے تو وضوء کی ٹوٹنی دیکھنا کہ ٹوٹنی کے اندر داخل ہو گیا ہوگا۔ (استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ) آپ حضرات اندازہ لگائیے کہ یہ آدمی ہے یا شیطان جو وضوء کی ٹوٹنی کے اندر گھس گیا ہے۔ یہ اس کمال کا آدمی تھا۔ یہ تھے اس کے والد کے خیال اپنے لڑکے کے بارے میں۔

مرزا جھوٹے نبی کا استاد گل علی شیعہ تھا:

ایک دفعہ سکول سے پڑھ کر آیا اور اپنی والدہ سے کہتا ہے: ”(شریعت کا مسئلہ تو آپ حضرات نے سن رکھا ہے کہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا نبی کا استاد براہ راست اللہ رب العزت کی ذات گرامی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اپنے نبی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد گل علی شیعہ کے پاس پڑھتا تھا۔ اس کے کئی اور استاد بھی ہیں اور خود اس نے والد صاحب سے بھی پڑھا ہے) (دیکھئے! کتاب البریہ ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱) (ہے)

مرزا راکھ کو روٹی پر رکھ کر کھاتا تھا:

میرے عزیز بھائیو! ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ماں سے کہنے لگا: امی روٹی! اس نے کہا: وہاں پڑی ہوئی ہے، اٹھا لو! روٹی اٹھا کر کہتا ہے: کس کے ساتھ کھاؤں؟ اس نے کہا:

سالن سے۔ اس نے کہا: میں سالن سے نہیں کھاتا۔ اس نے کہا: اچھا سالن سے نہیں کھاتے تو اچار سے کھا لو! اس نے کہا: میں اچار سے بھی نہیں کھاتا۔ اس نے کہا: اچار سے نہیں کھاتے تو دہی لے لو، ملائی لے لو، میٹھا لے لو!۔ اس نے کہا: میں کسی سے نہیں کھاتا تو ماں نے کہا: کسی چیز سے نہیں کھاتے تو چولہے کی راکھ سے کھا لو۔ چنانچہ مرزا غلام احمد دوڑتا ہوا گیا اور چولہے کی راکھ اٹھائی اور روٹی پر راکھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ (دیکھو! سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۵، روایت نمبر ۲۳۵) آپ حضرات اندازہ فرمائیں کہ یہ نبی ہے؟ یہ نبی ہے یا کارٹون یا کہیں کا پاگل! (حاضرین نے کہا: نبی نہیں!)

جھوٹے نبی کی تصویر کشی ملاحظہ ہو:

ایک دن اس کے مریدوں نے کہا: حضرت آج آپ کی تصویر لینی ہے۔ کرم فرمائیں! اور آج آپ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں!۔ کہا: بالکل ٹھیک ہے تیار ہو کر آ جائیں!، شیروانی پہنی، عمامہ باندھا اور حضرت صاحب تیار ہو کر تصویر کھینچوانے آ گئے۔ (علماء کرام نے صراحت کر دی ہے کہ بغیر ضرورت کے تصویر بنانا حرام ہے، حضور ﷺ) نے تصویر کھینچوانے والے پر اور کھینچنے والے پر لعنت فرمائی ہے) مگر اس نبی پر قربان جو اس خاص لعنت کا طوق گلے میں ڈلوانے جا رہا ہے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی تصویر کھینچوانے آیا۔ آ کر کھڑا ہو گیا، فوٹو گرافر نے کہا: حضور! میں کہوں کہ ریڈی، تو آپ بالکل تیار رہیں، میں ایک دو تین کہوں گا، جس وقت تین کہوں گا تو میں بٹن دبا دوں گا۔ بس! ایک درخواست ہے کہ آنکھیں کھلی رکھیں تصویر آ جائے گی۔ مرزا نے کہا: آج تو آنکھیں ایسی کھلی رکھنی ہیں کہ مزا آ جائے گا۔ حضرت صاحب! کھڑے ہو گئے، فوٹو گرافر اٹھا، اس نے اپنا کیمیرہ لیا، اس نے کہا: حضرت ریڈی! کہا: بالکل ریڈی!۔ تین کہہ کر اس نے بٹن ڈبا دیا۔ کیمیرہ سے جولاٹ نکلی اور اس کی آنکھوں پر پڑی، تو اس کی آنکھیں پھر بند ہو گئی، (حوالہ گذر چکا ہے) یہ صاحب بہادر تھے مرزا غلام احمد قادیانی۔

قادیانی لعنتی کا درود ہزارہ:

”نور الحق“ نامی مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب ہے، اس کو غصہ آیا تو اس نے لعنتیں لکھنی شروع کی، اور چار صفحات تک اس نے لعنتیں لکھی۔ چار صفحات اس نے کالے کئے۔ یہ نہیں کہا: فلاں پر لعنت، فلاں پر ایک ہزار لعنت! ایک سے لے کر ہزار تک ہند سے ڈال کر لعنت

لکھا۔ ہمارے حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاعی فرمایا کرتے تھے: یہ قادیانیوں کا درود ہزارہ ہے۔ (نعوذ باللہ) (کیا ہر قادیانی اس کا پابندی سے ورد کرتا ہے؟)

جھوٹا نبی سور مار اور اس جھوٹے نبی کا صحافی مرید کتھ مار:

اس کے پاس اس کا ایک مرید مفتی محمد صادق آیا، اور آتے ہی کہا: مجھے لوگوں نے کتھ مار پیر کہنا شروع کر دیا، جس سے مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کہتا ہے: کوئی بات نہیں؟ تجھے لوگ کتھ مار کہتے ہیں مجھے اللہ نے سو مار کہا ہے۔ اس نے یہ سو مار لفظ کیوں کہا؟

مرزا کا اپنے آپ کو ”سور مار“ کہنے کی وجہ:

حضور (ﷺ) نے کہا: جس وقت مسیح علیہ السلام آئیں گے تو خنزیر قتل ہوں گے۔ جی! اس وقت دنیا خنزیر کی پرورش کر رہی ہے ایک وقت آئے گا کہ دنیا والوں کو خنزیر خود اپنے ہاتھ سے قتل کرنا پڑیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس پیشین گوئی کا مصداق اپنے آپ کو بنانے کے لئے اپنے آپ کو سور مار کہتا ہے یعنی اس کا مذاق کیا جائے اور میں کہہ سکوں کہ اس کا مصداق میں ہوں، اس میں اس کی کمینگی کا فرما ہے

مرزا احمد بیگ نے خوب کھری کھری سنائیں:

تو میرے بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ اس وقت تو احمد بیگ کو واپس کر دیا۔ جب وہ دوبارہ آیا تو مرزا غلام احمد قادیانی ”احمد بیگ“ کو کہتا ہے: رات کو میں نے اللہ تعالیٰ سے بات کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (پہلے وہ ٹخا تارہا اور آج نہیں کل پھر کل پھر تیرے دن کو کہا) احمد بیگ کا بیان اس وقت تک نہ دینا تا وقتیکہ اس کی لڑکی کا نکاح تم سے نہ کرے۔ (یہ پچاس کا بوڑھا اور وہ سترہ سال کی معصوم لڑکی) اس کے باپ کو غصہ آتا ہے تو وہ حق بجانب تھا، چنانچہ اس نے خوب کھری کھری سنائیں۔ اس نے کہا: تمہیں بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی، تیری وہ بچی بیٹیوں جیسی ہے، ظالم کہیں کا! بچوں کے رشتے یوں مانگا کرتے ہیں؟، میں بچی دیکھی سمجھ کر تیرے پاس لایا اور تو اس کردار کا آدمی ہے۔ زمین جہنم میں جائے، مرنا ہو تو مرو، مگر تم لڑکی کی بات کرتے ہوئے شرم کرو، خوب سنا کر چلا گیا۔

مرزا غلام احمد کا جب میٹر گھوم گیا تو پھر ڈبا ڈب وحی کی بارش ہونا شروع ہو گئی، وہ وحی یہ

ہوئی کہ (استغفر اللہ، معاذ اللہ!)

محمدی بیگم سے میری شادی نہیں کی تو ”احمد بیگ“ مر جائے گا:

احمد بیگ اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے نہ کرے گا تو احمد بیگ مر جائے گا۔ اگر کسی اور آدمی سے وہ شادی کرے گی تو اس کا خاندن مر جائے گا، بالآخر یہ لڑکی میرے پاس آئے گی۔ باپ اس کا مرے گا تین سال میں اور خاندن مرے گا ڈھائی سال میں۔ اور یہ لڑکی تمام رکاوٹیں دور ہونے کے بعد میرے پاس آئے گی۔ (دیکھئے! مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۲ حاشیہ)

محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے: (نعوذ باللہ)

اور یہ کہا: اللہ تعالیٰ کی میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ ہم نے اس کا نکاح آسمانوں میں تیرے ساتھ کر دیا ہے۔ یہ کیوں کہا کہ آسمانوں میں تیرے ساتھ کر دیا ہے؟ یہ جو حضور (ﷺ) کا ارشاد گرامی ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کا نکاح میرے ساتھ آسمانوں پر کر دیا ہے۔ (حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) جب باقی امہات المؤمنین کے ساتھ بیٹھتی تھیں تو تحدیث بالنعمة کے طور پر کہا کرتی تھیں: ”آپ میرا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہو؟ میرا نکاح تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر کیا ہے اور تمہارا نکاح تمہارے رشتہ داروں نے کیا ہے“۔ جب حضور (ﷺ) کو اس نکاح کی اطلاع ہوئی تو فوراً حضرت زینب کے گھر تشریف لے گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی رسول اللہ (ﷺ) کا قول نقل کر کے کہتا ہے: ”میرا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ آسمانوں میں پڑھا گیا ہے“۔ (نعوذ باللہ)

بالآخر محمدی بیگم کا نکاح ”سلطان محمد“ پٹی سے ہو گیا:

لڑکی کے والد کو جب یہ پتہ چلا کہ مرزا جی یہ باتیں کرتے ہیں تو اس نے سلطان محمد صاحب سے جو پٹنسی، کے رہنے والے تھے اس کو بلایا۔ اور اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دیدیا۔ اب میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ کسی مسجد کا مولوی اگر کسی کا نکاح پڑھا دے تو اس نکاح کو کوئی عدالت بھی نہیں توڑ سکتی؟ اور اس مرزا جی کا نکاح آسمانوں پر ہوا اور نکاح پر نکاح کیا جا رہا ہے کیا مرزا جی کا خدا (نعوذ باللہ) ایسا کمزور تھا کہ نکاح تو مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ہوا اور لے جا رہا ہے سلطان محمد پٹی والا!۔ یا للعجب!۔

اچھا! مرزا کے مریدوں نے کہا: محمدی بیگم کا نکاح ہو گیا تو اس نے کہا: صبح باتیں کریں گے۔ صبح ہوئی تو کہتا ہے:

مرزا کو الہام ہوا کہ ”پٹی پٹی گئی“ پورا گاؤں تباہ و برباد ہو جائے گا:  
 رات کو مجھے الہام ہوا ہے کہ پٹی پٹی گئی۔ پٹی گاؤں کا نام ہے کہتا ہے کہ پٹی پٹی  
 گئی۔ میری مگتیر کے ساتھ جو سلطان بیگ نے نکاح کیا ہے اس پر وبا آئے گی اور پورے گاؤں  
 پر بھی وبا آئے گی۔ سارا گاؤں تباہ و برباد ہو جائے گا۔

جھوٹے نبی کی ایک اور پیشینگوئی:

اس کو کیا برباد ہونا تھا خود مرزا کا خانہ اس طرح برباد ہوا کہ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے  
 مجھے کہا ہے کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ (انجام آتھم، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱) کسی قیمت پر ٹالنے سے ٹلتی  
 نہیں، بالآخر وقت آئے گا، ضرور آئے گا، یہ محمدی بیگم تیرے پاس ضرور آئے گی۔ مرزا نے کہا:  
 اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں تمام رکاوٹیں دور کر دوں گا۔

محمدی بیگم کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا:

”محمدی بیگم“ کا خاندان مرے گا، باپ بھی مرے گا، اور ملعون آگے کہتا ہے: ”ہم اس کو  
 سنیعدھا سیرتھا الا ولیٰ پر لوٹا دیں گے۔“ اس کی تشریح آپ حضرات کے سامنے نہیں کر سکتا،  
 مجھے آپ حضرات کا احترام مانع ہے، اس کی کیا تشریح کی جائے۔ اس کے مقدر کا جنازہ نکلا، اس  
 کی عقل کا جنازہ اٹھ گیا۔ مگر ”محمدی بیگم“ اس کے پاس نہ آئی۔

جھوٹا نبی مر گیا، اس کے بعد محمدی بیگم چالیس (۴۰) سال زندہ رہی:

مرزا غلام احمد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ بروز منگل کولاہور میں مرا، اور محمدی بیگم کا تقسیم پاکستان  
 کے بعد ۱۶ اپریل ۱۹۶۶ء لاہور میں انتقال ہوا ہے۔ محمدی بیگم ”عارف والا“ ایک گاؤں ہے وہاں  
 کی رہنے والی تھی، لاہور میں اس کا انتقال ہوا، مرزا غلام احمد قادیانی عمر بھرا ریٹیاں رگڑتا رہا، خواب  
 دیکھتا رہا مگر محمدی بیگم نہ ملنا تھی نہ ملی۔

میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ اس کی یہ پیشین گوئی سچی نکلی یا جھوٹی؟، تو ظاہر  
 بات ہے کہ جس نبی کی پیشین گوئی جھوٹی وہ نبی جھوٹا، اور جو نبی ہوتا ہے اس کی پیشین گوئی جھوٹی  
 نہیں ہو سکتی۔

شیطان کی آنت کتنی لمبی ہے:

”محمدی بیگم“ مرزا کے بعد چالیس سال زندہ رہی۔ تو مرزائیوں نے یہ تاویل کی کہ مولوی صاحب! خواہ مخواہ اعتراض کرتے رہتے ہیں، کیا ہوا محمدی بیگم سے نکاح نہیں ہوا؟ غلام احمد قادیانی کے لڑکے کا لڑکا، پھر اس کے لڑکے کا لڑکا، پھر اس کے لڑکے کا لڑکا، لالائی نہایہ! ادھر محمدی بیگم کی لڑکی کی لڑکی، پھر اس کی لڑکی کی لڑکی لالائی نہایہ! آگے چلکر کسی پشت میں شادی ہوگی، مرزا کے کسی لڑکے کے لڑکے ساتھ محمدی بیگم کی کسی لڑکی کی لڑکی کی شادی ہوگی جب ایسا ہوگا تو مرزا کی پیشین گوئی پوری ہوگی۔ آپ حضرات اندازہ لگائیے کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہے۔ اچھا! تو ہم نے مرزائیوں سے درخواست کی کہ وعدہ ہوا مرزا غلام احمد قادیانی سے، اور فائدہ اٹھائے اس کی اولاد، یہ کہاں کا انصاف۔ اس بد بخت کو کیا ملا!

اللہ تعالیٰ کی شان! محمدی بیگم کی ایک بھی لڑکی نہیں بلکہ سات لڑکے ہوئے:

میرے اللہ کی شان ملاحظہ ہو ”سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی قدرت! اللہ کی جبروت پر قربان ہوں!“ کہ محمدی بیگم کو ایک بھی لڑکی پیدا نہ ہوئی، سات لڑکے، وہ بھی کڑیل جوان، اور لڑکی ایک بھی نہ ہوئی۔

جھوٹے نبی کی پیشینگوئی کو پورا کرنے کے لئے طویل تاویل:

تو مرزائیوں سے کہا گیا: چلو اس طرح پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو اس طرح کر لو تم لڑکی دیدو، چلو یوں نہیں تو یوں سہی۔ جس وقت وہ فوت ہوئی اس کو ایک بھی لڑکی نہ ہوئی تو مرزائیوں نے اس کی ایک اور تاویل کی، مولوی صاحب اعتراض کرنا تمہارے مقدر میں لکھا ہے۔ اللہ کے ایک نبی کو تم نہیں مانتے۔ (ماشاء اللہ! اللہ کے نبی جی اور تم اس کو نہیں مانتے)

ایک پر لطف لطیفہ:

کسی کا کہنا یہ ہے کہ میرا شیوں نے ایک مرتبہ تماشہ کیا، اور یہ میرا شی بھی بڑے حضرت ہوتے ہیں، اور تماشہ یہ تھا کہ ایک میرا شی خدا بن بیٹھا اور ایک کو جبریل بنا دیا، باقیوں نے حاضری میں پیشی دی، میرا شی خدا نے کہا کہ جلدی جلدی میرے نبیوں کی فہرست لاؤ، اور فہرست پیش ہونا شروع ہوگئی، تو جس وقت ساری فہرست پیش کر دی گئی تو ایک کالا کلونا آدی آ کر کہنے لگا کہ نبیوں کی فہرست میں میرا نام نہیں پڑھا، رہ گیا، وہ شامل کریں۔

(یہ میراثیوں کی بات چل رہی ہے) میراثی خدا نے فہرست دیکھ کر کہا: اس میں تو اس کا نام نہیں ہے، میز کے نیچے جو میراثی شیطان بنا بیٹھا تھا اس نے کہا: آپ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار بیھیے! ہم نے کسی پر اعتراض نہیں کیا؟ میں نے صرف ایک کو بھیجا ہے اور وہ بھی تم نہیں مانتے؟ میں نے صرف ایک قادیان میں بھیجا تم اسے بھی نہیں مانتے۔

محمدی بیگم سے نکاح دنیا میں تو نہ ہوا: قیامت میں ہوگا:

تو صاحبو! مرزائیوں نے جواب میں یہ کہا: مولوی صاحب! آپ بلا وجہ غلام احمد قادیانی کی ذات میں کیڑے نکالتے ہو؟ کیا ہوا حضرت کا نکاح اس دنیا میں نہیں ہوا تو قیامت کے دن ہو جائے گا۔ اندازہ لگائیے پیشی بھی ڈالی تو قیامت کی ڈالی!، اتنی لمبی پیشی کہ جب تک قیامت نہ آئے مولوی حضرات خاموش رہیں! کیا خوب جواب دیا۔ (ملاں آں باشد کہ چپ نہ باشد) ہم نے کہا: قیامت میں جو ہونا ہے سو ہونا ہے۔ ابھی فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدے کے مطابق ”آج میں نے اپنے بزرگوں کو حوالہ لکھوایا ہے کہ مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ جہنمی ہے“ محمدی بیگم جہنمی ہے، کیونکہ وہ غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتی تھی۔ تو مرزا کے عقیدے کے مطابق وہ جہنم میں ہوگی اور مرزا اور اس کے مرید ہوں گے جنت میں۔

مرزا جھوٹا نبی اچھا ہے جو جنت سے نکل کر جہنم میں بارہا لے کر جائے گا: تو کیا نکاح کرنے کے لئے مرزا جی جنت سے نکل کر جہنم میں جائیں گے، یہ تو اچھا نبی ہے جو جنت سے نکل کر جہنم کی طرف رخ کئے جا رہا ہے۔ بہت ساری جگہ یہ بھی رواج ہے کہ شادی کے بعد داماد بھی رکھ لیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے پنجاب میں بھی اکثر ایسا ہوتا ہے، اور آپ کے انگلینڈ میں بھی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے، تو کیا مرزا جی کو اگر کہا جائے داماد بن کے رہنے کو تو یہ حضرت کس کو ترجیح دیں گے؟ بھائی! نبی صاحب پر قربان! جو جہنم میں جلنے جا رہے ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ (سب مل کر کہو پوری نہیں ہوئی!)

ایک جھوٹی پیشینگوئی:

اب میں اس کی ایک اور پیشین گوئی عرض کرنا چاہتا ہوں (جو میں نے مختلف مجلسوں میں کہی ہے) اور وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مرید میاں منظور نامی تھا، اس کی گھر والی کا نام

بھی محمدی بیگم تھا (وہ محمدی بیگم اور ہے جس کے ساتھ مرزا جی شادی کرنے والے تھے) منظور احمد مرزا کے پاس آ کر کہتا ہے: میرے گھر میں امید ہے، آپ مہربانی کر کے دعاء کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا دیدیں! اس نے کہا: اچھا! جاؤ! رات کو رابطہ قائم کروں گا، سویرے بات ہوگی۔

لڑکا ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس کے نو (۹) نام رکھے ہیں:

یہ جب سویرے آیا تو مرزا غلام احمد کہتا ہے: مبارک ہو! رات بات ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ کیا ہوا، اللہ نے کہا: نہ صرف لڑکا ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے نام بھی بتا دئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نو نام رکھے ہیں، لڑکا ایک نام نو، اور وہ نام بھی کیا!؟ (۱) کلمۃ العزیز۔ (۲) کلمۃ اللہ خان۔ (۳) وارڈ۔ (۴) بشیر الدین۔ (۵) شادی خان۔ (۶) عالم کباب۔ (۷) ناصر الدین۔ (۸) فاتح الدین۔ (۹) ہذا یوم مبارک۔ یہ ایک لمبا نام ہے، بچہ تو چھوٹا سا! نام اتنے لمبے۔ (دیکھئے! تذکرہ ص ۱۲۶)

مگر بجائے لڑکا کے لڑکی پیدا ہوئی:

منظور بڑا خوش ہوا، گھر جا کر اپنی بیوی صاحبہ سے کہتا ہے: مبارک ہو! اس نے کہا: کیا ہوا؟ تو کہا کہ لڑکا ہوگا، حضرت صاحب نے دعاء کر دی ”چٹ منگنی پٹ بیاہ“ کام بن گیا، لڑکا پیدا ہوگا، اور اس کے نو نام ہوں گے، وہ بھی بڑی خوش ہوئی، مدت پوری ہوئی اللہ کی شان، بجائے لڑکا کے لڑکی پیدا ہوئی۔

جھوٹے نبی مرزا نے کہا: بات سنی مگر سمجھی نہیں:

اس بیچارے کی مت ماری، دوڑ کے مرزا صاحب کے پاس پہنچا، اور کہا: کہ بات سنی مگر سمجھی نہیں، (یہاں میرا میوں کا ایک مقولہ عرض کئے دیتا ہوں، آپ حضرات حیران ہوں گے کہ مولوی صاحب مسجد میں بیٹھ کر میرا میوں کے مقولے کیوں سناتے ہیں؟ اس لئے کہ میں جس آدمی کی بات کرتا ہوں وہ بھی اس قبیلہ سے ملتا جلتا ہے۔) یہاں حضرت کی بات سمجھ میں نہیں آئی لہذا معنی لکھ دی ہے)

آدمی بازاری ہے، تو گفتگو بھی بازاری ہوگی، اس میں ہمارا کیا قصور؟:

بسا اوقات میں اپنی گفتگو میں وہ معیار قائم نہ رکھ سکوں جو ہونا چاہئے تو اس میں ہمارا

قصور کوئی نہیں، اس لئے کہ آدمی بازاری ہے لہذا گفتگو بھی بازاری ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کا کوئی میراثی شریف آدمی تھا اس نے تھانیدار کو دیکھا کہ گھوڑے پر سواری کرتا ہوا آ رہا ہے۔ تو اس نے دعاء کی کہ یا اللہ! مجھے بھی گھوڑی مل جائے! تھانیدار نے اس کو بلا کر کہا: بات سنیں یہ، میری گھوڑی کا بچہ ہے جو چل نہیں سکتا، اس کو اٹھاؤ اور میرے تھانے میں چھوڑ کر آ جاؤ! اب وہ گھوڑی کے بچے کو سر پر اٹھا کے لے جا رہا ہے، اور تھانے میں جا کر اتارا، اور آسمانوں کی طرف دیکھ کر کہتا ہے: خداوند! تو نے سنی ضرور ہے مگر سبھی نہیں؟ میں نے کہا تھا کہ مجھے گھوڑی ملے جس پر میں سواری کروں، تو نے گھوڑی تو دی لیکن وہ مجھ پر سوار ہوئی۔

میں نے لڑکا مانگا تھا اور لڑکی پیدا ہو گئی، ایک دفعہ میں نے ربوہ (چناب نگر) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پنجاب میں چار پائی بانس کی بنی ہوئی ہوتی ہے، اس کو کانو کہتے ہیں، اور کھجور کی بان (رسی) ہوتی ہے جب اس پر برسات گرتی ہے تو اس کی ٹانگ (پاؤں) اوپر ہو جاتی ہے۔

اس بد بخت کی شرم کو تو دیکھئے اور خود فیصلہ کیجئے:

مرزا غلام احمد کی آنکھ کافی تھی، وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملتی نہیں تھیں، کہتے ہیں: حضرت صاحب بڑے شرمیلے تھے، اتنے شرمیلے کہ حضرت صاحب کچھ دیکھتے ہی نہیں تھے، اور ان کے نہ دیکھنے کی حالت یہ ہے کہ حضرت صاحب ایک دن بیٹھے ہوئے کچھ کام کر رہے تھے کہ ایک عورت ان کے کمرے میں گئی، اور رنگا نہانا شروع کر دیا، اور حضرت کو کچھ پتہ ہی نہ لگا، (ذکر حبیب، مفتی صادق قادیانی ص ۳۸) میں تمہیں خدا اور رسول کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ مرزا کی موجودگی میں کوئی عورت اسی کے کمرے میں ننگے بدن غسل کرے (یہ کیا ممکن ہے) یہ نبی ہے؟ (حاضرین: نہیں یہ نبی نہیں!) اس بد بخت کی بد بختی کا اندازہ لگائیے۔

اس دفعہ نہ سہی آئندہ لڑکا ہوگا:

مرزا غلام احمد قادیانی آنکھ اٹھا کر کہتا ہے: میں نے کب کہا تھا کہ اس دفعہ پیدا ہوگا، اس دفعہ نہیں تو آئندہ کسی دفعہ لڑکا پیدا ہوگا۔ (یہ جملہ مولانا نے تین چار بار کہا ہے) منظور بیچارہ بڑا پریشان ہوتا ہے، نام اس دفعہ بتا دئے، لڑکا آئندہ دفعہ پیدا ہوگا۔ یہ اچھی بات ہے فیصلہ ابھی سنا دیا جرمانہ بعد میں وصول کیا جا رہا ہے۔ (جرمانہ پہلے وصول کر لو بعد میں فیصلہ ہوگا)

ایک جھوٹے پیر کی عیاری:

کہتے ہیں کہ ایک چالاک پیر تھا، اس کے پاس اس کا کوئی مرید آتا اور کہتا ہے کہ مجھے تعویذ دیدو کہ لڑکا پیدا ہو جائے، وہ لکھ دیتا تھا کہ: ”لڑکا نہ لڑکی۔“ ایک اور آدمی آتا ہے کہتا ہے کہ میرے پاس لڑکے بفضلہ تعالیٰ بہت ہیں، لڑکی کوئی نہیں آپ کوئی تعویذ دیدیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی لڑکی دیدیں۔ وہ بھی یہی لکھ دیتا تھا کہ: ”لڑکا نہ لڑکی“، تعویذ بند کر کے وہ لے جاتا۔

ایک مرید واپس آیا اور کہتا ہے کہ میرے گھر تو لڑکا ہوا ہے لڑکی نہیں ہوئی ہے، وہ کہتا ہے کہ تعویذ لاؤ!، دیکھ کر کہتا ہے: میں نے بھی یہی لکھا تھا کہ لڑکی نہ لڑکا۔ دوسرا آتا ہے کہتا ہے کہ میں نے لڑکی لئے کہا تھا وہ تو لڑکا پیدا ہوا، کہتا ہے: تعویذ لاؤ، دیکھ کر کہتا ہے کہ لڑکا ہے نہ کہ لڑکی۔ تو ٹھیک ہے لڑکا ہو گیا۔ اور کسی کو کچھ نہیں ہوا تو کہتا ہے کہ میں نے یہی لکھا تھا کہ لڑکا نہ لڑکی، کچھ بھی نہیں۔ تو یہ چالاک پیر کی طرح کہتا ہے کہ اس دفعہ نہیں تو آئندہ دفعہ ہو جائے گا۔

تین ماہ بعد لڑکی، چھ ماہ بعد ماں اور سال کے بعد منظور خود فوت ہو گیا:

آپ حضرات حیران ہوں گے کہ تین مہینہ بعد لڑکی مر گئی، اور چھ مہینہ بعد منظور کی بیوی اللہ کو پیاری ہو گئی، اور سال بعد وہ منظور بھی فوت ہو گیا۔ تو میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی یا جھوٹی ثابت ہوئی۔ تو جس کی پیشین گوئی جھوٹی ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا، اور جو نبی ہوتا ہے اس کی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔

مرزا غلام احمد نبی نہیں، ایک فراڈی و مکار شخص تھا:

یہ جو نبوت کا معیار ہے ان میں سے صرف ایک آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا ہے، نبوت کے جو اوصاف و شرائط ہیں ان پر آپ حضرات غور فرمائیں تو خدا کی قسم! مرزا غلام احمد میں ایک بھی نہیں پائی جاتی تھی۔ ایک بھی نہیں۔ مرزا غلام احمد نبی نہیں تھا ایک فراڈی تھا، مکار تھا، حضور (ﷺ) کا یہ فرمان کہ میں جھوٹے کذاب دجال پیدا ہوں گے جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے یہ انہی میں سے ایک تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کے فتنے سے محفوظ رکھیں۔ آمین، اللہ تعالیٰ ان کے رد کرنے، مقابلہ کرنے اور ایک ہونے اور نیک ہونے کی امت کو توفیق دے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبَا أَحَدٍ مِنْ رَجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَأَلَ اللَّهُ وَاللَّهِ النَّبِيِّينَ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

چوتھا بیان ”آیت خاتم النبیین کی تفسیر“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

ترتیب مولانا مُحَمَّد یوسف ماما اُستاد الحدیث بانسلی

تظہیر مولانا مُنور حُسن سُورتی اُستاد تحفیظ القرآن  
جامع مسجد بالہ لندن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما . قال النبي (ﷺ) اول الانبياء ادم واخرهم محمد (ﷺ) وقال النبي (ﷺ) انا اخير الانبياء وانتم اخير الانبياء الامم وقال النبي (ﷺ) انا خاتم الانبياء ومسجدي خاتم مساجد الانبياء . اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين اجمعين الى يوم الدين .

## ہر چیز کی ابتدا بھی ہوتی ہے اور انتہا بھی

حضرات گرامی! اس وقت آپ حضرات کے سامنے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے یہ وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ (ﷺ) کی ختم نبوت کے مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔ میرے عزیز بھائیو! ہر چیز کی ابتدا بھی ہوتی ہے اور ہر چیز کی انتہا بھی ہوتی ہے۔ صرف اللہ کی ذات ہے جو ابتداء و انتہاء کی قید سے پاک ہے۔ سلسلہ نبوت اللہ رب العزت نے حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع فرمایا، عقل و انصاف کا تقاضا بھی تھا کہ اس کا کہیں اختتام بھی ہو، چنانچہ اللہ رب العزت نے حضور (ﷺ) کی ذات پر اس کا اختتام فرمایا۔ اور خود رسول اللہ (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں: ”اول الانبياء آدم عليه السلام و آخرهم محمد (ﷺ) (کنز العمال ج ۱ ص ۴۸۰)“ سب سے پہلے نبی آدم (علیہ السلام) ہیں اور سب سے آخری نبی میں ہوں۔ حضرت آدم (علیہ السلام) سے پہلے کوئی نبی نہیں اور میرے بعد بھی کوئی نبی نہیں۔

## شان نزول کسے کہتے ہیں؟

محترم دوستو! آپ کے اور میرے مخدوم حضرات علماء کرام اس آیت کریمہ کا شان نزول جانتے ہیں۔ شان نزول اس کو کہتے ہیں کہ یہ آیت کیوں، کس وقت، اور کس واقعہ کے سلسلہ میں نازل ہوئی؟ اول سے آخر تک پورا قرآن مجید ایک دفعہ نازل نہیں ہوا۔ بلکہ جوں جوں جس

مسئلہ کی ضرورت پڑتی تھی اللہ رب العزت ضرورت کے مطابق قرآن مجید نازل فرماتے تھے، کسی نے حضور (ﷺ) سے کوئی مسئلہ پوچھا، اللہ رب العزت نے قرآن نازل فرما کر اس مسئلہ کو بیان فرمایا۔ حضور (ﷺ) کو کوئی ضرورت ہوئی تو اللہ نے اس کا جواب قرآن کی شکل میں نازل فرمایا۔ وہ کونسا مسئلہ تھا؟ وہ کونسی ضرورت تھی جس کی بناء پر آیت نازل ہوئی؟ اور اس کے نازل ہونے کا سبب کیا تھا؟ اس کو شان نزول کہتے ہیں۔

حضرت زیدؓ کو رسول اللہ (ﷺ) سے محبت:

حضور (ﷺ) کے پاس زیدؓ نام کے ایک غلام (خادم) تھے، اتفاق سے بچپن میں اپنے والدین و خاندان سے پھڑ گئے تھے، کسی قافلہ والوں نے انہیں قید کر کے ”بازار عکاظ“ میں فروخت کر دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے خرید کر کے رسول اللہ (ﷺ) کو ہبہ کر دیا تو یوں ایک دوسرے کے ہاتھ فروخت ہوتے ہوتے حضور (ﷺ) کی خدمت میں پہنچے اور ان کے والدین کو ان کی تلاش تھی، ایک وفد حضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرات علماء کرام نے یہ تصریح فرمائی ہے ”مستدرک حاکم“ میں موجود ہے اور سیرت کی کتابوں میں اس کی تفصیلات ہیں کہ جس وقت یہ وفد آیا، اس وفد میں حضرت زیدؓ کے والد اور دوسرے رشتہ دار شریک تھے۔ اس وقت حضرت زیدؓ حضور (ﷺ) کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

سالہا سال گزرنے کے بعد انہوں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا، تو پہلی ہی نظر میں حضرت زیدؓ نے اپنے والد صاحب کو پہچان لیا، اور انہوں نے بھی پہچان لیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا لیکن حضرت زیدؓ ملنے کے لئے اٹھے نہیں۔ حضور (ﷺ) نے توجہ فرمائی اور کہا: زیدؓ کیا ہوا؟ فرمایا: یہ میرے والد صاحب ہیں۔ ارشاد فرمایا: ملے کیوں نہیں؟ حضرت زیدؓ نے کہا: آپ کے ہوتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کہ اٹھ کر دوسروں کو سلام کرتا پھروں! یاد رکھیں اس سے بڑوں کی مجلس کا ایک ادب بھی معلوم ہو گیا کہ بڑوں کی موجودگی میں کسی اور کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے۔ خیر! حضور (ﷺ) نے حکم فرمایا: حضرت زیدؓ اپنے والد سے ملے، گفتگو شروع ہوئی، حضرت زیدؓ کے والد صاحب نے کہا: اتنا عرصہ ہو گیا ہے حضرت زیدؓ کو پھڑے ہوئے اور یہ اب آپ (ﷺ) کی خدمت میں ہے، آپ (ﷺ) جو معاوضہ لینا چاہیں لے لیں اور حضرت زیدؓ کو ہمارے سپرد کر دیں!۔

آپ (ﷺ) نے بڑے انصاف کی بات کہی:

حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: زیدؑ اگر بخوشی تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے، کوئی انکار نہیں، لیکن اگر وہ خود نہ جانا چاہے تو میں تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے، کوئی انکار نہیں، لیکن اگر وہ خود نہ جانا چاہے تو میں تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ ”اسئلکم ان تشهدوا ان لا اله الا الله وانی خاتم انبیاءہ ورسله وارسله معکم (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۲۱۴)“ ﴿ کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کا خاتم ہوں۔ ﴿ (میں آپ کے اس اقرار پر) زیدؑ کو تمہارے ساتھ کر دوں گا تو وہ وفد اور وہ حضرات بھی رسول اللہ (ﷺ) کے اس ارشاد پر بڑے خوش ہوئے، اور کہا: آپ (ﷺ) نے بڑے انصاف کی بات کی ہے۔ حضور (ﷺ) کے ممنون ہوئے اور شکر یہ ادا کیا۔

حضرت زیدؑ نے وطن، آزادی، والدین، رشتہ دار اور ہر چیز کو قربان کر دیا:

حضرت زیدؑ کو کہا: جانے کی تیاری کریں؟ جواب میں حضرت زیدؑ نے کہا: میں تو نہیں چلتا! وفد بڑا حیران و پریشان ہوا! حضرت زیدؑ نے گفتگو شروع کی اور کہا: آپ یہ فرمائیں گے: یہاں مسافری ہے، وہاں وطن ہے، یہاں غلامی ہے وہاں آزادی ہوگی۔ یہاں میں اکیلا ہوں وہاں سب رشتہ دار ہوں گے۔ یہاں میرے پاس کچھ نہیں، وہاں کاروبار ہوگا، تجارت ہوگی، میں والدین کو چھوڑ سکتا ہوں، بھائی بہن کو چھوڑ سکتا ہوں، کاروبار چھوڑ سکتا ہوں، اپنا ملک چھوڑ سکتا ہوں، اپنی آزادی قربان کر سکتا ہوں مگر حضور (ﷺ) کی مجلس اور آپ کی بارگاہ کی حاضری نہیں چھوڑ سکتا۔ اور آپ (ﷺ) کی جدائی مجھے گوارا نہیں۔

آج سے زیدؑ میرا بیٹا ہے، آپ (ﷺ) نے اپنی پھوپھی زاد

بہن سے نکاح کر دیا:

حضرت زیدؑ کے والدین گفتگو سن کر بڑے حیران ہوئے اور رسول اللہ (ﷺ) کو درخواست کی کہ آپ انہیں ارشاد فرمائیں: وہ ہمارے ساتھ چلیں۔ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: یہ جانا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اور اگر یہ رہنا چاہتے ہیں تو میں یہ کیوں کہوں کہ چلے جاؤ؟ یہ

بڑی بے انصافی ہوگی۔ اگر جانا چاہے تو اجازت ہے اور اگر رہنا چاہے تو یہ اس کا گھر ہے۔ جو وفد حضرت زیدؓ کو لینے آیا تھا وہ وفد واپس چلا گیا۔

اس کے بعد حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اب سے زیدؓ میرا بیٹا ہے اور گھر میں اس طرح رہے گا جس طرح ایک بیٹا اپنے باپ کے گھر میں رہتا ہے۔ آپ (ﷺ) نے حضرت زیدؓ کو اپنی محبت و شفقت دی اور آگے چل کر حضور (ﷺ) نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے حضرت زیدؓ کا نکاح کر دیا۔ (اللہ کی شان!) بسا اوقات بعض رشتے کامیاب نہیں ہوتے، سالہا سال انہوں نے آپس میں زندگی گزاری مگر بالآخر ایک موڑ اور وقت ایسا آیا کہ دونوں کے مابین طلاق کے ذریعہ تفریق ہوگئی۔ کچھ ایسا ہی معاملہ حضرت زینبؓ اور حضرت زیدؓ کا بنا کہ چند دن گزرنے کے بعد حضرت زینبؓ اور حضرت زیدؓ کے مابین تفریق ہوگئی۔

حضرت زینبؓ کا نکاح آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ کر دیا:

میرے بھائیو! ایک مدت و عرصہ کے بعد حضور (ﷺ) کو جوجی کے ذریعہ اطلاع دی گئی کہ: ”زوجنا لہا (سورہ احزاب: ۳۷)“ ہم نے آپ (ﷺ) کا نکاح حضرت زینبؓ سے کر دیا ہے۔ آنحضرت (ﷺ) نے حضرت زینبؓ کو اطلاع کرائی اور شام کو حضرت زینبؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اور دنیا میں نکاح پڑھنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اسی وجہ سے حضرت زینبؓ باقی ازواج مطہراتؓ سے فخر کے طور پر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمانوں پر اللہ رب العزت نے کرایا ہے۔ (آگے کی تفصیل پہلے بیان کر دی گئی ہے)

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم کا توڑا:

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب حضرت زینبؓ کا نکاح ہو گیا تو مخالفین نے یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ حضور (ﷺ) نے اپنے بیٹے کی بہو کے ساتھ نکاح کر لیا (کیونکہ اس زمانہ جاہلیت میں حقیقی بیٹے کی بیوی کی طرح منہ بولے بیٹے کی بیوی کو بھی اپنے لئے حرام سمجھا جاتا تھا) ایک طرف حضرت زیدؓ بیٹے ہیں اور دوسری طرف ان کی مطلقہ بیوی جس سے حضور (ﷺ) نے نکاح کر لیا۔ (نعوذ باللہ)

تو اس کے جواب میں قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ محمد (ﷺ) تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“ جب آپ کا جوان بیٹا کوئی نہیں تو بہو سے نکاح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہو تو اس کی ہوتی ہے جس کا جوان بیٹا ہو پھر اس کا نکاح ہو اور اس کی بیوی مطلقہ ہو کر منکوحہ ہو اور بلاوجہ تمہارا یہ کہنا کہ ”بیٹے کی بہو کے ساتھ شادی کر لی“ یہ بہت بڑا الزام ہے۔ قرآن کریم نے زمانہ جاہلیت کے اس غلط عقیدہ کی اصلاح کی اور اس رسم بد کو مٹانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

خاتم النبیین (ﷺ) کی ساری نرینہ اولاد بچپن میں فوت ہو گئی:

میرے عزیز بھائیو! یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں: حضور (ﷺ) کی جتنی نرینہ اولاد تھی ان سب کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا، اور حضرت ابراہیمؑ کے انتقال کے سلسلے میں امام بخاریؒ کی صراحت آپ حضرات کے سامنے آ چکی، اور آپ (ﷺ) کے جتنے صاحبزادے تھے سب کا بچپن میں انتقال ہو گیا۔

دوسوالوں کے مختصر جواب:

اب سوال یہ ہے کہ انسان کی جتنی نسل چلتی ہے وہ سب اس کی اولادِ نرینہ سے چلتی ہے، تو حضور (ﷺ) کا کوئی جوان بیٹا ہی نہیں جو باپ کا نام روشن رکھے، تو ظاہر بات ہے کہ آپ کی نسل نہیں چلے گی۔ تو آپ کا نام لیوا دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ باپ اپنی اولاد کے لئے رحیم ہوتا ہے، تو ظاہر بات ہے آپ (ﷺ) اس صفت سے شفقت و محبت سے بھی خالی ہیں۔ تو اس کا جواب قرآن مجید نے یہ دیا: حضور (ﷺ) کے متعلق تمہارا یہ سوچنا کہ ”آپ (ﷺ) کی نسل نہیں چلے گی، آپ (ﷺ) کا نام لیوا کوئی نہیں ہوگا“ تو اللہ تعالیٰ نے ”ولا کن رسول اللہ“ کہہ کر جواب دے دیا کہ: حضور (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ (ﷺ) کی امت اپنے رسول اور نبی کی نام لیوا ہوگی اور یہ کہنا کہ ”محبت و شفقت نہیں ہوتی“، حالانکہ باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ اتنی محبت نہیں ہوتی جتنی محبت اللہ کے رسول (ﷺ) کو اپنی امت سے ہوتی ہے۔ رسول (ﷺ) اپنی امت سے بیحد محبت کرتے ہیں، باپ میں بھی اتنی محبت نہیں ہوتی جتنا رسول اللہ (ﷺ) کو اپنی امت سے ہے اور امت کے فرمانبردار لوگ رسول

اللہ (ﷺ) کی اطاعت میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ آپ کے دین کی اشاعت کرتے ہیں اور آپ (ﷺ) کی ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہیں۔ لہذا ان تمام وجوہ کی بناء پر رسول اللہ (ﷺ) کا نام بھی قیامت تک روشن ہوگا۔ کون کہتا ہے کہ کوئی آپ (ﷺ) کا نام لیوا نہیں ہوگا۔

اب قیامت تک خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کی شریعت کا سکہ چلے گا:

اور (نعوذ باللہ) اللہ کے رسول میں کوئی عیب بھی نہیں، نقص کی بجائے آپ (ﷺ) میں خوبی ہی خوبی ہے، ولکن رسول اللہ، یہاں ایک گنجائش تھی کہ اللہ کے رسول آئے اور چلے گئے، بات ختم ہوگئی، پھر دوسرے آئے چلے گئے بات ختم ہوگئی۔ جب یہ اصول کارفرما ہے تو حضور (ﷺ) آئے اور چلے گئے تو ایک مدت بعد دوسرے نبی آسکتے ہیں؟ پھر حضور (ﷺ) کی شریعت ختم ہو جائے گی، آپ (ﷺ) کا نام ختم ہو جائے گا اور نئے نبی کا سکہ چلے گا، تو قرآن مجید نے اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے فرمایا: ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین، پہلے نبی، رسول آتے تھے، چلے جاتے تھے، لیکن محمد (ﷺ) ایسے نبی ہیں کہ جن کی شریعت کا سکہ قیامت تک چلے گا، آپ کا ہی نام روشن ہوگا، آپ (ﷺ) کی شفقت و محبت سے کائنات فائدہ اٹھائے گی۔ اس لئے حضور (ﷺ) کے لئے قرآن مجید نے لفظ خاتم النبیین کا انتخاب فرمایا۔

خاتم النبیین کا غلط ترجمہ:

(پہلے اللہ تعالیٰ منصب نبوت عطا فرماتے تھے، اب نبوت کا حکمہ حضرت محمد (ﷺ) کی طرف منتقل ہو گیا۔ نعوذ باللہ!)

یہاں پر مرزائی کرم فرما لفظ خاتم النبیین کا الٹا ترجمہ کرتے ہیں، کہتے ہیں: خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نبی بناتے تھے اب حضور (ﷺ) نبی بنائیں گے۔ وہ اس طرح کہ جو شخص حضور (ﷺ) کی کامل اتباع کرے گا اس کو حضور (ﷺ) اپنی مہر سے نبی بنائیں گے۔ خاتم کا معنی مہر کا (مہر سے) کیا ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نبی بناتے تھے اب حضور (ﷺ) نبی بنائیں گے۔ یہ نبوت کا حکمہ اب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ﷺ) کی طرف منتقل کر دیا۔ (نعوذ باللہ!) یہ موقف قادیانیوں کا ہے۔

قادیانی ایسی الٹی ہڈی کے بنے ہوئے ہیں کہ خاتم کا ترجمہ نہ تو اللہ تعالیٰ کا، نہ تو رسول اللہؐ، نہ تو صحابہ کرامؓ اور یہاں تک کہ غلام احمد قادیانی کا ترجمہ بھی قبول نہیں کرتے:

میرے عزیزو! قادیانی کہتے ہیں کہ اب حضور (ﷺ) کی مہر سے نبوت کا سلسلہ چلے گا۔ جس کو نبی بنانا ہے رسول اللہ (ﷺ) نے مہر لگائی نبی بن گیا۔ ہم نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے نازل کرنے والے ہیں، اللہ رب العزت سے اس کا ترجمہ پوچھ لیا جائے، وہ تم بھی مان لو، ہم بھی مان لیتے ہیں۔ حضور (ﷺ) کی ذات گرامی پر قرآن مجید نازل ہوا۔ حضور (ﷺ) سے اس کا ترجمہ پوچھ لیتے ہیں وہ جو بھی ترجمہ بتائیں وہ ہم بھی مان لیتے ہیں اور آپ بھی مان لیں۔

قرآن کریم کے اولین مخاطب صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) تھے۔ وہ جو ترجمہ کریں وہ ہم بھی مان لیتے ہیں وہ تم بھی مان لو۔ اگر یہ تینوں صورتیں تم کو پسند نہیں، اللہ رب العزت کا ترجمہ تمہیں پسند نہیں! رسول اللہ (ﷺ) کا ترجمہ تمہیں پسند نہیں! صحابہ کا ترجمہ بھی تمہیں پسند نہیں!

چلو! مرزا غلام احمد قادیانی جو ترجمہ کر دیں وہ تم مان لو! یہ ہماری عدل و انصاف کی بات ہے۔ ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ لیکن قادیانی ایسی الٹی ہڈی کے بنے ہوئے ہیں کہ کسی طرح وہ حضرات ماننے کے لیے تیار نہیں، نہ تو وہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ مانتے ہیں اور نہ تو رسول اللہؐ کا ترجمہ ماننے کو تیار ہیں اور نہ تو صحابہ کرامؓ کا ترجمہ ماننے کو تیار ہیں حتیٰ کہ غلام احمد قادیانی کا ترجمہ ماننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔

قرآن کریم میں سات جگہ ”ختم“ کا لفظ استعمال ہوا ہے:

میں آپ دوستوں کی خدمت میں اللہ رب العزت کا ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہوں، قرآن مجید میں سات جگہ ختم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (۱) ختم اللہ علیٰ قلوبہم (البقرة ۷) (۲) اليوم نختم علیٰ افواہہم (یس ۶۵) (۳) یسقون من رحیق مختوم، (۴) ختامہ مسک (المطففین ۲۵، ۲۶) (۵) وا ضلّہ اللہ علیٰ علم و ختم علیٰ سمعہ و قلبہ الخ (الحاثیة ۲۳) (۶) قل ارعیتم ان اخذ اللہ سمعکم و ابصارکم و ختم علیٰ قلوبکم

من الہ غیر اللہ یأتیکم بہ (الانعام ۴۶) (۷) فان یشا اللہ یختم علیٰ قلبک (الشوریٰ ۲۳)

یہ لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے اس کے معنی ہر جگہ قدر مشترک کے طور پر اس طرح کے ہیں کہ ”کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ کوئی دوسری چیز اندر داخل نہ ہو۔ اور جو کچھ اس میں داخل ہے اس کو باہر نہ نکالا جاسکے۔“ مثلاً: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ختم اللہ علیٰ قلوبہم، اللہ تعالیٰ نے ان مخصوص کافروں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ کیا معنی؟ (جواب یہ کہ) کفران کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔

اب خاتم النبیین کے یہ معنی ہوں گے کہ حضور (ﷺ) کے تشریف لانے سے سلسلہ انبیاء (علیہم السلام) پر ایسی مہر لگا دی گئی کہ اب آئندہ کوئی شخص نبوت میں داخل نہیں ہو سکتا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء (علیہم السلام) جو داخل نبوت ہیں ان کو نبوت سے باہر نہیں نکالا جاسکتا۔ لیکن قادیانی خدا تعالیٰ کے اس بتلائے ہوئے ترجمہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

شب معراج میں تمام انبیاء (علیہم السلام) نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی اس میں تھا؟

ہم نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ معراج کی رات میں اللہ تعالیٰ نے جن جن لوگوں کو نبی بنایا تھا اور جن جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا، ان سب نے اس رات حضور (ﷺ) کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ یہاں پر آپ اپنے نمائندہ کو دکھلا دیں تو ہم بھی مان لیتے ہیں۔ کل کائنات میں آدم (علیہم السلام) کی نسل میں جو نبی بن چکے تھے وہ سب موجود تھے، اگر اس میں آپ کا نمائندہ ہے تو ہم ماننے کو تیار ہیں، اور اگر آپ کا نمائندہ نہیں ہے تو یہ زیادتی ہوگی کہ آپ اس میں اس کو یعنی مرزا غلام احمد کو شامل کرتے ہیں۔

قادیانی یہ بات ثابت نہ کر سکے تو معراج کا انکار کر دیا:

قادیانیوں نے ہم پر اعتراض کر دیا اور وہ اعتراض یہ کہ جسم خاکی آسمانوں پر کیسے جا سکتا ہے؟ جب جسم خاکی آسمانوں پر نہیں جا سکتا تو حضور (ﷺ) اس جسد خاکی کے ساتھ کیسے گئے ہیں؟ لہذا معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کو معراج نہیں ہوئی، معراج کا انکار اس لئے کرتے ہیں کہ کہیں حضور (ﷺ) کا آسمانوں پر آنا جانا ثابت ہو گیا تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ عیسیٰ (علیہ السلام)

بھی آسمانوں پر گئے، تو ہمارا سارا کاروبار ختم، اپنے کاروبار کو بچانے کے لئے اور مرزا کی دکان چکانے کے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی معراج کا انکار کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) وہ کہتے ہیں: حضور (ﷺ) کو خواب آیا تھا، معراج ایک خواب تھا، اس کی لمبی تفصیل ہے، دلائل کیا ہیں؟ اس میں میں جانا نہیں چاہتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ معراج کے واقعہ کا انکار کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ دیکھو! معراج کی رات کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) کی صورتوں کو مثالی اجسام عطا کئے تھے، اور وہ کل انبیاء (علیہم السلام) تھے جو فوت ہو گئے تھے، تو ظاہر بات ہے کہ اگر عیسیٰ (علیہ السلام) اس میں موجود تھے تو وہ بھی فوت ہو گئے۔

معراج کی رات خود جبریل اور رسول اللہ (ﷺ) بھی موجود تھے تو کیا وہ

### فوت ہو گئے تھے؟

تو ان سے کوئی پوچھے کہ اس میں تو جبریل (علیہ السلام) بھی تھے تو کیا وہ بھی فوت ہو گئے؟ اس اجتماع میں رسول اللہ (ﷺ) کی ذات گرامی بھی اپنے اصلی جسم کے ساتھ موجود تھی تو کیا وہ بھی فوت ہو گئے؟ (نعوذ باللہ) جس طرح رسول اللہ (ﷺ) اس اجتماع میں تھے اسی طرح حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی تھے۔ تو عیسیٰ (علیہ السلام) کا اس اجتماع میں ہونا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

یہاں پہنچ کر قادیانیوں کے جھوٹے دعویٰ کی قلعی کھل جاتی ہے:

جس روایت سے وہ استدلال کرتے ہیں اس کو وہ آگے نہیں پڑھتے، اگر آگے پڑھتے تو ان کے سارے دعویٰ کی قلعی کھل جاتی۔ اسی روایت کے آگے آتا ہے کہ حضور (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں: جس وقت میں اور انبیاء (علیہم السلام) نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہر ایک نبی کو دعوت دی گئی کہ وہ خطبہ دیں، اور اللہ کی حمد و ثنا کریں تو حضرت آدم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اللہ رب العزت کی تعریف کی اور ارشاد فرمایا: اس رب کا شکریہ کس طرح ادا کریں کہ جس نے محمد عربی (ﷺ) کو میری اولاد میں پیدا فرمایا، پھر اسی طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی فرمایا الیٰ آخرہ:

شب معراج میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا وعظ:

حضور (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں: سب سے آخر میں میرا وعظ ہوا، اور بعد میں ہم

انبیاء (علیہم السلام) کے مابین قیامت کا تذکرہ چل پڑا۔ تو پوچھا گیا: قیامت کب آئے گی؟ تو ہر ایک نے جواب دیا کہ ہمیں اس کا علم نہیں، اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ جس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی باری آئی تو انہوں نے فرمایا: قیامت کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک مجھے دنیا میں دوسری بار نہ بھیجا جائے۔ (اسی معراج شریف کی روایت کے اندر یہ بات موجود ہے جس کا قادیانی صرف ایک ٹکڑا بھولے بھالے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں)۔ تو قادیانیوں سے ہم نے درخواست کی کہ قرآن کے اسلوب بیان کو دیکھتے ہوئے اللہ رب العزت کا جو ترجمہ ہے وہ تو مان لو! یہ بھی تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔

دوسو سے زیادہ احادیث مبارکہ سے ختم نبوت واضح ہے:

ہم نے پھر درخواست کی کہ حضور (ﷺ) نے جو ترجمہ کیا ہے وہ مان لو: اچھا جی حضور (ﷺ) نے کیا ترجمہ کیا؟ آپ (ﷺ) کی دوسو سے زیادہ احادیث مبارکہ ہیں جن میں ختم نبوت کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً: آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم (ابن ماجہ ص ۲۹۷)۔ لوگو! میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

نبی کے بدلنے سے امت بدلتی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں تو تم قیامت تک کے لئے میری امت ہو اور یہ امت قیامت تک باقی رہے گی اور رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۷۰) میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجد کی خاتم ہے، ہر نبی آ کر مسجد بناتا ہے، میں نبیوں کا آخری ہوں۔ نبیوں نے جو مسجدیں بنائی ہیں ان میں سے میری مسجد ان مسجدوں کی خاتم ہے۔ اب نیا نبی کوئی نہیں آئے گا اب کسی نبی کی مسجد نہیں بنے گی۔ حضور (ﷺ) نے متعدد مثالیں پیش کیں۔

آپ (ﷺ) کے ارشادات سے جہاں کہیں کوئی غلط فہمی ہو سکتی تھی تو

آپ (ﷺ) نے امت کو فوراً متنبہ فرمایا:

میرے عزیز بھائیو! ذرا توجہ فرمائیں! میرے ماں باپ، میری روح و جسم آنحضرت

(ﷺ) پر قربان! جہاں کہیں جھوٹے مدعیان نبوت سے خطرہ محسوس فرمایا اور کوئی گنجائش نکل سکتی تھی تو وہاں فوراً حضور (ﷺ) نے امت کو اس طرف متوجہ کیا تاکہ بعد میں کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ مثلاً: حضور (ﷺ) ایک مرتبہ غزوہ تبوک کے سفر پر تشریف لے جا رہے تھے، آپ (ﷺ) نے حضرت علیؑ سے فرمایا: علیؑ آپ میرے قائم مقام ہوں گے، ان کے دل میں خیال آیا کہ یہاں کمزور، بیمار اور بچے ہیں، ان کی امامت و انتظامات کے لئے مجھے یہاں رہنا ہے اور جو بہادر ساتھی ہیں وہ جا کر جنگ میں شریک ہوں گے۔ تو حضرت علیؑ کے دل میں ایسا خیال آیا کہ مجھے بھی جنگ میں جا کر شریک ہونا چاہئے تاکہ وہاں میں بہادری کے جوہر دکھاؤں اور جہاد کے ثواب سے مستفید ہوں۔

علیؑ: تم اس بات کو پسند نہیں کرتے:

تو حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: علیؑ تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ آپ کا میرے پاس وہی مرتبہ ہو جو ہارون (علیہ السلام) کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس تھا، جس وقت وہ طور پر اللہ سے ہم کلامی کے لئے تشریف لے گئے تھے تو اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو قائم مقام بنا کر گئے تھے۔ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ: ”انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ“ جس طرح حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) کے قائم مقام ہوتے تھے اسی طرح تم میرے قائم مقام ہو گے۔

اس میں ایک شبہ ہو سکتا تھا جس کا جواب دیا گیا:

یہاں سوال یہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بھی اللہ کے نبی اور حضرت ہارون (علیہ السلام) بھی اللہ کے نبی ہیں تو حضور (ﷺ) تو اللہ کے نبی ہیں اور شاید حضور (ﷺ) کے بعد بھی حضرت علیؑ نبی ہوں تو حضور (ﷺ) نے فوراً تنبیہ فرمائی کہ علیؑ: ”انت منی بمنزلة ہارون (علیہ السلام) من موسیٰ (علیہ السلام) و لکن لا نبی بعدی“ (مسلم ج ۲ ص ۲۷۸) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تو جہاں جہاں ایسا اشکال ہو سکتا تھا رسول اللہ (ﷺ) نے فوراً ”لا نبی“ کہہ کر تنبیہ فرمادی۔ تو خود حضور (ﷺ) نے خاتم النبیین کا لفظ بول کر لا نبی بعدی سے اس کی تفسیر فرمادی۔ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: انہ سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کذابون

كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبیین لا نبى بعدى (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۹۵، ترمذی ج ۲ ص ۴۵) خاتم النبیین کا ترجمہ لا نبی بعدی سے کر کے مسئلہ کو رسول اللہ (ﷺ) نے بالکل واضح فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (ﷺ) کے ترجمہ کو نہیں مانتے تو صحابہ کرامؓ کے ترجمہ کو مان لو: لیکن مرزائی رسول اللہ (ﷺ) کے اس ترجمہ کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں، ہم نے ان سے درخواست کی، تم نے خدا کے ترجمہ کو نہیں مانا، رسول اللہ (ﷺ) کے ترجمہ کو نہیں مانا، تو سب سے پہلے حضور (ﷺ) کی ذات گرامی سے قرآن سننے والے حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) تھے، قرآن کے سب سے پہلے مخاطب بھی صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی جماعت تھی۔ تو صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو ترجمہ کر دیں وہ مان لو، اور ان کا ترجمہ بڑا واضح ہے، ”حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)“ کے زمانہ میں جب ”مسئلہ کذاب“ نے نبوت کا دعویٰ کیا، تو صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے جو موقف اختیار کیا وہی ہمیں اختیار کرنے کی اجازت دیدو، یا تو صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اس موقف کو تسلیم کر لو، تو قادیانی ان صحابہ کے موقف کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

ختم نبوت پر امت کا اجماع ہے:

میرے بھائیو! ذرا میری طرف متوجہ ہوں۔ میں یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ چودہ سو سال سے حضور (ﷺ) کی امت کا اجماع ہے، اس بات پر کسی ایک فرد نے بھی اس مسئلہ سے انکار نہیں کیا، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے ملا علی قاریؒ نے فرمایا: ان دعویٰ النبوة بعد نبینا کفر بالا جماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) کہ جو شخص رسول اللہ (ﷺ) کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالاتفاق کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ حضور (ﷺ) کے بعد مسئلہ کذاب سے جنگ کر کے صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے اس مسئلہ کو خوب واضح کر دیا۔

سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں کو اسلام برداشت کرتا ہے مگر!:

انہوں نے کہا: ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر حضور (ﷺ) کے بعد کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اسلامی حکومت میں عیسائیت و یہودیت قابل برداشت ہے مگر جھوٹا دعویٰ نبوت اور اس کے مقبوعین قابل برداشت نہیں۔ کیونکہ مسیحی و یہودی خود جھوٹے ہیں مگر

ان کے نبی سچے تھے، سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں کو اسلام برداشت کر سکتا ہے مگر جھوٹے نبی اور اس کی پیروی کرنے والوں کو اسلام قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ سب بولیں! اسلام! قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔

مردین خنزیر سے بھی بدتر ہیں:

میرے بھائی! توجہ فرمائیں۔ اس سے بڑھ کر اور عرض کرتا چلوں کہ اسلام کی رو سے مرد ہو جانا بدترین چیز ہے حتیٰ کہ مرد خنزیر سے بھی بدتر ہے، آپ حضرات کہیں گے وہ کس طرح؟ کوئی بھی اسلامی حکومت ہو اس کے ذمہ یہ چیز نہیں کہ وہ خنزیر کو تلاش کرے اور اس کو ٹھکانے لگائے۔ خنزیر پالنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ مل جائے ضرور قتل کرے مگر اس کے لئے وفد ترتیب دینے کی ضرورت نہیں۔ ایک ٹیم، محکمہ مقرر کرے اور سارے جنگلات کا سروے کرے اور خنزیر کو پکڑ پکڑ کر قتل کرے یہ اسلامی حکومت کی ذمہ داری نہیں۔ بخلاف مرد کے کہ اسلامی حکومت پر فرض ہے کہ ان کو چن چن کر خدا اور رسول اللہ (ﷺ) کے باغیوں کو قتل کرے۔ تو معلوم ہوا کہ خنزیر اتنا بدتر نہیں جتنا کہ مرد بدتر ہے۔

مردین ہمارے ایمان کے دشمن ہیں:

میرے عزیز بھائیو! یاد رکھو! یہ بھی اسلامی حکومت کی ذمہ داری نہیں کہ وہ سانپ بچھو کو قتل کراتی پھرے، مل جائے ضرور قتل کر دے مگر اس کے لئے اہتمام مطلوب نہیں۔ لیکن اسلامی حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایک ایک مرد کو ٹھکانے لگائے۔ معلوم ہوا سانپ بچھواتنے خطرناک نہیں جتنے مرد خطرناک ہیں۔ سانپ بچھو آپ کی جان کے دشمن ہیں اور مرد آپ کے ایمان کے دشمن ہے۔ تو مرد دونوں طریقوں سے سب سے زیادہ خطرناک ہے، تو قادیانیوں سے ہم نے کہا اس مسئلہ پر امت کا اجماع چودہ سو سال سے چلا آ رہا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں اور جو ایسا کہے کہ نبوت جاری ہے تو وہ مرد ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے، واجب القتل ہے

امام ابوحنیفہؒ کا فیصلہ:

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے کہا: تم مجھے نبی نہیں مانتے ہو نہ مانو مگر میرے متعلق استخارہ کر لو! لوگوں نے جمع ہو کر امام صاحبؒ کی خدمت

میں جا کر یہ مسئلہ پوچھا: کہ کیا ہمیں استخارہ کرنے کی اجازت ہے؟ امام صاحبؒ نے ارشاد فرمایا: تم سے جو شخص مدعی نبوت کے متعلق استخارہ کی نیت کرے گا، صرف دل کے اندر خیال لاتا ہے کہ چلو استخارہ کر لیں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا: ایسا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ استخارہ اس کام کے لئے کیا جاتا ہے جو مباح و جائز ہو اور اس کے بارے میں متردد ہو کہ یہ کروں یا یہ؟ اور ظاہر ہے کہ نبوت کا دعویٰ حرام اور ناجائز ہے، اور حرام اور ناجائز کام محل استخارہ نہیں ہوا کرتا جیسے ماں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ بہن کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ لیکن کوئی آدمی استخارہ کرے کہ شاید ماں اور بہن کے ساتھ نکاح کی کوئی صورت نکل آئے یہ ارادہ کرنا بھی حرام ہے۔ استخارہ تو اپنی جگہ تو محل استخارہ امور مباح ہیں۔ جس کام کا فعل و ترک دونوں جائز و مباح ہوں وہ محل استخارہ ہے۔ اس میں استخارہ جائز ہے۔ اور وہ چیز کہ جس میں وجوب یا حرمت کی ایک جہت متعین ہو، مثلاً: بیچ وقتہ نماز کہ وہ فرض ہے، اس کا ترک جائز نہیں، اور مثلاً: زنا کہ وہ حرام ہے اس کا ارتکاب جائز نہیں، وہ محل استخارہ ہی نہیں۔

خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کے بعد مدعی نبوت کے متعلق استخارہ کرنا یا معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے:

تو کوئی شخص اگر حضور (ﷺ) کے بعد مدعی نبوت کے متعلق استخارہ کا خیال دل میں لاتا ہے تو خیال لانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ کیونکہ دل میں استخارہ کرنے کا خیال لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نزدیک رسول اللہ (ﷺ) کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کا دعویٰ نبوت حق اور صحیح ہے۔ ایک اور مسئلہ سن لیجئے! حضرت امام ابوحنیفہؒ نے یہ بھی فرمایا: مناظرہ کی غرض سے کسی مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرنے کی تو گنجائش ہے تاکہ اس کی دلیل کو توڑا جاسکے، لیکن اس کو شکست دینے اور مناظرہ کی نیت کے بغیر مدعی نبوت سے معجزہ کا مطالبہ کرنا کہ کوئی معجزہ دکھلا، یہ موجب کفر ہے۔

میری محبت کا دعویٰ اور دیکھتے کسی اور کی طرف ہو؟

کہتے ہیں کوئی خوبصورت عورت سفر کر رہی تھی، ایک آدمی اس کے پیچھے لگ گیا، اس آدمی نے کہا: میرا دل تجھ پر فریفتہ ہو گیا ہے اس عورت نے کہا کہ دیکھ وہ میرے پیچھے جو آ رہی ہے وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے، اور وہ میری بہن ہے، جیسے ہی اس نے پیچھے کی طرف منہ کیا اس

عورت نے اس مرد کو طمانچہ لگایا اور کہا، کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ میری محبت کا دعویٰ کر کے کسی اور کی طرف دیکھتے ہو؟ تو حضور (ﷺ) کے ہوتے ہوئے کسی اور طرف دیکھنا اور نبی آخر الزماں (ﷺ) کے امتی بننے کے بعد کسی اور کی طرف دیکھنا، دیکھنے کا دل کے اندر خیال لانا بھی انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

خاتم النبیین کے امتی بننے سے بڑھ کر بھی کوئی شرف ہے؟

مسلمانو! حضور (ﷺ) کا امتی بننے کا شرف جس کو حاصل ہو جائے اور پھر وہ کسی اور مدعی نبوت کی طرف دیکھے اس سے زیادہ کون شخص محروم القسمت ہو سکتا ہے؟۔ حضور (ﷺ) کا امتی بننے کے لئے دوسرے انبیاء سابقین (علیہم السلام) بھی ترستے تھے، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق آیا ہے جب انہوں نے نبی (ﷺ) کے فضائل و برکات اپنی کتاب میں پڑھے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے دعاء کی: مجھے رسول اللہ (ﷺ) کا امتی بنا دے۔

چوں بشانش      نگاہ موسیٰ کرد  
شدن      از امتش      تمنا کرد

انبیاء سابقین (علیہم السلام) حضور (ﷺ) کے امتی بننے کے لئے ترستے تھے، حضور (ﷺ) کے ہوتے ہوئے حضور (ﷺ) کی امت کا کوئی شخص کسی اور طرف دیکھتا ہے تو یہ اتنی بڑی محروم القسمتی ہے کہ نہ تو میں اس کو بیان کر سکتا ہوں اور نہ آپ حضرات کو اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔ خاتم النبیین کا ترجمہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی طرف سے طے شدہ ہے کہ حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں۔ آپ (ﷺ) کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن یہ مرزائی نہ تو خدا کا بتلایا ہوا ترجمہ مانتے ہیں اور نہ رسول اللہ (ﷺ) کا، نہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا اور نہ امت کا ترجمہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔

آخر جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے ترجمہ کو ہی مان لو!:

تو ہم نے مرزائیوں سے درخواست کی کہ تم کسی ترجمہ کو نہیں مانتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے ترجمہ کو مان لو! وہ یہ کہ تریاق القلوب نامی مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک کتاب ہے، اس میں مرزا غلام احمد نے خود لکھا ہے: میری ماں کے پیٹ سے پہلے میری بہن جنت بی بی نکلی، اور پھر میں نکلا (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹) (میں نے ہو بہو عبارت

نقل کی ہے اور لفظ نکلا اور نکلی ان کی کتاب میں موجود ہے) اس لفظ نکلا نکلی کی بحث کے لئے مجھے مسجد کا احترام، آپ حضرات علماء کرام کا ادب اور میرے معصوم چھوٹے چھوٹے بچے اور ان بزرگوں کا اکرام مانع ہے۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔

مرزا جھوٹا نبی اتنا بیہودہ انسان تھا جو اپنے پیدا ہونے کی حالت بیان کرتا ہے: مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا لفظ استعمال کیا، ماں جن کے متعلق حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: جس کو جنت کی تلاش ہو وہ ماں کے پاؤں کے نیچے تلاش کرے یا میدان جہاد میں تلوار کے سایہ کے نیچے تلاش کرے۔ یہ صاحب کہتے ہیں: میری ماں کے پیٹ سے پہلے میری بہن نکلی پھر میں نکلا، اور یہ نکلا نکلی کی گردان جو بار بار کرتا ہے اس سے آپ حضرات اس کی ذہنیت و شرافت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آگے اس کی تفصیل بیان کرتا ہے: میری بہن جنت بسی بی کی ٹانگیں تھیں اور میرا سر اس کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ (استغفر اللہ، معاذ اللہ!) اتنا بیہودہ انسان (جو اپنے پیدا ہونے کی حالت) بیان کرتا ہے کہ میں اس طرح پیدا ہوا۔

اور آگے کہتا ہے: میرے پیدا ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة، اور زوجك الجنة سے مراد دوسرا جوڑا، اور جوڑے سے مراد بہن، میری بہن کا نام جنت تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم بنایا، اس لئے ہم، میں اور میری بہن جنت اور مرزا غلام احمد اس طرح جوڑا کر کے پیدا ہوئے۔ قرآن مجید میں ہماری طرف اشارہ کر کے کہا گیا تھا۔ یہ ”زوج“ کا معنی جوڑا کیا، اور جنت سے مراد جنت بی بی کو مراد لیا گیا۔ آدم سے خود آپ بن گیا، آپ حضرات اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کائنات میں اس سے بڑا ندیق کوئی اور تھا؟ (حاضرین مجلس: نہیں!)

زندیق کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے: میں علماء حضرات کی خدمت میں مرتد کے متعلق یہ مسئلہ عرض کر چکا ہوں: اسے اسلامی حکومت میں تین دن کی مہلت دی جاسکتی ہے اور زندیق کے لئے تین دن کی مہلت بھی نہیں۔ علماء نے کہا ہے: زندیق کی توبہ قبول نہیں، زندیق کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے: گرفتاری سے پہلے توبہ کر لے تو قبول کی جائے گی، گرفتاری کے بعد نہیں۔

اللہ کی دھرتی کو پاک کرو:

بہر حال مہلت دینے کے متعلق کوئی گنجائش نہیں، زندگی کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے۔ اس کو پکڑو اور اللہ کی دھرتی کو اس سے پاک کرو! غلام احمد قادیانی اتنا بڑا زندیق ہے، کہتا ہے: جنت سے مراد میری بہن جنت بی بی ہے اور آدم سے میں خود مراد ہوں، اور زوجہ کا معنی جوڑا یعنی ہم جوڑواں پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہونے کی تفصیل ابھی بیان کی جا چکی۔

یہاں مرزا نے خاتم کا وہی ترجمہ کیا جو ہم کرتے ہیں:

آگے کہتا ہے: میں اپنے والدین کے یہاں ”خاتم الاولاد“ تھا، میرا صرف اس لفظ ”خاتم الاولاد“ سے استدلال ہے۔ یعنی میرے بعد میرے والدین کے یہاں نہ کوئی لڑکا ہوا اور نہ کوئی لڑکی، میں ”خاتم الاولاد“ تھا۔

تو ہم نے مرزائیوں سے کہا کہ ”خاتم النبیین“ کا وہ ترجمہ کرو جو ہم کرتے ہیں: حضور (ﷺ) آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تم ”خاتم النبیین“ کا یہ ترجمہ کرتے ہو کہ حضور (ﷺ) مہر لگائیں گے اور نبی بنائیں گے۔ تو پھر ”خاتم الاولاد“ میں بھی تمہیں یہ ترجمہ کرنا پڑے گا۔ دونوں لفظ عربی ہیں ”خاتم الاولاد“ بھی اور ”خاتم النبیین“ بھی۔ جو ترجمہ ”خاتم الاولاد“ کا کرتے ہو وہی ترجمہ ”خاتم النبیین“ کا کرو۔ ”خاتم النبیین“ کا ترجمہ ”خاتم الاولاد“ کے علاوہ کرتے ہو تو پھر ہمیں اجازت دو کہ تم جو ترجمہ ”خاتم النبیین“ کا کرتے ہو وہی ترجمہ ہم ”خاتم الاولاد“ کا کر لیں کہ مرزا غلام احمد مہر لگاتا جائے گا اور اس کی ماں بچے جنتی جائے گی۔ حالانکہ کوئی مرزائی یہ ترجمہ کرنے کے لئے اور ماننے کے لئے تیار نہیں۔

مرزائیوں کی بدبختی کہ وہ کسی ترجمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں:

محترم حضرات! آج کی بحث میں آپ دوستوں سے یہ درخواست کی کہ خداوند کریم کا ترجمہ، یا، رسول اللہ (ﷺ) کا ترجمہ، یا، صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا ترجمہ، یا، چودہ سو سال سے وہ امت جو ترجمہ کرتی آئی ہے وہ ترجمہ، یا، خود مرزا غلام احمد قادیانی کا ترجمہ کسی بھی ترجمہ کو سامنے رکھا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اللہ کے آخری نبی ہیں۔ بلکہ مرزائیوں کی بدبختی کا اندازہ لگائیے کہ وہ کسی بھی ترجمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ایک ایسا ترجمہ کرتے ہیں جس کی نہ تو شریعت اجازت دیتی ہے اور نہ عقل اجازت دیتی ہے۔

قادیانیت کا وجود امت کے لئے ایک ناسور!

قادیانیت کا وجود امت کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ قادیانی جتنے بڑھتے جائیں گے امت کے لئے اتنی ہی خطرناک صورتیں اور شکلیں پیدا ہوتی جائیں گی۔ حضرات گرامی! حضور (ﷺ) کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ حضور (ﷺ) کے بعد آپ کی مسند شریف پر جو شخص قدم رکھنے کی کوشش کرے ہم اسے ہمیشہ کے لئے نکیل ڈالیں۔ ہم دنیا کی تمام مصیبتیں قبول کر لیں مگر رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کو قبول نہ کریں۔ یہ وہ کوشش اور کاوش ہے جس کے لئے آپ حضرات کو بار بار تکلیف دی جا رہی ہے۔ بار بار آپ حضرات کے سامنے بیانات ہو رہے ہیں۔

باطل پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ ہمیشہ مصیبت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا ہے

اور حق باطل کے سامنے ڈٹ جاتا ہے:

قادیانی یہاں انگلستان میں ایک نئے جذبہ کے ساتھ آئے ہیں اور آپ حضرات کو بے خبر پا کر پرزے نکالنا چاہتے ہیں، جس طرح آپ کے دوستوں نے، آپ کے بھائیوں نے، آپ کے ساتھیوں نے پاکستان سے آ کر یہاں تک تعاقب کیا آپ حضرات کا بھی فرض بنتا ہے کہ آپ اٹھیں! ایک ہو جائیں! اور یہ ثابت کر دیں کہ امت کا ہر فرد قربانی دے سکتا ہے۔ ہر قسم کی مصیبت برداشت کر سکتا ہے۔ مگر رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ حضور (ﷺ) سے جو محبت ہے حضور (ﷺ) کے امتی ہونے کا جو تقاضا ہے وہ صرف ہم سے اور آپ سے قربانی مانگتا ہے۔ ہم کسی بھی شکل میں، کسی بھی قیمت پر آپ (ﷺ) کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو برداشت نہ کریں۔ چودہ سو سال سے امت کا یہی عمل ہے۔ میرا رب مجھ کو آپ کو حضور (ﷺ) کی غلامی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

اگر آپ حضرات جاگ اٹھے، اٹھ کھڑے ہوئے تو یقیناً قادیانیوں کو یورس گیر لگانا پڑے گا۔ اور وہ رجعت قہقہی پر یعنی پیچھے کی طرف ہٹنے پر مجبور ہو جائیں گے، آگے نہ بڑھ سکیں گے، باطل پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ ہمیشہ مصیبت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا ہے۔ اور حق والا جس وقت اس پر مصیبت آتی ہے وہ باطل کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ باطل پیچھے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے، قادیانیوں کا اگر آپ نے تعاقب کیا تو وہ اس طرح بھاگیں گے کہ اس کی مثال آپ

کے سامنے کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ اس دنیا میں اگر کوئی بزدل طبقہ ہے تو وہ قادیانیوں کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی سب سے زیادہ بزدل تھا:

مرزا غلام احمد قادیانی سب سے زیادہ بزدل تھا۔ اسے کسی عالم دین کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ طبقہ مع ان کے مریدین و تابعداروں کے بزدلوں کا طبقہ ہے۔ آپ حضرات کو شش کریں اور اٹھ کھڑے ہوں تو کوئی قادیانی آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہ کرے گا۔ اس کا پتہ پانی ہو جائے گا، قادیانیوں کے اندر اتنی جرأت قطعاً نہیں کہ وہ امت مسلمہ کی جرأت کا مقابلہ کر سکیں۔ شرط یہ ہے کہ آپ حضرات جاگ اٹھیں اور ہمت سے کام لیں۔

کون ہے رسول اللہ (ﷺ) کی شفاعت کا طالب؟

میرے عزیزو! آخری بات کہنا چاہتا ہوں! ذرا توجہ فرمائیں۔ حضرت مولانا نور شاہ کشمیری فرمایا کرتے تھے: جو لوگ حضور (ﷺ) کی شفاعت کے طالب ہوں ان کو چاہئے کہ وہ حضور (ﷺ) کی ختم نبوت کا کام کریں۔ حضور (ﷺ) کی ختم نبوت کے لئے جو جتنا زیادہ کام کرے گا تو قیامت کے دن اس کو رسول اللہ (ﷺ) سے اتنا ہی قرب نصیب ہوگا۔

میرا رب مجھ کو اور آپ حضرات کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میں آپ دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت رسول اللہ (ﷺ) کی ختم نبوت کی باتیں سننے کے لئے قربان کیا۔ اور مجھ جیسے بے عمل آدمی کی معروضات کو توجہ سے سنا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو حضور (ﷺ) کی ختم نبوت کے لئے دیوانہ وار کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَأَلْنَا اللَّهَ وَاللَّهِ الْعَلِيمُ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

پانچواں بیان ”اکابر علماء دیوبند کی قربانی“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

تَرْجِمَہٗ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ یُوسُفُ مَامَا أَسَاطِةَ الْحَدِیْثِ بِاٹَلِی

تَطْوِیْرَہٗ مَوْلَانَا مُنَوَّرٌ حُسَیْنٌ سُوْرَتِی أَسَاطِةَ تَحْفِیْظِ الْقُرْآنِ  
جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِسَہِ لَنْدُن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه اللذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه، اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين، يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم، ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم . (صدق الله العظيم) اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين! الى يوم الدين-

سب حضرات مل کر محبت کے ساتھ درود شریف پڑھ لیں!

## جھوٹے مدعی نبوت کے دعویٰ نبوت کا پس منظر (BACKGROUND)

حضرات گرامی! آج کی مجلس میں پنجاب کے جھوٹے مدعی نبوت کے دعویٰ نبوت کا بیک گراؤنڈ (پس منظر) آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انگریز سامراج نے جس وقت متحدہ ہندوستان پر غاصبانہ قبضہ کیا، اس وقت کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو آزادی کا سوچ رہے تھے، اور کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو برطانوی سامراج کا بچہ مضبوط کرنے کا سوچ رہے تھے۔ مولانا نور محمد جھنجھانوی (رحمۃ اللہ علیہ)، ہمارے روحانی سلسلہ کے جدِ اعلیٰ گزرے ہیں، ان سے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی (رحمۃ اللہ علیہ) بیعت تھے۔

میرے عزیز بھائیو! میری یہ ابتدائی گفتگو ہے، تھوڑی سی توجہ فرمائیں گے تو بات سمجھ میں آ جائے گی۔ یہ میری درخواست ہے۔ جس وقت ٹرین اسٹیشن سے آگے نکل جائے گی تو بات آسانی سے سمجھ میں آ جائے گی، بھرپور توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت میانجی نے حضرت حاجی امداد اللہ کی روحانی تکمیل کو

حضرت حافظ ضامن شہید کے ذمہ لگایا

میرے بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت حاجی صاحب کا روحانی تعلق حضرت میاں

جی نور محمد صاحبؒ سے تھا جب حضرت میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا وقت قریب آ گیا، اور ابھی حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی باطنی و روحانی تربیت مکمل نہ ہوئی تھی لہذا حضرت صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت حافظ محمد ضامن صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے ذمہ یہ لگایا کہ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی تکمیل کرا دیں۔

حاجی صاحبؒ اور حافظ ضامنؒ صاحبؒ دونوں حضرات نے طاہری علوم کی تکمیل نہیں کی تھی:

حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور حضرت حافظ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) دونوں میں اتفاق کی بات یہ ہے کہ انہوں نے طاہری علوم کی تکمیل نہیں کی تھی۔ اس لئے دونوں حضرات مسائل وغیرہ کے سلسلہ میں مولانا شیخ محمد تھانوی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) پر (وہ جو فتویٰ دیا کرتے تھے) اعتماد کیا کرتے تھے۔

بقول شیخ محمد تھانویؒ جہاد کی شرائط مفقود ہیں لہذا جہاد کرنا جائز نہیں:

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب مولانا شیخ محمد تھانوی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا بڑی دیانت داری کے ساتھ یہ خیال تھا کہ انگریز کے ساتھ جہاد کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ وہ جہاد کو حرام قرار دیتے تھے۔ ان کا موقف تھا کہ انگریز کے پاس اتنی طاقت ہے کہ مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بغیر طاقت کے مسلمانوں کا انگریزوں سے جنگ و مقابلہ کرنا بہ الفاظ دیگر موت کو دعوت دینا ہے۔ جب تک تیاری نہ ہو اور جہاد کی شرطیں نہ پائی جائے جہاد کرنا جائز نہیں۔

حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے مریدین میں سے تھے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ)، یہ دونوں حضرات بڑی شہ و مد کے ساتھ آزادی کے خواہاں تھے۔ اب ان کے مابین یہ بحث ہوتی ہے کہ جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ یہ دونوں حضرات سفر کر کے حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔ اور درخواست کی کہ حضور والا کا جہاد کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم! مولانا شیخ محمد تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ رائے ہے تو انہیں بلا لیتے ہیں۔

خالی ہاتھ جہاد کی تلقین میری سمجھ میں نہیں آتی: (شیخ محمد تھانویؒ کا موقف)  
 مولانا شیخ محمد صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) آئے تو ان سے پوچھا گیا: جہاد کے متعلق آپ  
 کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا: انگریز کے پاس تو پین، فوج، اسلحہ، طاقت، اس کے پاس یہ  
 اس کے پاس وہ اور ہم مسلمان تہی دست، تہی دامن، ہمارے پاس لڑنے کے لئے بندوق بھی  
 نہیں، ان حالات میں ہم مسلمان ان کا مقابلہ کرتے ہیں تو گویا حرام موت مرتے ہیں۔ ان  
 حالات میں جہاد کی تلقین میری سمجھ میں نہیں آتی۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: مولانا کیا ہمارے پاس  
 اتنی طاقت بھی نہیں جتنی بدر کے دن رسول اللہ (ﷺ) کے پاس تھی؟ اور کہا: ہمارے پاس تین سو  
 تیرہ کی تعداد بھی نہیں؟ بس! اتنا کہنے کی دیر تھی کہ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے اور  
 کوئی بات نہیں سنی اور فرمایا: مولانا انشراح ہو گیا۔ آپ جہاد کا اعلان کریں، چنانچہ سب سے  
 پہلی کا بینہ، ادارہ، انجمن اور جماعت تحریک آزادی کی یہ ہے۔ حضرت حاجی صاحب کو امیر  
 الجاہدین بنایا جاتا ہے۔ کسی کو سپہ سالار بنایا جاتا ہے اور حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) کو قاضی  
 القضاۃ بنایا جاتا ہے۔ کسی کو میمنہ کا اور کسی کو میسرہ کا انچارج بنایا جاتا ہے۔ کا بینہ بنی اور جہاد کا  
 اعلان کر دیا جاتا ہے۔

## حاجی صاحبؒ کے حلقہ سے جہاد کی آواز اٹھی سب مسلمان اس تحریک میں شامل ہو گئے:

حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے حلقہ سے جہاد کی آواز اٹھتی ہے، اور سب  
 مسلمان اس تحریک میں شامل ہونا شروع ہو گئے، انگریز کو خیال تھا کہ یہ تحریک اس طرح ابھرتی  
 رہی تو کسی وقت ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے مظفرنگر سے شاملی کے محاذ کو  
 مضبوط کرنے کے لئے ایک کمک و فوج بھیجی، (یہ کتابوں میں ہم نے پڑھا ہے) خدا کی شان! اس  
 فوج کو تھانہ بھون سے گزرنا تھا۔ ان حضرات کو یہ اطلاع ہو گئی کہ رات کو فوج تھانہ بھون سے  
 گزرے گی۔ تو حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے  
 درخواست کی کہ رات فوج گزرے گی، یہ پہلا معرکہ ہے مقابلہ ہو جائے۔ حضرت حاجی  
 صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے اجازت دیدی۔

سب سے پہلا معرکہ و مقابلہ:

ان کی اطلاع یہ تھی کہ رات کے بارہ اور ایک کے درمیان فوج کا ایک دستہ اسلحہ سمیت سڑک سے گزرے گا، تو وہ حضرات سڑک کے قریب ایک باغ تھا اس میں جا کر بیٹھ گئے۔ ان حضرات نے باہمی مشورہ کے ساتھ یہ طے کیا کہ بھائیو! بندوق سنبال کے رکھو، ان کے گھوڑے پر تمہارا ہاتھ ہو! دل کی روانہ کے ساتھ ہو! اللہ کا ذکر ہو! جس وقت فوج سامنے آئے گی، ہم نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو اللہ اکبر کہہ کر گولی چلانا تمہارا کام ہوگا۔ کامیابی اللہ کے سپرد! چنانچہ اسی طرح ہوا کہ رات کے ایک بجے کے قریب فوج نزدیک آئی، نعرہ تکبیر بلند ہوا، مجاہدین نے گولیاں چلا دیں، انگریز کی فوج کے اکثر و بیشتر مارے گئے، باقی دم دبا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے، اسلحہ وغیرہ وہیں چھوڑ گئے۔

انگریز کا توپ خانہ مسجد کے احاطہ میں کھڑا پایا:

حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) رات کو جب تہجد پڑھنے کے لئے مسجد آئے تو انہوں نے انگریز کا توپ خانہ مسجد میں کھڑا ہوا پایا، بعد ازیں شامی کے میدان میں آگے چل کر باقاعدہ لڑائی ہوئی۔ جس میں حضرت حافظ ضامن صاحب شہید ہو گئے، (انا للہ الخ) میں ان لمبی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا اس کے بعد حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) اور حضرت نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے خلاف بغاوت کا مقدمہ قائم کیا گیا، حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے ہجرت کی اور آخروقت تک انگریز کے ہاتھ نہیں آئے۔

حاجی صاحب کی ہجرت کا ایمان افروز واقعہ:

ان کی ہجرت کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے، گھر سے نکل کر ایک گاؤں (نام پنجلاسہ) جہاں حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے معتقدین میں راؤ عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) تھے، وہاں آ کر رات گزاری۔ کسی مخبر نے گورنمنٹ کو اطلاع کر دی کہ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اس مکان میں ہیں کیونکہ بغاوت کے مقدمہ کے پیش نظر گورنمنٹ انہیں تلاش کر رہی تھی۔ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) بیٹھے تھے، اچانک یہ کہتے ہیں: نواب صاحب! یہ سامنے کے کمرہ میں کیا ہے؟ اجی حضرت! اس میں گھوڑے ہیں، جانور ہیں، اور ان کے لئے چارہ کاٹنے کی مشین ہے۔ اور وہاں بھوسہ وغیرہ ٹوٹی پھوٹی چیزیں ہیں۔ اچھا وہاں کا

دروازہ کھول کر مصلیٰ پانی رکھ دو۔ اور بھائی جلدی کرو۔ نواب صاحب نے اپنے شیخ کا حکم پا کر سب چیزیں رکھ دیں۔ اور نواب صاحب نے فرمایا: حضرت انتظام ہو گیا ہے۔ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) اٹھے اور جا کر کمرے میں بیٹھ گئے۔ اور انہیں فرمایا: دروازہ بند کر دو۔ نواب عبداللہ نے حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کو کمرے میں بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی۔

حاجی صاحب کی ایک کرامت:

بس! اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نواب صاحب اٹھے اور باہر گئے تو دیکھا کہ باہر پولیس کھڑی ہے۔ کپتان نے نواب عبداللہ کو کہا: سنا ہے کہ آپ کے یہاں عمدہ نسل کے گھوڑے ہیں، فوج کے لئے درکار ہیں؟ چل کر معائنہ کرادیجئے!، اور دیکھ لیں کہ کیسے ہیں؟ پسند آگئے تو فوج کے لئے خرید لیں گے۔

نواب عبداللہ نے کہا: حکم سر آنکھوں پر! اچانک آجانے پر نواب عبداللہ کو کچپی طاری تھی، اندیشہ تھا، حضرت شیخ میرے گھر میں ہیں، خدا خیر کرے! کپتان اصطبل میں گھوڑے کا معائنہ کرتے ہوئے بڑھتے بڑھتے اس کمرہ کی طرف جانے لگا جہاں حضرت حاجی صاحب تھے، تو موت میرے قریب ہوتی جاتی تھی، میرے جسم پر لرزہ طاری تھا، یا اللہ! اگر حاجی صاحب گرفتار ہوتے ہیں تو میرے بچے گرفتار کر لئے جائیں گے، مجھے لٹکا دیا جائے گا، میری جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ نوابی جاتی رہے گی۔ اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہوگی کہ میرے شیخ میرے گھر سے گرفتار ہوں گے۔ وہ کمرے کے قریب گیا اور کہا: اس کمرے میں کیا ہے؟ میں ابھی جواب دینا چاہ رہا تھا کہ اس نے جھٹ سے کنڈی کھول دی۔ کیا دیکھا کہ مصلیٰ موجود ہے، اور پانی کا خالی لوٹا بھی پڑا ہوا موجود ہے جیسے ابھی کسی آدمی نے وضو کیا ہو، جگہ تر ہے۔ لیکن آدمی کوئی نہیں۔ اور کپتان آگے کہتا ہے: تم نے یہ مصلیٰ یہاں کیوں رکھا؟

کہا کہ ہم مسلمان ہیں، فرض نماز مسجد میں پڑھتے ہیں اور نفل وغیرہ گھر میں آ کر پڑھتے ہیں، ادھر بچے وغیرہ تنگ کرتے ہیں، اس لئے ہم نماز یہاں پڑھتے ہیں۔ کپتان نے کہا: ہم معافی چاہتے ہیں کوئی گھوڑا وغیرہ پسند نہیں آیا۔ اگر کبھی ضرورت پڑی تو پھر تکلیف دیں گے۔ اجازت چاہتے ہیں۔ کپتان مخبر کو بار بار گھور رہا تھا کہ تم نے ہمیں غلط اطلاع دی۔

نواب عبداللہ کہتے ہیں: میں ان کو چھوڑنے کے لئے گاؤں کے باہر تک گیا۔ ان کو رخصت کر کے واپس آیا، مجھے پہلے ہی خدشہ تھا کہ اگر حضرت شیخ پکڑ لئے گئے تو کیا ہوگا؟ اب

مجھے ڈراں بات کا تھا کہ حضرت شیخ کو تو میں اپنے ہاتھ سے بند کر کے گیا تھا، اب مجھے بڑی تشویش ہوئی، ان کو رخصت کر کے لمبے قدم اٹھاتا ہوا گھر آیا اور سیدھے اس کمرہ کی طرف گیا جہاں حضرت حاجی صاحب تھے۔ آ کر دیکھا:

حاجی صاحب سے تین سوال:

حضرت حاجی صاحب نماز پڑھتے ہوئے تشہد کی حالت میں ہیں۔ اور دوسری طرف سلام پھیرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ سلام سے فارغ ہوئے تو میں نے تین سوال کئے، (۱) حضرت انگریز آئے تھے؟ تو کہا: آئے تھے۔ (۲) آپ کہاں تھے؟ کہا: میں اسی جگہ پر تھا (۳) آپ نظر نہیں آئے؟ تو کہا: وہ اندھے ہو جائیں تو امداد اللہ کا کیا قصور؟ چنانچہ حضرت حاجی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) وہاں سے ساہیوال، وہاں سے پاک پٹن کے علاقے سے ہوتے ہوئے حیدرآباد اور کراچی اور وہاں سے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ آخر وقت تک انگریز ان کو گرفتار نہ کر سکے۔

حضرت نانوتویؒ کی سیاست:

اب سنئے! قصہ حضرت نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا: حضرت چھتہ کی مسجد میں کھڑے تھے کہ پولیس آگئی، آ کر کہنے لگے: ہمیں مولانا قاسم نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنا ہے وہ کہاں ہیں؟ مولانا جہاں کھڑے تھے، وہاں سے دو قدم پیچھے ہٹ گئے اور کہا: ابھی توڑی دیر پہلے تو یہیں تھے۔ وہ سمجھے کہ ابھی یہیں تھے کا معنی یہ ہے کہ ابھی یہیں تھے، اب کہیں چلے گئے ہیں۔ حضرت کی تاویل پر وہ دھوکہ کھا گئے۔

حضرت نانوتویؒ کی ذہانت کے دو واقعات:

میرے عزیز دوستو! بات آگئی ہے تو مناسبت سے حضرت نانوتویؒ کے دو واقعے اور سنانا چلوں۔ پہلا واقعہ یہ ہے کہ (۱) حضرت اپنے عزیزوں کے یہاں ملنے کے لئے چلے گئے، تو وہاں پر بھی پولیس والے آگئے۔ عزیز رشتہ دار بہت پریشان تھے کہ آج حضرت کی خیریت نہیں۔ حضرت بڑی بہادری کے ساتھ سامنے آئے، اور کہا: تم مجھے سنبھال نہیں سکتے تو پیچھے ہٹ جاؤ!۔ میں خود اس کا انتظام کرتا ہوں۔ یہ کہا: اور جا کر دروازہ کھول دیا، انہوں نے کہا: ہمیں مولانا محمد قاسم (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنا ہے! فرمایا: ہم نہیں جانتے مولانا وغیرہ کو۔ پولیس والوں نے کہا: سنا ہے اسی مکان میں ہے؟ فرمایا: دیکھ لیں۔ پولیس نے کہا کہ اسی مکان میں ہیں؟ حضرت نے

فرمایا: تلاشی لے لو! پولیس نے کہا: ٹھیک ہے؟ پردہ کراؤ! تلاشی لیتے ہیں۔ حضرت نے پولیس والوں کے ساتھ رہ کر تلاشی کرا دی۔ حضرت بڑے ذہین اور بہادر تھے۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک سکھ ہاتھ میں تلوار لے کر سامنے آیا اور کہا: آج بچ کر نہیں جاسکو گے؟ مولانا کے پاس بھی ایک چھوٹی سی تلوار تھی جو ہاتھ میں لئے علم کا پہاڑ خراماں خراماں جا رہا تھا۔ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ جا رہے تھے۔ وہ بڑے نخرے کے ساتھ آ رہا تھا۔ کہتا ہے: مولوی صاحب! آج بچ کر نہیں جاؤ گے؟ جس وقت وہ قریب آیا، مولانا نے فرمایا: ارے پگے! پیچھے تو دیکھ! وہ سمجھا کہ پیچھے کوئی آ رہا ہے۔ جو اس نے پیچھے دیکھا تو حضرت نے تلوار گردن پر ماردی اس کا کام ختم ہو گیا..... چل بھائی!

تین دن روپوش رہے (آقا ﷺ) کی ہجرت کی رات کی سنت پر عمل کیا: حضرت اس طرز کے آدمی تھے، بالا خانہ میں حضرت تین دن تک روپوش رہے۔ تین دن بعد بچپوں کو آواز دی، پردہ کرو! مجھے باہر جانا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو باہر نہیں جانے دیں گے۔ باہر پولیس والے آپ کے انتظار میں ہیں۔ حضرت نے فرمایا: میں نے تین دن پولیس کے ڈر سے روپوشی اختیار نہیں کی۔ میرے آقا (ﷺ) ہجرت کے موقعہ پر صرف تین رات غار میں چھپے تو دشمن سے بچاؤ کے لئے تین دن تک چھپنا آقا کی سنت ہے۔ اس لئے میں نے سنت پر عمل کیا ہے۔ چوتھے دن چھپ کر رہتا ہوں تو سنت کی خلاف ورزی ہوگی۔

اب جان جو حکم میں ڈال سکتا ہوں مگر رسول اللہ (ﷺ) کی سنت کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ وہ مستورات اڑ گئیں اور کہا: ہم پردہ نہیں کریں گی۔ تو کہا: بہت اچھا! تم پردہ نہیں کرتی تو میں کر لیتا ہوں، یہ کہہ کر حضرت نے کپڑا اپنے منہ پر کر لیا، راستہ دیکھا ہوا تھا سیڑھیوں سے اترے، نکل کر چلے گئے، آخر وقت تک اللہ نے فضل فرمایا کہ حضرت نانوتوی (رحمۃ اللہ علیہ) گرفتار نہ ہو سکے۔

حضرت گنگوہیؒ کا بڑا ہی عجیب واقعہ:

اب سنئے! قصہ حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) کا! ان تینوں حضرات میں سے حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) گرفتار ہو گئے، پولیس والوں کا الزام تھا کہ ان کے پاس بندوق بغیر لائسنس کی ہے۔ اور ساتھ ساتھ انہوں نے ایک کتاب کا بکس بھی اپنی تحویل میں لے لیا۔ حضرت

جیل میں چلے گئے، (یہ جو اہل اللہ ہیں ان کو کام کرنے لئے میدان چاہئے، چاہے باہر کا ہو چاہے اندر کا ہو، انہیں تو کام کرنا ہے، ویسے بھی کام کرنے کے لئے جتنا مفید میدان جیل کا ہے اتنا اور کوئی میدان نہیں۔ جیل کے اندر آدمی جب جاتا ہے تو وہاں کی دنیا کو بالکل نرالی دیکھتا ہے۔ وہ باہر کی دنیا سے کٹا ہوا ہوتا ہے، اور اس کا دماغ بالکل ٹھکانے آ جاتا ہے، لوہا بالکل گرم ہوتا ہے اس کو، تھوڑا مارنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور ایسے انسان کے دل میں آسانی کے ساتھ دین کی باتیں ڈالی جا سکتی ہے۔ جیل کا ماحول بالکل الگ ہوتا ہے اور اس زمانے کی جیل)۔ الامان والحفیظ۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) ایک مرتبہ میانوالی، جیل میں گئے۔ گرمی کا موسم، انگریز کا زمانہ، جیل کا ماحول، ہر روز شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) بیس سیر دانے پیستے تھے۔ جب رہا ہو کر آئے تو کسی نے پوچھا: شاہ صاحب! آپ چکی چلاتے تھے؟، دانہ پیستے تھے؟ آپ کو تکلیف تو ہوتی ہوگی؟ آپ جیسا نازک جسم، ریشم جیسی تھیلی؟ شاہ صاحب! آبدیدہ ہو گئے! فرمایا: سودا مہنگا نہیں، دن کو حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی سنت پر عمل کرتا تھا تو رات کو نانا مصطفیٰ (ﷺ) کی زیارت سے مستفید ہوتا تھا۔

حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) نے وعظ و تبلیغ شروع کی، ماحول بدلنا شروع ہو گیا، جیل کے صدر نے وزارت داخلہ کو لکھا کہ ”مولوی صاحب آئے ہیں، اس نے یہاں بھی اپنی جماعت تیار کر لی ہے۔ یا تو ان کو فوراً کسی اور جیل میں منتقل کیا جائے یا ان کے مقدمے کی سماعت جلد از جلد کی جائے۔ تاکہ انہیں کوٹھی میں رکھا جائے اور کسی سے ملاقات نہ ہو سکے۔“، لوجی! اللہ نے ایسا ماحول پیدا کر دیا کہ صدر جیل خود سفارش کرتا ہے کہ مولانا کے مقدمے کی فوراً سماعت ہو۔ اور مقدمہ شروع ہو گیا۔

حضرت گنگوہی سے عدالت نے تین سوالات کئے:

حضرت مولانا عدالت میں گئے، عدالت نے حضرت سے تین سوال کئے، (۱) سنا ہے کہ آپ کے پاس اسلحہ ہے؟ مولانا نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور تسبیح نکال کر فرمایا: مؤمن کا سب سے بڑا اسلحہ یہ ہوتا ہے (۲) مولانا! سنا ہے کہ آپ کے پاس بندوق ہے؟ فرمایا: مجھے بندوق سے کیا غرض! انہوں نے کہا: آپ کے پاس جو یہ بکس ہے اس میں ہماری اطلاع کے مطابق بندوق ہے؟ مولانا نے چابی نکال کر کہا: لو اور تلاشی لے لو! مولانا نے انکار نہیں کیا۔ انکار کرتے تو جھوٹ بنتا! اس کے اندر بندوق تھی۔ حج نے صندوق کھلوائی، وہاں کتابوں کی تہہ لگی ہوئی

تھی۔ پندرہ بیس کتابیں اوپر سے نکلوائیں اور فرمایا: بھائی! بندوق ہے، کوئی سوئی وغیرہ تو نہیں؟ بندوق ہے تو کتابیں خراب ہوتیں، کتابیں اندر رکھ دو اور تالا لگا دو! مخر کو کہا: تم نے جھوٹ بولا ہے لہذا تمہیں سزا دیجاتی ہے۔ اور مولانا کو بری کرتا ہوں۔

کئی علماء کرام کو خنزیر کے چمڑے میں بند کر کے جلا دیا:

جس وقت ہمارے اکابر انگریز کے خلاف برسر پیکار تھے، آزادی کی جدوجہد میں مصروف تھے، اور اپنی جان کی بازی لگا رہے تھے۔ کئی علماء کرام کو خنزیر کے چمڑے میں بند کر کے جلا دیا۔ ہزار ہا علماء عظام کو دہلی سے لاہور تک راستہ میں الٹا باندھ کر لٹکا دیا گیا۔ ایسے ماحول میں انگریز کو ضرورت تھی ایک ایسے آدمی کی جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے، اور وہ جھوٹا نبی یہ کہہ دے کہ ”جہاد حرام ہے“۔ چنانچہ اس کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمات حاصل کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات سے دین کا کام (اپنے حبیب ﷺ کی عزت و مانوس کا کام) لینا چاہتے ہیں:

اب میں آپ دوستوں سے دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آج میں مرزا غلام احمد کے جھوٹے عقائد و عزائم اور اس کے جھوٹے ہونے پر کوئی وعظ نہیں کرتا۔ بس ایک ہی درخواست آپ دوستوں سے کرنی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کے اسلاف جن کے نام لیوا آپ حضرات ہیں، الحمد للہ! آپ ان کے وارث ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو مرزا غلام احمد کو ماننے والے مرزائی ہیں۔ مرزائیوں کا یہاں آنا سمجھ میں آسکتا ہے، وہ یہاں اس لئے آئے ہیں کہ اپنے آباء و جداد کے پاس آ کر وہ محفوظ ہو جائیں۔ والدین کے پاس اولاد اسی لئے ہی آتی ہے۔ آپ حضرات بھی آئے، میری بات نظر کے سامنے رکھ کر سن لینا، پانچ فیصد آپ حضرات میں ایسے ہوں گے جو صرف دین کے لئے آئے، باقی ۹۵ فیصد ایسے ہیں جو دین کی خاطر نہیں آئے، دنیا کی خاطر آئے، دنیا کمانا برا نہیں ہے میں بھی بچوں والا آدمی ہوں۔ میں آپ حضرات پر الزام نہیں لگاتا۔ ہر آدمی کو پیٹ پالنے کی خاطر دنیا کمانی ہے۔ یہ کوئی معیوب بات نہیں، کوئی ملازمت کے لئے، کوئی کاروبار کے لئے اور کوئی شادی کے لئے آیا۔

آپ حضرات کے ائمہ نے آپ کو دین کے لئے بلایا۔ آپ آئے تھے کسی مقصد کے لئے لیکن آپ حضرات کے سامنے ماحول ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ خدا آپ حضرات سے اپنے دین

کا کام لینا چاہتا ہے۔ بزرگوں والا کام لینا چاہتا ہے، اپنے حبیب (ﷺ) کی عزت و ناموس کا کام آپ حضرات سے لینا چاہتا ہے۔ یہ اتنا گولڈن چانس ہے کہ اگر آپ حضرات نے اسے کھو دیا تو یہ اتنے خسارے کا سودا ہوگا کہ الامان والحفیظ۔

میرا ایک ہی پیغام ہے:

میرے عزیز بھائیو اور دوستو! ہم پاکستان سے آئے اور یہی ایک پیغام آپ حضرات کی خدمت میں ہم لے کے آئے ہیں، سارے ہمارے اکابر جا چکے ہیں۔ میں اکیلا ان حضرات کے حکم پر یہاں موجود ہوں۔ باٹلی میں آج کا اور کل کا دن ہے۔ دس دن دارالعلوم میں رہنا ہے۔ بہر حال! اب میرا رخ بھی پاکستان کی طرف ہے۔ ہمیں خوشی اس بات کی ہوئی کہ قادیانی اس ملک میں ۱۹۱۳ عیسوی میں آئے تھے۔ اس کے بعد بیس پچیس سال پہلے مولانا لال حسین اختر صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لائے تھے، مولانا لال حسین اختر (رحمۃ اللہ علیہ) کے بعد یہ پہلی ٹیم ہے جو یہاں اسی مقصد کے لئے آئی ہے۔ (یہ ۱۹۸۵ کی بات ہے) ان کی اتنے سال کی کوشش اور ہماری یہ کوشش۔ لیکن اس ایک دفعہ کے ٹور (سفر) نے برطانیہ کے مسلمانوں کو بیدار کر دیا ہے۔ یہ قادیانیوں پر بہت بڑا حملہ ہے۔ مجھے اس سے اچھی تعبیر نظر نہیں آتی کہ قادیانی اس طرح بیٹھ گئے ہیں جس طرح پیشاب کی جھاگ بیٹھ جاتی ہے۔ بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ آپ کی جدوجہد بیکار نہیں جائے گی: انشاء اللہ!

”باٹلی“ کے اندر زور و آزمائش کی کوشش کی، اس کے نتیجے سے خائف ہو کر ”بریڈ فورڈ“ میں سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ کانفرنس کے دنوں کا اعلان کیا تھا کہ ہمیں لندن میں کانفرنس کرنی ہے، ہم سمجھتے تھے کہ قادیانی بھی اجتماع کریں گے، اور پورے یورپی ”خدام الاحمدیہ“ کو بلائیں گے، ایسا خیال تھا کہ اشتہار شائع کریں گے، پروگنڈہ کریں گے، ہماری کانفرنس کی طرح کانفرنس کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن وہ دن بالکل خاموشی کے ساتھ گزر گئے، لیکن اس کے دوسرے دن اخبار میں سرخی چھپی، ان کا ایک اجتماع ہوا، یہ کل پرسوں کے اخبار میں تھا۔ گویا اکٹھے ہوئے، جیسے کسی کی موت پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ دعا کی اور چل دئے۔ قادیانیوں کی اب یہ حالت ہے۔

ختم نبوت کا دشمن تاک میں بیٹھا ہے (آپ جاگتے رہیں، ہوشیار رہیں!)

عزیز بھائیو! میری آپ حضرات سے خدا اور رسول اللہ (ﷺ) کے نام پر درخواست ہے کہ آپ حضرات کو جو یہ دلولہ اور جوش ہے اس کو برقرار رکھنا ہے، یہ اگر گرا، اور اس میں کمی آئی،

ختم ہو گیا تو پھر خطرہ ہے کہ دشمن کہیں آپ پر حملہ نہ کر دیں۔ دانا دشمن ہے اور تاک میں بیٹھا ہے، آپ خواب غفلت میں مبتلا ہو گئے یا مطمئن ہو گئے تو وہ حملہ کرنے کی ضرور کوشش کریں گے، اگر آپ جاگتے رہے، ہوشیار رہے تو دشمن یہ محسوس کرنے لگے گا کہ آپ کے اونگھنے کا کوئی پروگرام نہیں تو آخر وہ کب تک انتظار کرے گا۔ اور ایسا پسا ہو گا کہ آئندہ کبھی سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔

اب ان حالات پر غور کرنا، لیٹر پیچ تقسیم کرنا، مسلمانوں کو قادیانیوں کی شرارت اور لائحہ عمل سے باخبر کرنا، مسلمانوں کی مساجد میں قادیانیوں کے بارے میں جلسہ کرنا، خطاب کرنا، ان پر کڑی نگرانی رکھنا یہ سب آپ حضرات کا کام ہے۔ بھائی! یہ حضور (ﷺ) کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے، میں آپ حضرات کو حاشا و کلا کسی مولوی کے متعلق، کسی مدرسہ کے متعلق نہیں کہتا۔ دین کے کسی کام کے متعلق نہیں کہتا۔ میں براہ راست آپ حضرات کو رسول اللہ (ﷺ) کی سیکوریٹی گارڈ (محافظ دستہ) میں شامل ہونے کا مشورہ دیتا ہوں۔ ہمت کریں اور رسول اللہ (ﷺ) کے محافظ دستہ میں اپنا نام لکھوادیں۔ اور حضور (ﷺ) کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر جو حضرات کام کر رہے ہیں ان کے ساتھ ان کی فہرست میں آپ حضرات کا نام بھی آنا چاہئے۔ ہمت کریں اور رسول اللہ (ﷺ) کے غلاموں میں اپنا نام لکھوادیں۔ دشمن آپ حضرات کی طرف میلی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ ان شاء اللہ۔ آج آپ حضرات سے اتنی باتیں کہنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و ناموس کے تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین! واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین!

نوٹ: مولانا کی طبیعت کافی خراب تھی لہذا مختصر بیان فرمایا، سامعین نے اصرار کیا لیکن مولانا نے عذر فرمایا۔

حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب (دامت برکاتہم) کی کچھ قیمتی باتیں:

اس کے بعد مولانا ایوب کھلوڈیا المعروف بہ 'سورتنی' صاحب (دامت برکاتہم) نے مختصر بیان کیا: اور خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا: مجھے تقریر نہیں کرنی، صرف ایک بات کی طرف آپ حضرات کو توجہ دلانا چاہتا ہوں، اصل مقصد تو آپ حضرات کے سامنے آ گیا ہے، حضرت مولانا کی تشریف آوری اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مگر اس سلسلہ کے اندر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کا واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے ٹیلر سٹریٹ مسجد میں اور جامع مسجد میں بیان فرمایا تھا، اس سلسلہ میں میں نے جامع مسجد کے اندر چند باتیں عرض کی تھیں،

انہی کو پھر دہراتا ہوں۔ اور آج پھر کہنا چاہتا ہوں: اصل مقصد تو اس سلسلہ میں کام کرنا ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ  
درخواستی کے تلمیذ رشید ہیں

حضرت مولانا نے یہ فرمایا تھا: کہ میرے شیخ اور استاد مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب  
جو اس وقت پورے پاکستان اور ہندوستان میں حافظ حدیث اور محدث ہیں، انہیں ہزاروں  
حدیثیں متن کے ساتھ اور راوی کے اسماء کے ساتھ از بر یاد ہیں۔ میں بھی حضرت درخواستی کے  
لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عاجلہ نافعہ عطا فرمائیں، عمر میں برکتیں عطا فرمائیں اور  
بڑی قیمتی ہستی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھیں، آمین!

(یہ ۱۹۸۵ کی بات ہو رہی ہے) انہوں نے اپنی جوانی کے اندر (جب کے علامہ سید  
عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) حیات تھے) ارادہ کیا کہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا  
جاؤں، وہیں بقیہ زندگی گزار دوں جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی (رحمۃ  
اللہ علیہ) ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ حضرت درخواستی نے بھی ارادہ کیا اور  
مدینہ منورہ چلے گئے اور ارادہ یہ لے کر گئے کہ وہیں ٹوٹی پھوٹی دین کی خدمت جو ہو سکے وہ کرنی ہے۔  
حضرت مولانا درخواستی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ اپنے  
ملک میں دین کی خدمت کریں!:

مدینہ منورہ رہتے ہوئے کچھ عرصہ ہوا خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوتی  
ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے عبداللہ! یہ مرکز نبوت ہے، مرکز علم و عمل ہے، یہاں  
دین کی خدمت کرنے والے بہت ہیں۔ آپ اپنے ملک تشریف لے جائیں!، وہاں ضرورت  
ہے دین کی خدمت کرنے کی!۔

ردقادیانیت کے لئے کام کرنے والوں کو بشارت:

دوسری بشارت یہ فرمائی: میرے بیٹے سید عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) (جو اس  
وقت ردقادیانیت پر زوروں پر تھے اور جیل کی مصیبت کاٹ رہے تھے پورے برصغیر کے اندران  
کے بیانات نے لوگوں کے سینہ کے اندر ردقادیانیت کی آگ لگا دی تھی، بہت زوروں پر کام  
کر رہے تھے) کو یہ کہنا: اے عطاء اللہ! میں تیرے لئے جھولی پھیلانے دعائیں مانگ رہا ہوں، تم  
اس کام کو کرتے رہنا، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں گے۔ (آمین) گویا ردقادیانیت کا کام کرنے

والے کے لئے حضور (ﷺ) کی کتنی توجہات ہیں۔ جھولیاں پھیلا کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ آج باٹلی کے اندر ہم ایسے نازک موقع پر آچکے ہیں کہ یہ حضرات ”باٹلی“ کے اندر اپنا بین الاقوامی مرکز بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ جس طرح کہ ”ڈیوز بری“ تبلیغ کا مرکز ہے اور اسی اسکیم کے ماتحت چرچ بھی بنا رکھا ہے۔ پہلے انہوں نے سکول پر حملہ کیا مگر اس میں شاید وہ فیل ہو گئے۔ سنا گیا ہے چرچ خرید لیا گیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہاں جو شہرت ہے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر پوری دنیا کے اندر اس کو مرکز بنا کر کام کیا جائے۔ مگر اللہ جزائے خیر دے ان لوگوں کو جو ناؤن ناؤن (شہر در شہر) جا جا کر جس طریقہ سے انہوں نے خدمت کی واقعی خدمت کی۔ انہوں نے اپنی مجاہدانہ کاروائی سے ان کو ٹھنڈا کر دیا، اور ختم کر دیا۔ مگر چند بچوں کو پولیس نے پکڑا تھا، اور پولیس اسٹیشن لے گئے تھے ان پر مقدمات چلیں گے۔ خدا کرے وہ ناکامیاب ہو جائے! اور مقدمہ میں ہم کو کامیابی نصیب ہو۔ آمین۔

الحمد للہ! ختم نبوت کے مسئلہ پر سب نے اتفاق کر لیا:

اللہ کا فضل ہے کہ اس باب میں انڈین، پاکستانی، بریلوی اور دیوبندی سب نے مل کر ایکشن کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی تنظیم بنائی ہے۔ اس کمیٹی والوں نے مشورہ کر کے یہ طے کیا ہے کہ ”باٹلی“، ”ڈیوز بری“ اور ”ہیکمنڈ وائیک“ کے اندر جتنی ہماری مساجد ہیں وہ ایکشن کمیٹی کو سوسو پاؤنڈ چندہ کر کے دیں، اس سلسلہ میں باٹلی کے اندر کچھ رقم جمع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں جب پہلی میٹنگ ہوئی تو وہ حضرات جو بریلوی مسلک کے ہیں، اور وہ جیب میں سوسو پاؤنڈ کے نوٹ لے کر آئے اور کہا: ہم سے پیسہ لے لو اور وہ حضرات ہم سے پہلے پیسہ دے کر چلے گئے اور ہم لوگ اب تک پیسے جمع نہ کر سکے۔ تو گزارش ہے کہ جو حضرات دوسری مساجد سے یہاں آئے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں پیسہ جمع کرادیں۔ اور جو اس علاقے کے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ مشورہ کر کے رقم جمع کرادیں اس ایکشن کمیٹی کو تاکہ خادمان کے پاؤں لڑھک نہ جائیں اور رقم کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ حضرات ہمت نہ ہار جائیں۔ میں صرف اسی لئے کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں پوری جدوجہد کرنے کی توفیق عطا کریں۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جانی و مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكَ سُؤَالٌ مِنَ النَّبِيِّينَ

الوداعی جلسہ

برائے تشکر و امتنان

مولانا اللہ وسایا صاحب

ترتیب مولانا محمد یوسف ماما اُستاد الحدیث بالئس

تظہیر مولانا منور حسین سورتی اُستاد تحفیظ القرآن  
جامع مسجد بالہ لندن

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

جناب مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کے اعزاز میں ہوا، مولانا موصوف سات دن تک قادیانیت کے عنوان پر درس دیتے رہے، اب چونکہ حضرت موصوف اپنے مادر وطن کی طرف پا برکاب ہیں، اور اپنے وطن پاکستان جانے کی تیاری میں ہیں، لہذا یہ ”الوداعی جلسہ“ مولانا کے اعزاز اور اکرام میں کیا جا رہا ہے۔

مولانا موصوف نے مکمل ایک ہفتہ مورخہ ۳۱، اگست ۸۵ سے مورخہ ۷، ستمبر ۸۵ تک ”باٹلی، ڈیویز بری“ میں علماء حضرات کو درس بھی دیا اور عوام میں وعظ بھی فرمایا۔ (جس کا نقشہ ساتھ میں منسلک ہے) دوران ہفتہ ”بریڈ فورڈ“ اور قرب و جوار کے علماء کرام اور مولانا احمد پانڈور صاحب دامت برکاتہم (صدر جمعیت علماء برطانیہ) اپنے شرکاء و رفقاء کے ساتھ تشریف لاتے رہے، دوران ہفتہ ”بریڈ فورڈ“ کے علماء کرام کے اصرار پر مولانا نے دو مرتبہ (ایک ہی دن میں جمعہ اور عصر کے بعد) ان کو بھی وقت مرحمت فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

دیگر علماء کرام نے بھی اس ”الوداعی جلسہ“ میں بیان فرمایا جو دراصل مولانا کے درس اور وعظ کا خلاصہ تھا۔ جمعیت العلماء برطانیہ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا عبدالرشید ربانی صاحب بھی پورا ہفتہ درس و بیان کی مذکورہ بالا مجلسوں میں شریک ہوتے رہے۔ (کیونکہ امامت و خطابت اور درس و تدریس بھی ان کی ذمہ داری میں شامل تھی) عدم فرصت کے باوجود ان کا ہماری اس مجلس میں شریک ہونا ہمارے لئے باعث فخر، مسرت اور خوشی کا باعث ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

## جلسہ کی کاروائی کا آغاز

قاری حافظ مولانا سلیمان ماکڈ اصاحب (مدظلہ) کی افتتاحی قرأت سے ہوا۔ مولانا ہاشم راوت صاحب مدظلہ نے سٹیج سکریٹری کے فرائض انجام دئے۔ اور مولانا عبدالرشید ربانی صاحب (مدظلہ)، مفتی موسیٰ بدات صاحب (مدظلہ)، مولانا ایوب سورتی کھولوڈیا (مدظلہ) اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مدظلہ) نے علی الترتیب اس جلسہ میں خطاب کیا۔

سب سے پہلے مولانا عبدالرشید صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ارشاد فرمایا:

یا رب صل و سلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

علماء و مبلغین کا پورے ملک کا دورہ :

واجب الاحترام سامعین: آج کے اس جلسہ کا موضوع بھی (سابقہ جلسوں کی طرح) ”ختم نبوت“ ہے۔ آپ حضرات یہ دیکھ رہے ہیں کہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ عیسوی کو ختم نبوت کے موضوع پر جو جلسہ برمنگھم میں (جمعیتہ العلماء برطانیہ کے زیر اہتمام) ہوا تھا، اس کے بعد ۲۴ اگست ۱۹۸۵ میلادی کو ویملی ہال میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں پورے عالم اسلام کے مندوبین نے شرکت فرمائی، یا اپنے پیغامات بھیجے، اس کے بعد ”لندن“ سے لیکر ”گلاسگو“ تک اور ”مانچسٹر“ سے لے کر ”کراڈیف“ تک ختم نبوت کے مبلغین و وزراء نے دورہ کر کے مسلمانوں کو اس ختم نبوت کے مسئلہ کی نزاکت و اہمیت سے آگاہ کیا۔

مولانا اللہ وسایا کا ہڈرسفیلڈ، بریڈ فورڈ اور باٹلی میں ورود مسعود

اسی قافلہ کے ایک محترم رفیق و مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (دامت برکاتہم) جو یہاں برطانیہ میں کچھ عرصہ کے لئے ٹھہر گئے تھے، اور چند ایام اور ٹھہرنے والے ہیں، ان کے لئے یہ پروگرام ترتیب دیا گیا تھا کہ وہ مختلف شہروں میں رہ کر خواص و عوام کو اس موضوع کے بارے میں خصوصی طور پر آگاہ فرمائیں، اور علماء کو بھی باقاعدہ طور پر اس کے لئے تیار کریں، اور ان کو بھی اس سلسلہ کا مواد اور چیزیں مہیا فرمائیں۔ تو ہڈرسفیلڈ میں بھی مولانا کا بیان ایک ہفتہ تک چلتا رہا۔ اس کے بعد باٹلی کے فضلاء و علماء کی جماعت رابطہ نے اپنے زیر اہتمام پورا ہفتہ باٹلی میں حضرت مولانا کا پروگرام رکھا، جس میں ہمارے فاضل علماء مولانا موصوف کا بیان وغیرہ لکھتے بھی رہے اور ریکارڈنگ بھی کرتے رہے۔ حضرت مولانا موصوف اپنے تجربہ اور اس فن کے ماہر ہونے کی بنا پر فضلاء کرام کو بتلاتے رہے۔ یہ سلسلہ پورا ہفتہ چل کر ختم ہو گیا۔ اور مولانا موصوف کل ”بریڈ فورڈ“ بھی اسی سلسلہ کی تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

مولانا اللہ وسایا کے اکرام میں الوداعی جلسہ:

آج کی یہ الوداعی مجلس اور یہ جلسہ باٹلی، ڈیویز بری کی حیثیت سے مولانا موصوف کے اعزاز میں گویا آخری پروگرام ہے۔ جس میں مسئلہ ختم نبوت کے نازک اور اہم پہلو پر حضرت مولانا اپنے انداز میں بیان فرمائیں گے۔ اور مولانا کے بیان سے پہلے وہ فاضل علماء جنہوں نے مولانا کا درس تحریری طور پر ضبط کیا ہے وہ بھی اپنے اپنے تاثرات و قلبی احساسات نظم و نثر کی شکل میں پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ میں صرف ایک بات عرض کرنے کی خاطر کھڑا ہوا ہوں اور وہ یہ کہ مسئلہ ختم نبوت اسلامی عقائد کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ جس پر اگر آپ غور کریں تو سارے مذہب کا، سارے دین کا اور ساری شریعت کا دار و مدار ہے۔

رسول اللہ (ﷺ) مقام، مکان اور زمان ہر لحاظ سے خاتم الانبیاء ہیں:

عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ سلسلہ انبیاء (علیہم السلام) جو حضرت آدم (علیہ السلام) شروع ہوا، اس کو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) پر مکمل فرمادیا، حضرت محمد (ﷺ) مرتبہ کے لحاظ سے بھی خاتم النبیین ہیں اور مکان کے لحاظ سے بھی خاتم النبیین ہیں، زمان کے لحاظ سے بھی خاتم النبیین ہیں۔ نبوت کا کوئی مرتبہ آپ (ﷺ) کے مرتبہ سے بڑھ کر نہیں، نبوت کی کوئی شان آپ (ﷺ) کی شان سے ماوراء نہیں۔ اسی طرح آپ (ﷺ) کے بعد نبوت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

قرآن کریم کی سوائتوں میں ختم نبوت کا ذکر ہے:

حق تعالیٰ نے مختلف عنوانات کے ذریعہ اس کا اعلان قرآن مجید میں فرمایا۔ اور سو سے اوپر آیتیں ایسی ہیں جن میں بڑی صراحت کے ساتھ یہ فرمایا گیا کہ رسول اللہ (ﷺ) آخری نبی ہیں۔ اور یہ فرمایا گیا: وما ارسلناک الا رحمةً للعالمین۔ اب عالمین، میں تو سارا جہان، قیامت تک آنے والا سب کچھ شامل ہے۔ اور کہیں یہ فرمایا کہ وما ارسلناک الا کافة للناس، اور کہیں یہ فرمایا کہ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ تو یہ عمومیت نبوت کی، رحمت کی اور یہ عمومیت رسالت کی، کیا یہ کافی نہیں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) ساری دنیا جہان کے لئے پیغمبر بن کر تشریف لائے۔ بلکہ اتنی بات پر بات ختم نہیں ہوتی۔

حضور (ﷺ) کا حجۃ الوداع کا خطبہ ختم نبوت کی دلیل ہے:

بلکہ حضور (ﷺ) نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں جو ارشاد فرمایا: (اور خطبہ کا انداز ایسا تھا کہ گویا کوئی آدمی کسی سے آخری ملاقات اور بات کر رہا ہو) کہ شاید میری اور تمہاری ملاقات آئندہ ہو یا نہ ہو، اور کبھی یہ ارشاد فرماتے ہیں: خدا کی طرف سے جو دین دیا گیا ہے وہ سارا میں نے پہنچا دیا ہے۔ تو سب لوگوں نے گواہی دی کہ آپ (ﷺ) نے بلا کم و بیش دین پہنچا دیا ہے۔ بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ تو آپ (ﷺ) آسمان کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرماتے ہیں: اے اللہ! انہوں نے میری رسالت کی گواہی دے دی۔ تو بھی گواہ ہو جا کہ میں نے تیرا دین بلا کم و بیش کامل و مکمل ان تک پہنچا دیا۔ پھر آپ (ﷺ) یہ ارشاد فرماتے ہیں: لوگو! تم اس پر گواہ رہو کہ اب میں تمہیں یہ کہتا ہوں: ”الا فلیبلغ الشاهد الغائب“ اور کہا: اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، میرے بعد جس کا آپ کو انتظار کرنا پڑے، اب کوئی اور کتاب نہیں آئے گی، اور اب امت کوئی اور نہ ہوگی۔ تم میری آخری امت ہو۔ میں خدا کا آخری پیغمبر ہوں۔ یہ دین خدا کا آخری اور مکمل دین ہے، اب اس دین کو پوری دنیا میں تم ہی کو پھیلانا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے دین کے پہنچانے کا حق ادا کر دیا:

صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بھی اس دین کے پہنچانے کا حق اس طرح ادا کیا کہ ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرامؓ ضرب کے اس خطبہ میں تھے، لیکن آج دس ہزار کے قریب کی قبریں اس خطبہ میں موجود ہیں، باقی سارے عرب سے نکل کر دنیا کے کونے کونے میں اس دین کی نشر و اشاعت کی خاطر پہنچ گئے، کیونکہ وہ اس بات کے منتظر نہ تھے کہ کوئی نیا نبی آئے گا، کوئی نئی شریعت لائے گا، نیا دین لائے گا، انہوں نے دین اور دین کی دعوت کا حق ادا کیا، مراکش اور افریقہ کے جنگلوں سے لے کر انڈونیشیا کے کناروں تک دین کو پہنچایا، اور دین کو انہوں نے، ان کے شاگردوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر، پیدل چل کر، پہاڑوں اور جنگلوں کا راستہ قطع کرتے ہوئے، اور گھوڑوں اور اونٹوں پر سفر کرتے ہوئے، پیٹ پر پتھر باندھتے ہوئے، بھوکے رہ کر اور پیاس کو برداشت کرتے ہوئے خدا کے دین کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اب ہمارے پیغمبر کے بعد کوئی پیغمبر پیدا نہ ہوگا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نازل شدہ آیت ”الیوم اکملت لکم دینکم الی آخرہ“ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے:

یہ آیت کریمہ جو میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے اس کا نزول حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا! اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات پر گویا مہر لگا دی جب حضرت نبی کریم (ﷺ) نے حضرات صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو گواہ بنایا کہ میں نے خدا کا دین تم تک کامل و مکمل پہنچا دیا، تو سب نے کہا کہ پہنچایا نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا، پھر آپ (ﷺ) نے ”اللہم اشہد“ تین مرتبہ فرمایا۔ تو خدا نے گواہ کے طور پر، شہادت کے طور پر یہ آیت نازل فرمائی ”الیوم اکملت لکم دینکم الخ“۔

کوئی شخص یا جماعت ضد و ضلال و پاگل پن میں نہ ہو تو اس کے لئے بہت واضح ہے:

دوستو! یہ تو اتنی عام بات ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بشرطیکہ کسی ضد، کسی ضلال اور کسی گمراہی کا شکار نہ ہو گیا ہو، اور اس کا دماغ کام کر رہا ہو، پاگل نہ ہو گیا ہو، وہ بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین مکمل فرما دیا ہے اور یہ کامل اور مکمل کا لفظ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کے لئے نہیں فرمایا، اور نہ تو نوح (علیہ السلام) کے لئے فرمایا، اور نہ تو موسیٰ (علیہ السلام) اور داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے فرمایا، حالانکہ یہ سب انبیاء (علیہم السلام) آسمانی کتابیں لیکر آئے تھے۔

جھوٹے نبی کی نبوت کے چند دلائل:

یہ جو قادیانی دجال ہے اس نے خود کتابیں لکھی ہیں، اس پر آسمانی کتابیں اتری اور اتاری نہیں گئی ہیں، سچے اور جھوٹے نبیوں کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچے نبیوں پر کتابیں آسمانوں سے اتری ہیں، سچے نبیوں پر کتابیں آئی ہیں، وحی اتری ہیں، ان پر صحیفے اترے ہیں، صحیفوں کی تعداد سو کے قریب علماء بتاتے ہیں، اور چار کتابیں ہیں، تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔ اللہ کے جتنے سچے نبی ہیں ان پر وحی آئی ہے ان پر کتابیں، صحیفے نازل ہوئے ہیں اگر نہیں اترے ہیں تو وحی تو اللہ کی طرف سے ضرور آئی ہے۔

لیکن یہ قادیانی دجال کتابیں لکھتا رہا، لیکن جتنے بھی انبیاء (علیہم السلام) آئے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی کوئی کتاب نہیں لکھی، اگر کسی کے پاس ثبوت ہو تو پیش کرے۔ اور اللہ کا سچا نبی کتابوں کے لئے چندہ نہیں کرتا لیکن مرزا قادیانی نے کتابوں کے لئے چندہ کیا ہے۔ اور اللہ کا سچا نبی فراڈ نہیں کرتا، جب کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ لکھوں گا پچاس اور لکھتا ہے پانچ، جب لوگوں نے مؤاخذہ کیا تو کہا کہ پانچ اور پچاس میں کیا فرق ہے، صرف نقطہ کا تو فرق ہے۔ اتنا بڑا فراڈی، مکرو فریب کرنے والا۔ اس کی ایک بات میں فریب، سچے اور جھوٹے نبی کا یہی واضح فرق ہے۔

جھوٹے نبی کی ہر بات سے جھوٹ ٹپکتا ہے:

سچے نبی کی ایک ایک بات سے صداقت ٹپکتی ہے۔ اور جھوٹے نبی کی ہر بات سے کذب ظاہر ہوتا ہے، اور کوئی صداقت نہیں ہوتی، سچا نبی معصوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا پھرا اس پر ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ گناہ کو حکم دیتے ہیں کہ میرے نبی کے قریب بھی مت جانا، ابھی آپ حضرات کے سامنے ہمارے عزیز بھائی نے سورہ یوسف کی جو ابتدائی آیت تلاوت کی ہے اس میں آگے چل کر یہی بات آتی ہے کہ ”كذالك لنصرف عنه السوء والفحشاء“ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ یہ سارا اس لئے ہوتا کہ ”ہم بے حیائی اور برائی کو حضرت یوسف (علیہ السلام) سے ہٹادیں“، اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں کہا کہ ہم یوسف (علیہ السلام) کو ہٹادیں وہ تو وہ ہیں پر ”معاذ اللہ“ کہہ کر الگ ہو گئے تھے، اللہ کے پہرے میں تھے، اللہ کی حفاظت میں تھے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو پکڑ کر کہتے ہیں کہ میرے معصوم نبی کے پاس نہ جانا، جب پیغمبر کو معصیت اور مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو ایک طرف تو پیغمبر کو یہ کہا جا رہا ہے کہ تم میرے مشرب پر آ جاؤ!، اور دوسری طرف مصر کے حاکم کی اہلیہ کہہ رہی ہے کہ میرے جال میں آ جاؤ!۔ اگر نہیں آؤ گے تو کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے!۔ اب یوسف (علیہ السلام) کے پاس دو راستے ہیں، ایک طرف تو اپنی مالکہ کے ساتھ برائی میں مبتلا ہونا، اور یہ اس کے گھر کے نوکر ہیں، اگر چہ بیٹے سے زیادہ عزیز ہیں، لیکن ہے تو اس گھر کی مالکہ، کوئی باہر کا آدمی نہیں، گھر کا اپنا مالک، شیطان اتنی زیادہ قوت کے ساتھ آتا ہے کہ شاید کسی اور کے پاس اتنی قوت سے نہ گیا ہوگا۔

وہ عورت اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ میری خواہش جو ہے وہ تجھے پوری کرنا ہوگی، اگر ایسا نہیں کرے گا تو تجھے جیل جانا ہوگا، ایک طرف معصیت دوسری طرف مصیبت

ہے۔ لیکن اللہ کا پیغمبر دوسری طرف یہ کہہ رہا ہے: کہتا ہے کہ اے اللہ! رب السحن احب الی مما یدعوننی الیہ، مصیبت کہنے اور قبول کرنے کو تیار ہوں لیکن میں معصیت میں مبتلا ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اور یہ معصیت میں مبتلا نہ ہونا پیغمبر کی معصومیت ہے۔

کیا نبی ایسا بے شرم اور بے حیا ہوتا ہے؟

اور جھوٹے نبی کی معصیت کی یہ حالت ہے کہ غیر محرم عورتیں رات کو پہرہ دے رہی ہیں۔ اور یہی عورتیں رات کو ٹانگیں دبا رہی ہیں، اور غیر محرم عورتیں ان کے سامنے بے تحاشا آتی جاتی رہتی ہیں۔ یہ جھوٹے کی علامت ہے۔ سچا وہ ہے جو عظمت خداوندی کے پہرے میں ہے۔ سچا وہ ہے جو خود کتا میں نہیں لکھتا، بلکہ اللہ کی طرف سے جو جی آتی ہے اس جی کو بلا کسی کمی و بیشی کے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ سچا وہ ہے جو خدا کے گھر کا طواف کرتا ہے، اور جھوٹے کو کبھی بھی زندگی بھر توفیق نہیں ہوئی کہ اللہ کے گھر کی زیارت کرے۔ وہ اس خطرے میں رہ گیا کہ اگر میں نکلا تو اللہ کے نبی (ﷺ) کے سچے عاشق میری تکا بوٹی کر دیں گے۔ وہ نبی تھوڑا ہے۔ اس نے تو نبوت پر ڈاکہ زنی کی ہے اور ختم نبوت پر بھی۔

انبیاء کے ناموں سے بھی حجت ہے:

پھر اس کا نام بھی نبی جیسا نہیں، تمام انبیاء (علیہم السلام) آدم (علیہ السلام) سے لے کر حضرت محمد (ﷺ) تک جن رسولوں اور نبیوں کے نام قرآن مجید اور سنت نبویہ میں ہیں وہ سب کے سب مفرد ہیں، آدم مفرد ہے، نوح مفرد ہے، اسی طرح دیگر انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے اسماء مفرد ہیں۔ آپ (ﷺ) کے بہت سارے نام ہیں وہ سب کے سب مفرد ہیں۔ اگر کسی کا نام مرکب ہے تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ہے، اس کا نام اس کے ماں باپ نے کیا رکھا، غلام احمد یعنی احمد کا غلام۔ لیکن یہ ایسا پاپی بنا کہ غلامی سے انکار کر کے جناب محمد (ﷺ) کی نبوت کے ساتھ جا کے کھڑا ہو گیا۔ اس کا نام نبیوں جیسا نہیں، اس کا پروگرام نبیوں جیسا نہیں۔

جھوٹے کا قرآن کیا سارا پروگرام چار سو بیس ہے:

یہ جسے قرآن کہتا ہے جس کا نام اس نے ”تذکرہ“ رکھا ہے، آپ حضرات پہلے بھی یہ

لفظ علماء کرام سے سن چکے ہیں اور یہ لطیفہ بھی سن چکے ہیں کہ اس کے صفحات کتنے ہیں۔ اس کے صفحات ۸۴۰ اور ورق ۴۲۰، اور چار سو بیس کا لفظ فراڈ کے لئے آتا ہے۔ اب یوں یاد کر لو اور بچوں کو بھی یاد کراؤ، اور دوسروں کو بھی یاد کراؤ کہ قادیانی مسلک چار سو بیس اور قادیانی مذہب بھی چار سو بیس۔ قادیانی قرآن چار سو بیس، قادیانی نبی چار سو بیس۔ اور ان کا قبلہ اور کعبہ بھی چار سو بیس۔ گویا کہ ان کا سارا پروگرام چار سو بیس۔ تو قادیانی کا ترجمہ چار سو بیس کرو۔ جب چار سو بیس آئے گا تو ہر آدمی بچے گا۔ کیونکہ یہ ایسا ناسور ہے کہ ہر آدمی اس سے بچے گا۔

قصر نبوت کی تکمیل کی ایک خوبصورت مثال:

کون ایسا آدمی ہے جو یہ نہیں سمجھ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”الیوم اکملت“ الخ کے بعد، اور نبی (ﷺ) کی شہادت کے بعد، اور اس کے جواب میں صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) کے جواب کے بعد، اللہ تعالیٰ گویا اس بات کی گواہی دے رہے ہیں، اس پر مہر لگا رہے ہیں، اعلان فرما رہے ہیں: آج کے دن میں نے دین کو مکمل کر دیا۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا: میری اور پہلے انبیاء (علیہ السلام) کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی ایک بہت بڑا محل تیار کرے، اور وہ شاندار بنائے، لوگ دیکھ کر یہ کہیں کہ یہ بہت شاندار محل ہے۔ لیکن اس میں ایک اینٹ کا فرق باقی رہ گیا ہے۔ آپ (ﷺ) فرماتے ہیں: وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ جس نے قصر نبوت کی تکمیل کر دی۔ اب یہ قصر نبوت مکمل ہو گیا ہے اب اس میں کسی قسم کی اینٹ کی گنجائش نہیں۔ یہ مثال دیکر قصر نبوت کی تکمیل کا اعلان کیا، اب جو کوئی اس میں داخل ہونے کی یا داخل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ تلمیس کرتا ہے یا تنقیص کرتا ہے۔ وہ ڈاکہ زنی کرتا ہے اپنے لئے جگہ بناتا ہے۔ تو گویا ڈاکہ زنی کرتے ہوئے، نقب لگاتے ہوئے قصر نبوت کو داغدار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہم جھوٹا الزام باندھنے والے کو ایسا ذلیل کریں گے کہ وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوگا اور آخرت میں بھی ذلیل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مدعیان نبوت اپنے اپنے زمانہ میں ذلیل ہوئے اور قادیانی بھی ذلیل ہوئے اور قیامت میں جو ہوگا سو ہوگا اور وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

دین کامل مکمل ہو گیا، اب نئے نبی کی ضرورت نہیں!

اور فرمایا: آج کے دن میں نے آپ (ﷺ) کے لئے دین کو مکمل فرما دیا، اپنی نعمتوں کو

تمام کر دیا، اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا، بس اتنی باتوں کے بعد کوئی شہرہ جاتا ہے کہ ہمارا دین نامکمل تھا جس کو مکمل کرنے کے لئے کوئی نبی پیدا ہو گیا آئے۔ ہمارا دین نامکمل تھا جس کی شرح کے لئے کوئی مجدد آئے، امام مہدی آئیں گے، آسمان سے عیسیٰ (علیہ السلام) اتریں گے، لیکن عیسیٰ (علیہ السلام) نبی تھے بنی اسرائیل کے لئے، قرآن کا ارشاد ہے ورسولاً الی بنی اسرائیل، ہم ان کو بنی اسرائیل کا نبی مانتے ہیں، ہم ان کی نبوت کے قائل ہیں، لیکن وہ امت محمدیہ کے لئے مبعوث ہو کر نہیں آئیں گے، یہاں آ کر شریعت محمدیہ کی پیروی کریں گے، اسی کی تقلید کریں گے۔ اور اسی کو تازہ کریں گے۔ ان کی مٹی ہوئی باتوں کو زندہ کریں گے۔ جہاد کریں گے اور دجال اکبر کو جو شیطیت اور گمراہی، دجل و فریب کے لحاظ سے چوٹی کی شخصیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ روحانیت کے لحاظ سے چوٹی کی شخصیت یعنی عیسیٰ (علیہ السلام) کو دوبارہ اتار کر اس کے ساتھ اس کا مقابلہ کرائیں گے، عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے۔

امت محمدیہ کے امام کا کتنا بڑا اعزاز ہے!

اور دیکھو امام مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس امت محمدیہ کے امام کا اتنا بڑا اعزاز ہے، کیونکہ یہ امت تمام امتوں کی امام ہے۔ یہ امت وہ ہے جس میں شمولیت کے لئے دیگر انبیاء (علیہم السلام) دعا کرتے رہے کہ یا اللہ اس امت میں ہمیں پیدا فرما اور عیسیٰ (علیہ السلام) کوئی اپنی بات جاری نہیں کریں گے جب کہ عیسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ باقی کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی امت میں اٹھ کر اپنی بات جاری کرے، اپنی شریعت اپنا حکم جاری کرے۔ وہ تو ایک خدائی مشن پر آرہے ہیں، جہاد کو زندہ کر کے دجال کو قتل کر کے وہ یہ ثابت کریں گے کہ انبیاء (علیہم السلام) کا طریقہ تو یہ ہے۔ سنت یہی ہے اس امت میں جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ امام مہدی علیہ الرضوان ان کے ساتھ ہوں گے اور علم اسلام ان کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ نکاح کریں گے، وہ وفات پائیں گے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: وہ میرے پاس دفن ہوں گے۔ اور روضۂ اطہر میں آج بھی جگہ باقی ہے، اس سے سچے اور جھوٹے کا پتہ چل جائے گا۔ اس جعل ساز نے بیشمار جعل سازیاں کی، کبھی کہتا ہے: میں آدم ہوں، کبھی کہتا ہے: میں نوح ہوں۔ کبھی ابراہیم، کبھی مسیح موعود اپنے آپ کو کہتا ہے، کبھی مثیل مسیح

کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی کہتا ہے: میں مہدی ہوں اور کبھی کہتا ہے: میں محمد ﷺ ہوں (نعوذ باللہ) اور کبھی خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

اس کی تو کوئی نسل ہی نہیں۔ نبوت تو درکنار وہ تو شریف آدمی کے درجہ پر بھی بیٹھنے کے قابل نہیں۔ تو مرزائیوں، قادیانیوں نے پاکستان میں مار کھانے کے بعد اور ہارنے و ختم ہونے کے بعد یہاں پر انہوں نے جو پروگرامز بنائے، ان کے پروگراموں سے آگاہی کے لئے حضرات علمائے کرام تشریف لائے۔ اور انہوں نے آ کر پوری تفصیل کے ساتھ پورے ملک میں امت کو بیدار کیا، اور وہ باتیں جو ابھی تک قادیانیوں کی مسلمانوں کو معلوم نہیں تھیں، ان کے بارے میں تحریری طور پر اور تقریری طور پر یہاں کے مسلمانوں کو بھی اور علماء کرام کو بھی بتلایا۔

اور اس کے علاوہ ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کا اعلان ہوا۔ اور جس کے صدر دارالعلوم ’بری‘ کے مہتمم ”مولانا محمد یوسف متالا صاحب“ ہیں۔ اور آرگنائزر ”محمد اشرف صاحب“ ہیں جو لندن میں مقیم ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ ترتیب بنتی رہے گی۔ اور اس موضوع کے لئے آپ حضرات مولانا سے اور دیگر ذمہ داروں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لائے تھے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ان کا پروگرام باٹلی میں آٹھ دن کا تھا۔ جہاں علماء کے لئے خصوصی اور عوام کے لئے عمومی مجالس مختلف مسجدوں میں ہوتی رہیں۔ آج اسی سلسلہ کا یہ آخری پروگرام ہے۔ باقی تفصیلات آپ حضرات کے سامنے آنے والی ہیں۔ اس طرح ہمیں بیدار رہنے، آگاہ رہنے، اور اپنے دین اور ایمان کے تحفظ کے لئے جانی اور مالی قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

مولانا عبد الرشید کے بیان کے بعد مولانا اسماعیل راجہ صاحب مدظلہ (فاضل دارالعلوم بری) نے ایک نظم سنائی جو مولانا عبد الحئی سیدات صاحب المعروف بہ مولانا نادر صاحب لاجپوری مدظلہ نے لکھی تھی۔ اسباق اور درسوں کے ذریعہ حضرت مولانا جو متاثر ہوئے ہیں اور دل پر جو گہری چوٹ لگی ہے، ان کو حضرت مدظلہ نے قلم بند فرمایا ہے۔ مولانا اسماعیل

راجہ صاحب (حال مقیم المدینۃ المنورۃ) نے نظم سنانے سے پہلے فرمایا: یہ نظم جو مولانا صاحب نے قادیانیوں کی تردید میں لکھی ہے اور اس میں جو برائیاں مذکور ہیں اس کو فرضی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ یہ حقائق ہیں۔ واقعہً یہ برائیاں اس کم بخت میں موجود تھیں، اور اس کی برائیاں کرنا (جس طرح ہم بڑوں سے سنتے ہیں) جتنی بھی کی جائیں گی کم ہیں۔ جناب رسول اللہ (ﷺ) سے اتنا ہی قرب ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اور حضور پاک (ﷺ) کا قرب نصیب فرمائے۔ آمین۔

آئندہ صفحہ پر وہ نظم پیش کی جا رہی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب مولانا عبد الرشید ربانی صاحب نے فرمایا: حضرت مولانا جوناد رکا تخلص رکھتے ہیں انہوں نے قادیانی شیطانوں کے خلاف یہ نظم تیار کی ہے۔ وہ شعراء جو اسلام کی مدح میں یا دشمنان اسلام کی مذمت میں اشعار کہے ہیں ان شعراء کی نسبت اور تعلق (ان شاء اللہ) حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے ہوگا جن کا لقب شاعر رسول اللہ (ﷺ) ہے۔ مشرکین مکہ حضور (ﷺ) کی ہجو میں نیز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو اشعار کہتے تھے، حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) مسجد نبوی میں بیٹھ کر اشعار ہی میں اس کا منہ توڑ جواب دیتے تھے۔ اور رسول اللہ (ﷺ) ان کو جواب دیتے تھے۔ اللہم ایده بروح القدس کہ اے اللہ: جبرئیل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ حضرت حسان کی مدد کر!۔ اور حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) عربوں کے شعراء میں مایہ ناز شاعر تھے اور انہی اشعار میں سے ان کا یہ شعر بھی ہے۔

فان ابی ووالده و عرضی

لعرض محمد منکم و قواء

(بخاری ج ۲ ص ۵۹۴)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شعراء اپنے انداز سے، لکھنے والے اپنے انداز سے، نثر والے اپنے انداز سے، مقررین اپنے انداز سے، اہل قلم اپنے انداز سے اور اہل سیف اپنے انداز سے جو بھی اسلام کا دفاع کرتے ہیں تو ان کا شمار ہوتا ہے جناب رسول اللہ (ﷺ) کے عاشقین میں اور عشاق میں اور یہ حضرات عاشقین رسول اللہ (ﷺ) کی شفاعت کے مستحق ہوں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

## نظم

بیاں کرتا ہوں میں ناپاک سیرت ایک انساں کی  
 حقیقت میں تو سوڑ تھا لئے صورت انساں کی  
 بڑا زندیق تھا، مردود تھا، ملعون بھی وہ تھا  
 بڑا ابلیس تھا بھاگا ہوا چوکھٹ سے یزداں کی  
 کبھی کہتا ، خدا کا باپ بھی ہوں اور بیٹا بھی  
 کبھی کہتا کہ میں بیوی ہوں خدا کی ، ہے قسم جاں کی  
 کبھی کہتا میں نطفہ ہوں خدا کا مان لو مجھ کو  
 ذرا گستاخیاں دیکھے تو کوئی اس بے ایماں کی  
 کبھی کہتا میں جے سنگھ ہوں کبھی کہتا برہمن ہوں  
 کبھی کہتا ہے کہ حیض آتا ہے مجھ کوشل نسواں کی  
 وہ اک الہامی گرگٹ تھا، وہ اک آلو کا پٹھاتا  
 کبھی کہتا کہ جائے عار و نفرت ہوں میں انساں کی  
 مکینہ دن میں سو سو بار وہ پیشاب کرتا تھا  
 وہ چشمہ تھا یا پرناہ یا بارش زور و طوفان کی  
 وہ ٹانگیں غیر محرم عورتوں سے تھا روز دہواتا  
 لگی رہتی تھی ہر دم چاٹ اس کو جسم عریاں کی  
 مرا جسم تھا تے آلود کرتے اس اناڑی کا  
 تو پاخانے سے لت پت تھی ایزار اس جھوٹے ناداں کی  
 وہاں بد بو تھی ایسی پاس ٹھہرا بھی نہ جاتا تھا  
 نحوست آج تک ہے چار سو اس گندے داماں کی

گدھا دجال کا اور لاش تھی ابلیس کی اس پر  
ہنسی ہوگی یہ منظر دیکھ کر ہر چیز دوراں کی  
خدا ان کو ہدایت دے یا ان سے پاک ہو دنیا  
کہ یہ سو پڑے پیچھے ہیں ناموس رسولاں کی  
یہ دھنس جائیں زمیں میں ان پہ برسیں آگ کے شعلے  
پڑیں کیڑے زباں میں ایک اک مرزائی شیطان کی  
رہے جب تک یہ زندہ ہو ذلیل و خوار دنیا میں  
جسے کتے نہ سونگھیں یہ مرے وہ موت حیواں کی  
غلامان محمد مصطفیٰ ﷺ اب جاگ اٹھے ہیں  
منائیں قادیانی خیر، اپنے تخت و ایواں کی  
چلے ہیں باندھ کے سر سے کفن ہاتھوں میں جاں لیکر  
خدا یا لاج رکھ لے آج تو خون شہیداں کی  
بچھاڑا باٹلی میں قادیانی شیر کو جس دم  
دھری ہی رہ گئی اسکیم مرزائی پہلوواں کی  
ہماری آنکھ سے آنکھیں ملا سکتا نہیں کوئی  
جسے ہمت ہو کر لے آزمائش زور ایماں کی  
غنیمت جان لوموقع ابھی توبہ کرو ورنہ  
سلاخیں منتظر ہیں خیر مقدم کرنے زنداں کی  
دعاء ہے یا الہی کر حفاظت سارے فتنوں سے  
خصوصاً فتنہ مرزائیت سے ہر مسلمان کی

یہ جھوٹے نبی قادیانی کے چیلے  
 ہیں برطانیہ میں نجاست کے ڈھیلے  
 جہاں بھی ملیں ان کو مارو بھگاؤ  
 کہ پھر یہ کہیں جھوٹے پا پڑ نہ بیلے  
 از: مولانا عبدالحی سیدات صاحب مدظلہ المعروف بہ نادر لاجپوری

حضرت مولانا مفتی موسیٰ صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات

حضرت مولانا مفتی موسیٰ بدات صاحب (دامت برکاتہم) خلیفہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) خطیب ٹیلر سٹریٹ مسجد، نے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کے بیانات اور درس (جو انہوں نے باٹلی میں دیا تھا) کی تلخیص فرمائی اور سامعین کے سامنے پیش کی۔ اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ (ﷺ) پر صلوة و سلام کے بعد حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے شیخ سعدیؒ کا یہ شعر پڑھا:

خلاف پیمبر کے راہ گزید  
 ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

آخر ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم کیوں ہے؟

معزز علماء کرام اور بزرگان دین: بزرگوں کا ارشاد ہوا، جس کی تعمیل میں میں کھڑا ہو گیا کہ دو چار باتیں عرض کروں۔ حضرت مولانا موصوف کا باٹلی میں جو قیام رہا اور اس قیام کے دوران حضرت مولانا موصوف سے استفادہ کرنے کا جو موقع ملا، میں اس کو اجمالاً بیان کروں۔ حضرت مولانا موصوف کی صحبت ہمیں باٹلی میں چند روز حاصل ہوئی، اس سے اتنی معلومات حاصل ہوئیں، اور الحمد للہ اتنی بیداری باٹلی کے علماء کے اندر پیدا ہوئی اس کو عرض کرنے سے پہلے دو تین باتیں عرض کرتا چلوں کہ ختم نبوت کا مسئلہ کتنا اہم ہے۔ آخر پوری دنیا کے اندر اتنا شور کیوں ہو رہا ہے؟ دوسرے فرقے بھی موجود ہیں اس کے خلاف اتنا شور کیوں نہیں ہوتا؟ قادیانی فرقہ جب سے برپا ہوا اور جب سے یہ شوشہ نکلا ہے، اور یہ فتنہ جب سے شروع ہوا ہے اس وقت سے ہمارے اسلاف کی اور ہمارے اکابر کی نیند کیوں اڑ گئی؟ آخر کیا

بات ہے؟ اس کی اتنی بڑی اہمیت کیوں ہے؟

دین کے شعبوں میں سب سے اہم عقائد ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ ختم نبوت کا جو مسئلہ ہے۔ عقائد کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ بلکہ پورے دین اسلام کے لئے اساسی حیثیت رکھتا ہے۔ دین کے مختلف شعبے ہیں، ان شعبوں کے اندر عقائد کو جو اہمیت حاصل ہے، وہ معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان جانتا ہے، عقائد ہمارے دین اور اسلام کی بنیاد ہیں، گویا فاؤنڈیشن ہے۔ اور اس کے بعد جو اسلام ہے یعنی اعمال ہیں، وہ دوسرے نمبر پر ہے۔ تو یہ عقائد جڑ کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اعمال وغیرہ شاخ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کسی درخت کی جڑیں کھوکھلی کر دی جائیں اور پھر آپ درخت کو پانی پہنچاتے رہیں تو بھی وہ درخت زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کہ درخت کا دار و مدار جڑوں پر ہوتا ہے۔ ہاں اگر جڑیں باقی ہوں اور شاخیں کاٹ دی جائیں اور جڑوں کو پانی پہنچایا جائے تو انشاء اللہ وہ درخت پھل آدر پھول آور اور تازہ ہوگا۔ سرسبز ہو جائے گا۔ اگر کسی نے جڑیں کھود دیں ہوں اور صرف شاخیں باقی ہوں اور پانی ڈالتے رہیں کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اور چند دنوں میں وہ درخت ختم ہو جائے گا۔

جب بھی ہمارے عقائد کو چیلنج کیا گیا، دین کے مجاہدین نے تن، من اور دھن

### کی بازی لگادی:

ہم سب جانتے ہیں کہ ختم نبوت کا مسئلہ عقائد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، عقائد جو ہیں وہ جڑیں اور بنیاد ہیں۔ چنانچہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوا یا جب بھی کوئی فرقہ پیدا ہوا جس نے ہمارے عقائد کو چیلنج کیا، جن سے عقائد پر ضرب پڑتی تھی تو اللہ کے دین کے مجاہد اس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور جان اور مال کی بازی لگادی۔ نبی کریم (ﷺ) کی آخر عمر تک کفار اور مشرکوں کے ساتھ اسی وجہ سے لڑائی ہوتی رہی کہ ان کے عقائد کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہو۔ اور نہ ہوا۔ کفار مکہ ایک مرتبہ کہنے لگے: چند دن ہم تمہارے معبودوں کی عبادت کر لیں تو چند دن کے لئے ہمارے معبودوں کی عبادت تم بھی کر لو۔ آپس میں صلح ہو جائے گی۔ لڑائی ختم ہو جائے گی۔

رحمۃ للعالمین (ﷺ) نے عقائد پر کسی سے مصالحت برداشت نہیں کی:

حضور (ﷺ) نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا، اور ایک مرتبہ جوش میں آ کر فرمایا: یہ کفار قریش میرے ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج کو رکھ دیں تو بھی میں اپنی تبلیغ اور مشن بند کرنے والا نہیں۔ بہر حال! آخر دم تک مشرکوں اور کفار کے ساتھ لڑائی ہوتی رہی مگر ان کے ساتھ عقائد کے بارے میں صلح نہ کی۔

صدیق اکبرؓ نے جب تک فتنہ مسیلمہ کذاب ختم نہیں کیا، چین نہ لیا:

آگے چلئے! حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا، گو دعویٰ پہلے سے کیا تھا، لیکن حضور (ﷺ) کی وفات کے بعد یہ فتنہ جب عروج پر آیا، اور اس کا شور ہوا، تو حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) میدان میں آئے، یعنی اس کے مقابلہ کے لئے لشکر روانہ کیا، اور جب تک اس فتنہ کو ختم نہیں کیا، چین نہ لیا۔ کتنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے جام شہادت نوش کیا۔ اور اس فتنہ کو ختم کر کے دم لیا۔ کیونکہ ختم نبوت کے ساتھ عقائد کے مسئلہ کا تعلق تھا۔

متحدہ ہندوستان میں وحدت ادیان کا مسئلہ اٹھا تو

مجدد الف ثانیؒ نے اس کو نیست و نابود کیا:

اور آگے چلئے! مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے دور کے اندر ہمارے ہندوستان کے اندر وحدت ادیان کا مسئلہ اٹھا اور اکبر بادشاہ نے نئے دین (دین الہی) کی بنیاد رکھی۔ اس وقت بھی ایک مرد مجاہد میدان میں آئے، اور مقابلہ کے لئے بادشاہ وقت ہے۔ کسی صلح اور سمجھوتے کے لئے تیار نہیں۔ اخیر دم تک بادشاہ کا مقابلہ کرتے رہے، قید کے اندر رہے۔ اور وحدت ادیان کا جو فتنہ اٹھا تھا اور دین الہی جو وہ لایا تھا، اس کو ختم کرنے کی محنت و جدوجہد کرتے رہے۔۔۔ قید میں بھی جانا پڑا، آخر وہ فتنہ جہانگیر کے دور میں جا کر ختم ہوا۔ جب جب ایسے فتنوں نے منہ دکھلایا ہے ہمارے اکبر و اسلاف میدان میں آئے ہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا علی میاں (رحمۃ اللہ علیہ) نے عقائد کی اہمیت پر اپنی کتاب

”دستور حیات“ میں اور بہت مثالیں پیش کی ہیں۔ اور اسی طرح ”تاریخ دعوت و عزیمت“ جلد چہارم کے اندر یہ لکھا ہے کہ عقائد کے بارے میں کوئی سمجھوتا نہیں کیا گیا۔

خلق قرآن کا مسئلہ آیا تو امام احمد بن حنبلؒ میدان میں آئے:

چنانچہ امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) کے دور کے اندر جب خلق قرآن کا مسئلہ اور اس کا فتنہ اٹھا، حضرت امام صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے کوئی سمجھوتا نہیں کیا۔ اور مامون الرشید کے ساتھ اختلاف ہوا۔ بادشاہ وقت کے ہوتے ہوئے چونکہ مسئلہ عقیدہ کا تھا اسی وجہ سے کسی بھی قربانی پر کسی سے کوئی سمجھوتا نہیں کیا، اپنے بدن پر کوڑے کھائے، قید کے اندر گئے۔ مگر اخیر دم تک اپنی بات پر جبر ہے۔

قریب زمانہ میں شیعیت کا فتنہ اٹھا تو مولانا محمد منظور نعمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

میدان میں آئے:

مزید آگے بڑھے! ہمارے اس دور کے اندر شیعیت کا فتنہ اٹھا اور یہ عروج پر پہنچا اور خمینی نے اسلامی انقلاب کا دعویٰ کیا، یہ بھی ایک لمبی چوڑی کہانی ہے، اور اس کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے، تو ہمارے علماء خاموش نہیں بیٹھے، چنانچہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود جب کہ اس وقت اسی سال کی عمر ہو چکی تھی، انہوں ایک زبردست مدلل کتاب ”ایرانی انقلاب اور امام خمینی“ شیعیت کے مقابلہ پر لکھی۔ شیعیت کے زبردست فتنہ سے امت کو آگاہ کیا۔ بہر حال! جب بھی ایسے فتنوں نے سر اٹھایا، جس کے ذریعہ سے ہمارے عقائد پر زبرد پڑتی تھی تو اسلام کی غیرت جن کے دلوں میں تھی جن لوگوں کے اندر تھی وہ چین سے نہیں بیٹھے۔

قادیانیوں کے فتنہ کے لئے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ)

اور ان کے تلامذہ میدان میں آئے:

بارہا ہم سن چکے ہیں کہ ان قادیانیوں نے جب سر اٹھایا تو حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) کی نینداڑ گئی، گویا ان کے سینے کے اندر بھٹی جل رہی تھی اور اس کی عملی شکل

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم تھے۔ عقائد بہت ہی اہم ہیں، جب ہمارے عقائد درست ہوں گے تو ہمارا دوسرا دین (اعمال) عند اللہ مقبول ہوگا۔ عقائد کے اندر اگر کوئی نقص آ گیا تو پھر ہمارا دین عند اللہ مقبول نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ختم نبوت کے مسئلہ کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے۔ یہ امت کا اجتماعی مسئلہ ہے۔ ”ختم نبوت“ نامی کتاب جو حضرت مفتی محمد شفیع (رحمۃ اللہ علیہ) نے لکھی ہے، اس کے اندر تقریباً سو آیتیں اور دوسو حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ختم نبوت (یعنی آخری نبی حضرت محمد ﷺ) ہیں اور اس پر پوری امت کا اجماع آج تک چلا آ رہا ہے اور یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے اس ملک انگلینڈ کے اندر ہم لوگ اس فتنہ سے اتنے زیادہ آگاہ نہیں تھے، تا آنکہ یہ فتنہ عروج پر آیا، جب اس کو پاکستان سے نکالا گیا تو اس نے یہاں آ کر پناہ لی، اور اس باٹلی و ڈیوڑی بری، کومرکز بنانا چاہا، اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ہماری توجہ اس کی طرف مبذول کی، ہمیں اس فتنہ سے آگاہ کیا، اور ان کے گوشہ گوشہ سے واقف کیا کہ یہ قادیانی فتنہ کتنا خطرناک فتنہ ہے۔

ہر فرقہ باطلہ نے اپنے مسلک کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی: اور یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے محدود مطالعہ سے ہمیں اتنا اندازہ ہوا کہ جو بھی فتنہ ہو یا جو بھی باطل تحریک ہو جو اسلام کے نام پر چلتی ہو، ہر باطل تحریک اور ہر فتنہ اپنے ثبوت کے لئے اور اپنے استدلال کے لئے قرآن و حدیث کو پیش کرتا ہے۔

قرآن و حدیث ایسے جامع علوم ہیں جو بھی ان کو استعمال کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے، اب جو سادہ لوح انسان ہیں جن کے کانوں کے اندر ایسی باتیں پڑی ہوئی نہیں، کیونکہ قرآن کی عظمت دل کے اندر ہے، جہاں قرآن و حدیث کا ٹائٹل (عنوان) دیکھتے ہیں تو اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ تو ہوتا ہے قرآن و حدیث لیکن اس سے استدلال غلط کیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی غلاف بہت عمدہ ہو، سونے اور چاندی کا ورق ہو، لیکن اندر نجاست بھری ہوئی ہو، تو جو آدمی اندر کی حقیقت سے واقف نہ ہوگا، تو وہ صرف ٹائٹل دیکھ کر اس کا غلاف دیکھ کر اس کی طرف مائل ہو جائے گا۔ دھوکہ

میں آجائے گا اور جو لکھا پڑھا ہوگا اور جانتا ہوگا کہ اس کے اندر کیا کیا چیزیں ہیں تو وہ سمجھ جائے گا کہ اس کے اندر خطرناک چیزیں ہیں، اس کو استعمال نہیں کر سکتے، بس اسی طرح سب باطل فرقوں نے ٹائٹل اچھا لگا رکھا ہے کہ وہ بہت عمدہ ہیں اور استدلال کے اندر قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کیا کیا آیتیں ہیں، کیا کیا حدیثیں ہیں۔ آج تک ہم اس سے ناواقف تھے۔

جزاک اللہ کہ چشم مارا باز کر دی:

خدا تعالیٰ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مدظلہ) کو جزائے خیر عطا فرمائیں: انہوں نے سارے قادیانیوں کے فتنوں اور ان کے دجل و فریب کو ہمارے سامنے رکھا، کن کن آیتوں اور کن کن حدیثوں سے یہ استدلال کرتے ہیں اور ہمارے ثبوت کے لئے جو قرآن کی مسلمہ آیتیں ہیں اور حدیثیں ہیں جن کے اندر ذرہ برابر تحریف نہیں ہو سکتی، ترمیم نہیں ہو سکتی، انہوں نے قادیانیوں) نے کیا کیا اور کیسی کیسی تحریفیں کر رکھی ہیں، اس مضمون پر اور گفتگو پر چھ سات دن تک سلسلہ چلتا رہا۔ الحمد للہ بہت سی معلومات ہم کو حاصل ہوئیں۔ ساری تفصیل کا بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔

حضرت مولانا موصوف مدظلہ کی زبان سے بھی یہ سب معلومات آپ حضرات کے سامنے آچکی ہیں۔ موٹی موٹی باتیں اختصار کے ساتھ بیان کر دیتا ہوں۔ ان دنوں کے اندر حضرت مولانا موصوف کی ذات گرامی سے ہمیں استفادہ کا کیسا کیسا موقع ملا۔ چنانچہ حضرت مولانا نے سب سے پہلے یہ بات بتلائی اور لکھوائی:

قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف اور اسلام کا لیبیل:

قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف اور اسلام کا لیبیل، کلمہ پڑھتے ہیں اسلام کا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لیکن کلمہ پڑھ کر اور ”محمد رسول اللہ“ پڑھ کر قادیانی کیا مراد لیتے ہیں، ہم لوگ محمد رسول اللہ (ﷺ) پڑھ کر حضرت محمد (ﷺ) کی ذات گرامی مراد لیتے ہیں اور کوئی دوسری شخصیت مراد نہیں ہوتی، اور دوسری شخصیت مراد لینا کفر ہے۔ جیسے توحید

میں اللہ کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں اسی طریقہ سے رسالت کے اندر یعنی ختم نبوت و رسالت کے اندر بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں مانتے۔

لیکن قادیانی یہی کلمہ پڑھ کر کیا مراد لیتے ہیں وہ غلام احمد قادیانی کو بھی مراد لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: محمد رسول اللہ (ﷺ) دوسرے جنم کے اندر (جس طرح مشرکوں کا عقیدہ ہے) قادیان میں آگئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

جھوٹا نبی کبھی خود کو اللہ کا بیٹا اور کبھی عورت کہتا تھا (نعوذ باللہ)

تو مسلمانوں سے ان کا اختلاف عقائد کے بارے میں رہا۔ صرف ختم نبوت کے عقیدے کے بارے میں ان سے اختلاف نہیں رہا، ہم جس انداز میں اللہ کو مانتے ہیں اس انداز سے وہ اللہ کو نہیں مانتے، جیسا کہ نظم میں آپ حضرات نے ابھی سنا ہے، کبھی وہ اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا سمجھتا ہے، اور کبھی ”نعوذ باللہ“ وہ اپنے آپ کو اللہ کی عورت سمجھتا ہے۔ تو اللہ کے بارے میں ہمارے جو عقائد ہیں جیسا کہ ہم اللہ کو واجب الوجود اور تمام عیوب سے پاک سمجھتے ہیں اس انداز اور طریقے سے وہ (قادیانی) اللہ کو نہیں مانتے۔

آگے چلتے ہیں!، نبوت کو جس انداز سے ہم مانتے ہیں، سمجھتے ہیں، نبوت اور رسالت کے لئے ہمارا جو عقیدہ ہے، وہ عقیدہ قادیانیوں کا نبوت کے متعلق بھی نہیں۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی عقیدت و عظمت جو ہمارے دلوں میں ہے، وہ مقدس گروہ ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صحابہؓ کو غیبی کہتا ہے:

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ) کسی جگہ لکھتے ہیں: آسمان کی چھت نے اور ارض نے یعنی یہ زمین نے اجتماعی طور پر کوئی ایسی جماعت دیکھی نہ ہوگی۔ انفرادی طور پر تو انبیاء (علیہم السلام) آئے، لیکن اجتماعی طور پر آسمان نے کسی مقدس جماعت کو نہیں دیکھا، اسی جماعت کے کسی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں قادیانی کہتا ہے: وہ غیبی ہے (دیکھئے! اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۵) (نعوذ باللہ) یعنی ان پڑھ ہیں، ان کے حافظہ کا ٹھکانا

نہیں ہے، حضرت ابو ہریرہؓ جن سے کئی سوراہتیں مروی ہیں، یہ کہتا ہے کہ وہ غمی ہیں، تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں ان کا وہ عقیدہ ہے جو ہمارا نہیں ہے۔

قرآن کے متعلق ان (قادیانی) کے یہ عقائد ہیں:

قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب ہے، مرزا نے اپنی نام نہاد وحی کا نام ”تذکرہ“ رکھا:  
قرآن کو دیکھ لیجئے! ہم جس قرآن کو چودہ سو سال سے مانتے آئے ہیں، جن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں، تیس پارے ہیں، نبی (ﷺ) پر تیس سال کے عرصہ میں اترا ہے۔ وہ قادیانی ہمارے اس قرآن کو مانتے نہیں ہیں۔ وہ دوسرا قرآن ساتھ میں ملاتے ہیں، اور کہتے ہیں میرے اس قرآن کا بھی وہی مرتبہ ہے، مقام ہے جو قرآن نبی (ﷺ) پر نازل ہوا تھا۔ (نعوذ باللہ)  
(دیکھئے! حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

حدیث کے متعلق ان (قادیانی) کے یہ عقائد ہیں:

پھر آگے چل کر حدیث کو دیکھ لیجئے! حدیث کے بارے میں یہ کہتا ہے: وہی حدیث قابل اعتبار ہے جو میرے قرآن کے مطابق ہے، اور میری وحی سے جن کا تعارض نہیں ہوتا، یعنی اس پر جو وحی نازل ہوتی تھی اس کے خلاف جو حدیث نہ پڑے گی وہ حدیث تو معتبر ہے، اس کے علاوہ جتنی حدیثیں ہیں وہ ردی کی ٹوکری کے اندر ڈالنے کے قابل ہیں۔

(دیکھئے! اعجاز احمدی ص ۳۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

بزرگان دین کے متعلق ان (قادیانی) کے یہ عقائد ہیں:

آگے چل کر بزرگان دین کے متعلق کہتا ہے: بزرگان دین کا مقام وہی ہے جو یہودی علماء کا ہے۔ جیسے یہودی علماء کی پیشین گوئی غلط ایسے ہی تمہارے بزرگان دین کی پیشین گوئی بھی غلط۔

تو صرف ختم نبوت کے باب میں ہمارا اختلاف ان کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ہر ہر عقیدے میں ان کے ساتھ اختلاف ہے۔ ان کا اسلام ہی جدا ہے، ان کی کتابوں سے، ان کے حوالوں سے، جو حوالجات ہم نے نوٹ کئے، ہمارا اسلام اور ہے اور ان کا اسلام اور ہے۔ پھر اپنے

آپ کو مسلمان کہنا اور لوگوں کو دھوکہ دینا، یہ کتنی بڑی فریب کی باتیں ہیں۔  
اجماع امت کے متعلق ان (قادیانی) کے یہ عقائد ہیں:

پھر آگے چل کر اجماع امت ہے، ہم سب سمجھتے ہیں: قرآن و حدیث کے بعد دلیل میں تیسرے نمبر پر اجماع امت ہے۔ آج تک پوری دنیا، پوری امت اور سب مسلمان مانتے آئے ہیں۔ اور مرزا قادیانی اس کا انکار کرتا ہے، ہم نہیں جانتے، نہیں مانتے کہ اجماع امت کیا ہے؟ یہ تو ہمارے عقائد کے بارے میں ان سے اختلاف تھا۔ ان باتوں کو حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مدظلہ) نے تفصیل سے لکھوایا ہے۔

مدارنجات کے متعلق ان (قادیانی) کے یہ عقائد ہیں

دوسرے نمبر پر، مرزا کہتا ہے کہ مدارنجات صرف مرزا کی وحی ہے۔ ہم مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دین، قرآن و حدیث مدارنجات ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مدارنجات مرزا کی وحی ہے۔ گویا یہ کشتی نوح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور جو اس کشتی سے باہر ہوا وہ ناکام ہو گیا۔ تیسرے نمبر پر، مرزا اور مرزائیوں کے اخلاق لکھوائے، مختلف بیانات کے اندر مرزائیوں کے اخلاق کیا تھے، سامنے آگئے، اسی طرح ان کے ماننے والے مرزائیوں کے اخلاق وہ بھی بہت گھنیا قسم کے، سینما دیکھنے والے، ناچ دیکھنے والے، یہ سب باتیں خود ان کی کتابوں سے ثابت ہیں۔ حتیٰ کہ یہ مرزا قادیانی خود ان سے تنگ آچکا تھا۔ اور ایک مرتبہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی قوم کی وجہ سے اپنا ایک جلسہ ملتوی کر دیا تھا۔

جھوٹا اپنے بلا واسطہ شاگردان سے تنگ تھا:

تو آپ حضرات نبی کے اخلاق تو سنتے رہتے رہتے ہیں کہ وہ کیسے ہوتے ہیں۔ اور پھر صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی تعریف قرآن میں خود اللہ تعالیٰ نے کی ہے، اور ان کو ”رضی اللہ عنہم“ سے یاد کیا گیا، خود مرزا اپنے صف اول کے شاگردوں سے مرزا تنگ آچکا تھا۔ (بین تفاوت رہ از کجا است تا کجا)

چوتھے نمبر پر حضرت مولانا موصوف نے نقشہ نبوت کو ترتیب وار سمجھایا، حضرت آدم (علیہ السلام) کو نبوت ملی، اس کے بعد کون نبی آئے گا، پھر اس کے بعد کون نبی آئے گا، اخیر میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے قرآن نے کیا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس میں کسی ترمیم کی گنجائش نہیں ہے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ایک دوسرے نبی کے آنے کی، ساری تفصیل سمجھادی۔

جھوٹے نبی اور اس کے ہم مذہب لوگوں کے تمام دجل و فریب کو مولانا نے خوب خوب کھول کھول کر بیان کیا: جزاک اللہ:

اس کے بعد ان آیتوں پر جو اعتراضات ہوتے تھے مرزائیوں کی طرف سے وہ بھی لکھوائے۔ اور ان کے جوابات بھی لکھوائے، پھر یہ کہ مرزائیوں نے ختم نبوت کے متعلق جو آیتیں پیش کی ہیں اور انہوں نے ان آیتوں میں جو تحریف کی ہے، اس کا جو غلط معنی بیان کیا ہے، اس معنی کو پھر اسی طرح ان اعتراضات کے جوابات لکھوائے، پھر مرزائیوں کے جو استدلال ہیں جو کہ میں نے ابھی کہا: کن قرآنی آیات سے مرزا اپنے مذہب کو ثابت کرتا ہے اور یہ کہ مرزا کن کن آیتوں سے غلط استدلال کرتا ہے، اس استدلال کا جواب ہماری طرف سے کیا ہے؟ اس کو لکھوایا، مثلاً: **ومن يطع الله والرسول فאלئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين، وحسن اولئك رفيقا۔** اس سے غلط استدلال پھر اس کا جواب، اور اس کا شان نزول وغیرہ۔

پھر آیت خاتم النبيين، کا لغۃ، معنی کیا ہے؟ اور احادیث کے ذریعہ اس کا کیا معنی ہوگا؟۔ مرزا کا الھام، اس کا نام کیا ہے؟ مرزا کا قرآن، اور پھر یہ کہ مرزا کے فرشتوں کے کیا نام ہیں؟ وہ بھی حضرت مولانا موصوف نے لکھوائے، تقریباً مرزا کے فرشتے دس بارہ ہیں، جن میں سب سے پہلا فرشتہ جس کا نام انگریز اور ایک فرشتہ کا نام ہے ”مسٹر ٹیچی ٹیچی“، ”شیر علی“، ”مرزا غلام قادر“، ”خیراتی“، ”مٹھن لال“، ”حفیظ“، ”درشی“ وغیرہ!

## مرزا کی قابلیت کیا تھی؟

وہ خود اپنے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کتنا قابل تھا؟ اس میں رذالت اور کمینگی کتنی تھی؟ اور اسی طرح سے دوسرا اس کا پہلو؟، کبر و تکبر وغیرہ، الحمد للہ ساری باتیں آگئیں۔

مرزائیوں کا مسلمانوں کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟، وہ ہم کو کیا سمجھتے ہیں؟، یہ جتنے بھی مرزائی ہیں، ہم سب ”اہل السنّت والجماعت“ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس پر پُر لطف لطیفہ بھی مولانا موصوف نے سنایا تھا: محمدی بیگم تو قادیانی عقیدہ کے مطابق جہنم میں ہوگی، اور مرزا قادیانی اپنے عقیدہ کے مطابق جنت میں ہوگا، اور مرزا قادیانی دو لہا بن کر جنت سے وہاں بارات لے کر جائے گا، اور پھر وہیں گھر کا داماد بن کر جہنم میں رہے گا۔ یا کم از کم باراتوں کو کھانا تو جہنم میں کھلایا جائے گا۔ یہ مرزائی ہم کو کافر سمجھتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک)۔ الحمد للہ! بہت تھوڑے دنوں میں بہت ساری باتیں اور معلومات ہم کو حاصل ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

ہم اپنے آپ کو دو ہتھیاروں (علم و ذکر) سے آراستہ کریں:

اصل میں ہمارے پاس دو ہتھیار ہیں، جس کی وجہ سے ہم اس فتنہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہر مسلمان، ہر مؤمن، جو بھی آنے والا فتنہ ہو، اپنی حیثیت کے مطابق اس کے پاس دو ہتھیار ہوں گے تو وہ انشاء اللہ اس فتنہ کا مقابلہ کر سکے گا۔ وہ دو باتیں عرض کر کے میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

ایک تو ہر ضروری علم، علم روشنی ہے، جب تک آدمی کے پاس روشنی نہ ہو، وہاں تک راستہ کی اتار چڑھاؤ کو، ڈھلوان کو، اور راستہ کے اندر جو نقصان دہ چیز ہے۔ اس کو نہیں سمجھ سکتا۔ تو علم کا ہونا ضروری ہے۔ ہر ایک آدمی ضروری ضروری معلومات اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حاصل کرے۔

دوسرے نمبر پر ساتھ ساتھ کچھ ذکر اللہ بھی ہو، نرا (صرف) علم ان فتنوں سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔ سب سے پہلے قادیانی فتنہ میں جتلا ہونے والا عالم، تھا یہ سب علماء کرام جانتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے زبردست نقصان ہوا، مرزا فارسی اور عربی کا اتنا زیادہ قابل نہیں

تھا، لیکن پوری دنیا کو اس کے خلیفہ اول سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ سرظفر اللہ خان جس کا ابھی انتقال ہوا ہے وہ بھی پڑھا لکھا آدمی تھا۔ اس نے مرزا کے قرآن کا ترجمہ انگلش میں کیا ہے۔ اور ہزاروں لوگ اس سے گمراہ ہوئے، علم بہت تھا، تعلق مع اللہ نہیں تھا، خدا کی یاد نہیں تھی، علم نے اس کی رہنمائی نہیں کی۔ علم حجاب اکبر بن گیا۔

امام غزالی (رحمۃ اللہ علیہ) نے لکھا ہے: علم، کبھی حجاب اکبر بن جاتا ہے۔ اس لئے ایک طرف تو ضروری معلومات ہوں، اور دوسری طرف اللہ کا ذکر اور اس کی یاد ہو۔ علم اور ذکر (دونوں) پر دین کی بنیاد ہے۔ اگر دین کے ساتھ دونوں پر لگے ہوں گے انشاء اللہ آدمی ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور کوئی فتنہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ ہمارے اکابر ہمارے اسلاف جو اس کے مقابلہ کے لئے آئے ہیں سب کی زندگیاں اٹھا کر دیکھیں!

در کف جام وحدت  
در کف باطن دولت عشق

ایک ہاتھ کے اندر جام وحدت تھا، ظاہری علم تھا، اور دوسرے ہاتھ کے اندر باطنی دولت تھی۔ جب جا کے اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ تو ہر آدمی اپنی شان اور حیثیت کے مطابق علم حاصل کرے اور اللہ کی یاد اور اس کا ذکر کرتے رہیں، اس کی وجہ سے نور اور روشنی پیدا ہوتی ہے اور قلب منور ہوتا ہے اور شیطان کو وسوسوں اور اعتراض کا موقع نہیں ملتا۔

شیطان ابن آدم کے غافل قلب پر ڈنگ مارتا ہے:

حدیث کا مفہوم ہے کہ ”شیطان ابن آدم کے قلب کے اوپر مچھر کی طرح بیٹھا رہتا ہے، جہاں ابن آدم کے قلب کو غافل پاتا ہے تو وہیں اپنا ڈنگ لگاتا ہے۔ اور جہاں اللہ کی یاد میں مشغول دیکھتا ہے وہ ہٹ جاتا ہے۔“ تو ضروری معلومات ہوں گی، اور اللہ کی یاد ہوگی اور پھر دعا بھی ہوگی، رسول اللہ (ﷺ) نے دعا بھی سکھائی ہے اور ہماری تعلیم کے لئے قرآن نے بھی سکھائی ہے، ”ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا و ہب لنا من لدنک رحمة، انک انت

الوہاب۔ ہدایت کے بعد یہ ہدایت ہم سے سلب نہ ہو جائے، اس کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اور جو دعا رسول اللہ (ﷺ) نے بھی سکھلائی ہے وہ یہ ہے ”یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک۔ علم کے ساتھ ذکر اور ذکر کے ساتھ دعا اور فکر۔ ان شاء اللہ، یہ فتنہ ہمارے ایمان کو زخم نہیں پہونچا سکے گا، اور دوسرے کے ایمان کی حفاظت کا سبب ہم بنیں گے، انشاء اللہ۔ جو بات کہی گئی، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور آپ حضرات کو بھی۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین!

مشورہ مولانا عبدالرشید ربانی:

مولانا عبدالرشید ربانی نے حضرت مولانا مفتی موسیٰ صاحب کے بیان کے بعد مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مدظلہ) نے جو درس دیا ہے اور علماء حضرات کو لکھوایا ہے اور تحریری طور پر علماء نے ان کو منضبط کیا ہے۔ رابطہ علماء باٹلی نے یہ مجلس قائم کر کے بہت ہی افادہ اور استفادہ کی شکل قائم کی ہے۔ یہ حضرات ایسا کر لیں کہ ایک تو ان کی کیٹیش جتنی زیادہ ہو سکے تیار کر لیں، لوگ اس کو معمولی قیمت پر خرید لیں۔ یا کوئی صاحب خیر رابطہ کو پانچ چھ ہزار کیٹیش ہدیہ کے طور پر دیدیں۔ کسی اچھی ٹیپ ریکارڈرز کے ذریعہ ان کی نقل اتاریں۔ ایک تو اردو میں ہو اور ایک تو انگریزی میں ہو۔ انگلش جاننے والا جو اس فن سے واقف ہو، حضرت مولانا موصوف کی تقریر کا ترجمہ کریں، لیکن وہ حوالے، لٹریچر، وہ تمام باتیں انگلش میں آجائیں، گویا ان کیٹسٹوں کا ترجمہ انگریزی میں ہو جائے، تو یہ ہمارے نوجوان بچوں کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ جن کی مادری زبان اس وقت انگلش بن چکی ہے۔ رات جو نوجوانوں کا اجتماع تھا اس سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ بچے ہمارے پاس آتے ہیں۔ پڑھتے لکھتے ہیں۔ ان کی سمجھ جتنی انگلش میں ہو سکتی ہے گجراتی اور اردو میں نہیں ہو سکتی۔ گجراتی گھر میں وہ بولتے ہیں، اردو ہم ان کو پڑھاتے ہیں۔ لیکن بہترین سمجھ ان کو انگریزی میں ہوتی ہے۔ تو ان کیٹسٹوں کا ترجمہ ان کی کتابوں

اور حوالوں کے ساتھ ہو، قرآن و حدیث کا حوالہ ہو، تو ان بچوں کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ اس ملک میں جو بات مانی جاتی ہے وہ حوالوں والی مانی جاتی ہے۔ ان بچوں کو کوئی قادیانی اس طرح گمراہ نہیں کر سکے گا۔ یہ کیٹیشیں پھیل جائیں تمام گھروں میں، تمام بچوں کے پاس ہوں، اسی طرح تمام لائبریریوں میں ہوں۔ اگر کمیونٹی سنٹر میں لائبریری ہو تو وہاں رکھ دی جائیں۔ ائمہ مساجد کے پاس ہوں تو کوئی حرج نہیں، چاہے مانگ کر لے جائیں یا ادھار لے جائیں۔ چاہے واپس کر دیں۔ اگر کوئی خریدنا چاہے تو تبلیغ کے نقطہ نگاہ سے معمولی اس کا ہدیہ ہو۔ رابطہ علماء اگر اس کا انتظام و اہتمام کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مفید اور کارآمد ہوگا۔ میں اپنی رائے کے مطابق اس کو اچھا سمجھتا ہوں۔ اس تجویز کے بارے میں غور فرمائیں تو مفید ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین!

مولانا ایوب کھلوڈیا صاحب سورتی (دامت برکاتہم) کا بیان:

مولانا عبدالرشید ربانی (مدظلہ) کے اس مشورہ کے بعد مولانا ایوب سورتی (کھلوڈیا) صاحب (مدظلہ) اسٹیج پر تشریف لاتے ہیں اور حمد و ثنا و صلوة و سلام کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: حضرت مولانا موصوف صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے انشاء اللہ اس پر ضرور نظر ثانی کی جائے گی، علماء کرام کی مجلس میں تجویز پیش کروں گا۔ ہماری بھی یہ تمنا ہے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے جو محنت و شاقہ برداشت کی ہے اس کا فائدہ برطانیہ کی عوام کو بھی ہو۔

حضرت مفتی موسیٰ بدات صاحب نے اپنے فاضلانہ انداز میں کافی روشنی ڈالی ہے، مگر میں سطحی نظر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (دامت برکاتہم) نے جو درس دیا ہے ان میں سے صرف چند اقتباس جو لکھوائے ہیں وہی پیش کرتا ہوں۔

قرآن شریف کی توہین اور اس کا انکار:

قرآن شریف کے بارے میں غلام احمد قادیانی کہتا ہے: میں جو کچھ سنتا ہوں اللہ تعالیٰ

کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم! اس کو خطاؤوں سے پاک اور منزہ جانتا ہوں۔ ہاں!، خدا کی قسم! یہ کلام مجید ہے، (اپنے کلام کو کہتا ہے) خدا کی قسم! یہ کلام مجید ہے، جو خدا پاک وحدہ کے منہ سے نکلا ہوا ہے، قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھو نزول مسیح، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷، تذکرہ قادیانی کا قرآن ہے ص ۶۴۱، طبع سوم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: (نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ شرابی تھے:)

یورپ کے لوگوں کو جس طرح شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) (نعوذ باللہ) شراب پیتے تھے۔ یہ ان کی تحریر ہے، جو میں پیش کر رہا ہوں۔ یورپ کے لوگوں کو شراب نے جو نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) شراب پیا کرتے تھے۔ (العیاذ باللہ) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا شراب پینے کی پرانی عادت کی وجہ سے۔ یعنی یہ الزام کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو شراب پینے کی پرانی عادت تھی۔

(دیکھو حوالہ کشتی نوح۔ از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۶۶، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

مرزا کا کردار (غلام احمد قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیتا تھا):

روزنامہ ڈیلی: مؤرخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ عیسوی میں کسی مرزائی کا خط، مرزا محمود کے نام کا چھپا تھا۔ مرزا محمود نے جب یہ خط سنا تو کہا: قادیانی سلسلہ سے محبت کا انداز اسی سے ہو سکتا ہے کہ یہ (جس کے متعلق اس نے تسلیم کیا ہے) کہ اسی نے لکھا ہے۔ اس میں یہ تحریر کیا ہے: حضرت مسیح موعود یعنی غلام احمد قادیانی ولی اللہ تھے، اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیتا ہے۔ اپنے مضمون کے آخر میں لکھتا ہے: ”قادیانی کا مرید“ اس نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو کیا ہوا۔ پھر لکھا: ہم نے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ اور ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ان کا اخبار روزنامہ دی ڈیلی پیپر افضل قادیان ۳۱ اگست ۱۹۳۸) یہ ان لوگوں کے کردار و عقائد ہیں۔ اس سے آپ حضرات اندازہ لگالیں کہ یہ کیسا مذہب ہے۔ اور یہ لوگ کیسے ہیں بقول حضرت مولانا: ”الو کے پٹھے ہیں“

اگر ختم نبوت کا کام ہم نے نہیں کیا تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے:

آخر میں علامہ حضرت انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک ملفوظ نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔ جس وقت ریاست بہاولپور میں ایک عورت غلام عائشہ بنت الہی بخش نے کورٹ میں دعویٰ دائر کیا کہ میرا شوہر قادیانی ہے، کافر ہے، اسلامی قانون کی رو سے میں شادی سے آزاد ہو چکی ہوں۔ (یہ عبارت جزوی الفاظی اختلاف کے ساتھ بیس بڑے مسلمان نامی کتاب میں موجود ہے۔) (تذکرہ شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) دوسری شادی کے لئے طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اپنی صفائی کے لئے حکومت سے طلاق چاہتی ہوں۔ تو اس مقدمہ کے لئے وہاں کے شیخ نے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) کو تار دیا کہ مقدمہ کی پیروی کرنی ہے، حدیث و قرآن کی روشنی میں ثابت کرنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے۔

حضرت علامہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: جامعہ اسلامیہ ڈابھیل جانے کے لئے سورت کے لئے میری ٹکٹ بن چکی تھی، اور میں روانہ ہو رہا تھا کہ مجھے برقیہ اور خط ملا۔ تو فورا ڈابھیل کے سفر کو موقوف کرتے ہوئے بہاولپور کا رخ اختیار کیا۔

وہاں جانے کے بعد بہاولپور جامع مسجد میں آپ نے فرمایا: میں جا رہا تھا، ٹیلیگرام ملا، تو میں یہ سوچتے ہوئے کہ میرے پاس کوئی کار خیر تو نہیں، نامہ اعمال خالی ہے۔ میں نے سمجھا کہ محمد (ﷺ) کے دین کا جانب دار بن کر اس مقدمہ میں حاضر ہوں تو شاید آخرت کے اندر میری نجات ہو جائے۔ یہ سوچتے ہوئے میں یہاں حاضر ہوا ہوں۔ حضرت مرحوم نے جب یہ فرمایا: تو وہاں جو علماء کرام بیٹھے ہوئے تھے وہ رونے لگے۔ یہ تھے زمانہ کے شیخ!، حضرت گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ اور جس نے زندگی بھر عورتوں کا چہرہ نہیں دیکھا۔ وہ جب یہ کہے: ہمارے پاس کچھ نہیں تو ہماری حالت آخرت میں کیا ہوگی؟

شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ختم نبوت کا ہم تحفظ و انتظام نہ کر سکتے تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔ اگر ہم نے سارے دنیا کے کام کاج چھوڑ کر،

پڑھنا پڑھانا چھوڑ کر سب سے پہلے بنیادی چیز جس کو کرنا ہے وہ ہے ختم نبوت کا مسئلہ! مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے، اگر ایمان نہ ہوگا تو مدارس کہاں سے آئیں گے؟، مدرسے کہاں سے چلیں گے، خانقاہیں کہاں سے چلیں گی، فرمایا: سب سے بنیادی چیز یہی ہے، اگر یہ نہ ہوگا تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہوگا۔ یہ فرماتے ہوئے انہوں نے اپنا بیان ختم کیا۔ بہر حال ہمارے اکابر کے تعلقات مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ اس طرح کے تھے۔

حاضرین و دیگر ذمہ دار لوگوں کا شکریہ:

اب جیسا کہ مشورہ میں طے ہوا تھا: میں تمام مساجد والوں کا ”رابطہ علماء بائلی“ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سی مساجد میں ظہر کی نماز کا وقت بھی ترمیم کیا گیا۔ لہذا تمام ذمہ دار حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور عصر کی نماز میں تمام مساجد سے بڑھ چڑھ کر مصلیٰ حضرات تشریف لا کر بیان میں شرکت کرتے رہے۔ اور اپنی اپنی مساجد میں پروگرام رکھے، ان سب کا ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ خصوصاً ٹیلر سٹریٹ مسجد والوں کا اور محلہ والوں کا، اور ذمہ داروں کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے درس کے لئے پورا ہفتہ جگہ عنایت فرمائی بیٹھنے کے لئے۔ اور آنے جانے کے لئے بھی، علماء کے ساتھ اور سامعین کے ساتھ شرکت کرنے کے لئے بھی۔ لہذا خصوصی طور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر دیں۔

اور مجلس کے بعد روزانہ جناب ”الحاج محمد بھائی بھام صاحب (حفظہ اللہ)“ نے علماء کرام کی جو ناشتہ وغیرہ سے ضیافت فرمائی، مہمان نوازی کی۔ ان کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور عزیزم محترم جناب ابراہیم بھائی سونی صاحب! اللہ ان کو جزائے خیر عطا کریں انہوں نے ”مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ“ کے استعمال کے لئے پورا ہفتہ اپنا گھر دے دیا جس طرح انہوں نے شاہ صاحب کے لئے گھر دے دیا تھا تاکہ مولانا جب تک رہیں آرام سے رہیں، جس طرح سے رہیں، حضرت مولانا اسی مکان میں قیام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزاء خیر عطا فرمائیں۔

اور ”انڈین مسلم ویلفیر سوسائٹی“ اور ”جمعیۃ علماء برطانیہ“ کے ذمہ دار بھی ہمارے ساتھ ساتھ ہر جگہ ہر وقت رہے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہمت افزائی کرتے رہے۔ ان کا بھی ہم شکر یہ ادا کرتے ہیں اور خصوصاً ہمارے علماء کے اندر ”مولانا ابراہیم نوسار کا صاحب (مدظلہ)“! یہ آگے آگے نہ ہوتے تو شاید یہ بہاریں نہ ہوتیں۔ (یہ سب اللہ کا فضل ہے، ہماری کیا بساط، وہ اپنے بندوں سے جس طرح چاہے کام لیتا ہے،) انہوں نے بہت جد جہد کر کے دوڑ دھوپ کر کے پروگرام بنایا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں:

اور آخر میں حضرت مولانا موصوف جو ختم نبوت کے لافانی و بے مثال مجاہد ہیں۔ مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم ان کا میں کسی اعتبار سے شکر یہ ادا نہیں کر سکتا، ان کی عاجزی، انکساری اور انہوں نے اپنے آپ کو اس مسئلہ ختم نبوت کے لئے بالکل وقف کر دیا ہے۔ اپنائیت کو ختم کر دیا، گویا عالم کی صف میں بیٹھنے کے لئے اپنے آپ کو مناسب نہیں سمجھتے۔ بالکل مظلومیت کی شکل ہے، سیرت ہے تو بالکل سادہ اور بالکل سادہ زندگی کسی قسم کا کوئی تکلف نہیں، کوئی پہچانتا بھی نہیں کہ حضرت اتنے بڑے عالم ہوں گے اپنی ذات میں۔ گوہر موتی چھپا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب کمالات سے نوازا ہے۔ اور ہم نے آپ سے درس لیا، اس سے اندازہ ہوتا ہے آپ کا حافظہ، آپ کی بصیرت اور آپ کی معلومات بہت ٹھوس اور بہت اونچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائیں۔ آمین۔ اور زیادہ سے زیادہ پوری دنیا میں آپ کا فیض عام فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ سَوَّلَ اللّٰهُ لِيَخْبِرَ النَّبِیِّیْنَ

# بیانات ختم نبوت یعنی

مولانا اللہ وسایا صاحب

کے بیانات برائے تعارف قادیانیت

چھٹا بیان ”تحفظ ختم نبوت میں علماء دیوبند کا اعلیٰ کردار“

جو انہوں نے بروز ہفتہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۵ عیسوی کو

باٹلی کی مسجد میں بعد نماز عصر فرمایا تھا

تَرْجُمَہٗ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ یُوْسُفِ مَامَا اَسْتَاذُ الْحَدِیْثِ بِاَنْطَلِیَہِ

تَرْجُمَہٗ مَوْلَانَا مَنُوْرُ حَسَنِ سُوْرَتِیْ اَسْتَاذُ تَحْفِیْظِ الْقُرْآنِ جَامِعِ مَسْجِدِ بَالِدِہِ لَنْدُنِ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وكفى وسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء . اما بعد . فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم . لئن شكرتم لا زيدنكم ولكن كفرتم ان عذابي لشديد . قال النبي (ﷺ) من لم يشكر الناس لم يشكر الله . اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ورسولك وصل كذلك على جميع الانبياء والمرسلين وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين . اجمعين الى يوم الدين .

حضرات گرامی!

## حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کا مقام ارفع

آج سے تقریباً چالیس پچاس سال پہلے مصر کے علماء کا وفد دارالعلوم دیوبند گیا، پہلے انہوں نے سارے ہندوستان کا مطالعاتی دورہ کیا، پھر وہ حضرات دارالعلوم دیوبند پہنچے، دارالعلوم کے کتب خانہ کو دیکھا، تو انہوں نے پوچھا: کہ آج تک دارالعلوم کے کتب خانہ کو کسی نے پڑھا بھی ہے، تو جواب میں انہیں کہا گیا کہ ایک عالم دین ہیں جنہوں نے اس کتب خانہ کو نہ صرف پڑھا ہے بلکہ ساری کی ساری کتابیں ان کو یاد بھی ہیں۔

تو وفد نے فرمایا: وہ صاحب کون ہیں؟ تو ان لوگوں کی شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملاقات کرائی گئی۔ پھر ایک تعارفی تقریب منعقد ہوئی، اس میں اس وفد کے سربراہ نے حضرت شاہ صاحب کے متعلق یہ کہا کہ لولا لقیتک لرجعت من الہند حزیناً مگر میں آپ سے نہ ملتا تو میں ہندوستان سے غمگین جاتا، بغیر کسی تمثیل کے دیانتداری سے عرض کرتا ہوں: اگر یہ لندن کی کانفرنس اور یہ آپ حضرات علماء کرام کی محبتوں اور شفقتوں کا سایہ ہمارے سروں پر نہ ہوتا تو یہ ہمارا سفر حزن و ملال کا سفر ہوتا۔

الحمد للہ! اتنا بڑا کام ہو گیا ہے کہ اپنی زندگی میں جن کو اعمال کہہ سکتے ہیں، شاید ان کی بنیاد پر ہماری نجات ہو جائے، زندگی کے اعمال میں سے ایک عمل یہ بھی ہوگا۔ آپ حضرات علماء کرام نے بڑی شفقت فرمائی اور بڑی محبت فرمائی، اللہ رب العزت انہیں حضور سرور کائنات (ﷺ) کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلہ میں ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الحمد للہ! ہمارا تبلیغی سفر کامیاب ہو گیا:

میرے دوستو! میں نے یہ بات کسی جلسہ میں نہیں کہی تھی، بسا اوقات انسان غصہ میں ہوتا ہے، بہت کچھ کہہ دیتا ہے۔ اور بسا اوقات اتنا خوش ہوتا ہے کہ دل کی بات چھپا نہیں سکتا۔ میری بھی یہی کیفیت ہے۔ آج میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جس وقت ہم پاکستان سے روانہ ہوئے تھے، پاکستان میں جو آخری خطبہ میں نے پڑھایا وہ فیصل آباد کی جامع مسجد (ریلوے اسٹیشن) جو حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ہے، میں پڑھایا اور موصوف حضرت سید عطاء اللہ صاحب بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھیوں میں سے تھے وہ ہماری تحریک کے صف اول کے رہنما تھے) میں نے جمعہ پڑھاتے ہوئے عرض کی اور دوستوں سے دعا کی درخواست کی کہ اس طرح جماعت نے وہاں جانے کا پروگرام بنایا ہے۔ میرا بھی اس کے اندر نام ہے۔ آپ حضرات دعا کریں کہ اللہ نے رسول اللہ (ﷺ) کے دین کا کوئی کام لینا ہے تو وہاں جانے کی کوئی سبیل بن جائے، پیدا ہو جائے۔ اگر وہاں جا کے کوئی کام نہ لینا ہے، محض سیر و تفریح ہونی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی رکاوٹیں پیدا کر دیں کہ ہم وہاں جانہ سکیں۔

اللہ نے فضل فرمایا اور ہمارا آنا اس طرح قبول فرمایا، بالخصوص یہاں باٹلی کی شب و روز کی مصروفیت، لندن کی کانفرنس، اور یہاں باٹلی میں قادیانیوں کا فرار۔ اور ان پر جو اس پڑی ہے اس کو دیکھ کر الحمد للہ! اس بات کی خوشی ہے کہ یوں سمجھ میں آتا ہے کہ برطانیہ کے مسلمان بھی جاگ اٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو مزید جاننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

مرزا طاہر کا انٹرویو:

میرے عزیز بھائیو اور بزرگو! میں نے آج کی مجلس میں ”مرزا طاہر احمد“ کے انٹرویو کے سلسلہ میں بات کرنی ہے، ان کے انٹرویو کی اصل کا پی مولانا عبدالرشید ربانی (جو آپ کے اور میرے مخدوم ہیں اور علم کی چلتی پھرتی تصویر ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھیں۔ آمین!) نے دی اور جس کا ترجمہ ”(مولانا) محمد یوسف ٹیل ماما“ نے دیا ہے۔ یہ خبر در ”اصل لندن ٹائم“ میں چھپی ہے۔ جس میں ”مرزا طاہر“ نے یہ کہا کہ یہ جو صدر رضیاء الحق نے آرڈریننس دیا ہے تو جس وقت مارشل لاء گورنمنٹ جائے گی تو یہ آرڈریننس بھی ختم ہو جائے گا۔

مرزا طاہر نے اپنی جماعت کو دھوکہ دیا ہے:

محترم دوستو! جھوٹ بہر حال جھوٹ ہوا کرتا ہے۔ اور پھر وہ جھوٹ جس کے اندر کسی کو دھوکہ دینا مقصود ہو تو وہ جھوٹ نیم چڑھے کریلے کی طرح اور دو آتشہ ہو جاتا ہے، مجھے حیرت ہے اس مرزائی جماعت کے لوگوں پر کہ اس کی جماعت کا سربراہ نہ صرف جھوٹ بول رہا ہے بلکہ اپنی جماعت کے لوگوں کو دھوکہ بھی دے رہا ہے۔ صدر مملکت نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جو آرڈیننس دیا ہے، میں اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ عرض کر دینا مناسب و فرض سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا ختم ہو جائے گی مگر یہ آرڈیننس ختم نہیں ہوگا۔

جب کہ حقیقت حال یہ ہے:

اور ہمارے جن علماء کرام نے صدر ضیاء الحق سے ملاقات کی تھی ان میں ”حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب“، اور ”مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب“ اور ”مولانا محمد شریف صاحب جالندھری“ اور ”مولانا محمد عبداللہ صاحب“ اسلام آباد والے اسی طرح دوسرے گیارہ علماء کرام کا وفد ”جنرل ضیاء الحق“ سے ملا تھا، تو ”ضیاء الحق صاحب“ سے واضح کر دیا تھا کہ آپ یہ آرڈیننس بحیثیت چیف مارشل لاء نہ نافذ کریں، اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو جب مارشل لاء جائے گا تو آرڈیننس بھی ختم ہو جائے گا۔ یہ بحیثیت صدر مملکت کے نافذ کریں اور تعزیرات پاکستان میں ترمیم کریں، چنانچہ انہوں نے جو حکم نامہ جاری کیا وہ بحیثیت صدر مملکت نافذ کیا ہے، اور ان کو تعزیرات پاکستان میں ترمیم کرنے کا جو اختیار ہے، اسی کے مطابق کیا ہے اور تعزیرات پاکستان میں مارشل لاء ریویولوشن نہیں ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ CB-298 میں ترمیم کی گئی ہے۔ ان شاء اللہ جب تک پاکستان باقی ہے یہ آرڈیننس (حکم نامہ) بھی باقی رہے گا۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ قادیانی بیچاروں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ قانون و حکم نامہ مارشل لاء کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔ یہ قانون ختم نہیں ہو سکتا، میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے مسلمان اب جاگ اٹھے ہیں، پاکستانی مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کوئی قادیانی نواز افسر اس قانون و حکم نامہ کو باز نہ چھو، اطفال بنانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو یہ حکم نامہ باقی رہے گا، قادیانی مرزا طاہر نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ خبر آج کے اخبار (جنگ) میں آئی ہے۔

## مولانا نور شاہ کشمیری کا ایمان افروز واقعہ:

اب میں آپ دوستوں سے آخری درخواست کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب (کھولوڈیا) دامت برکاتہم ”حضرت مولانا نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ“ کے بھاولپور کے سفر کا واقعہ سنا رہے تھے۔ اسی سفر میں یہ ایمان افروز واقعہ بھی رونما ہوا اور وہ یہ کہ جس وقت مولانا ملتان ریلوے اسٹیشن پر آئے، آپ کے ساتھ علماء کرام بھی تھے، ملتان سے مولانا کو بھاولپور کے لئے ٹرین تبدیل کرنی تھی، ملتان جس وقت ٹرین رکی، مولانا نے شیشہ اتار کر باہر کی طرف دیکھا اور سامنے کھڑے قلی کو بلایا اور کہا کہ: یہ کتابیں وغیرہ اٹھاؤ اور سامنے دوسری ٹرین میں رکھ دو۔ اپنا اس گاڑی کا سگنل ہو گیا ہے، گاڑی جانے والی ہے، گاڑی چھوٹ گئی تو ہمیں شام تک انتظار کرنا پڑے گا۔ ذرا ہمت کرو، جلدی کرو، جتنے پیسے لیں گے، مل جائیں گے۔

وہ بار بار مولانا کے چہرے کو دیکھتا ہے۔ مولانا نے اسے کہا کہ بھائی تم جلدی کرو!، سامان اٹھاؤ! اور پیسے کم ہیں، پہلے لینے ہے تو لے لو!۔ سامان اٹھاؤ! گاڑی نکلنے والی ہے۔ اس سے نہ رہا گیا آبدیدہ ہو گیا، اور کہا: مولانا آپ کو تو بھاولپور جانا ہے مجھے پہلے مدینہ والے کا کلمہ پڑھا دو! مولانا نے اسے کلمہ پڑھایا اور اس نے اپنا سامان اٹھایا اور وہاں رکھا۔ مولانا نے اسے پیسے دئے اور ہدایت کی کہ ملتان میں مولانا خدا بخش صاحب رہتے ہیں۔ (حضرت مدنی صاحب سے بیعت کی ہوئی تھی، خلافت بھی تھی)۔ آپ ان سے رجوع کریں۔ دین کی باقی باتیں وہ آپ کو بتادیں گے۔

باقی سکھ حضرات وہاں پھر رہے تھے وہ اس بات کو نوٹ کر رہے تھے کہ یہ آدمی جو مولانا کے پاس گیا ہے اتنا جلدی مولانا کے ہاتھ چوم رہا ہے۔ خیریت تو ہے!، وہ واپس آیا تو انہوں نے کہا: سردار صاحب کیا ہوا! مولوی صاحب نے آپ پر کیا دم کر دیا؟ تو اس نے جواباً کہا: مولوی صاحب کو مجھ پر کیا دم کرنا تھا، مجھے جس وقت مولوی صاحب نے بلوایا، میں نے پلیٹ فارم پر کھڑے کھڑے ان کے چہرے کو دیکھا تو میرے دل میں کشش پیدا ہوئی، اور جب میں ڈبہ کے اندر داخل ہوا تو بغور ان کے چہرے کو دیکھا تو میرے دل نے گواہی دی کہ چودھویں صدی کا مولوی اتنا خوبصورت ہے تو ان کے نبی (ﷺ) کتنے خوبصورت ہوں گے؟۔ یہ تھے ہمارے حضرت مولانا نور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ)!

صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا  
 قفس میں رہ کر بھی یہ لوگ جنت کا نظارہ کرتے ہیں

میں آپ حضرات کو ان کے دروازہ پر لے چلتا ہوں: یہ کون ہے؟ انہیں ”مولانا یحییٰ علی“ کہا جاتا ہے۔ ”حضرت مولانا یحییٰ علی“ کے متعلق انگریز نے سزا تجویز کی: ”مولانا کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے“۔ جیل کا ضابطہ یہ ہے کہ ”جس آدمی کو پھانسی لگانا ہو تو شام کو بھی اس کا وزن کرتے ہیں اور صبح کو بھی“۔ کہیں پھانسی کا آرڈر سن کر اس کا وزن گھٹ تو نہیں رہا۔

آج مولانا کا وزن کیا گیا، مولانا کو صبح پھانسی لگنا ہے۔ صبح جب ان کو وزن کیا گیا تو کئی پاؤنڈ اس کا وزن بڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے بڑے آفیسر کو کہا: ہمارے پاس پہلا کیس ایسا آیا ہے کہ آج تک جس قیدی کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوتا ہے تو کسی کو ہارٹ الٹیک ہو جاتا ہے۔ کسی کا وزن کم ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا آدمی ہے جس کا مقدمہ ہمارے پاس آیا ہے، یہ پھانسی کا حکم سننے کے بعد وزن کم ہونا تو درکنار، وزن زیادہ ہو رہا ہے۔ مولانا کو بلایا گیا اور پوچھا گیا: یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیا ہوا؟

مولانا نے جواب میں ارشاد فرمایا: آپ لوگوں کو اس کی حقیقت کا علم نہیں، ہم مسلمان ہیں، ہمارے نزدیک جو آدمی ظلمًا مار دیا جاتا ہے تو اس کی موت موت نہیں ہوتی بلکہ شہادت ہوتی ہے۔ اور شہادت ایک ایسی نعمت ہے جس پر ہزار زندگی قربان کی جاسکتی ہے۔ تم مجھے شہید کرنا چاہتے ہو، آج مجھے پھانسی لگنا ہے اس لئے میں نے آج روزہ رکھا ہے، شام افطار گنبد خضراء میں حضور (ﷺ) کے ساتھ ہوگی۔ انگریز نے کہا: یہ آپ کی پسندیدہ موت ہے؟ ہم آپ کو پسندیدہ موت نہیں دینا چاہتے۔ سزا تبدیل کر دی۔

صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا  
 قفس میں رہ کر بھی یہ لوگ جنت کا نظارہ کرتے ہیں

(یہ شعر بیان کے بعد مولانا کو سنایا گیا تھا)

انگریز کا خیال تھا کہ مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ حضور (ﷺ) کی سنت ہے۔ چنانچہ آپ کو بھی اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ حضور (ﷺ) کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

میری ڈاڑھی کے بال قبول کر لئے تو زندگی بھی قبول کر لے گا:

انگریز نے مولانا کی ڈاڑھی میں شراب ڈالی، استرے سے اس کو صاف کیا، وہ کہتے تھے: ہم آپ کو اذیت دینا چاہتے ہیں۔ مولانا نے ڈاڑھی کے بال اپنے ہاتھ میں لئے، ان کو دیکھا اور رونے لگے۔ پھر آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔ وہ انگریز حیران! انہوں نے مولانا صاحب سے پوچھا: مولانا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ فرمایا: میں اس لئے رورہا تھا، اپنے مقدر پر رو رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری ڈاڑھی کے بالوں کو تو قبول کر لیا لیکن مجھے قبول نہیں کیا۔ پوچھا: مسکرا کیوں رہے تھے؟۔ مولانا نے فرمایا: اللہ کی رحمت پر امید کر کے مسکرا رہا تھا کہ جس اللہ نے میری ڈاڑھی کے بالوں کو قبول کر لیا ہے وہ اللہ تعالیٰ میری زندگی کو بھی قبول کر لے گا۔

(حضرت) حسین احمد مدنیؒ آج آپ نے (حضرت) حسینؒ

کے خون کی لاج رکھ لی:

حضرات گرامی! مولانا سید حسین احمد مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) پر کراچی میں مقدمہ چلا۔ آج بھی جناح روڈ پر ”خالد دینا ہال“ جوں کا توں موجود ہے۔ اس ہال میں مقدمہ چلا، پیشی ہوئی، مولانا محمد علی جوہرؒ ساتھ تھے، مولانا پر یہ الزام تھا کہ آپ نے انگریز کے خلاف جہاد کرنے کا ہندوستان میں کافتویٰ دیا ہے، اور ان کی فوج میں بھرتی ہونے کو حرام قرار دیا ہے۔ انگریز جج پوچھتا ہے: مولانا آپ نے یہ کہا ہے کہ: انگریز کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے؟ اور ان کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے؟ مولانا محمد علی جوہرؒ کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا کہ آج مولانا یہ الزام تسلیم کرتے ہیں تو سوائے پھانسی کے اور کوئی سزا نہیں؟ اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو علماء کرام کی عزت پر ایسا دھبہ لگے گا کہ قیامت تک ہم اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ دونوں طرف ہمارے لئے موت ہے۔ آج دیکھئے! مولانا کیا کرتے ہیں؟ مولانا بڑی بہادری کے ساتھ انگریز جج کی طرف متوجہ ہوئے، کہنے لگے: صاحب بہادر! میں نے یہ فتویٰ دیا تھا اور یہاں کھڑے ہو کر اس کا اقرار کرتا ہوں اور جب تک میری جان میں جان باقی ہے اس کا اقرار کرتا ہوں گا۔

مولانا محمد علی جوہرؒ بیساختہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے قدم پر گر گئے، اٹھ کر ان کی پیشانی کو چوما۔ چوم کر کہنے لگے: حسین احمد! آج آپ نے امام حسینؒ کے خون کی لاج رکھ لی

ہے!۔ حج برا بیچتے ہو، مولانا مدنی سے کہتا ہے: مولوی صاحب کیا بیان دیتے ہو؟ سوچ سمجھ کر بتائیں؟ میں حج ہوں اور صاحب اختیار ہوں! آپ ایک باغیانہ بیان دے رہے ہیں! آپ کے اس بیان پر سزائے موت بھی ہو سکتی ہے؟

حضرت مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) نے تھیلے سے ایک کپڑا نکالا۔ اسے لہرا کر حج کو دکھا کر کہا: ”ظالم جس موت کے لئے تو ڈراتا ہے۔ میں دیوبند سے چلتے وقت اپنا کفن ساتھ لے کر چلا ہوں۔“

شیخ الہند نے اپنے جسم کو داغدار بنایا مگر محمد (ﷺ) کے دین کے لئے چشم

پوشی کو گوارا نہ کیا:

حضرت شیخ الہند (رحمۃ اللہ علیہ) مالٹا جیل میں تھے۔ حضرت مولانا کا جس وقت انتقال ہوتا ہے، آپ کو غسل دیا گیا، سارے ساتھی حیران و پریشان تھے کہ آپ کے جسم پر کسی کالی چیز کا داغ ہے۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کس چیز کے داغ ہیں۔ حضرت مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) سفر پر تھے، جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ جب حضرت آئے تو علماء نے پوچھا: حضرت ہم نے حضرت کے جسم پر داغ دیکھے ہیں۔ وہ داغ ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہے؟ آپ ارشاد فرمائیں: یہ داغ کس چیز کے ہیں؟ حضرت مدنی نے فرمایا: حضرت شیخ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں، میرا یہ راز کسی کو نہیں بتانا۔ الحمد للہ! آج تک کسی کو نہیں بتایا۔ اب حضرت کا انتقال ہو گیا ہے۔ شرعاً مجھے بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں! حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس وقت ہم مالٹا جیل میں تھے، انگریز جیلر ظالم تھا، لوہے کی سلاخیں گرم کر کے داغ لگاتا تھا۔ اہل حق بزرگوں نے اپنا جسم داغدار بنانا تو منظور کیا مگر محمد (ﷺ) کے دین سے ایک منٹ کے لئے بھی چشم پوشی کرنا گوارا نہیں کیا۔ رسول اللہ (ﷺ) کے دین کو نظر انداز نہیں کیا۔

آواز آئے گی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں:

میرے بھائیو! ذرا توجہ فرمائیں۔ حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کو ایک مرتبہ حج نے پوچھا: سنا ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کہتے ہیں۔ پھرے ہوئے شیر کی طرح حج کی طرف دیکھ کر کہا: عطاء اللہ شاہ بخاری کو چودہ سال کی جیل ہے، پھرے ہوئے شیر کی طرح کہنے لگے: مرزا غلام احمد کو کافر کہا تھا: عدالت میں کھڑے ہو کر آپ کے سامنے کافر کہتا

ہوں۔ جب تک میری جان میں جان باقی ہے کافر کہتا رہوں گا۔ اگر ”عطاء اللہ شاہ“ کی موت آجائے اور کوئی آدمی میری قبر پر آ کر پوچھے: عطاء اللہ مرزا کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے؟ تو شاہ صاحب فرماتے ہیں: میرے جذبات یہ ہیں کہ قبر کے ذرہ ذرہ سے آواز آئے گی۔ مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ یہ وہ جذبہ تھا علماء کرام کا، یہ وہ جذبہ تھا اہل حق کا، یہ وہ جذبہ تھا اکابرین کا، یہ جذبہ تھا ان قدسی صفت انسانوں کا، اس جذبہ کی بدولت دین کی سپرٹ باقی ہے۔ دین کی حرارت باقی ہے۔ دین باقی ہے، ایمان باقی ہے، اسلام باقی ہے۔ مسلمان باقی ہے۔

یہاں کے علماء کرام سے آپ حضرات کی موجودگی میں دست بدستہ درخواست کرتا ہوں: وہ اسی جذبہ کے تحت رہیں، جن اکابر کے وہ نام لیوا ہیں، جن کے وہ شاگرد ہیں۔ جن سے انہیں نسبت حاصل ہے، اسی نسبت کا خیال کر کے ان حضرات کی امانت کو آگے بڑھائیں، رسول اللہ (ﷺ) کی ناموس و عزت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو فرنٹ لائن پے لے آئیں۔ انشاء اللہ! اللہ رب العزت کی رحمت اور حضور (ﷺ) کی شفاعت کا سایہ ان پر ہوگا۔

جو شخص ختم نبوت کا کام کرتا ہے تو ان کی پشت پر رسول اللہ (ﷺ)

کی دعائیں ہیں:

حضرت مولانا محمد علی جالندھری (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارے بزرگ گزرے ہیں۔ مولانا نور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) کے شاگرد تھے۔ مولانا محمد علی جالندھری کہتے ہیں کہ شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے: دلائل کی دنیا میں ممکن ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے پوچھے اور میں ان کو مطمئن نہ کر سکوں۔ لیکن میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ جو آدمی ختم نبوت کا کام کرتا ہے ان کی پشت پر رسول اللہ (ﷺ) کی دعائیں ہیں۔ یہ اتنا مقدس کام ہے۔ قادیانی اگر جھوٹے نبی کی جھوٹی تبلیغ کے لئے سرگرداں ہیں تو ہمیں سچے امتی کے سچے ناطے سے کچھ کام کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے علماء کرام کو، آپ کے اور میرے بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے (خدا کی قسم! میں ان حضرات کی خدمت میں رہ کر جو تیاں سیدھی کر کے یہ سمجھتا ہوں کہ جو کام قیامت کے دن کام آئیں گے انہیں کاموں میں سے ایک کام یہ بھی ہے۔ آپ حضرات ان سے فائدہ اٹھائیں) میں آپ حضرات سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کام کے لئے اپنے آپ کو مکاحقہ وقف کر دیں۔ ان حضرات کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کے ساتھ تعلق

رکھیں۔ جس وقت آپ حضرات کا بزرگوں کے ساتھ تعلق ہوگا، اہل اللہ کے ساتھ تعلق ہوگا دنیا کا کوئی فتنہ آپ کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔

بے دین فرقے عوام کو علماء سے بدظن کرتے ہیں:

جتنے بھی بے دین فرقے ہیں ان کی سب سے پہلی بے دینی کی بنیاد یہ ہے کہ وہ عوام کو علماء سے بدظن کرتے ہیں۔ متنفر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جب علماء سے متنفر ہوں گے تو دین بتانے والا کوئی نہ ہوگا۔ انسان آسانی کے ساتھ گمراہ ہو جائے گا۔ تو جس طرح دین سے برگشتہ کرنے کی پہلی سیڑھی علماء سے برگشتہ کرنا ہے۔ اسی طرح دین کی پہلی سیڑھی علماء سے تعلقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا، میرا، ان علماء کرام کے ساتھ تعلق وابستہ کر دیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دیں۔ آمین۔ اللہ رب العزت انہیں اپنے دین کا ان کو خادم بنائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ رسول اللہ (ﷺ) کی عزت و ناموس کے پھریرے کو دنیا کے اندر بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین! بس! اتنی بات عرض کرنی تھی۔ آخر میں پھر آپ حضرات کا دل کی گہرائی سے شکر گزار ہوں۔ آپ نے ایک مسافر کی ٹوٹی پھوٹی بے تکی باتوں کو سنا۔ اللہ رب العزت آپ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

نوٹ: جامع مسجد باٹلی کے خطیب و رؤوف الصفت مخدومنا جناب حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب (خلیفہ حضرت مسیح الامت مولانا مسیح اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ) دامت فیوضہم نے آخر میں دعاء فرمائی اور جلسہ کا اختتام ہوا۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على  
سيد الانبياء والمرسلين، وخاتم النبيين وعلى آله  
 واصحابه اجمعين، ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم.  
وتب علينا انك انت التواب الرحيم. وصلى الله تعالى  
على خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين.  
سبحان ربك رب العزة عما يصفون. وسلام على  
المرسلين والحمد لله رب العالمين!

إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لَسِحْرًا (الحدیث)

بِسْمِ اللَّهِ  
مُحَمَّدٌ



حفظت  
من عظیم نبوت

جلد دوم

مولانا محمد یوسف ماما

مولانا منظور حسین سورتی

مولانا بلال لطیف طاہر زبیدی

عالی مجلس تحفظ حتم نبوت، ملتان

عالی مجلس تحفظ حتم نبوت

مضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486